

سُننِ نسائی شریف مترجم

تالیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

جلد سوم

مکتبۃ العیسیٰ

۱۸ اردو بازار لاہور پاکستان

مَا أَتَيْتُكُمْ بِشَيْءٍ مُّخْتَلَفٍ إِلَّا رَأَيْتُمْ عَنْيَ جُفَاءً وَمَا فَتَنَّاكُمْ بِهِ بَعْدَ مَا جَاءَكُمْ بِالشَّيْءِ الْمُنْتَهَىٰ

اللہ کے رسولؐ جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

سُنَنِ نِسَائِي شَرِیفِ مَحْمُود

جلد سوم

تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]



ناشر

مکتبۃ العلم
۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
Ph: 7231788- 7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن نسائی شریف ج ۱
 تالیف: امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی
 مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی
 نظر ثانی: [حافظ محبوب احمد خان
 مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]
 طابع: خالد مقبول
 مطبع: لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقبال سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور ہسٹ کے مطابق کتابت
 طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
 کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزارہوں گے۔

سنن نسائی شریف جلد ۳

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱	عمری سے متعلق احادیث مبارکہ	۴۵	کتاب النحل
۴۲	جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں نقل کی اور ناقلمین نے اس میں اختلاف کیا	۴۵	عطیہ اور بخشش سے متعلقہ احادیث
۴۳	اس اختلاف کا تذکرہ جو کہ نہری پر اس خبر میں نقل کیا گیا ہے	۴۶	نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان
۴۴	اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا	۴۶	کتاب الہبۃ
۴۵	حضرت ابوسلمہ پر اختلاف کا بیان	۴۶	ہبہ سے متعلق احادیث
۴۶	بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے اس کے بیان میں	۴۷	مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان
۴۷	کتاب الایمان والذکر	۴۷	اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟
۴۸	قسموں اور نذروں سے متعلقہ احادیث	۴۸	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف
۴۹	معرف القلوب کے لفظ کی قسم	۴۹	اس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں بیان کیا
۵۰	اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں	۵۰	کتاب الرقیۃ
۵۱	اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت کا بیان	۵۱	رقی سے متعلق احادیث
۵۲	باپوں کی قسم کھانے سے متعلق	۵۱	حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی نجیح پر اختلاف
۵۳	ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق	۵۲	اس حدیث میں جو لو زبیر رضی اللہ عنہ پر اختلاف کیا گیا ہے اس کا تذکرہ
۵۴	اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق	۵۳	جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں نقل کی اور ناقلمین نے اس میں اختلاف کیا
۵۵	اسلام سے بیزار ہونے کے واسطے قسم کھانا	۵۴	کتاب العمری
	خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق		
	جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۷	منت پوری کرنا	۵۶	لات (بت کی قسم) سے متعلق
	اُس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الہی کا قصد نہ کیا جائے		لات اور عزئی کی قسم کھانا
	اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو	۵۷	قسموں کا پورا کرنا
	جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق نذر کرے		کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانے کے بعد دیگر کو عمدہ اور بہتر پایا تو وہ کیا کرے؟
۶۹	اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر جانے کی قسم کھائے	۵۸	قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا
	اُس شخص سے متعلق کہ جس نے روزے رکھنے کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا	۵۹	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے سے متعلق
	اُس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور اُس کے ذمہ نذر ہو	۶۱	انسان جس شے کا مالک نہیں تو اُس کی قسم کھانا
	اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟		قسم کے بعد ان شاء اللہ کہنا
	اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اُس کا کیا حکم ہے؟		قسم میں نیت کا اعتبار ہے
	مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا نہیں؟	۶۲	حلال شے چھو اپنے لیے حرام کرنا
۷۳	ان شاء اللہ کہنے سے متعلق		اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اُس کے حکم کے بیان میں
۷۳	اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا اس شخص کے واسطے ان شاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا ان شاء اللہ کہنا اس کے واسطے کیسا ہے؟	۶۳	جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اُس کا کیا کفارہ ہے؟
۷۵	نذر کے کفارہ سے متعلق		اگر خرید و فروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام زبان سے نکل جائے
	اُس شخص کا کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانا	۶۴	نذر اور منت ماننے کی ممانعت
			منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی کا بیان
		۶۵	نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کچھ شخص کا مال خرچ نہ کرائے
		۶۶	گناہ کے کام میں منت سے متعلق
		۶۷	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۱۲	شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی جائے؟	۷۹	ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اُس کام کی انجام دہی سے عاجز ہو جائے
۱۱۳	غلام یا باندی کو مکاتب کرنا	۸۰	ان شاء اللہ کہنے سے متعلق
	غلام یا باندی کو مدبر بنانا	۸۱	کتاب الشروط
۱۱۵	غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے		شرطوں سے متعلق احادیث
۱۱۶	کتاب المحاربة	۸۲	اس باب میں بیٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث مذکور ہیں
	جنگ کے متعلق احادیث		زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینا
۱۲۳	خون کی حرمت		امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا
۱۲۴	قتل گناہ شدید		اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے
۱۲۹	کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث		جوتے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ
	بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں	۱۰۳	ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں منقول ہیں
۱۳۰	بچی اور عبدالرحمن کا سفیان پر اختلاف		حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض اجرت پر دینے میں کوئی بُرائی نہیں
۱۳۲	کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟	۱۰۵	تین افراد کے درمیان شرکت عثمان ہونے کی صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟
۱۳۳	جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اُس کو قتل کرنا	۱۰۷	چار افراد کے درمیان شرکت مفادضہ کے جواز سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ
	اس آیت کریمہ کی تفسیر: ”اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں فساد برپا کریں وہ (سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ لوگ ملک بدر کر دیئے جائیں“ اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں سے متعلق نازل ہوئی ہے اُن کا بیان ہے	۱۰۸	شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع) سے متعلق
۱۳۵		۱۱۰	شرکاء کی حرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسول ﷺ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۶۱	بھی شہید ہے	۱۳۷	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ
۱۶۲	جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے (حفاظت کرتے ہوئے) مارا جائے وہ شخص بھی شہید ہے	۱۳۸	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید پر راوی طلحہ اور مصرف کے اختلاف کا تذکرہ
۱۶۳	جو شخص ظلم ذور کرنے کے واسطے جنگ کرے؟	۱۳۹	مشہ کرنے کی ممانعت
۱۶۴	جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اس سے متعلق	۱۴۰	پھانسی دینا
۱۶۵	مسلمان سے جنگ کرنا	۱۴۱	مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں بھاگ جائے
۱۶۶	جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے؟	۱۴۲	راوی ابو اسحق پر اختلاف سے متعلق
۱۶۷	مسلمان کا خون حرام ہونا	۱۴۳	مرتد سے متعلق احادیث
۱۶۸	۳۸ کتاب قسم الفنی	۱۴۴	مرتد کی توبہ اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق
۱۶۹	فنی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث	۱۴۵	رسول کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے کی سزا
۱۷۰	۳۹ کتاب البیعة	۱۴۶	مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر اختلاف
۱۷۱	بیعت سے متعلق احادیث	۱۴۷	جادو سے متعلق
۱۷۲	تابعہ داری کرنے پر بیعت	۱۴۸	جادوگر سے متعلق حکم
۱۷۳	اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے	۱۴۹	اہل کتاب کے جادوگروں سے متعلق حدیث
۱۷۴	سچ کہنے پر بیعت	۱۵۰	رسول ﷺ
۱۷۵	انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۵۱	اگر کوئی شخص مال لوٹے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟
۱۷۶	کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا	۱۵۲	اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے؟
۱۷۷	اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی چاہیں گے	۱۵۳	جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ
۱۷۸	مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۵۴	
۱۷۹	جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۵۵	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۸۹	متعلق حدیث	۱۸۹	ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق
۱۹۰	تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری کرو	۱۹۰	ہجرت ایک دشوار کام ہے
۱۹۱	امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق	۱۹۱	بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق
۱۹۲	امام کے واسطے کیا باتیں لازم ہیں؟	۱۹۲	ہجرت کا مفہوم
۱۹۳	امام سے اخلاص قائم رکھنا	۱۹۳	ہجرت کی ترغیب سے متعلق
۱۹۴	امام کی طاقت کا بیان	۱۹۴	ہجرت سے منقطع ہونے کے سلسلہ میں
۱۹۵	اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص گناہ کا ارتکاب کرے تو اُس کی کیا سزا ہے؟	۱۹۵	اختلاف سے متعلق حدیث
۱۹۶	جو کوئی کسی حاکم کی قلم کرنے میں امداد کرے اُس سے متعلق	۱۹۶	ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہے وہ حکم پسند ہوں یا ناپسند
۱۹۷	جو شخص حاکم کی مدد کرے قلم و زیادتی کرنے میں اُس کا اجر و ثواب	۱۹۷	کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے متعلق
۱۹۸	جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی فضیلت	۱۹۸	خواتین کو بیعت کرنا
۱۹۹	جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اُس کا اجر	۱۹۹	کسی میں کوئی بیماری ہو تو اُس کو بیعت کس طریقہ سے کرے؟
۲۰۰	حکومت کی بُری خواہش سے متعلق	۲۰۰	نا بالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟
۲۰۱	کتاب العقیقہ	۲۰۱	غلاموں کو بیعت کرنا
۲۰۲	عقیدہ سے متعلق احادیث	۲۰۲	بیعت قمع کرنے سے متعلق
۲۰۳	عقیدہ کے آداب و احکام	۲۰۳	ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر رہنا
۲۰۴	لڑکے کی جانب سے عقیدہ	۲۰۴	اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق
۲۰۵	لڑکی کی جانب سے عقیدہ کرنا	۲۰۵	جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدے تو اس پر کیا واجب ہے؟
۲۰۶	لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟	۲۰۶	امام کی فرمانبرداری کا حکم
۲۰۷		۲۰۷	امام کی فرمانبرداری کرنے کی فضیلت سے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۲۶	اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو	۲۰۹	عقیقہ کون سے دن کرنا چاہیے؟
۲۲۸	جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤ اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟	۲۱۱	کتاب الفرع والعتیرۃ
۲۲۹	کتوں کے مارنے کا حکم	۲۱۳	فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث
۲۳۰	آپ ﷺ نے کس طرح کے کتے کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا؟	۲۱۵	عتیرہ سے متعلق حدیث
	جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا داخل نہ ہوتا	۲۱۶	فرع سے متعلق احادیث
۲۳۲	جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی اجازت		مردار کی کھال سے متعلق
	شکار کرنے کے واسطے کتا پالنے کی اجازت سے متعلق	۲۲۰	مردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟
	کھیت کی حفاظت کرنے کے واسطے کتا پالنے کی اجازت		مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا
۲۳۳	کتے کی قیمت لینے کی ممانعت	۲۲۱	دروندوں کی کھال سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
	شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق حدیث رسول ﷺ		ممانعت
۲۳۵	اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟		مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
۲۳۶	اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے؟	۲۲۲	حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت
۲۳۷	اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	۲۲۳	سے متعلق حدیث
	جس وقت شکار کے جانور سے بدبو آنے لگ جائے؟		اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟
۲۳۸	معراض کے شکار سے متعلق		کتاب الصيد والذبايح
			شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیث
			شکار اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا
			جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس چیز کو کھانے کی ممانعت
		۲۲۵	سدھے ہوئے کتے سے شکار
		۲۲۶	جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار سے متعلق
			اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۵۷	جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟	۲۳۹	جس جانور پر آزمعراض پڑے
۲۵۸	امام کا عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان		معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اُس
	لوگوں کا قید گاہ میں قربانی کرنا		سے متعلق حدیث
	جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ	۲۴۰	شکار کے پیچھے جانا
	کانے جانور کی قربانی		خرگوش سے متعلق
۲۵۹	لنگڑے جانور سے متعلق	۲۴۱	گود سے متعلق حدیث
	قربانی کے لیے ذیلی گائے وغیرہ	۲۴۲	بجھو سے متعلق حدیث
	وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہو اُس		درندوں کی حرمت سے متعلق
۲۶۰	کا حکم	۲۴۵	گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت
	مہ ایرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور) سے متعلق	۲۴۶	گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق
	خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے		بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق
۲۶۱	متعلق		حدیث
	جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اُس کا		وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے
	حکم	۲۴۹	متعلق
	قربانی میں عضاء (یعنی سینک ٹوٹی ہوئی) سے		مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے
	متعلق		متعلق حدیث
۲۶۲	قربانی میں مسہ اور جذع سے متعلق		چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے
۲۶۳	مینڈھے سے متعلق احادیث	۲۵۱	متعلق حدیث
	اُونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی		دریائی مرے ہوئے جانوروں سے متعلق
۲۶۵	ہے؟		احادیث
	گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے	۲۵۳	مینڈک سے متعلق احادیث
۲۶۶	کافی ہے؟		نڈی سے متعلق حدیث شریف
	امام سے قبل قربانی کرنا		چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث
۲۶۸	دھاردار پتھر سے ذبح کرنا	۲۵۶	کتاب الضحایا
۲۶۹	تیز لکڑی سے ذبح کرنا		قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷۵	دوسرے کے واسطے	۲۶۹	ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت
	تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور		دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت
۲۷۷	اس کے کھانے کی اجازت	۲۷۰	چاقو چھری تیز کرنے سے متعلق
۲۷۹	قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا		اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور
۲۸۰	یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور		دوسرے جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو
	وہ جانور کہ جس کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ بوقت		حرج نہیں
	ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟		جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا
	آیت "جس کو اللہ موت دے دے" کی تفسیر	۲۷۱	ذبح کرنا
۲۸۲	بجھڑ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا		اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ
۲۸۳	جو کوئی بلا وجہ کسی چیز یا کو ہلاک کرے؟		مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح
۲۸۴	جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق		حلال کریں؟
	جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت		بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا
۲۸۵	کتاب البیوع		طریقہ
	خرید و فروخت کے مسائل و احکام	۲۷۲	عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا
	خود کھا کر کھانے کی ترغیب		قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے
	آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق	۲۷۳	پہلو پر پاؤں رکھنا
۲۸۶	احادیث شریفہ	۲۷۴	قربانی کرتے وقت بسم اللہ کہنا
۲۸۷	تجارت سے متعلق احادیث		قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے
	تاجروں کو خرید و فروخت میں کسی ضابطہ پر عمل		متعلق
	کرنا چاہیے؟		اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے
۲۸۸	جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان فروخت کرنا		متعلق
۲۸۹	دھوکہ دہی کرنے کے واسطے کھانے سے متعلق		ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے
	جو شخص فروخت کرنے میں خفی قسم کھائے تو اس		جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو نحر کرے تو
۲۹۰	کو صدقہ دینا	۲۷۵	درست ہے
	جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا		جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۰	متعلق	۲۹۲	شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے
۳۰۱	نجش کی ممانعت		نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا اختلاف
	نیلام سے متعلق		زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف
۳۰۳	بیع ملامہ سے متعلق احادیث		جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اس وقت تک ان کو اختیار حاصل ہے
	مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر		بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا
	بیع منابذہ سے متعلق حدیث		کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت کرنے سے متعلق
	مذکورہ مضمون کی تفسیر		مصرافہ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ عرصہ قبل دودھ نہ نکالنا تاکہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر زیادہ بولی لگے
۳۰۵	کنکری کی بیع سے متعلق	۲۹۵	فائدہ اسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو
	پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے پہلے	۲۹۶	مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا ممنوع ہے
	پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے جائیں	۲۹۷	کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے
۳۰۷	پھلوں پر آفت آنا اور اس کی تلافی	۲۹۷	قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق
۳۰۸	چند سال کے پھل فروخت کرنا	۲۹۹	اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق
	درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت کرنا		اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع نہ کرنے سے
	تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے متعلق		
۳۰۹	عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا		
۳۱۰	عرایا میں تر کھجور دینا		
۳۱۱	تر کھجور کے عوض خشک کھجور		
	کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض فروخت کرنا		
	اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت کرنا		
۳۱۲			

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۲۸	جو شخص غلہ کا انبار بغیر تاپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اٹھانے سے قبل فروخت کرنا	۳۱۲	غلہ کے عوض غلہ فروخت کرنا
۳۲۹	کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے واسطے اس کے چیز رہن رکھے	۳۱۳	بالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں
۳۳۰	مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا	۳۱۵	بھجور کو بھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا
۳۳۱	اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو	۳۱۶	بھجور کو بھجور کے عوض فروخت کرنا
۳۳۲	غلہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق	۳۱۹	گیہوں کے عوض گیہوں فروخت کرنا
۳۳۳	خشک انگور میں سلم کرنا	۳۱۹	ہو کے عوض ہو فروخت کرنا
۳۳۴	پھلوں میں بیع سلف سے متعلق	۳۲۰	اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا
۳۳۵	جانور میں سلف سے متعلق	۳۲۰	روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا
۳۳۶	جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا	۳۲۱	سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا
۳۳۷	جانور کو جانور کے عوض نقد کم زیادہ میں فروخت کرنا	۳۲۱	گنبد اور سونے سے جڑے ہوئے ہار کی بیع
۳۳۸	پھٹ کے بچہ کو فروخت کرنا	۳۲۲	چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق
۳۳۹	مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق	۳۲۲	چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا
۳۴۰	چند سالوں کے واسطے پھل فروخت کرنا	۳۲۳	سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینے سے متعلق
۳۴۱	ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے سے متعلق	۳۲۳	سونے کے عوض چاندی لینا
۳۴۲	سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی سے سات ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث	۳۲۴	تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق
۳۴۳	ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر میرے ایک	۳۲۴	تولتے وقت جھٹکا لینا
		۳۲۶	غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا تاپ نہ کر لے
		۳۲۶	جو شخص غلہ تاپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۳۶	اگر مکاتب نے اپنے بدل کتابت میں کچھ بھی	۳۳۵	ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ میں اتنے
۳۳۷	تدوینا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے		(زائد)
۳۳۸	ولا کا فروخت کرنا		ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ
۳۳۹	پانی کا فروخت کرنا	۳۳۶	سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں
۳۴۰	ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا		اور ادھار لو تو دو سو روپے میں
۳۴۱	شراب فروخت کرنا		فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے
۳۴۲	کتے کی فروخت سے متعلق		کی ممانعت
۳۴۳	کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟		کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے
۳۴۴	خزیر کا فروخت کرنا		ہیں؟
۳۴۵	اونٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر		غلام فروخت ہو اور خریدار اور اس کا مال لینے کی
۳۴۶	چڑھانے کی اجرت لینا	۳۳۷	شرط مقرر کرے
۳۴۷	ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت		بیع میں شرط لگانے سے متعلق حدیث
۳۴۸	دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی		بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور
۳۴۹	طرح موجود ہو اس سے متعلق	۳۳۸	شرط باطل ہوگی
۳۵۰	ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک		غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے
۳۵۱	کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟	۳۳۹	قبل
۳۵۲	قرض لینے سے متعلق حدیث		مشتز کہ مال فروخت کرنا
۳۵۳	قرض داری کی مذمت		کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی ضروری
۳۵۴	قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق		نہیں
۳۵۵	حدیث شریف		فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے
۳۵۶	دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس	۳۴۰	درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق
۳۵۷	سے متعلق		یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنے سے
۳۵۸	قرضدار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز	۳۴۱	متعلق
۳۵۹	ہے	۳۴۲	مدبر کی بیع سے متعلق
۳۶۰	قرض کی ضمانت	۳۴۳	مکاتب کو فروخت کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۸۲	ذی کافر کے قتل سے متعلق	۳۵۷	قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں
۳۸۳	غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا ارتکاب کریں	۳۵۸	حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی کی فضیلت
۳۸۴	دانت میں قصاص سے متعلق	۳۵۹	بغیر مال کے شرکت سے متعلق
۳۸۵	دانت کے قصاص سے متعلق	۳۶۲	غلام باندی میں شرکت
۳۸۶	کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق	۳۶۳	درخت میں شرکت سے متعلق
۳۸۷	ایک آدمی خود اپنے کو بچائے اور اس میں دوسرے شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے	۳۶۵	قسم کتاب القسامۃ
۳۸۸	زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا اختلاف	۳۶۷	قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ
۳۹۰	کچوکا لگانے میں قصاص	۳۶۸	دو بہیت کی قسامت سے متعلق
۳۹۱	طمانچہ مارنے کا انتقام	۳۶۹	قسامت سے متعلق احادیث
۳۹۲	پکڑ کر کھینچنے کا قصاص	۳۷۰	قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی جائے گی
۳۹۳	بادشاہوں سے قصاص لینا	۳۷۱	راویوں کا اس حدیث سے متعلق اختلاف
۳۹۴	بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے؟	۳۷۲	قصاص سے متعلق احادیث
۳۹۵	تکوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے بارے میں	۳۷۳	حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کے اختلاف سے متعلق
۳۹۶	آیت کریمہ "لازم کر دیا ان لوگوں کا بدلہ" کی تفسیر	۳۷۴	اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں حکم پر اختلاف سے متعلق
۳۹۷	قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق	۳۷۵	آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق
۳۹۸	کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے اس وقت	۳۷۶	اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے
		۳۷۷	عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا
		۳۷۸	مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق
		۳۷۹	کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۱۸	حاکم سے نہ کہے	۳۹۵	مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟
	ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں		خواتین کے خون معاف کرنا
	موجود نہیں ہیں لیکن جیسی میں اضافہ کی گئی ہیں	۳۹۶	جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے
۳۱۹	سے متعلق	۳۹۷	شبہ عمدہ کی دیت کیا ہوگی؟
۳۲۳	کتاب قطع السارق		سابقہ حدیث میں خالد الخذاء کے متعلق
	چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق		اختلاف
	چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟	۴۰۰	قتل خطا کی دیت کے متعلق
	چور سے چوری کا اقرار کرانے کے واسطے اس	۴۰۱	چاندی کی دیت سے متعلق
۳۲۴	کے ساتھ مار پیٹ کرنا یا اس کو قید میں ڈالنا		عورت کی دیت سے متعلق
۳۲۵	چوری کرنے والے کو تعلیم دینا	۴۰۲	کافر کی دیت سے متعلق حدیث
	جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا		مکاتب کی دیت سے متعلق
	مالک اس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث	۴۰۳	عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت
۳۲۶	میں اختلاف		حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے
	کوئی چیز محفوظ ہے اور کوئی غیر محفوظ (جسے		اختلاف اور قتل شبہ عمدہ اور پیٹ کے بچہ کی دیت
۳۲۷	چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا)	۴۰۷	کس پر ہے؟
	راویوں کے اختلاف کا بیان زیر نظر حدیث		کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور
۳۳۰	میں	۴۱۰	ساخوذ ہوگا؟
	حدود قائم کرنے کی ترغیب		اگر آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ
۳۳۵	کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا؟	۴۱۳	قائم ہو اس کو کوئی شخص اکھاڑ دے
۳۳۷	زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق		دانتوں کی دیت کے متعلق
۳۳۹	زیر نظر حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان		انگلیوں کی دیت سے متعلق
	اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی	۴۱۵	بڈی تک پہنچ جانے والا زخم
۳۴۵	چوری کر لے؟		عمر بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف
	جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیاں میں		عمر بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف
	ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟		جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۶۳	چاہیے؟	۳۶۳	جن اشیاء کی چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟
۳۶۶	اہل ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا	۳۶۷	ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا کیسا ہے؟
۳۶۷	ایمان میں کمی بیشی سے متعلق	۳۶۸	چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان
۳۶۸	ایمان کی علامت	۳۶۹	سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق
۳۷۱	منافق کی علامات	۳۷۰	مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟
۳۷۲	رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق	۳۷۱	چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا
۳۷۳	شب قدر میں عبادت کرنا	۳۷۲	کتاب الایمان وشرائعہ
۳۷۴	زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے	۳۷۳	کتاب الایمان اور اس کے ارکان
۳۷۵	جہاد کا بیان	۳۷۴	افضل اعمال
۳۷۶	مال غنیمت میں سے اللہ کے راستہ میں پانچواں حصہ نکالنا	۳۷۵	ایمان کا مزہ
۳۷۷	جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے	۳۷۶	ایمان کے ذائقہ سے متعلق
۳۷۸	شرم و حیا	۳۷۷	اسلام کی شیرینی
۳۷۹	دین آسان ہونے سے متعلق	۳۷۸	اسلام کی تعریف
۳۸۰	اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت	۳۷۹	ایمان اور اسلام کی صفت
۳۸۱	دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار اختیار کرنا	۳۸۰	آیت : قَالَتِ الْأَعْرَابُ کی تفسیر
۳۸۲	منافق کی مثال سے متعلق	۳۸۱	مؤمن کی صفات سے متعلق
۳۸۳	مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے ہوں	۳۸۲	مسلمان کی صفت سے متعلق
۳۸۴	مؤمن کی نشانی سے متعلق	۳۸۳	کسی انسان کے اسلام کی خوبی
۳۸۵	کتاب الزینۃ	۳۸۴	افضل اسلام کونسا ہے؟
۳۸۶	زینت (آرائش) سے متعلق	۳۸۵	کونسا اسلام بہترین ہے؟
۳۸۷	پیدائشی سنتوں سے متعلق	۳۸۶	اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟
۳۸۸	موجھیں کترنے سے متعلق	۳۸۷	اسلام پر بیعت سے متعلق
۳۸۹		۳۸۸	لوگوں سے کس بات پر جنگ (قال) کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۹۶	دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں	۴۸۰	سر منڈانے کی اجازت
۴۹۷	دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق		عورت کے سر منڈانے کی ممانعت سے متعلق
۴۹۸	سر مد کا بیان	۴۸۱	قزع کی ممانعت سے متعلق
-	زعفران کے رنگ سے متعلق		سر کے بال کترنے سے متعلق
	عنبر لگانے سے متعلق	۴۸۳	ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق
۴۹۹	مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق		دائیں جانب سے کنگھی کرنا
	سب سے بہتر خوشبو	۴۸۴	سر پر بال رکھنے سے متعلق
۵۰۰	زعفران لگانے سے متعلق	۴۸۵	چوٹی رکھنے کے بارے میں
۵۰۱	خواتین کو کوئی خوشبو لگانا ممنوع ہے		بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق
	عورت کا غسل کر کے خوشبو دور کرنا		داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا
	کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں شامل نہ ہو	۴۸۶	سفید بال اکھاڑنا
۵۰۲	خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق		خضاب کرنے کی اجازت
۵۰۳		۴۸۷	کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق
۵۰۴	مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں	۴۸۸	مہندی اور وسوسہ کا خضاب
	جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟	۴۹۱	خواتین کا خضاب کرنا
۵۱۱	مردوں کے لیے سونے کی انگلی پہننے سے متعلق حدیث	۴۹۲	مہندی کی ٹونا پسند ہونا
۵۱۲	سونے کی انگلی سے متعلق	۴۹۳	سفید بال اکھاڑنا
۵۱۳	یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں اختلاف		بالوں کو جوڑنے سے متعلق
۵۱۴	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں	۴۹۴	جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے
۵۱۸	حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف سے متعلق		بالوں کو جڑوانا
۵۲۰	انگلی میں چاندی کی مقدار کا بیان	۴۹۵	جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی منہ) کا رواں اکھاڑیں
			جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۳۶	جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملائے والی پر لعنت سے متعلق	۵۳۱	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی کی کیفیت
	بال میں بال ملائے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں	۵۳۳	انگٹھی کس ہاتھ میں پہننے؟
	جسم کو گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت		جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی انگٹھی پہننا
	چہرہ کارواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر لعنت	۵۳۵	کانسی کی انگٹھی کا بیان
۵۳۸	زعفران کے رنگ سے متعلق		انگٹھی پر عربی عبارت نہ کھدواؤ
	خوشبو کے متعلق احادیث	۵۳۶	کلمہ کی انگلی میں انگٹھی پہننے کی ممانعت
۵۳۹	کوئی خوشبو عمدہ ہے؟		بیت الخلاء جاتے وقت انگٹھی اتارنے سے متعلق
۵۴۰	سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۳۷	گھونگرو اور گھنڈہ سے متعلق احادیث
	سونے کی انگٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۳۹	فطرت کا بیان
	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگٹھی اور اس پر	۵۴۰	موتنجیس کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان
۵۴۲	کندہ عبارت		بچوں کا سر مونڈنے کا بیان
۵۴۳	کوئی انگلی میں انگٹھی پہننے		بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا ممنوع ہے
۵۴۴	گھینہ کی جگہ	۵۴۱	سر پر بال رکھنے سے متعلق
۵۴۵	انگٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا		بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق
	کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے کپڑے بُرے ہیں؟	۵۴۳	بالوں میں مانگ نکالنا
۵۴۶	سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق		کنگھی کرنے سے متعلق
۵۴۷	عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق		کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق
	استبرق پہننے کی ممانعت	۵۴۴	خضاب کرنے سے متعلق
۵۴۸	استبرق کی کیفیت سے متعلق		درس اور زعفران سے داڑھی کو زرد کرنا
۵۴۹	دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۴۵	بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق
			دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۶۱	سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا	۵۴۹	دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا گیا ہو
	دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شلہ		مذکورہ بالا شے دیبا کے منسوخ ہونے سے متعلق
۵۶۲	لٹکانے سے متعلق	۵۵۰	ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا
۵۶۳	تصادیر کے بیان سے متعلق		ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان
	سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ	۵۵۱	ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق
	تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن	۵۵۲	کپڑوں کے جوڑے پہننا
۵۶۵	کس طرح کا عذاب ہوگا؟		یحیٰن کی چادر پہننے سے متعلق
۵۶۶	کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟	۵۵۳	زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق
۵۶۷	اوزھنے کی چادر سے متعلق		ہرے رنگ کا لباس پہننا
	آپ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟		چادریں پہننے سے متعلق
۵۶۸	ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے سے متعلق	۵۵۴	سفید کپڑے پہننے کے حکم سے متعلق
	کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا		قباء پہننے سے متعلق
	خدمت کے لیے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق	۵۵۵	پانچامہ پہننے سے متعلق
۵۶۹	تلوار کے زیور سے متعلق	۵۵۶	بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت
	لال رنگ کے زین پوش کے استعمال کی ممانعت	۵۵۷	تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟
۵۷۰	کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق		ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)
	لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق		تہہ بند لٹکانے سے متعلق
۵۷۱	کتاب (۴۹) کتاب اداۃ القضاۃ	۵۵۹	خواتین کس قدر آنچل لٹکائیں؟
	عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی فضیلت		تمام جسم پر کپڑا پہننے سے متعلق اس طریقہ سے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے
۵۷۲	انصاف کرنے والا امام	۵۶۰	ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے متعلق
	اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے؟		سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا
	جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی	۵۶۱	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۸۷	کوئی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو بچنا چاہیے؟	۵۷۳	قاضی نہ بنایا جائے
۵۸۸	جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالت غصہ فیصلہ کر سکتا ہے	۵۷۴	حکومت کی خواہش نہ کرنا
۵۸۹	اپنے گھر میں فیصلہ کرنا	۵۷۵	(ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت سے نوازا
۵۹۰	مدد چاہنے سے متعلق	۵۷۶	جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور وہ فیصلہ دے
۵۹۱	خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق	۵۷۷	خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق
۵۹۲	جس نے زنا کیا ہو حاکم اس کا طلب کرنا	۵۷۸	مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف
۵۹۳	حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے خود جانا	۵۷۹	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحق پر اختلاف
۵۹۴	حاکم دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو مصالحت کے واسطے اشارہ کر سکتا ہے	۵۸۰	علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق
۵۹۵	حاکم معاف کرنے کے واسطے اشارہ کر سکتا ہے	۵۸۱	آیت کریمہ "جو کوئی حکم نہ کرے خداوند کے حکم کے موافق" کی تفسیر سے متعلق
۵۹۶	حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے	۵۸۲	قاضی کا ظاہر شرع پر حکم
۵۹۷	مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قبل حاکم کے سفارش کرنے سے متعلق	۵۸۳	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ لے سکتا ہے
۵۹۸	اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے	۵۸۴	قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا
۵۹۹	فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے	۵۸۵	تا کہ حق ظاہر ہو جائے
۶۰۰	جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے	۵۸۶	ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو
۶۰۱	ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق	۵۸۷	جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح ہے
۶۰۲	فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟		
۶۰۳	قتل و فساد مچانے والا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۱۱	تاوان سے پناہ	۵۹۶	جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے
۶۱۲	قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق		حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق
۶۱۳	مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق	۵۹۷	حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟
	قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا	۵۹۸	(۵۰) کتاب الاستعانة
	مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق		پناہ چاہنا
	فتنہ دنیا سے پناہ مانگنا	۶۰۲	اس دل سے پناہ کہ جس میں خوف الہی نہ ہو
۶۱۵	شرم گاہ کی برائی سے پناہ	۶۰۳	سینہ کے فتنہ سے پناہ مانگنا
	کفر کے شر سے پناہ		کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۱۶	گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق	۶۰۴	بزدلی اور نامردی سے پناہ مانگنا
	دشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا		کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا	۶۰۵	رنج و غم سے پناہ مانگنا
	بڑھاپے سے پناہ مانگنا	۶۰۶	تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں
	بُری قضا سے پناہ مانگنا		کان اور آنکھ کی بُرائی سے پناہ مانگنا
۶۱۷	بد نصیبی سے پناہ مانگنا	۶۰۷	آنکھ کی بُرائی سے پناہ مانگنا
	جنون سے پناہ مانگنا		سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	جثات کے نظر لگانے سے پناہ		عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	غرور کی بُرائی سے پناہ	۶۰۸	ذلت و رسوائی سے پناہ مانگنا
۶۱۸	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	۶۰۹	(بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا
	عمر کی بُرائی سے پناہ مانگنا	۶۱۰	فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق
	نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا		فتنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۱۹	مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق		جوشس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق
	سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ		بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق
	بے پڑوسی سے پناہ مانگنا		خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۲۰	لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق		دشمنی، نفاق اور بُرے اخلاق سے پناہ مانگنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۳۲	گدیری اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا جاتا ہے	۶۲۰	فتنہ دجال سے پناہ سے متعلق
۶۳۳	خلیطین کی نبیذ پینے کی ممانعت سے متعلق	۶۲۱	عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق
۶۳۳	کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت	۶۲۲	انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۳۴	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت	۶۲۳	زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا
۶۳۵	کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ	۶۲۴	فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۳۶	گدیری اور خشک کھجور کو ملا کر بھگوننا	۶۲۵	عذاب قبر سے پناہ مانگنا
۶۳۷	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت	۶۲۶	فتنہ قبر سے پناہ مانگنا
۶۳۸	کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت	۶۲۷	اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا
۶۳۹	گدیری کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت	۶۲۸	عذاب دوزخ سے پناہ مانگنا
	دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے	۶۲۹	آگ کے عذاب سے پناہ
	کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے	۶۳۰	دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا
	صرف گدیری کھجور کر بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فیض میں تیزی اور جوش پیدا نہ ہو	۶۳۱	اعمال کی بُرائی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے منہ بندھے ہوئے ہوں	۶۳۲	جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ
	صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق	۶۳۳	زمین میں دھنس جانے سے متعلق
	صرف انگور بھگوننا	۶۳۴	گمرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ
	گدیری کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت سے متعلق	۶۳۵	اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق
	آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرَاتِ کِتَابِ التَّوْحِيدِ	۶۳۶	اس کی رضا کے ساتھ
		۶۳۷	قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ سے متعلق
		۶۳۸	ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو
		۶۳۹	﴿اَفْ﴾ کتاب الاشریہ
		۶۴۰	شراب کی حرمت سے متعلق
		۶۴۱	جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی شراب بہائی گئی؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۵۵	روغنی برتنوں کا بیان	۶۳۰	جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کوئی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟
	مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت ضرور تھی نہ کہ بطور ادب کے	۶۳۱	جو شراب غلہ یا پھلوں سے تیار ہوا اگرچہ وہ کسی قسم کا ہوا اگر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے
۶۵۶	ان برتنوں کا بیان	۶۳۲	جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور سے تیار نہ کی گئی ہو
	کن برتنوں میں نمید بنانا درست ہے اس سے متعلق احادیث اور مشکوٰۃ میں نمید بنانے سے متعلق احادیث	۶۳۵	ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے بیع اور مزر کوئی شراب کو کہا جاتا ہے؟
۶۵۷	مٹی کے برتن کی اجازت		جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے
۶۶۰	شراب کیسی شے ہے؟	۶۳۷	جو شراب کی ممانعت سے متعلق
۶۶۱	شراب پینے کی مذمت سے متعلق	۶۳۸	رسول کریم ﷺ کے واسطے کن برتنوں میں نمید تیار کی جاتی تھی؟
۶۶۳	شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی		ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نمید تیار کرنا ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن میں نمید تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق
	شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے۔ نماز چھوڑ دینا، ناحق خون کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے	۶۳۹	ہرے رنگ کے لاکھی برتن کے متعلق
۶۶۵	شراب پینے والے کی توبہ	۶۵۰	کدو کے تو بنے کی نمید کی ممانعت
۶۶	جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان کے متعلق	۶۵۱	تو بنے اور روغنی برتن کی نمید کی ممانعت
۶۶۷	شرابی کو جلا وطن کرنے کا بیان		کدو کے تو بنے اور لاکھی اور چوبلی برتن میں نمید پینے کی ممانعت
	ان احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے	۶۵۲	تو بنے لاکھی اور روغنی برتن کی نمید کی ممانعت
	جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں ان کی دلیل حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی ہے	۶۵۳	کدو کے تو بنے اور چوبلی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی کے برتن کی نمید کے ممنوع ہونے سے متعلق
۶۷۲	اُس دلیل کو رد کرنے والے عذاب کا بیان جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے تیار کر رکھا ہے	۶۵۴	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۸۱	کونسی طلاء پینا درست ہے اور کونسی نہیں؟ اس کا بیان	۶۷۸	جس شے میں شبہ پیدا ہو جائے اس کو چھوڑ دینے کا بیان
۶۸۳	حلال اور حرام نبیذ کا بیان		جو شخص شراب تیار کرے اس کے ہاتھ انگور
۶۸۶	نبیذ سے متعلق ابراہیم پر راویوں کے اختلاف کا بیان		فروخت کرنا مکروہ ہے
۶۸۷	کونے مشروبات (پینا) درست ہے؟		انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے
۶۸۸	خاتمہ کتاب	۶۷۹	کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا ناجائز؟

(۳)

کتاب النحل

عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۵۵۹: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِ النَّاقِلِينَ

لِغَيْرِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النَّحْلِ

۳۷۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَ آبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النَّعْمَانِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَأَرَدْتُهُ وَالْفَلْفُظُ لِمُحَمَّدٍ -

۳۷۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالطَّوْثِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ النَّعْمَانِ يُحَدِّثَانِيهِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْجِعْهُ

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں

کے اختلاف کا بیان

۳۷۰۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عطیہ اور بخشش سے ان کو ایک غلام عنایت کیا پھر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اپنے عطیہ اور بخشش پر گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے تمام لڑکوں کو عطیہ دیا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ”پس اس عطیہ کو واپس لے لو“ اور مصنف ہمسیہ کے اس حدیث کے دو استاد ہیں اس وجہ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ الفاظ راوی محمد کے ہیں حضرت قتیبہ جو نیز (راوی) کے نہیں ہیں۔

۳۷۰۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد ان کو ایک دن رسول کریم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس لڑکے کو بطور عطیہ کے دے دیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو غلام بطور عطیہ دیا ہے؟“ (یا صرف تم نے اس ایک ہی لڑکے کو عطیہ میں غلام دیا ہے؟) اس نے عرض کیا: ”نہیں“ (باقی تمام لڑکوں کو میں نے کچھ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا: ”پھر تم اپنے اس عطیہ کو واپس لے لو۔“

۳۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَ مِنْكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ

۳۷۰۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطیہ کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”تم نے کیا اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ (غلام) دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”پھر تم اس کو واپس لے لو۔“ (یعنی اگر بخشش کرنا ہے تو سب کو بخشش کرو)۔

۳۷۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَاهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَبْعِدَهُ أَفْعِدْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَ مِنْكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ

۳۷۰۸: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بخشش کر دیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنے اس عطیہ کو باقی رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ کیا ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اس غلام کو اس سے واپس لے لو“ (یعنی جس کو تم نے بخشش کیا ہے تم وہ بخشش واپس لے لو)

۳۷۰۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَشْهَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى مَا نَحَلْتَ ابْنِي فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْهَدَ لَهُ

۳۷۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ کے طور پر عنایت کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے کہا کہ تم نے میرے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے تم اس پر رسول کریم ﷺ کو گواہ بنا لو۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اس پر گواہ بن جانے کو مکروہ خیال فرمایا (کیونکہ یہ حق تلفی پر گواہ ہونا تھا)۔

۳۷۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَعْنَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بَشِيرٍ أَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارَادَ أَنْ يُشْهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكُلَ وَلَيْكَ نَحَلْتُهُ بِنْتًا قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ

۳۷۱۰: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو ایک غلام بخشش میں عنایت کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ اس ارادہ سے حاضر ہوئے کہ رسول کریم ﷺ کو (اس پر) گواہ بنائیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے تمام لڑکوں کو اسی طرح عطا کیا ہے؟“ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پس اس کو رد کر لے“ (یعنی تم اس کو وہ غلام نہ دو)

۳۷۱۱: حضرت ابن عمروؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت بشیرؓ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو بطور عطیہ (کچھ) دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کے بھائیوں (یعنی اپنے دوسرے لڑکوں) کو بھی کچھ دیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اس کو واپس لے لو“ (یعنی بخشش نہ کرو)۔

۳۷۱۲: حضرت نعمانؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو گود میں لے کر رسول کریمؐ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: آپ اس پر گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے بطور بخشش کے فلاں فلاں چیز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی مقدار میں عطا کیا ہے (جتنا حضرت نعمانؓ کو دیا ہے)؟“

۳۷۱۳: حضرت نعمانؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو نبیؐ کی خدمت میں لے گئے تاکہ جو کچھ انہوں نے بخشش کی تھی اس پر آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو اسی مقدار میں دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں اس پر گواہ نہیں بننا کیا تم کو یہ بات پسندیدہ نہیں کہ تمہارے ساتھ سب کے سب لڑکے احسان کا ایک جیسا معاملہ کریں؟“ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم پھر ایسا کام نہ کرو۔“

۳۷۱۴: حضرت نعمان بن بشیرؓ انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضرت نعمانؓ کی والدہ جو کہ روادہ کی بیٹی تھیں نے نعمانؓ کے والد سے عرض کیا کہ تم اپنے مال میں سے ان کے لڑکے نعمانؓ کو کچھ دے دو لیکن حضرت نعمانؓ کی والدہ نے اس مسئلہ کو ایک سال تک التواء میں ڈالے رکھا۔ پھر خود ہی ان کے دل میں خیال ہوا تو انہوں نے بخشش کی چیز نعمانؓ کو دے دی۔ نعمانؓ کی والدہ نے عرض کیا: میں نہیں مانتی جس وقت تک تم نبیؐ کو اس بات پر گواہ نہ بنا لو تو

۳۷۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَشِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نَحْلَةً قَالَ أَعْطَيْتَ لِأَخَوَيْهِ قَالَ لَا قَالَ فَأَرْدُدْهُ۔

۳۷۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي لَقَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلُّ بَيْتِكَ نَحَلْتُ بِمِثْلِ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ۔

۳۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُ عَلَى نَحْلِ نَحْلَةٍ أَبَاهُ فَقَالَ أَكُلُّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ بِمِثْلِ مَا نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى شَيْءٍ أَلَيْسَ بِسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا۔

۳۷۱۴: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّهُ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَّاهُ فَوَهَبَهَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةِ رَوَاحَةَ

قَاتَلْتَنِي عَلَى الدِّينِ وَهَبْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ وَلَدٌ يَوْمِي هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَلْتَهُمْ وَهَبْتُ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِكَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدُنِي إِذَا قَاتَيْتُ لَا أَشْهَدُ عَلَى خَوَرٍ۔

۳۷۱۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَأَلْتُ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى أَشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاتَّخَذَ أَبِي يَدِي وَأَنَا غُلَامٌ قَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةً وَوَاحَةً طَلَبْتُ مِنِّي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ وَقَدْ أَعْجَبَهَا أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ ابْنٌ غَيْرُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتُ لَهُ مِثْلَ مَا وَهَبْتُ لِهَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدُنِي إِذَا قَاتَيْتُ لَا أَشْهَدُ عَلَى خَوَرٍ۔

نعمانؓ کے والد نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی لڑکی مجھ سے جھگڑا کر رہی ہے اس پر جو میں نے اس (لڑکے) کو بخشش کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”اے بشیر! کیا تمہارا اس کے علاوہ اور لڑکا بھی ہے؟“ عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ”کیا تم نے ان سب کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے جواب دیا: نہیں۔ آپؐ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ”تب تم مجھ کو اس مسئلہ میں گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔“

۳۷۱۵: حضرت نعمانؓ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے میرے والد ماجد سے میرے لیے کچھ عطیہ اور بخشش کے طور پر مانگے۔ اس نے ہبہ کیا اور مجھ کو کچھ دینا چاہا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی کہ جس وقت تک اس پر رسول کریمؐ گواہ نہ بن جائیں۔ اس پر حضرت نعمانؓ بیٹھ کر نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو رسول کریمؐ سے ملایا اور ان دنوں میں لڑکا (یعنی کم عمر) تھا اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ رواحہ کی لڑکی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگ رہی ہے اور اس کی خوشی اور رضامندی اس میں ہے کہ میرے بخشش کرنے پر آپؐ گواہ بن جائیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”اے بشیر! کیا تمہارا اسکے علاوہ کوئی اور لڑکا بھی ہے؟“ عرض کیا: جی ہاں! ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ”اے بشیر! کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”اگر ایسا ہے تو تم اس سلسلہ میں میری گواہی نہ لو۔ اسلئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔“

۳۷۱۶: حضرت عامرؓ سے روایت ہے کہ حضرت بشیر بن سعدؓ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اہلیہ عمرہ نامی رواحہ کی لڑکی کہتی ہے کہ تم میرے لڑکے نعمان کے لیے کچھ صدقہ (یعنی بخشش) کر دو اور وہ کہتی ہیں تم اس دے ہوئے پر رسول کریمؐ کو

۳۷۱۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ أُجِرْتُ أَنْ يَبْسُرَنِي سَعْدُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي عُمَرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ امْرَأَتِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنِّي ابْنُهَا نَعْمَانُ بِصَدَقَةٍ

وَأَمَرَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ لِهَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ۔

۳۷۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنُ مَسْعُودٍ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا جَبَانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَنِّي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

۳۷۱۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَيْكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ أَجْمَعَ كَذَا الْأَسْوَبُتُ بَيْنَهُمْ۔

۳۷۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانَا جَبَانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّبْتَهُمْ۔

گواہ بنالو۔ چنانچہ آپ نے بشیرؓ سے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟“ عرض کیا: ”جی ہاں۔“ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے ان کو بھی اسی مقدار میں بخشش کی؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس سلسلہ میں مجھ کو گواہ نہ بناؤ اس ظلم پر۔

۳۷۱۷: حضرت عبداللہ بن حبیب بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبویؐ میں حاضر ہوا اور محمدؐ جو کہ مصنف کے استاذ ہیں ان کی روایت میں جاء کا لفظ نہیں ہے بلکہ لفظ آتی مذکور ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور اس شخص نے آکر عرض کیا: میں نے دیا ہے اپنے لڑکے کو آپ گواہ رہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”تمہارے کیا اور اولاد بھی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح بخشش کی ہے یا نہیں؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”مجھ کو تم کیا ظلم پر گواہ بناتے ہو؟“

۳۷۱۸: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپ کو اس پر گواہ بنالیں جو کہ مجھ کو دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ”کیا اس کے علاوہ تمہارے کوئی اور لڑکا بھی ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تمام لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے۔“ (ایک لڑکے کو دینا اور دوسرے کو نہ دینا ظلم ہے)۔

۳۷۱۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے اور وہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے نقل فرمایا کہ میرے والد صاحب مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عطیہ پر گواہ بنائیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ”کیا تمہارے اور بیٹے بھی ہیں؟“ والد نے جہا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سب کے ساتھ برابری اور

انصاف کا معاملہ کرو۔

۳۷۲۰. أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
 سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
 جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
 سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْدِلُوا بَيْنَ اَهْبَانِكُمْ اَعْدِلُوا بَيْنَ
 اَهْبَانِكُمْ۔

۳۷۲۰: حضرت جابر بن مفصل سے مروی ہے وہ اپنے والد سے
 روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران
 سنا کہ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اولاد کے سلسلہ میں انصاف سے کام
 لو۔“ آپ نے اسی طرح دو مرتبہ فرمایا۔

(۳۱)

کتاب الربة

ہبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان

۱۸۱۰: بِأُيُوبَةَ الْمُسَاءِرِ

۳۷۲۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے کہا ہم آپ سے نزدیک تھے۔ جس وقت (قبیلہ) ہوازن کے نمائندے حاضر ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ اے محمد! ہم لوگ سب کے سب ایک ہی اصل اور ایک ہی خاندان کے فرد ہیں اور ہم لوگوں پر جو بھی آفت و مصیبت نازل ہوتی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے۔ آپ ہم لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیں۔ اللہ عز و جل آپ پر احسان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: "تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا دولت لے یا اپنی عورتوں کو چھڑا لو۔" انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: "جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ میں تم کو دے چکا لیکن جس وقت میں نماز ظہر ادا کروں تو تم سب کھڑے رہو اور اس طریقہ سے کہو کہ ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول کریمؐ کے سبب تمام مؤمنین سے یا مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مال میں۔" راوی نقل کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نمائندے کھڑے ہو گئے

۳۷۲۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آتَاهُ وَلَدٌ هَوَازِنَ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلٌ وَ عَشِيرَةٌ وَلَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ فَأَمِنُ عَلَيْنَا مِنَ اللَّهِ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوا مِنْ أَمْوَالِكُمْ أَوْ مِنْ نِسَائِكُمْ وَأَبْنَائِكُمْ فَقَالُوا لَقَدْ غَوَّرْنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءً نَا وَأَبْنَاءً نَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِإِنِّي عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فَبِي نِسَائِنَا وَأَبْنَائِنَا فَلَمَّا صَلَّوْا الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ لِي

وَلَيْسَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ
وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَمَّا
أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا وَ قَالَ عُبَيْدَةُ بْنُ حِصْنٍ أَمَّا أَنَا وَ
بَنُو فِزَارَةَ فَلَا وَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُرْدَاسٍ أَمَّا أَنَا
وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُو سُلَيْمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا
كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا
النَّاسُ رُدُّوا عَلَيْنِهِمْ نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ فَمَنْ
تَمَسَّكَ مِنْ هَذَا الْقَوْمِ بِشَيْءٍ فَلَهُ مِثْرُ قَرَانِضٍ
مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُهَيِّئُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْنَا وَرِكَبَ
رَاحِلَتِهِ وَرِكَبَ النَّاسِ أَلَيْسَ عَلَيْنَا قِتَانًا فَالْتَجَوْهُ
إِلَى شَجَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي قَوْلَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ لَكُمْ شَجَرَتَاهُمَا
نَعْمًا فَسَمِعْتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقَوْنِي بِحِيلًا وَلَا جَنَانًا
وَلَا كَذُوبًا ثُمَّ أَتَى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَابِهِ وَبَرَّةَ بَيْنِ
أُصْبُعَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ هَا إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْقَوْمِ شَيْءٌ
وَلَا هِدْيَةٍ إِلَّا خُمْسٌ وَالْخُمْسُ مُرْدُودٌ فَيُكْرَمُ فَقَامَ
إِلَيْهِ رَحْلٌ بِكَبْجَةٍ مِنْ شَعْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ
بَعِيرِي لِي فَقَالَ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلَيْسَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ
فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَوْ بَلَعْتُ هَذِهِ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا
فَبَذَلَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَتُوا الْحَيَاطَ وَالْمَحِيضَ
لَئِنْ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَارًا يَوْمَ
الْقِيَامَةِ۔

اور وہی بات کہی پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: "جو کچھ میرا اور عبدالمطلبؐ کے
اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے واسطے ہے۔" یہ بات سن کر مہاجرین نے
بھی یہی کہا اس پر اقرع بن حابس نے کہا ہم اور قبیلہ بنی تمیم دونوں اس
بات میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عیینہ بن حصنؓ نے کہا ہم
اور قبیلہ بنو فزارہ کے لوگ دونوں کے دونوں اس بات کا اقرار نہیں
کرتے اور حضرت عباسؓ بن مرواس نے اسی طرح سے کہا اور
اپنے ساتھ قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کو شامل کیا جس وقت انہوں نے
علحدگی کی بات کہی تو قبیلہ بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کر دیا اور کہا
کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ تمام کا تمام رسولؐ
کیلئے ہے پھر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: "اے لوگو! تم لوگ ان
کی خواتین اور بچوں کو واپس کر دو اور جو شخص مفت نہ دینا چاہے تو میں
اس کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو چھ اونٹ دیئے جائیں اس مال میں
سے جو کہ پہلے اللہ عزوجل نے عطا فرمائے۔" یہ فرما کر آپؐ سوار ہو
گئے اونٹ پر۔ لیکن لوگ آپؐ کے پیچھے ہی رہ گئے اور کہنے لگے واہ واہ
ہم لوگوں کا مال غنیمت ہمارے ہی درمیان تقسیم فرما دیں اور آپؐ کو
چاروں طرف سے گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں پر
آپؐ کی چادر مبارک درخت سے علیحدہ ہو کر الگ ہو گئی آپؐ نے
فرمایا: "اے لوگو! مجھ کو میری چادر اٹھاؤ خدا کی قسم اگر تھام (جنگل)
کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو تم لوگوں پر ان کو تقسیم کر دوں
پھر تم لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل نہیں قرار دو گے اور نہ ہی مجھ کو بزدل قرار
دو گے اور نہ ہی میرے خلاف کرو گے۔" پھر آپؐ ایک اونٹ کے
نزدیک تشریف لائے اور آپؐ نے اس کی پشت کے بال اپنے ہاتھ کی
چٹکی میں لے لیے پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ سن لو میں اس "فقی" میں
سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی لوٹ کر تم
لوگوں کے ہی خرچہ میں آجائے گا۔ یہ بات سن کر ایک شخص آپؐ کے
نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالوں کا اور اس
نے کہا یا رسول اللہ! میں نے چیز لی تاکہ میں اپنے اونٹ کی مکلی درست

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جو شے میرے واسطے اور عبدالمطلب کی اولاد کیلئے ہے بس وہ تمہاری ہے۔“ اس پر اس شخص نے عرض کیا جس وقت یہ معاملہ اس حد کو پہنچ گیا اب اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور پھر اس نے وہ بالوں کا گچھا پھینک ڈالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبیؐ نے لوگوں کو حکم فرمایا (اگر کسی نے) سوئی دھاگہ لے لیا ہو تو وہ بھی اس تقسیم میں داخل کرو کیونکہ غنیمت کے مال میں چوری شرم اور عیب ہوگا ایسے شخص کیلئے قیامت کے دن۔

باب: اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟

۳۷۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص کسی کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دینے کے بعد واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی شے واپس لینے والا شخص قے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔“

۱۸۱۱: رَجُوعُ الْوَالِدِ فِيْمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۳۷۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ غَامِرِ بْنِ الْأَحْوَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هَبَةٍ إِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هَبَةٍ كَالْعَائِدِ فِي قَيْسٍ۔

کتے کی قے سے تشبیہ دینا سے مراد:

گویا کہ کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد اس سے واپس لینا نہیں چاہئے آپ ﷺ نے اسے بہت ہی زیادہ ناپسند فرمایا اور یوں نہیں کہا کہ ہبہ کرنے کے بعد اگر کوئی ہبہ کی کوئی چیز واپس لے لے تو اس آدمی کی طرح ہے کہ جو قے کر کے واپس چاٹ لے بلکہ فرمایا وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کتا قے کر کے واپس چاٹ لے یہ بات خود بتا رہی ہے انسان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا کہ قے کر کے واپس چاٹ لے لیکن کتا جو کہ حقیر جانور ہے وہ اگر قے کر کے چاٹ لے اگر انسان ہبہ کرنے کے بعد چیز واپس لے تو بھی ایسا ہے یعنی کہ ایسا کرنا کس قدر ناپسندیدہ فعل ہے۔ (جامی)

۳۷۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد وہ شے واپس لے لے لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے تو درست ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کی ایسی مثال ہے کہ جس طریقہ سے کہ کوئی کتا

۳۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَجِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطَى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

کھائے چلا جاتا ہے لیکن جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے پھر وہ اپنی قے کو واپس کر لے۔“
۳۷۲۳: ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

۳۷۲۵: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ بہہ کرے اور بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے علاوہ والد کے۔ حضرت طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات سنی تھی اور میں ان دنوں کم عمر تھا اور وہ جملہ جو میں نے سنا تھا وہ جملہ ”عَلَيْدٌ فِي قَيْئِهِ“ تھا اور نہ معلوم آپ نے یہ مثال اس شخص کے لئے بیان فرمائی تھی یا نہیں اور وہ یہ ہے پھر جو شخص یہ کام کرے اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ کھاتا ہے اور پھرتے کر دیتا ہے اور پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اختلاف

۳۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدق خیرات کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے اس لیے کہ کتا اپنے کھانے کو اگل دیتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔

۳۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے اس کو واپس کر لیتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کتے کی مثال ہے جو کہ (پہلے) قے کرتا ہے پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

رَوَى الْإِدْرِيُّ يُعْطَى عَطِيَّةٌ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِذَا شَبِعَ قَاءَهُ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَجِيُّ الْمُقَدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَهُوَ مُوَلَّى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْكَلْبِ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَالِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا مِنْ وَلَدِهِ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ وَأَنَا صَغِيرٌ عَائِدٌ فِي قَيْئِهِ فَلَمْ تَذَرِ أَنَّهُ صَرَبَ لَهُ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ لَعَلَّ ذَلِكَ لَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ ثُمَّ يَفِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

۱۸۱۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبَّاسٍ فِيهِ

۳۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْأَرْزَاقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ۔

۳۷۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ هُوَ الْأَرْزَاقِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ ابْنَ قَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْهِ فَكَالَهُ

۳۷۲۸: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْهِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَجَاحٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ

۳۷۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْغَائِدِ فِي قَيْهِ

۳۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْغَائِدِ فِي قَيْهِ

۳۷۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوِّءِ الْغَائِدِ فِي هَيْبِهِ كَالْغَائِدِ فِي قَيْهِ

۳۷۳۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوِّءِ

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے کتے کی عادت ہے بے تے کر کے چاٹ لینا۔“

۳۷۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کر کے اس کو واپس لینے والا بے تے کر کے چاٹ لینے والے جیسا ہے۔“

۳۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بے تے چاٹنے والے شخص جیسا ہے۔“

۳۷۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بے تے کر کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے۔“

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ (دراصل) بہہ کرنے کے بعد اپنی شے کو واپس لینے والا شخص بے تے کر کے چاٹ لینے

أَمَّا فِي هَبِّهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا مَثَلَ السَّوِّءِ الرَّاجِعِ فِي هَبِّهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْبِهِ۔

۱۸۱۳: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى طَاوُسٍ فِي

الرَّاجِعِ فِي هَبِّهِ

۳۷۳۴: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَبِّهِ كَالْكَلْبِ يَقْبُضُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هَبِّهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَدُهُ وَمَثَلُ الْيَدِ يُعْطَى الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْجَعْفَرِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

وَالِے کی مانند ہے۔“

۳۷۳۳: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے واسطے بڑی مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی شے کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کہتے کرتے کرتے اس کو کھالے۔“ یعنی جس طریقہ سے کتے کی ہوئی شے کھا لیتا ہے اس طریقہ سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔“

باب: اُس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاوُس کی

روایت میں بیان کیا

۳۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جس طریقہ سے کتے کرتا ہے اور پھر اس کو وہ کھا لیتا ہے۔“

۳۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے ہبہ کیے ہوئے مال کو ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا شخص کتے کی عادت والا ہے جو کہتے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔“

۳۷۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسی کے واسطے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا حلال نہیں فرمایا لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے دے کر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے اس کے لئے اور اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو کہتے کرتے کرتے اس کو کھا لیتا ہے جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ کتے کر دیتا ہے اس کھائے ہوئے کی اور پھر کھا لیتا ہے اس کے کو۔

۳۷۳۷: حضرت طاوُس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیکن والد کے لئے درست ہے کہ اپنے بیٹے سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَهَبُ هَبَةً ثُمَّ يَعُودُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ الصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ يَا عَائِدًا لِي قَبْلَهُ وَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذَلِكَ مَثَلًا حَتَّى بَلَغَنَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ الْهَبَةَ ثُمَّ يَعُودُ فِيهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ قَبْلَهُ.

۳۷۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ أَذْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ قَبْرُجُ فِي هَبَةٍ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ لِقِيءٍ ثُمَّ يَأْكُلُ قَبْلَهُ.

ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کی ہوئی شے واپس لے لے۔“ حضرت طاووس (راوی) بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا کہ قے کر کے چاٹنے والا لیکن مجھ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ رسول کریم نے مثال میں اس مثال کو بیان فرمایا تھا آخر مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے کہ ہبہ کر کے اس کو واپس لے لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جو کہ اپنی قے کو کھاتا ہے۔

۳۷۳۸: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ حدیث شریف طاووس سے سنی اور طاووس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے یہ حاصل کی کہ جس کو رسول کریم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث شریف یہ ہے۔ نبی نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

(۳۳)



کتاب الرقبی



رقبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی
نحیح پر اختلاف

۳۷۳۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”رقبہ جائز ہے۔“

۱۸۱۳: كُرِيَ الْاِخْتِلَافُ عَلَى ابْنِ أَبِي

نَجِيحٍ فِي خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيهِ

۳۷۳۹: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ سُفْيَانَ عَنِ
ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرُّقْبَى جَائِزَةٌ۔

تشریح: رقبہ کا مفہوم یہ ہے کہ مکان ہو یا زمین وغیرہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یوں کہے کہ اگر پہلے میں مر گیا تو یہ مکان یا
زمین تو لے لینا اگر تو مر گیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا اسے رقبہ کہتے ہیں۔

۳۷۴۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبہ کا مالک اسی کو بنایا کہ جس کو مالک
نے وہ چیز عطا فرمائی تھی۔

۳۷۴۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الرُّقْبَى الَّذِي أُرْقِبَهَا۔

۳۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں
نے فرمایا: رقبہ نہیں کرنا چاہئے پھر جس شخص نے رقبہ کیا تو اس کا راستہ
میراث کا ہے۔

۳۷۴۱: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي
نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا رُقْبَى
لِمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ۔

ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی

اَبِی الزُّبَیْرِ

۳۷۴۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَرَقِبُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ أَرَقَبَهُ۔

۳۷۴۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أَعْمَرَهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِمَنْ أَرَقَبَهَا وَالْعَائِدُ فِي هَيْبِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى سَوَاءٌ۔

۳۷۴۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبَى وَلَا الْعُمَرَى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۴۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمَرَى وَلَا الرُّقْبَى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرَقَبَ فَإِنَّهُ لِمَنْ أَعْمَرَهُ وَارَقَبَهُ حَيَاتِهِ وَمَوْتَهُ أَوْ سَلَّ حَنْطَلَهُ۔

باب: اس حدیث میں ابو زبیر رضی اللہ عنہ پر جو اختلاف کیا گیا

ہے اُس کا تذکرہ

۳۷۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مال دولت کا رقبہ نہ بنو کرو پھر جو شخص کسی شے کا رقبہ کرے تو وہ چیز جس کے لئے رقبہ کیا گیا اسی کی ہوگی۔

۳۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے اور جو شخص اس کے لئے جاتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے اور رقبہ جائز ہے اس کا کہ جس کے لئے رقبہ کیا گیا اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ قے کھانے والا۔

۳۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ عمری اور رقبہ (جائز ہے) اور دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رقبہ درست نہیں ہے اور سے عمری بھی جائز نہیں ہے کہ عمری بھی پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز کو عمری کے طور پر دے دے وہ اس کی ہے کہ جس کو کہ عمری دیا گیا اور جس نے رقبہ میں کوئی شے دی تو وہ رقبہ لینے والے کی ہوگی۔

۳۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمری یا رقبہ کرنا مصلحت کی بات نہیں ہے پھر جس شخص کو کوئی شے دی گئی عمری اور رقبہ میں سے تو وہ شے اسی کی ہوگی زندگی میں اور موت میں بھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرسل فرمایا ہے۔

۳۷۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أُنَا جَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الرُّقْبَى لِمَنْ أَرْقَبَ رُقْبَى لَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ۔

۳۷۴۷: حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاووس فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبہ کرنا حلال نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو رقبہ کے طور پر کوئی شے دی گئی تو اس کا میراث کا راستہ ہے۔

۳۷۴۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى مِيرَاثٌ۔

۳۷۴۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری یعنی زمین یا مکان لینے والے کے ورثہ کی میراث ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۴۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری وارثوں کی وراثت ہے۔

۳۷۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۰: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری کرنا درست ہے۔

۳۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری وارث کی میراث ہے۔

۳۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أُنَا جَبَانٌ قَالَ أُنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُوَ ابْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

۳۷۵۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کی وراثت ہے۔

(۳۳)

کتاب العمری

عمری سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى هِيَ لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کی ملکیت ہے۔

۳۷۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے واسطے عمری کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ عَرَضَ عَلَيَّ مَعْقِلٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتُهُ وَلَا تَرْقُبُوا فَمَنْ أَوْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيلِهِ۔

۳۷۵۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیا تو وہ شے اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہوگی اور رقی نہیں کیا کرو جس شخص نے کسی شے میں رقی کیا تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہوگی۔

۳۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔

۳۷۵۷: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَةَ قَالَ أَبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْحَجَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔

۳۷۵۸: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ ابْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۵۹: حضرت کھول سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اور رقیٰ کو جائز اور ثابت رکھا۔

۳۷۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُومٌ عَنْ طَاوُسٍ بَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى وَالرَّقِيَّ.

باب: جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں

۱۸۱۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ

نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا

لِيُخْبَرَ جَابِرُ فِي الْعُمَرَى

۳۷۶۰: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا: عمری درست ہے یعنی عمری کرنے کے بعد وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْطَكُمُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ.

۳۷۶۱: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم نے عمری اور رقیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ راوی نے اپنے استاذ جابر سے دریافت کیا رقیٰ کیا شے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہارے واسطے ہے اور تم ہی اسکے مالک ہو اس طریقہ سے دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی شخص نے کسی کو اس طریقہ سے کہہ کر دے دیا تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے کہ جس کو اس طریقہ سے کہا ہے۔

۳۷۶۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَيْمَانَ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمَرَى وَالرَّقِيَّ قُلْتُ وَمَا الرَّقِيُّ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتُكَ فَإِنْ قَعَلْتُمْ فَهُوَ جَائِزَةٌ.

۳۷۶۲: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری کرنا درست ہے (یعنی عمری کرنے

۳۷۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۳: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو کوئی شے دی زندگی میں اس کو استعمال کرنے کو تو وہ شے زندگی اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ہوگی۔

۳۷۶۴: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کیا کرو اور عمری کرنا اچھا کام نہیں ہے پھر جس شخص کو رقمی دیا جائے گا یا عمری کسی شے میں تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہو جائے گی۔

۳۷۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو عمری کرنا چاہیے اور نہ ہی رقمی کرنا اچھا کام ہے پھر جس کسی شخص نے عمری یا رقمی کیا تو پھر وہ شے ہمیشہ کے لیے اس شخص کی ہوگی چاہے وہ شخص زندہ رہے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

۳۷۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو رقمی ہے اور نہ عمری پھر جس شخص نے کسی شے میں عمری یا رقمی کیے پھر وہ اسی کا ہو گیا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رقمی اور عمری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو کوئی شے رقمی میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی گئی۔

۳۷۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقمی کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص کسی شے کو رقمی میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے کہ جس کو وہ شے دی

۳۷۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنبَأَنَا جَبَّارٌ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أُعْطِيَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ۔

۳۷۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ أَبِي جَرِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا تُعْمِرُوا لِمَنْ أُرْقِبَ أَوْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَوَرَثَتِهِ۔

۳۷۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنبَأَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عُمَرَى وَلَا رُقْبَى لِمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ۔

۳۷۶۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عُمَرَى وَلَا رُقْبَى لِمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ عَطَاءٌ هُوَ لِأَخِيرٍ۔

۳۷۶۷: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنبَأَنَا وَكِيعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقْبَى وَقَالَ مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۶۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا لَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ۔

گئی۔

۳۷۶۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صَدْرَانَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ آمِسْكُوا عَلَيْكُمْ بِعَيْنِي أَمْوَالَكُمْ لَا تُعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لَيَمُنَّ أَعْمَرَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ۔

۳۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاری لوگو! تم لوگ اپنے مال دولت کو اپنے پاس رکھو اور تم لوگ اپنے مال میں عمری نہ کرو۔ پھر جو شخص عمری کرے گا کسی شے میں دوسرے کی جو کہ زندگی میں کی جائے اور مرنے کے بعد۔

۳۷۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ آمِسْكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوهَا لَعَنَ أَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتُهُ لَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَبَعْدَ مَوْتِهِ۔

۳۷۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سنبھال رکھو اپنے مال میں اور عمری نہ کیا کرو ان مالوں میں پھر جو شخص عمری کرے گا کسی شے میں دوسرے کیلئے تو اس کی زندگی بھر کے لیے وہ شے ہو جائے گی جب تک کہ وہ شخص زندہ رہے اور اس کی مرنے کے بعد بھی وہ شے اس شخص کی ہے۔

۳۷۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّقْبَى لِمَنْ أَرْقَبَهَا۔

۳۷۷۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبی اس شخص کا ہے کہ جس شخص کے لئے رقبی کیا گیا۔

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری ان لوگوں کا ہو جاتا ہے کہ جن کو دیا گیا ہے اور رقبی کے مالک بھی اس کے لوگ (جن کے لئے رقبی کیا گیا) ہوتے ہیں۔

۱۸۱۸: ذِكْرُ الْأَخْتِلَافِ عَلَى

الزُّهْرِيِّ فِيهِ

کیا گیا ہے

باب: اس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل

۳۷۷۳: حضرت زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے لئے عمری کیا تو وہ شے اس شخص کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہے جو کہ اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

۳۷۷۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُمَا بَقِيَّةُ ابْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فَبَيَّتْ لَهُ وَلَعَقَبَهُ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

عمری کیا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس کسی نے کسی آدمی کو زندگی بھر کے لئے کوئی چیز استعمال کرنے کو دی ہے وہ ساری زندگی وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا وہ چیز جس کو دی گئی وہ ہمیشہ اس کا مالک رہے گا ہاں اس دینے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء وہ چیز واپس لیں گے اور عمری کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ چیز تمہیں زندگی بھر کے لئے دے دی ہے اور تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز تمہارے ورثاء کے پاس رہے گی۔

دینے والے نے اگر یہ کہہ کر دیا کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے تو علماء میں سے کثرت کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی قسم کی طرح ہے۔ اور تیسری قسم عمری کی یہ ہے کہ چیز دینے والا یوں کہے کہ تمہاری زندگی تک یہ تمہاری ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ مکان وغیرہ تمہاری ہو جائے گا اگر پہلے میں مر گیا یہ مکان میرے ورثاء کا ہوگا ان اقسام کی مزید تفصیل کتب فقہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۳۷۷۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمری کیا گیا اور اس کے پہلے لوگوں کے لئے وارث اس عمری کا وہ ہے جو کہ وارث اس کے مال کا ہوگا اس کے مرنے کے بعد۔

۳۷۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمری کیا گیا ہے اور عمری میں سے جو شے اس کو ملی ہے وہ اس کی ہے اور اس کے بعد اس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو شخص اس کے مال کا وارث ہوگا وہ ہی شخص اس عمری کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شخص کو عمری میں کوئی چیز دے اس کے پیچھے رہنے والے کو تو وہ بخشش میں آئی ہوئی شے اس کی ملکیت ہے کہ جس کو مالک نے دی اور پھر اس کی ہے جو شخص اس عطیہ کے وصول کرنے والے کا ہو گا۔

۳۷۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمری میں اپنی شے دی کسی دوسرے شخص کو اور اس کے وارثوں کو اس نے اپنی گفتگو سے اپنے حق

۳۷۷۳: أَخْبَرَنَا جُبَيْرُ بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بِرِثَتَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْهَلَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَابْنِ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ بِرِثَتَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الصَّنَعَانِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةٌ۔

۳۷۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَعْيَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ عَقَّةً
وَمَنْ لَعَنَ أَعْمَرَ وَلَعَقِبَهُ۔

۳۷۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَرِثِيُّ بْنُ
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ
عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيْمَارُ جُلِ أَعْمَرَ عُمَرَى لَهُ
وَلَعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي
أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أُعْطِيَ عَطَاءً وَلَقَدْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

۳۷۷۹: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْهَمَامِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ
وَلَعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أَعْمَرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِي
أَعْطَاهَا مَا رَفَعَ مِنْ مَوَارِيثِ اللَّهِ وَحَقِّهِ۔

۳۷۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ
عَنِ ابْنِ أَبِي لُدُنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى لِمَنْ أَعْمَرَ
عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبَهُ فَهِيَ لَهُ بَعْلَةٌ لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطَى
مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا نَسَبٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أُعْطِيَ
عَطَاءً وَلَقَدْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ لَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ
شَرْطًا۔

۳۷۸۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْمَارُ رَجُلٍ

کو مٹایا اس کے کہنے سے وہ شے اس کی ہو گئی اور اس کے پہلے لوگوں
کی۔

۳۷۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے لئے عمری کرے اور اس کے پیچھے رہنے
والوں کے لئے یعنی اس کے ورثاء کے لئے البتہ اس دی ہوئی شے کا
مالک ہو جاتا ہے وہ لینے والا شخص واپس نہیں لے سکتا اور وہ چیز دینے
والے کی طرف واپس نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے ایسی شے کا عطیہ کیا
ہے کہ اس میں لینے والے ورثہ کی وراثت ہو گئی ہے۔

۳۷۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم فرمایا: جس شخص نے کسی شے کو دیا کسی کو کچھ عمری کے
طور سے اور مالک بنا دیا اس کو اور پچھلے ورثاء کو اس عمری کا تو مالک
ہو گیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث اللہ کے مقرر کیے
ہوئے حصوں کے اس عمری کو لے لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ
ملے گا۔

۳۷۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
اس آدمی کے مقدمہ میں جس نے عمری میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی
کو اور اس آدمی کے وارثوں کو اس کے مرنے کے بعد حکم یہ ہے کہ آپ
نے فرمایا: وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو کہ دینے والے کو نہیں مل سکتا اور
دینے والے کو جائز نہیں ہے کسی قسم کی شرط لگانا اور نہ ہی اس میں کسی قسم
کا استثناء کرنا درست ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ
عطیہ اس وجہ سے واپس نہیں ہو سکتا کہ اس دینے والے شخص نے اس
طریقہ سے بخشش کی ہے کہ اس میں لینے والے شخص کے ورثاء کی
وراثت ثابت ہوئی ہے پھر ورثہ نے اس شرط کو منقطع کر دیا۔

۳۷۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی دوسرے کے لئے عمری کیا اور اس کے
ورثاء کے لئے عمری کیے۔ (یعنی اس طرح سے کہا کہ یہ مکان وغیرہ
تمام زندگی تمہارے لیے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِيهِ قَالَ قَدْ
أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقَبْتُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا
لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا
مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعْتُ فِيهِ
الْمَوَارِيثُ۔

۳۷۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مَعْبُدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ
ابْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ
عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَفَضَى بِالْعُمَرَى أَنَّ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلَعَقِيهِ
الْهَبَةُ وَيَسْتَتِيحِي إِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ
وَبِعَقَبِكَ فَهُوَ إِلَيَّ وَإِلَى عَقِيبي إِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا
وَلَعَقِيهِ۔

۱۸۱۹: ذِكْرُ اخْتِلَافِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَ

مُحَمَّدَ ابْنِ عَمْرِو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ
۳۷۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرًا يَقُولُ قَالَ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبْتُ لَهُ۔
۳۷۸۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ فَرُّسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ
جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِمَنْ
وَهَبْتُ لَهُ۔

۳۷۸۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ
لَهُ۔

کے لیے ہے اور اس دینے والے شخص نے کہا کہ میں نے وہ مکان یا
کچھ اور شے تمہارے پچھلے کے لئے بخش دی۔ جب تک کہ ان میں
سے کوئی باقی رہا۔ تو اب وہ مکان اس کے لئے ہو گیا اب وہ واپس نہیں
لوٹ سکتا کیونکہ اس دینے والے (یعنی ہبہ کرنے والے نے اس
طریقہ سے ہبہ کیا ہے کہ اس میں ورثاء کے لیے وراثت قائم ہوگئی۔

۳۷۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
عمری سے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو عطیہ کرے اور اس
کو اس چیز کا مالک بنادے اور استثناء کرتے ہوئے اس طریقہ سے
کہے اگر تمہارے اوپر کسی قسم کا حادثہ پیش آجائے تو وہ شے میری ہے اور
میرے بعد رہنے والوں (یعنی میرے ورثاء) کی ہے تو اس پر اور اس
قسم کی شرط لگانے والوں سے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص
عطیہ میں دی گئی شے کا مالک ہو گیا (اور اس کے مرنے کے بعد) اس
دوسرے شخص کے ورثاء مالک ہو گئے۔

باب: اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا حضرت

ابو سلمہ پر اختلاف کا بیان

۳۷۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کا ہوتا ہے کہ جس کو
بخشش کی گئی۔

۳۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کا ہو جاتا ہے کہ جس کو
بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: عمری کرتا بہتر نہیں ہے لیکن جس کسی شخص نے عمری
میں دے دی کوئی چیز تو وہ اسی شخص کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے عتیہ کی ہے
(یعنی ہبہ کیا ہے)۔

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیے تو وہ شخص اس کی ہوئی کہ جس کو وہ شے مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیے تو وہ شے اس کی ہوئی کہ جس کو مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۷۸۹: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت زہری نے بیان کیا کہ جس وقت عمری دیا جائے کسی شخص کو اس کی زندگی بھر اور اس کے بعد اس کے ورثاء تو پھر وہ دینے والے شخص کی جانب واپس نہیں ہوگا اور جو شخص اس کے ورثاء کے لئے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا انہوں نے نقل کیا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حدیث سنائی کہ نبی نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔ حضرت قتادہ اور حضرت زہری سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ خلفاء نے اس کے موافق حکم نہیں کیا (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمری کے جواز کا حکم نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت عطاء نقل فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے اس کے موافق حکم فرمایا۔

باب: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے

اس کے بیان میں

۳۷۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

۳۷۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَسَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الْعُمَرَى فَقُلْتُ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۹: قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنُ أَسَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا الْعُمَرَى إِذَا أُعْمِرُوا عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ فَإِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانَ لِلَّذِي يَجْعَلُ شَرْطَهُ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَسُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُونَ بِهَذَا قَالَ عَطَاءُ قَضَى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

۱۸۲۰: عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ

إِذْنِ زَوْجِهَا

۳۷۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال سے کسی خاتون کو ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس وقت مالک ہو گیا مرد اس کی عصمت کا (مطلب یہ ہے کہ نکاح ہونے کے بعد شوہر کی بغیر اجازت کسی عورت کو کسی کو ہبہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

۳۷۹۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر وہ کسی کو کچھ بخش کرے۔

۳۷۹۲: حضرت عبدالرحمن بن علقمہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندے ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ و خیرات ہے اگر یہ تحفہ اور ہدیہ ہے تو اس میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی ہے اور یہ ضرورت پوری ہونے کی چیز ہے اور اگر صدقہ اور خیرات ہے تو اس میں رضامندی ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی۔ ان نمائندوں نے سن کر عرض کیا: نہیں یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اس کو قبول فرمایا اور آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے اور وہ آپ سے گفتگو کرنے لگے اور سوال کرنے لگ گئے یہاں تک کہ آپ نے نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی کا ہدیہ اور تحفہ نہ قبول کروں لیکن قریش کا یا انصاری کا۔ یا ثقیفی کا یا دوسی کا۔ (یہ قبائل کے

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَآخِرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ هَبَةٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عَصَمَتَهَا اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآخِرُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ غَطِيًّا فَقَالَ فِي غَطِيَّتِهِ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ غَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

۳۷۹۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي هَانٍ عَنْ أَبِي حَلَيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْفَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَلَهُدُ ثِقِيفٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ لَأِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً فَإِنَّمَا يَتَّخِذُ بِهَا وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَإِنْ كَانَتْ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يَتَّخِذُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالُوا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ لِقَبْلِهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَمَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيُسَائِلُونَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

۳۷۹۳: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَامَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرُ بْنُ أَبِي عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ

قُرَيْشِي أَوْ أَنْصَارِي أَوْ ثَقَفِي أَوْ دَوْسِي۔

۳۷۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ

گوشت؟ لوگوں نے یعنی گھروالوں نے عرض کیا، بریرہ کو کسی شخص نے

صدقہ دیا تھا یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ حضرت

بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ اور تحفہ ہے۔

۳۷۹۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا

وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ

تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هِيَ لَهَا صَدَقَةٌ

وَلَهَا هَدِيَّةٌ۔

(ترمذی باری فی الترمذی)

(۳۵)

کتاب الایمان والنذور

قسموں اور نذروں سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((یا مقلب القلوب)) کہہ کر قسم کھایا کرتے تھے۔ یعنی قسم ہے مجھ کو اس (اللہ عزوجل) کی جو کہ دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۳۷۹۵ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاقِيُّ وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَقْلَبُ الْقُلُوبِ۔

باب: مصرف القلوب کے لفظ کی قسم

۳۷۹۶: حضرت سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم لاؤ تصرف القلوب کے جملہ کے ساتھ تھی یعنی اس طریقہ سے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی دلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے۔

۱۸۲۲: الْحَلْفُ بِمُصْرِفِ الْقُلُوبِ

۳۷۹۶ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْبِ أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عُبَادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصْرِفِ الْقُلُوبِ۔

باب: اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں

۳۷۹۷: حضرت ابو جبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور آگ کو پیدا فرمایا تو جبریل کو جنت کی جانب بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم اس کو دیکھ لو کہ ہم نے کیا کچھ تیار کیا ہے اس میں اہل جنت کے لیے چنانچہ جبریل نے آکر دیکھا پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو شخص اس کا حال سنے گا تو وہ اس کے بغیر نہ رہ

۱۸۲۳: الْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۹۷ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا

فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا تَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا
فَأَمَرَ بِهَا فَحُقَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهَا فَإِذَا
أَنْظَرُ إِلَيْهَا وَالْيَ مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ هِيَ
فَقَدْ حُقَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَى النَّارِ وَالْيَ
مَا أَعَدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ
بِرُكْبٍ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا
يَدْخُلَهَا أَحَدٌ فَأَمَرَ بِهَا فَحُقَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ
ارْجِعْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُقَّتْ
بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ
لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

سکے گا یعنی ہر شخص اس میں داخل ہوگا پھر اس کے لئے حکم ہوا تو وہ
ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے۔ پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم
پھر جا کر جنت کو دیکھو اور اس چیز کو دیکھو کہ جو جنت میں تیار کی گئی اہل
جنت کے واسطے۔ چنانچہ حسب الحکم پھر جبرئیل نے جنت کو جا کر دیکھا
تو دیکھا کہ وہ ڈھانپ دی گئی ہے ناپسند اور ناگوار چیزوں سے۔ پھر
جبرئیل نے دربار الہی میں حاضر ہو کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم اب تو
اس کی حالت یہ ہے کہ مجھ کو اس کا اندیشہ ہوا کہ شاید جنت میں کوئی بھی
داخل نہ ہوگا پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم جا کر دوزخ کی آگ کو دیکھو اور
اس تیاری کو دیکھو کہ جو اہل دوزخ کے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جبرئیل
نے وہاں پر جا کر دیکھا کہ دوزخ تو ایک پر ایک جڑھی جاتی ہے
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا: اے میرے پروردگار تیری
عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر باری تعالیٰ کا حکم ہوا تو
فورا ڈھانپ دی گئی پسندیدہ اشیاء سے پھر جبرئیل نے اس کو دیکھا اور
عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی اب اس کی حالت کو دیکھ کر یہ خوف ہوا
مجھ کو اس میں بغیر داخل ہوئے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت

کا بیان

۳۷۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھایا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے
نام کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی کہ وہ اپنے
باپوں کے نام پر قسم کھایا کرتے تھے آپ نے منع فرمایا کہ باپوں کی قسم
نہ کھایا کرو۔

۳۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل تم کو منع کرتا ہے
باپوں کی قسم کھانے سے۔

۱۸۲۳: التَّشْدِيدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ

اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ
ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا
يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا
فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۳۷۹۹: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي
رَجُلٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي مَجْلِسِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ اللَّهَ يَهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا

بِأَبَائِكُمْ

۱۸۲۵: الْحَلْفُ بِالْأَبَاءِ

۳۸۰۰: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَفَيْصَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آيْرًا۔

۳۸۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آيْرًا۔

۳۸۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنْ الزُّبَيْدِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمُ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آيْرًا۔

۱۸۲۶: الْحَلْفُ بِالْأُمَّهَاتِ

۳۸۰۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِسْرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔

باب: باپوں کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۰: حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ یہ جملہ سنا: واپی واپی! یعنی والد کی قسم! مجھ کو باپ کی قسم! یہ سن کر آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ عزوجل منع کرتا ہے تم کو والد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی والد کی قسم نہیں کھائی نہ ہی آپؐ کسی اور سے ایسی بات نقل کرتے۔

۳۸۰۱: حضرت عمرؓ روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم کو منع فرماتا ہے اپنے باپوں کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس وقت سے میں نے یہ بات سنی تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں کی۔ نہ اپنی جانب سے اور نہ ہی کسی دوسرے کی بات نقل کر کے (یعنی میں نے قسم کھانا ہی چھوڑ دیا) ۳۸۰۲: ترجمہ حسب سابق ہے۔

باب: ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: قسم نہ کھایا کرو باپوں اور ماؤں اور شرکاء یعنی بہت کی اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور تم اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاؤ تو سچی قسم کھایا کرو۔

۱۸۲۷: الْحَلْفُ بِمِلَّةِ سَوَى

الْإِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّغَالِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةِ سَوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

۳۸۰۴: حضرت ثابت بن ضحاک جہنم سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ملت اور دین کے علاوہ اسلام کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہوگا کہ اس نے جیسی قسم کھائی اور جس شخص نے اپنی جان کو کسی چیز سے ہلاک کیا (خودکشی کر لی) تو اللہ عزوجل اس شخص کو اسی شے سے عذاب دے گا کہ جس چیز سے اس نے خود کو ہلاک کیا تھا۔

خودکشی کرنے والے کو دائمی عذاب کی وعید شدید:

خودکشی کرنا اپنے ساتھ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ وہ اپنی جان کو وہ نقصان پہنچا رہا ہے اور کسی کو بھی کسی کے ساتھ ایسا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا تو وہ شخص کیسا ظالم ہے کہ جو اپنی جان کے درپے ہو کر اپنے آپ کو کسی آلہ سے قتل کر ڈالے وہ تو یوں سوچ کر یہ عمل کر رہا ہے کہ دنیا کے عذاب اور مصیبت سے بچ جاؤں گا لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا ہے اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

یعنی خودکشی کرنے کے لیے اس نے جو آلہ استعمال کیا ہوگا اسی آلہ اور اسی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ وہ شخص عذاب میں مبتلا رہے گا۔ آج کل ذرا ذرا سی مالی مشکلات سے گھبرا کر خودکشی (Suicide) کا جو رجحان چل پڑا ہے اور جس طرح ہمارے ملک کے اخبارات اس کو رواج دیتے ہیں اور انہیں ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں انہیں خود ہی اس حدیث پر غور کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص کسی عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

نعوذ باللہ آج تو اس عمل بد کو کچھ بھی معیوب نہیں جانا جاتا تھوڑی سی بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گھریلو جھگڑا مالی مشکلات لین دین کے چکر یا کسی بھی معاملہ کی وجہ سے خودکشی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ عمل کر گزرنے والا جس بھی آلہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اسی آلہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہے گا۔

(جاری)

۳۸۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ

۳۸۰۵: ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنِي أَبُو فَلَانَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الصَّخَّالِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةِ يَسْوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَ بِهِ فِي الْأَخِرَةِ۔

باب: اسلام سے بے زار ہونے کے لئے قسم کھانا

۱۸۲۸: الْحَلْفُ بِالْبِرِّ آءَاةٌ مِنَ الْإِسْلَامِ

۳۸۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَوْثِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ آتَى بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدَّ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہے کہ اسلام سے میں بری ہوں تو اگر وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کو اپنے ہارے میں ظاہر کیا (یعنی جس چیز کا اپنے واسطے اقرار کیا) اور اگر وہ شخص سچا ہے تو وہ شخص اسلام کی جانب سلامتی کے ساتھ رخ نہیں کرے گا۔

دین اسلام سے بے زار ہونے کی بابت قسم کھانے والے کو گناہ عظیم:

حدیث مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کہا کہ اگر میں یہ کام انجام نہ دوں تو (خدا نخواستہ) میں یہودی ہوں یا نصرانی اور عیسائی بن جاؤں یا کوئی شخص کہے میں دین اسلام سے یا قرآن کریم سے بے زار ہوں اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا پڑ گیا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور مذکورہ بالا احادیث شریف میں خود کشی سے متعلق وعید بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جس سے اس نے خود کو ہلاک کیا۔ واضح رہے کہ شریعت اسلام میں خود کشی اگرچہ سخت ترین گناہ ہے لیکن ایسے شخص کی نماز جنازہ بہر حال ادا کی جائے گی جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((صَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَ فَاجِرٍ)) یعنی ہر ایک گناہ گار اور ہر ایک نیک شخص سب پر نماز جنازہ ادا کرو۔۔۔۔۔ الحدیث (جامی)

باب: خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق

۱۸۲۹: الْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

۳۸۰۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَمْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعَرٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ قَتِيلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ جُحَيْنَةَ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسْتَدُونَ وَإِنَّكُمْ تَشْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَبِشْتِ وَ تَقُولُونَ وَالْكَعْبَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

۳۸۰۷: قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون روایت نقل کرتی ہیں کہ ایک یہودی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو اور تم لوگ شرک کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ "مَا شَاءَ اللَّهُ وَ بَشْتِ" یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور تم لوگ وَالْكَعْبَةِ کہتے ہو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا لوگوں کو کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو تم لوگ وَ رَبِّ

اَرَادُوا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكُفْبِ الْكُفْبِ
 كہنا چاہے تو ماشاء اللہ کہے۔ اس کے بعد ”ثُمَّ شِئْتَ“ کہا کرے اور
 لفظ ”شِئْتَ“ نہ کہا کرے۔

١٨٣٠: الْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيتِ

٣٨٠٨: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
قَالَ أَنبَأَنَا هِشَامُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ
سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ وَلَا
بِالطَّوْأِغِيثِ -

١٨٣: الْحَلْفُ بِاللَّاتِ

٣٨٠٩: أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ بْنُ عُيَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَوْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَكَاثِرُكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

١٨٣٢: الْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعِزَّى

٣٨١٠ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
عَنْ مُصَنَّبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ
بَعْضَ الْأَمْرِ وَأَنَا حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ
فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لِي أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْ مَا قُلْتَ
أَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ
فَأَنَا لَا تَرَاكَ إِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ
فَقَالَ لِي قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ وَاتَّقِلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا

باب: جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا

۳۸۰۸: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

باب: لات (بت کی قسم) سے متعلق

۳۸۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لات کی قسم کھائے (لات عرب کے ایک مشہور بت کا نام ہے) تو اس کو چاہیے کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جو اکھیلیں گے تو اس کو چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

باب: لالت اور عز می کی قسم کھانا

۳۸۱۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے درمیان گفتگو کر رہے تھے اور میں ان دنوں نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہ میرے منہ سے نکل گیا لات اور عزی کی قسم۔ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا کہ تم نے ایک بُری بات کہہ ڈالی آؤ تم میرے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر عرض کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تم نے کفر کے جملے بولے ہیں۔ حضرت مصعب کے والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جا کر ہم نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ لا اے الا اللہ وحدہ تین مرتبہ کہو اور تم اعوذ باللہ پڑھو اور تم تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو تم تین مرتبہ

تَعُدُّهُ۔

ہائیں جانب تھوک دو اور تم پھر کبھی اس طرح کی قسم نہ کھانا۔

۳۸۱۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسحاق عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لِي أَصْحَابِي بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ مُجْرًا فَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَانْفُتْ عَنْ يَسَارِكَ فَلَنَا وَتَعَوَّذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدُّ۔

۳۸۱۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔ میرے ساتھی نے سن کر کہا: تم نے بری بات کہی اور تم نے فحش اور بیہودہ کلام کیا پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے یہ حال آپ کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ کر تم اپنے ہائیں جانب تھوک دو اور تم ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھو اور آئندہ اس طرح نہ کہنا۔

باب: قسموں کا پورا کرنا

۳۸۱۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم ﷺ نے سات چیزوں کا حکم فرمایا: ۱: جنازوں کے پیچھے چلنا ۲: بیماروں کی حراج پر سی کے لئے جانا ۳: چھینک کا جواب دینا یعنی جس وقت کوئی چھینکے والا شخص چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ کہے ۴: اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا ۵: اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اسکی امداد کرنا جس طریقہ سے ممکن ہو سکے ۶: اور قسموں کو سچا کرنا (جائز قسم کھانے کے بعد اسکو پورا کرنا) ۷: سلام کا جواب دینا۔

۱۸۳۳: إِبْرَاهِيمُ الْقَسَمِ ۳۸۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعِ أَمْرٍ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَرِعَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْيِيبِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

باب: کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم

کھانے کے بعد عمدہ اور بہتر پایا تو وہ شخص کیا کرے؟

۳۸۱۳: حضرت ابو موسیٰ جزیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی ایسی قسم نہیں ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو میں پھر اس کو بہتر خیال کروں اس کے علاوہ تو وہ ہی کام میں انجام دوں جو کہ بہتر ہے۔

۱۸۳۳: مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

۳۸۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي السَّيْلِ عَنْ زُهْلَامَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ يَمِينٌ أَحْلَفُ عَلَيْهَا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا الْيَمِينُ۔

۱۸۳۵: الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحَدِيثِ

۳۸۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِمِلُهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَانِي بِإِبِلٍ فَأَمَرْنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا أَتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحِمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا آتَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ إِلَيَّ وَاللَّهِ لَا أَحِلُّفُ عَلَى يَمِينٍ لَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كُفِّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

باب: قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا

۳۸۱۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا یعنی تمہا نہیں بلکہ اپنی جماعت میں شامل ہو کر حاضر ہوا تھا اور ہم سب اسی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تاکہ آپ سے سواری مانگ سکیں۔ آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے واسطے نہیں ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس قدر دیر تک ٹھہرے رہے کہ جس قدر دیر اللہ عزوجل کی مرضی ہوئی اس دوران کچھ اونٹ آئے پھر حکم ہوا ہمارے واسطے تین اونٹ دینے کا۔ پس جس وقت ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ اس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہم کو مبارک نہیں ہوں گی اس لیے کہ جس وقت ہم نے آپ کے پاس آنے کے بعد سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری نہیں دیں گے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا جو کہ ہم نے آپ سے کہی تھی آپ نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ عزوجل نے دی ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی: خدا کی قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر میں بہتر دیکھتا ہوں اس کے غیر کو اس سے تو کفارہ دے دیتا ہوں اپنی قسم کا اور میں وہ کام انجام دیتا ہوں جو کہ اس قسم سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۸۱۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَحْنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

۳۸۱۵: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا۔ انہوں نے اپنے دادا سے فرمایا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی شے کی پھر وہ شخص اس کے غیر میں بہتری خیال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے پھر اس کو چاہیے کہ وہ شخص اس کام کی جانب رجوع کرے جو بہتر نظر آیا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس پر قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۳۸۱۶: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جو شخص قسم کھائے کسی بات پر

ابن سمرۃ عن رسول اللہ ﷺ قَالَ إِذَا خَلَفْتَ
أَحَدَكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
فَلْيَكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَسْطِرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَبْتَهِ.
۳۸۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ
قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَكْفِرْ عَنْ
يَمِينِكَ ثُمَّ انْتَهِبِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

۳۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْبِيُّ عَنْ
عَبْدِ الْأَعْلَى وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ
قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ وَانْتَهِبِ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ.

۱۸۳۶: الْكُفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْتِ

۳۸۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ
قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ
عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عِدِّي بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا
مِنْهَا فَلْيَبْتَهِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ.

۳۸۲۰: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَاشٍ
عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عِدِّي بْنِ
حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ
فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدْعُ يَمِينَهُ وَلْيَبْتَهِ الَّذِي هُوَ
خَيْرٌ وَلْيَكْفِرْهَا.

۳۸۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ

اور پھر وہ شخص اس کے خلاف میں بھلائی اور خیر سمجھے تو اس کو پتا ہے کہ
وہ شخص کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا اور غور و فکر کرے اس کو جو کہ بہتر ہے
اس سے اور اس کام کی جانب آئے جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۷: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جس وقت تم کسی چیز پر قسم کھاؤ تو پس کفارہ اور اپنی قسم
کا پھر اس کام کو کرو جو بہتر ہو اس چیز سے کہ جس پر تو نے قسم
کھائی تھی۔

۳۸۱۸: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا
کہ جب تو کسی کام پر قسم کھا لے پھر تجھے اس کے علاوہ دوسرے
کام میں بہتری نظر آئے تو تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس بہتر کام
کو کر لے۔

باب: قسم نوٹنے کے بعد کفارہ دینا

۳۸۱۹: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم
کھائے پھر وہ اس کے علاوہ (کسی اور چیز) میں بھلائی تصور کرے
تو پہلے اس کام کو انجام دے جو کہ بہتر ہو اور پھر کفارہ ادا کرے اپنی
قسم کا۔

۳۸۲۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کام کے
کرنے کی قسم کھا لے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام میں
بہتری دیکھے تو اس بہتر کام کو انجام دے لے اور اپنی قسم کا کفارہ
دیدے۔

۳۸۲۱: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رَفِيعٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهُ أَخَيْرَ مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرِكْ يَمِينَهُ۔

۳۸۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَمَّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي ثُمَّ يَخْفَا جُ إِلَيَّ لِيَا يَنْبِيَّ لَسَأَلُنِي وَقَدْ خَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأَكْفَرُ عَنْ يَمِينِي۔

۳۸۲۳: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَتَانَا مَنْصُورٌ وَ يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَيْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۳۸۲۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۳۸۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ خیر اس کے علاوہ میں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص اسی کام کو انجام دے جو کہ خیر ہے اور اپنی قسم چھوڑ دے۔

۳۸۲۲: حضرت ابو زعراء اپنے چچا ابوالاخوص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ میں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ ﷺ نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو کہ جس میں خیر ہو۔

۳۸۲۳: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم قسم اور عہد کرو تو کسی شے پر دیکھو اس کے علاوہ میں بھلائی تو تم اس کام کی جانب آ جاؤ کہ جس میں بھلائی ہے اور تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۳۸۲۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر تجھے کسی دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۵: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر اس سے بہتر کوئی کام اور دیکھے تو اس کام کو کرے اور

حَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبَى
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ۔

۱۸۳۷: اَلْيَمِينُ فِي مَالًا

مَمْلُوكُ

باب: انسان جس شے کا مالک نہیں تو اس

کی قسم کھانا

۳۸۲۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر اور قسم اس شے کی نہیں ہو سکتی کہ انسان جس شے کا مالک نہیں ہے اور گناہ کی بات اور رشتہ ختم کرنے میں بھی قسم نہیں ہو سکتی۔

۳۸۲۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذَرٌ وَلَا يَمِينٌ فِيمَا لَا تَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا لَطِيعَةٍ رَاحِمٍ۔

غیر کی ملکیت کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی چیز کی منت مانے جو کہ اس کے ملک میں نہیں بلکہ کسی اور کی ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں بیماری سے شفاء پا گیا تو فلاں آدمی کے غلام کو آزاد کر دوں گا تو یہ سمجھ لیں کہ اس قسم کا توڑ دینا ضروری ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے گویا کہ اس طرح کی قسم نہیں اٹھانی چاہئے ایک تو قسم اٹھانا ویسے اچھا عمل نہیں لیکن کسی غیر کے ملک کی چیز کے بارہ ایسی قسم کھانا چہ معنی دارد۔ کفارہ قسم کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (جائی)

باب: قسم کے بعد ان شاء اللہ

کہنا

۱۸۳۸: مَنْ حَلَفَ

فَاُسْتَشْنَى

۳۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھا کر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پوری کرے یا نہیں تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۳۸۲۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاُسْتَشْنَى فَإِنْ شَاءَ مَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَيْثُ۔

باب: قسم میں نیت کا اعتبار ہے

۳۸۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی کام ہو تو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور انسان کو وہ ہی شے ملے گی جس کی اُس نے نیت کی ہوگی جس وقت یہ نیت معلوم ہوئی تو جو شخص خدا اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرے کا یعنی

۱۸۳۹: اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِينِ

۳۸۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

باب: حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنے کا بیان

۳۸۴۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نہنب بنت جحش کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ ان کے مکان میں کچھ وقت تک قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد نوش فرمایا میں نے اور حفصہؓ نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ جس وقت نبیؐ ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو اس طریقہ سے کہنا چاہیے کہ آپ سے مغفیر یعنی گوند وغیرہ (یا کسی بدبودار پھل وغیرہ کی) بو آ رہی ہے۔ کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ اس بات کے بعد نبیؐ دونوں ازواج مطہراتؓ میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے وہی بات فرمائی۔ آپ نے ان کو جواب ارشاد فرمایا: میں نے مغفیر نہیں کھا رکھا ہے لیکن شہد ضرور پیا ہے اور حضرت نہنب بنت جحشؓ کے گھر میں نے شہد پیا ہے اور فرمایا کہ پھر دوبارہ اس شہد کو نہیں پیوں گا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ آخِرَتَكَ۔ یعنی: اے نبی! تم کس وجہ سے حرام کرتے ہو جو حلال فرمایا اللہ عزوجل نے۔ تم اپنی بیویوں کی رضا مندی چاہتے ہو اور اللہ عزوجل مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اللہ عزوجل نے تم کو اپنی قسموں کا کھول ڈالنا ضروری قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے اور تمہارا مولیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جس وقت نبیؐ نے چھپا کر اپنی بیوی سے ایک بات کہی پھر جس وقت خبر اور اطلاع کر دی اُس نے دوسری بیوی کو اور اللہ عزوجل نے

ظاہر فرمادی اس میں سے کچھ اور مثال دی پھر جس وقت وہ ظاہر ہوا تو عورت نے کہا کس نے بتلایا کہا کہ مجھ کو بتلایا اس خبر والے نے اگر تم دونوں توبہ کرتی تو دل جھک جاتے۔ راوی نقل فرماتے ہیں آیت میں دونوں کے توبہ کرنے کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے مراد عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں اور آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس وقت نبیؐ نے پوشیدہ طریقہ سے فرمائی اپنی کسی زوجہ سے وہ بات فرمادی اس پوشیدہ بات سے مراد ہے کہ تم نے شہد پیا ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پیا ملا وہ شہد کے۔

حلال شے کو حرام کرنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث شریف میں اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل شروحات حدیث میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک کے مکان پر شہد نوش فرمایا تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے منہ مبارک سے تو کسی بد بودار شے کی بو محسوس ہو رہی ہے اس پر آپ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی تھی کہ میں اب شہد نہیں پیوں گا جس پر آیت کریمہ: لِمَ تَعُودُونَ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ تَاَزَلْهُنَّ وَنَكَحْنَ أَبْهَارَهُنَّ اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور قسم کے کفارہ کی تفصیل اور اس سلسلہ کے فقہی احکام شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائے جہاں کہتے ہیں۔ (قاسمی)

۱۸۴۱: إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتِيهِمْ فَاكُلَ خُبْزًا

باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور

بغلی

سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اس کے حکم کے بیان میں

۳۸۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ ﷺ کے ہاں روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرکہ بھی سنت عہدہ سالن ہے (چلو) کھاؤ۔

۳۸۳۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُتَنِّي بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهُ فَإِذَا فَلَاقَ رَحْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْ لِنَعْمَ الْإِدَامُ الْحَلُّ۔

باب: جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو

۱۸۴۲: فِي الْحَلْفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ

اس کا کیا کفارہ ہے؟

يَعْتَقِدُ الْيَمِينِ بَقَلْبِهِ

۳۸۳۱: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

”سم سار“ یعنی دلال کہا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگ بیچ فروخت کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ہمارا نام اس نام سے بہتر ہے اس لیے کہ سوداگر فروخت کرنے میں قسم بھی کھاتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں اگرچہ دل سے جھوٹ نہ بولو تو مل دیا کر داپنی خرید و فروخت میں صدقہ و خیرات کو۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمِّي السَّمَايِرَةَ قَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبِيعُ لَسَمَانًا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَسْمَانَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْخَلْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بِبَيْعِكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صدقہ و زکوٰۃ کا گناہوں کو مٹاؤ النہ:

یعنی اگر بے دھیانی یا لاپرواہی سے کوئی غلط بیانی ہو جائے تو ایسا کیا کرو کہ تم کچھ اللہ عزوجل کے راستہ میں (صدقہ)

نکالا کرو تو تمہارا یہ گناہ (ان شاء اللہ) ختم ہو جائے گا۔

۳۸۳۲: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بیچ میں فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں سمسار کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تاجروں کا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بیچ میں جھوٹ اور قسم بھی چلتی رہتی ہے اس لئے بیچ کے بعد کچھ صدقہ خیرات کر دیا کرو۔

۳۸۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ عَاصِمٍ وَ جَامِعٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَيْعِ قَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ كُنَّا نُسَمِّي السَّمَايِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ لَسَمَانًا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَسْمَانَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْخَلْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بِالصَّدَقَةِ۔

باب: اگر خرید و فروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام

۱۸۳۳ فی اللغو

زبان سے نکل جائے

وَالْكَذِبُ

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ بازار میں تھے آپ نے فرمایا: یہ بازار ہے اس میں یہودہ کلام اور جھوٹ بات بھی ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں صدقہ شامل کر لو۔

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعِينَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ السُّوقُ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بِهَا بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور ہم لوگ اوساق (کھجوروں وغیرہ) کی بیچ کرتے تھے اور ہم لوگ اس کو ساسرہ کہتے تھے اور جھوٹ بھی ہم کو ساسرہ یعنی دلالی کہتے تھے۔ ہم جب مکان سے روانہ

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبَا عَنْهَا وَ كُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا

السَّمَاوَاتِ وَيُسَمِّنَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ مِمَّنِ الَّذِينَ سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْنَكُمْ الْحَلْفُ وَالْكَذِبُ فَشُرْبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔

ہوئے تو ہماری جانب نبی ایک دن تشریف لائے اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ کہ جو کہ بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے رکھا تھا اپنے واسطے اور اس سے بہتر تھا کہ جو لوگ ہم کو کہہ کر پکارتے تھے اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تم لوگوں کے کاروبار میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں تم لوگوں کے لئے صدقہ کا اس تجارت و کاروبار میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

۱۸۳۳: النَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ

۳۸۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِخَيْرٍ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَيْعِ۔

باب: نذر اور منت ماننے کی ممانعت
۳۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی بلکہ نذر اس وجہ سے ہے کہ بخیل شخص کے ہاتھ سے کچھ صدقہ خیرات نکلے۔

۳۸۳۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّيْخِجِ۔

۳۸۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا منت ماننے سے اور فرمایا کہ وہ نذر رد نہیں کرتی ہے کسی شے کو لفظ نذر اس واسطے ہے کہ کنجوس شخص کے مال میں سے کچھ خرچہ کیا جائے۔

نذر پورا کرنے کی تاکید:

اسلام میں نذر ماننے سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ نذر ماننے والا شخص گویا کہ اللہ عزوجل سے ایک شرط کرتا ہے اور دعا مانگتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل میرا فلاں (جائز) کام کر دے تو میں راہ خدا میں خرچہ کروں گا اور اگر فلاں کام نہیں کرے گا تو نہیں اور اس قسم کا اعتقاد کسی کنجوس شخص کا بھی ہو سکتا ہے تو گویا کہ منت کنجوس شخص کے حق میں اس کی دولت کے خرچہ کرانے کے لئے ہوتی ہے اور سخاوت کرنے والا شخص دینے والے شخص کو منت ماننے کی کیا ضرورت ہے وہ تو منت بغیر مانے بھی خرچہ کرتا ہے اور دراصل منت مان لینا گویا کہ خود کو کنجوس کہلاتا ہے اور کنجوس شخص کے لئے منت اللہ عزوجل کی جانب سے بطور جرمانہ کے عائد ہوتی ہے بہر حال منت اور نذر مان کر اس کو پورا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ جائز کام کی منت اور نذر ہو ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَوْ نَوَّانُوا لَنَدُّوهُمْ اور نذر دراصل صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لئے کرنا چاہیے نہ کہ اپنی ذات کے لیے اگرچہ اپنی ذات اور اپنے کام کے لئے بھی نذر کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۸۳۵: النَّذْرُ لَا يَقْدِمُ شَيْئًا وَلَا

يُؤَخِّرُهُ

باب: منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے

نہیں کرتی اس سے متعلق احادیث

۳۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منت کسی شے کو آگے پیچھے نہیں کرتی اور (در اصل) منت: کنجوں شخص کا مال خرچہ کرانے کے لئے ہے۔

۳۸۳۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يَقْدِمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّيْءِ.

۳۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے کوئی چیز نہیں لاتی اور نذر انسان کو کسی شے کا مالک نہیں بناتی کہ جو شے اس کے مقدر میں نہیں لیکن نذر ایک (ایسی) شے ہے جو کہ کنجوں آدمی کا مال خرچہ کراتی ہے۔

۳۸۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَقْدِرْهُ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ اسْتُخْرِجَ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

۱۸۳۶: النَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ

الْبَخِيلِ

باب: نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنجوں شخص کا مال

خرچہ کرائے

۳۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ منت اور نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر اور منت مقدر کے لکھے ہوئے میں کام نہیں آتی اور جو بات پیش آنے والی ہے وہ بات پیش آ کر رہتی ہے وہ تو اس واسطے ہے کہ کنجوں آدمی کا مال دولت خرچہ کرائے۔

۳۸۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.

باب: کسی عبادت کے لئے منت ماننا

۳۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے (کیونکہ گناہ کے کام میں قسم اور نذر کا پورا کرنا ضروری

۱۸۳۷: النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

۳۸۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يَعْصِهْ.

نہیں ہے بلکہ اس کو توڑ دینا لازم ہے۔

باب: گناہ کے کام میں منت سے متعلق

۳۸۴۱: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ عزوجل کا گناہ کرے گا یعنی اس کی نافرمانی کرے گا تو اس کو لازم ہے کہ وہ اس نذر کو پورا نہ کرے یعنی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے۔

۳۸۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

باب: منت پوری کرنا

۳۸۴۳: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو کہ میرے دور میں ہیں پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو کہ میرے زمانہ سے قریب ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اس زمانہ سے قریب ہوں گے یعنی تیسرے زمانہ کے لوگ پھر راوی نقل فرماتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے یا تین مرتبہ ارشاد فرمائے پھر ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو کہ خیانت کرتے ہیں اور امانت داری سے کام نہیں لیتے اور جو کہ گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو بلائے نہیں جاتے اور جو کہ منت مانتے ہیں لیکن منت کو پورا نہیں کرتے۔

باب: اس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الہی کا قصد نہ

کیا جائے

۳۸۴۴: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ کا ایک شخص کے پاس سے گزرنا ہوا وہ شخص (کہ جس کے پاس سے

۱۸۴۸: النَّذْرُ فِي الْمُعْصِيَةِ

۳۸۴۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِهْ۔

۳۸۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِهْ۔

۱۸۴۹: الْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

۳۸۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ زُهْدَمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرِيبِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا أَدْرِي أَذْكُرُ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهُ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَرُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفَوْنَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ الْيَمْنُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو جَمْرَةَ۔

۱۸۵۰: النَّذْرُ فِيمَا لَا يَرَادُّ بِهِ

وَجْهٌ لِلَّهِ

۳۸۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا فِي قَرْنٍ فَنَاقَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذَرٌ۔

۳۸۴۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُهُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ إِنْسَانٌ آخَرُ بِسَيْرٍ أَوْ خَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قَدْهُ بِيَدِهِ۔

۱۸۵۱: النَّذْرُ فِي مَالٍ يَمْلِكُ

۳۸۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي مَالٍ لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَلَفَ بِعَمَلِهِ سِوَى الْإِسْلَامِ كَذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذَبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي مَالٍ لَا يَمْلِكُ۔

آپ کا گذر ہوا) ایک دوسرے شخص کو رشتی میں باندھ کر کھینچ رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اسکو (رشتی کو) کاٹ دیا کہ جس سے وہ شخص دوسرے کو کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے اس طریقہ سے نذر مانی تھی۔

۳۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ اس کو دوسرا شخص کھینچ رہا تھا اونٹ کی ٹکیل سے باندھ کر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کاٹ دیا اور حکم فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو اور حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گزرے اور وہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے تھے دوسرے شخص کے ساتھ اور جس شے سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو کاٹ ڈالا اور اس کو کھینچنے والے شخص سے فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو۔

باب: اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو

۳۸۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں اور اُس چیز میں بھی نذر جائز نہیں کہ جس کا انسان مالک نہیں۔

۳۸۴۷: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی ملت کی قسم کھائے اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسا اس نے اپنے کو کہا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو اس شخص کو اس شے کے ساتھ کہ جس شے (یعنی آلہ وغیرہ سے) اس نے خود کو ہلاک کیا تھا تو قیامت کے دن تک اس طرح عذاب دیا جاتا رہے گا اور جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے اس کی نذر نہیں ہوتی۔

۱۸۵۲: مَنْ تَذَرَا أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ

تعالیٰ

۳۸۴۸: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أُحْيِيَ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَسْتَفِي لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَتَمْشِيَ وَلَتَرْكَبَ.

۱۸۵۳: إِذَا خَلَقَتِ الْمَرْأَةُ لَتَمْشِيَ خَافِيَةً غَيْرَ

مُخْتَبِرَةً

۳۸۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ خَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَبِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّهَا فَلَتَمْشِيَ وَلَتَرْكَبَ وَلَتَعْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ.

۱۸۵۴: مَنْ تَذَرَا أَنْ يَصُومَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ

أَنْ يَصُومَ

۳۸۵۰: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتْ امْرَأَةٌ الْبَحْرَ فَتَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَصُومَ فَاتَتْ أُخْتُهَا

باب: جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق

نذر کرے

۳۸۴۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھ کو حکم کیا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم ﷺ سے پوچھو۔ چنانچہ میں نے اس (اپنی بہن) کے لئے رسول کریم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ (جہاں تک ہو سکے وہ) پیدل چلے اور ہاتھی سوار ہو کر چلے۔

باب: اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر جانے

کی قسم کھائے

۳۸۴۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے لیے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) مسئلہ دریافت کیا کہ اس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن سے کہہ دو کہ وہ اپنا دوپٹہ اوڑھ لے اور سوار ہو کر جائے اور تین دن کے روزے رکھے۔

باب: اس شخص سے متعلق جس نے روزے رکھنے کی نذر

مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا

۳۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئی تھی اور اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ مرگئی روزے رکھنے سے قبل ہی۔ پھر اس کی بہن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اس کا حال۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (جو کہ اوپر

النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔ (مذکور ہے)

۱۸۵۵ : مَنْ مَاتَ

وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

باب: اس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور

اس کے ذمہ نذر ہو

۳۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق دریافت کیا کہ جسے پورا کرنے سے پہلے ہی اُن کی والدہ کی وفات ہو گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی منت کے بارے میں دریافت کیا جسے پورا کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے اس منت کو پورا کرو۔

۳۸۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میری والدہ کی وفات ہو گئی جبکہ ان کے ذمہ نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے اُن کی نذر کو پورا کر دو۔

باب: اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو

جائے تو کیا کرے؟

۳۸۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے نذر مانی تھی تمام رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا یہ مسئلہ تو آپ نے حکم ارشاد فرمایا ان کو اعتکاف کرنے کا۔

۳۸۵۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حُجْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الرَّهْرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا۔

۳۸۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْضَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تَوَقَّيْتُ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْضِهِ عَنْهَا۔

۳۸۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ وَهَرُونَ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ يَكْرِ ابْنِ زَائِلٍ عَنِ الرَّهْرَبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ أَقْضِهِ عَنْهَا۔

۱۸۵۶: إِذَا نَذَرْتُمْ أَسْلَمَ قَبْلَ

أَنْ يَفِيَّ

۳۸۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَاءَهُ كَانَ عَلَيْهِ لَبْلَةٌ نَذَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَتَعَكَّفُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَكَّفَ۔

۳۸۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعْتِكَافٍ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَكَّفَ.

۳۸۵۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَتَعَكَّفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَعَكَّفَ.

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرُكَ عَلَيْكَ بَعْضُ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرُكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ تَوْبَةً كَعْبٍ.

۱۸۵۷: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ

النَّذْرِ

۳۸۵۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ جِئْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ

۳۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک روز کے اعتکاف کی نیت فرمائی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

۳۸۵۷: حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی جس وقت توبہ مقبول ہوئی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے علیحدہ ہوں اور میں اس کو صدقہ کر دیتا ہوں تاکہ میں اس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب صدقہ خیرات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مال میں سے رکھ لو تاکہ اس سے تمہارا کام چل جائے اور تم کو آرام حاصل ہو سکے۔

باب: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ

کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۵۸: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا جس وقت کہ انہوں نے اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت بیان کی یعنی اس زمانہ کا حال کہ جس زمانہ میں رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک نقل فرماتے ہیں کہ جس وقت میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلَعَ مِنْ مَالِي
صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَآلِي رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ
مُخْتَصَرٌ۔

۳۸۵۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ
حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ كَعْبٍ بَنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ
مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخْلَفُ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ
تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَآلِي
رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ عَلَى سَهْمِي
الَّذِي بِخَيْرٍ۔

۳۸۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ
الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا نَجَانِي بِالْصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ
تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَآلِي
رَسُولِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ۔

۱۸۵۸: هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا

اپنے مال دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں اس کو صدقہ کر دوں اور
اس کو میں خدا اور رسول ﷺ کے لئے بھیجوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم
اپنے نزدیک کچھ مال دولت رکھ لو یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے۔ وہ
نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے واسطے وہ حصہ رکھ لیا
ہے جو کہ خیر میں ہے۔ (مختصراً)

۳۸۵۹: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے رہ جانے کا قصد بیان
کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میری توبہ میں یہ بات بھی
شامل ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے
صدقہ کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اپنے بعض مال کو اپنے پاس روک لو کہ یہ تمہارے لئے بہتر
ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیر میں
ہے۔

۳۸۶۰: حضرت عبید اللہ بن کعب جونیڈ سے روایت ہے کہ میں نے
اپنے والد حضرت کعب بن مالک جونیڈ سے سنا۔ وہ نقل فرماتے تھے کہ
میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا بزرگ و
برتر نے مجھ کو حج کی برکت سے (آفت سے) نجات عطا فرمائی اور
میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال دولت سے صدقہ خیرات
علیحدہ کروں (یعنی راہ خدا میں خرچ کروں) خدا اور اس کے رسول
کے واسطے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال رکھ
لو اپنے واسطے اور یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں وہ کہتے تھے کہ میں
نے عرض کیا: رکھ لیا ہے اپنے واسطے وہ حصہ جو کہ خیر میں ہے۔

باب: مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا

نَذَرُ

نہیں؟

۳۸۶۱: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ
وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الثَّغْبَانِ مَوْلَى ابْنِ
مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمَ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ
وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ
رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَاقًا أَسْوَدَ
يُقَالُ لَهُ يَذْعُمُ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى وَادِي
الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَا يَذْعُمُ
يَحُطُّ رَجُلٌ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَجَاءَ هُ سَهْمٌ
فَأَصَابَهُ لَقْنَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْبْنَا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ
الْشُّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ
لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارٌ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ بِذَلِكَ جَاءَ
رَجُلٌ بِبِشْرٍ أَوْ بِبِشْرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشْرَاكَ أَوْ بِشْرَاكَ مِنْ
نَارٍ۔

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم
ﷺ کے ساتھ تھے کہ خیبر والے سال میں ہم کو وہاں پر لوٹ حاصل نہ
ہوئی یعنی سامان اور کپڑے ہمارے ہاتھ نہیں آئے تو ایک شخص نے
غلام دیا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور وہ شخص قبیلہ صبیب سے تھا اس
نے ایک حبشی غلام دیا اس غلام کو مرغم کہا جاتا تھا پھر وہاں سے رسول
کریم ﷺ وادی القری کی جانب متوجہ ہوئے جس وقت کہ ہم لوگ
وادی القری پہنچے تو اچانک اس غلام کے بے خبری میں ایک تیرا کر
لگا اور اس تیرنے اس غلام کو ختم کر دیا اور اس غلام کے وہ تیرا کر
حالت میں لگا کہ جس وقت کہ وہ غلام (مرغم) رسول کریم ﷺ کا
سامان اتار رہا تھا۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ تم کو جنت مبارک ہو یہ
سن کر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز یہ بات نہیں ہوئی یعنی
جنت کامل جانا خیر ہے۔ اس پر وردگار کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے وہ کملی (چادر) جو اس نے لی تھی خیبر والے دن
لوٹ اور مال غنیمت میں سے جبکہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا (یعنی تقسیم
سے قبل جو چیز اس نے لی تھی) اس کی وجہ سے اس پر دو رخ کی
آگ شعلے مارے گی اور اس پر آگ بر سے گی جب لوگوں نے یہ
بات آنحضرت ﷺ سے سنی تو اس وقت ایک شخص چڑے کی ایک یا
دو دوالین (تسے) لے کر حاضر ہوا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:
چڑے کی جو ایک یا دو دوالین ہیں وہ آگ ہیں۔

نذر میں زمین بھی داخل ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں نذر سے متعلق گھریلو اشیاء کا تذکرہ ہے یعنی صرف ایسی ہی چیزوں کا تذکرہ ہے کہ جن کی گھر
میں ضرورت پڑتی ہے اور مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ کسی اور شے کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ زمین اور
باغات بھی آئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نذر میں زمین اور مال سب داخل ہے۔

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۱۸۵۹: اِلَّا اسْتِغْنَاؤُ

۳۸۶۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ كَثِيرَ بْنَ فَرْقِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى.

۳۸۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى.

۳۸۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهُوَ بِالْخَبَارِ إِنْ شَاءَ امْضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَلَّكَ.

۱۸۶۰: إِنْ حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ هَلْ لَهُ

اسْتِثْنَاءٌ

۳۸۶۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ أَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْلَ لَكَ الْكَلَّةَ عَلَى سَبْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشِقِ

۳۸۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر جو شخص انشاء اللہ کہہ دے تو اس شخص نے استثناء کر لیا۔ یعنی قسم میں سے نکال لیا اب اس کو اختیار ہے کہ وہ شخص اپنی قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

۳۸۶۳: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۸۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شے پر قسم کھائے اور اس کے بعد وہ شخص انشاء اللہ کہے تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے وہ شخص وہ بات پوری کرے یا نہ کرے۔

باب: اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا شخص اس کے لئے انشاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا انشاء اللہ کہنا اس کے لئے کیسا ہے؟

۳۸۶۵: عبدالرحمن بن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا تھا میں ایک ہی رات میں اپنی نوکی تو بیویوں کے پاس جاؤں گا (یعنی میں اپنی تمام کی تمام بیویوں سے ایک ہی رات میں ہم بستی کروں گا) ہر ایک بیوی سے ولادت ہوگی ایک سوار (یعنی مجاہد) کی جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے گا۔ یہ سن کر ان کے ساتھ والے شخص نے کہا کہ اس بات کے لئے انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پھر میں اپنی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے صحبت کی لیکن کوئی بھی البیہ

رَجُلٍ وَآيَمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا لِي سَبِيلَ اللَّهِ فَرُسَانًا اَجْمَعِينَ۔

حاملہ نہ ہو سکی۔ علاوہ ایک اہلیہ محترمہ کے اور ایک اہلیہ بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ اس کے ناقص بچہ پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ حملہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو البتہ انکے تمام کے تمام صاحبزادے راہ خدا میں جہاد فرماتے۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی تو یہی ازواج مطہرات تھیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے بہر حال انہوں نے مذکورہ بالا قسم تو کھائی لیکن انشاء اللہ کی طرف توجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا کی واقع ہو گئی اور صرف اتنی سی بات کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ورنہ ہر ایک اہلیہ سے ایک مجاہد پیدا ہوتا۔

باب: نذر کے کفارہ سے متعلق

۱۸۶۱: كَفَّارَةُ النَّذْرِ

۳۸۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَىٰ بْنُ الْوَزِيرِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَوِثِ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ عُلْفَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی۔

۳۸۶۷: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ لِي مَعْصِيَةٍ۔

۳۸۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ لِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۶۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

۳۸۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۰: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: کہا گیا ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

۳۸۷۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: سلیمان ارقم متروک الحدیث ہے اور اس کی اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر کے متعدد اصحاب نے مخالفت کی ہے۔

ابن المبارک عن یونس عن الزہری عن ابی سلمۃ عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ ﷺ لا نذر فی معصیۃ وکفارۃ یمین۔

۳۸۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتِهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتِهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

۳۸۷۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ مُوسَى الْقُرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتِهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْزُئُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتِهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ خَالَفَهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ أَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۸۷۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے غضب میں نذر اور منت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ محمد بن زبیر ضعیف ہے اور اس حدیث میں مختلف قیہ ہے۔

۳۸۷۷: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸: حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ زبیر نے یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں سنی۔

۳۸۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۳۸۷۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ عَلَى عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ كَفَّارَتُهَا وَكَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرُ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرُ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ ضَعِيفٌ لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ وَقَدْ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۸۷۷: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَسْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرُ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرُ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ وَقِيلَ إِنَّ الزُّبَيْرَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ عُمَرَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

۳۸۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَذَلِكَ لِلَّهِ وَفِيهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَيَكْفَرُهُ مَا يَكْفُرُ الْيَجِينَ۔

۳۸۸۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۸۲: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ النَّهْشَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَادَانَ فِي لَفْظِهِ۔

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں جو نذر اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کے لیے ہو بس وہ ہی نذر اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اس نذر کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو کہ جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اور منت کا کفارہ دیا۔

۳۸۸۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر اللہ عزوجل کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور نہ (اللہ عزوجل) کے غضب کے کام میں نذر جائز ہے اور کفارہ اس کا وہ ہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے۔

۳۸۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ منصور بن زاذان نے اس سے مختلف الفاظ بیان کئے ہیں۔

۳۸۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: انسان کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ لَا نَذْرَ لَاهِنٍ
آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ
خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ قَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ -

۳۸۸۴: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا حَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا
عَلِيُّ ابْنُ زَيْدٍ بْنُ جَذَعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ
فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ
خَطًّا وَالصَّوَابُ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ وَقَدْ رَوَى
هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ مِنْ وَجْهِ
آخَرٍ -

۳۸۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو ثَوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ
عَمْرِئِ بْنِ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ -

۱۸۶۲: مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ

عَلَى نَفْسِهِ

نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

۳۸۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ
قَالَ إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْدِيْبِ هَذَا نَفْسَهُ مَرَّةً
فَلْيَرْكَبْ -

مالک نہیں ہے اور اس کام کی نذر بھی صحیح نہیں ہے کہ جس کام میں
نا فرمانی ہو اللہ بزرگی عزت والے کی۔ واضح رہے کہ منصور کے خلاف
حضرت علی بن زید جھوٹے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے اور
حضرت حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۸۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی نذر اس
چیز میں صحیح نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ ہی اس چیز میں
صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ علی بن زید
ضعیف ہے۔

۳۸۸۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کے کام
میں آدمی کی نذر صحیح نہیں اور نہ ہی اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ
ہو۔

باب: اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانی ہو

ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اس کام کی انجام

دہی سے عاجز ہو جائے

۳۸۸۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبی نے
دیکھا کہ وہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے یہ دیکھ کر
آپ نے دریافت فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے۔؟ لوگوں نے عرض
کیا: اس شخص نے خانہ کعبہ تک پیدل چلنے کی منت مانی تھی۔ آپ نے
فرمایا: اللہ اسکی جان کو تکلیف میں ڈالنے سے بے نیاز ہے تم اس شخص
سے کہو کہ وہ شخص سوار ہو جائے۔

۳۸۸۷: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْخٍ يُهَادِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْدِيبِ هَذَا نَفْسُهُ مَرَّةً فَلْيَرْكَبْ فَاَمْرَةً أَنْ يَرْكَبَ۔

۳۸۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ اپنے دو لڑکوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کو اس کے دونوں لڑکے پکڑ کر چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی کیا حالت ہے؟ یعنی یہ شخص اس طریقہ سے کس وجہ سے چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس قسم کے عذاب اور تکلیف دہ عذاب اٹھانے کی قدرت نہیں فرماتا۔ پھر آپ نے اس کو حکم فرمایا سوار ہونے کا۔

۳۸۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أَبِي عَاصِمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُهَادِي بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقِيلَ نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْدِيبِ هَذَا نَفْسُهُ شَيْئًا فَاَمْرَةً أَنْ يَرْكَبَ۔

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۱۸۶۳: الاستثناء

۳۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر وہ شخص ان شاء اللہ کہہ دے تو دراصل اس نے استثناء کیا اور وہ شخص حادث نہ ہوگا۔

۳۸۸۹: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى۔

۳۸۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج کی رات میں اپنی نویویوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ راہ خدا کا مجاہد ہوگا تو آپ سے کہا گیا کہ تم انشاء اللہ کہہ لو تو وہ یہ جملہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے (یعنی اپنی تمام بیویوں سے ہم بستری کی) لیکن کسی سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن ایک بیوی نے آدھا بچہ جنا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو حادث نہ ہوتے۔

۳۸۹۰: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ سَلَّمَ قَالَ لَا طَوْلَ لَئِلَةٍ عَلَى نَسْتَحِينَ امْرَأَةً تَلِدُ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِمْ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً يَصِفُ إِنْسَانٌ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْثُ وَكَانَ كَرَّكَ لِحَاجَتِهِ۔

(۳۱)

کتاب المزارعة

مزارعت سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: شرائط سے متعلق احادیث رسول (ﷺ) اس
باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث
مذکورہ ہیں

۱۸۶۳: باب الشُّرُوطِ فِيهِ
الْمُزَارَعَةُ
وَالْوَثَائِقُ

۳۸۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا
کرو۔

۳۸۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّانُ
قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا
فَاعْلَمْهُ أَجْرَهُ۔

۳۸۹۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناکوار سمجھتے تھے
کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کرائیں۔

۳۸۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ
الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجَرَ الرَّجُلَ حَتَّى يُعْلِمَهُ
أَجْرَهُ۔

۳۸۹۳: حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ ان سے کسی
شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اس شرط پر مزدور رکھا کہ وہ
اس کے پاس کھانا کھالیا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے
جواب دیا مزدوری مقرر کیے بغیر مزدور نہ رکھنا چاہیے۔

۳۸۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّانُ
قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَمَّادٍ
هُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ أَنَّهُ مِيلَ عَنْ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ
أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ۔

۳۸۹۴: حضرت حماد اور حضرت قتادہ جیسا سے روایت ہے ان دو
آدمیوں سے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سے مکہ مکرمہ تک کا

۳۸۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانُ قَالَ
أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي

رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اسْتَكْرَيْ مِنْكَ إِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ شَهْرًا أَوْ كَذَا وَكَذَا ضَيْئًا سَمَاهُ لَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرِنَا بِهِ بَأْسًا وَكَرِهًا أَنْ يَقُولَ اسْتَكْرَيْ مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَضْتُ مِنْ كِرَانِكَ كَذَا وَكَذَا۔

کرایہ اس قدر قیمت مقرر کرتا ہوں بشرطیکہ میں ایک ماہ تک یا اتنے روز تک یا اتنے دن زیادہ رہا۔ غرض یہ کہ کرایہ مقرر کیا اور یہ بھی کہا کہ تم کو میں اس قدر کرایہ زیادہ دوں گا (اگر مقرر کردہ فاصلہ سے زیادہ دور گیا) راوی حماد اور قتادہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ یہ بات مکروہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کسی کو کرایہ پر مقرر کرتا ہوں تم سے اس قدر قیمت کے بدلہ اگر میں نے ایک ماہ سے زیادہ زمانہ لگایا چلنے میں اس قدر کرایہ دوں گا۔

۳۸۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّارٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عِنْدَ أَوْ اجْرُهُ سَنَةً بِعَطَائِهِ وَسَنَةً أُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَبُجْرَتُهُ أَشِيرَاطُكَ حِينَ تَوَاجَرُهُ أَيْمًا أَوْ آجَرَتُهُ وَفَذَ مَطَى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَطَى۔

۳۸۹۵: حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ اگر میں ایک غلام کو ملازم رکھوں ایک سال تک کھانے کے عوض اور پھر اگلے سال اس قدر یا اتنا مال اس کے بدلہ میں اجرت دوں تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرا شرط رکھنا کافی ہے کہ اتنے دن تک کے لیے میں ملازم رکھوں گا اگر سال میں سے کچھ دن گزر گئے تو اس طریقہ سے کہہ دے کہ جو دن گزر چکے ہیں ان کا حساب نہیں ہے (یعنی وہ دن معاف ہیں)۔

۱۸۶۵: ذِكْرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَالاختلافِ الْفَاطِطِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ

باب: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر

کرایہ پر دینے سے متعلق

مختلف احادیث

۳۸۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْخَرِثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَافِعِ بْنِ أُسَيْدٍ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ أَبِيهِ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ إِلَى بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةً فَلَاؤُوا مَا هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا نُكْرِبُهَا بِشَيْءٍ مِنَ الثَّعْبِ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِبُهَا بِالْبَيْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِبُهَا بِمَا

۳۸۹۶: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی برادری کے لوگوں کے پاس آئے اور ان کو بتایا کہ اسے قبیلہ بنو حارثہ کے لوگوں کے لوگوں پر آفت نازل ہونے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: کیسی آفت؟ اس پر حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے وہ آفت بیان کی کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ زمین والوں کے عوض کرایہ پر دے دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پھر کہا کہ ہم لوگ زمین کو انبیروں کے بدلے اجرت پر دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! پھر فرمایا: ہم اس کو کرایہ میں اس پیداوار کے بدلے دیتے تھے جو کہ میندھوں پر ہو آپ نے فرمایا کہ

عَلَى الرَّبِيعِ السَّافِي قَالَ لَا اَزِدُّهَا اَوْ اَمْتَحُهَا
اَحَاكَ خَالَفَهُ مُجَاهِدٌ -
نہیں اور فرمایا کہ تم کھیتی کرو (یعنی زمین میں خود کھیتی کرو) یا اپنے
مسلمان بھائی پر مہربانی کرو اور اس کو تم بخشش کے طور سے دے دو۔

مزاہنت کیا ہے؟

یعنی مذکورہ حدیث میں جو مزاہنت کی ممانعت سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابتداء
اسلام میں مزاہنت سے منع فرمایا گیا تھا جس وقت کہ رسول کریم ﷺ نے منورہ تشریف لے گئے تھے وہاں پر انصاری حضرات کے
پاس کافی مقدار میں زمین تھی جو کہ وہ حضرات بٹائی پر دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یا تو خود ہی کھیتی کیا کرو اور یا دوسرے
مسلمان کو زمین بطور تحفہ یا ہدیہ بنا دے دو اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ کھل کے مختلف معنی بیان فرمائے گئے ہیں یعنی
زمین کو اس طرح سے کہہ کر دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے تمہاری یا چوتھائی لیں گے اور مزاہنت کے معنی ہیں کسی شخص کی کھیتی یا
باغ ہو کوئی شخص اس کا اندازہ کر کے اس کے مالک سے جا کر کہے اس میں اس قدر جو غلہ وغیرہ ہو تم وہ مجھ کو دے دینا۔ میں اس کے
عوض تم کو اس مقدار میں غلہ وغیرہ دوں گا اگرچہ وہ دونوں اس پر راضی ہوں لیکن جب بھی اس کو حرام قرار دیا گیا۔

۳۸۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ أَقَمَ حَدَّثَنَا مَفْضَلٌ وَهُوَ ابْنُ
مُهَلِّقٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ
طَهْمِيرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الثَّلَاثُ وَالرُّبْعُ
وَعَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمَزَابِنَةُ شِرَاءُ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ
بِغَدَا أَوْ كَدَا وَشَقَا مِنْ تَمْرٍ -
۳۸۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ سَمِعْتُ
مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ طَهْمِيرٍ قَالَ أَتَانَا
رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ نَهَاَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ
أَمْرِ تَمَرٍ لَنَا نَالِعًا وَطَاعَةً رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ
لَّكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ تَمَرٌ لَكَ أَرْضٌ
فَلْيَمْنَحْهَا أَوْلَيْدَ عَنْهَا وَتَهَيَّ عَنِ الْمَزَابِنَةِ
وَالْمَزَابِنَةُ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْعَالُ الْعَظِيمُ مِنَ
النَّخْلِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ لِيَأْخُذَهَا بِغَدَا وَكَدَا

۳۸۹۷: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم
لوگوں کو کھل اور مزاہنت سے منع فرمایا ہے۔ کھل پیداوار پر
بٹائی کرنے کو اور مزاہنت درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو
درخت سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنے کو کہتے
ہیں۔
۳۸۹۸: حضرت اسید بن ظہیر سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن
خدیج رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ فرمانے لگے کہ ہم کو
رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ایسے کام سے جو کہ خود ہمارے ہی نفع کا
تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے رسول کریم ﷺ کی فرمانبرداری بہتر
ہے اور تم کو منع کیا کھل سے اور فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس زمین ہو
تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بخشش کر دے یا چھوڑ دے اور آپ ﷺ نے
منع فرمایا مزاہنت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ مزاہنت اس کو کہتے ہیں کہ
کسی شخص کے پاس دولت ہو اور کھجور کے پانچات ہوں مختلف قسم کے
اور کوئی آدمی اس کے پاس آئے اور وہ شخص اس باغ کو یہ کہہ کر لے

وَسُقَاتٍ تَمُرٍ۔

۳۸۹۹ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَسُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ أَتَى عَلِيًّا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ وَلَمْ أَفْقِهِ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرِ تَكَانَ يَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا يَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُرَارَعَةُ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ فَمَنْ تَكَانَ لَهُ أَرْضٌ فَاسْتَفَى عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَدْعُ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُرَابَّةِ وَالْمُرَابَّةُ الرَّجُلُ يَجِيءُ إِلَى النَّخْلِ الْكَثِيرِ بِالْمَالِ الْعَظِيمِ لِقَوْلِ خُذْهُ بِكَذَا أَوْ كَذَا وَسُقَاتٍ تَمُرٍ ذَلِكَ الْعَامِ۔

۳۹۰۰ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ تَكَانَ لَنَا نَالِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ تَكَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيَزْرَعْهَا أَخَاهُ خَالَفَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ۔

مزابنت کیا ہے؟

مذکورہ بالا احادیث میں مزابنت سے متعلق حکم مذکور ہے جب کہ اس کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے کہ مزابنت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص مالک سے کہتا ہے کہ اس درخت پر اس قدر تر کھجور ہیں میں تم کو خشک کھجوریں اتنے من یا اتنے صاع دوں گا اگر باغ کے مالک اس طرح کے معاملہ پر رضامند ہوتے ہیں تاکہ محنت و مشقت سے بچ جائیں اور ہوا بارش طوفان وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان باغ یا کھیتی میں ہو جاتا ہے اس سے بھی بچنے کی وجہ سے بعض مالک باغ اس طرح کا معاملہ کر لیتے ہیں اس میں چونکہ بینے والے کا نقصان ہوتا ہے اور باغ وغیرہ دینے والے کو دوسرے کے نقصان سے کچھ مطلب نہیں ہوتا اس وجہ سے شریعت نے اس کو

لے کہ اس قدر حق خشک کھجوروں کے میں تجھ کو دوں گا۔

۳۸۹۹: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر کہنے لگے کہ نبی نے تمہیں ایک کام سے منع فرمایا اور وہ کام تم لوگوں کے نفع کا تھا لیکن تمہارے حق میں نبی ﷺ کی فرمانبرداری بہتر ہے اس نفع سے اور تم لوگوں کو حقل سے منع کیا گیا اور حقل کہتے ہیں کہ کھیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھائی پر مقرر کر کے کسی دوسرے شخص کو دینا۔ راوی نقل کرتے ہیں اور نبی نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر زمین ہو کہ اس کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس قسم کی زمین کو مسلمان بھائی کو دے دینا چاہیے یا یہ چھوڑ دینا بہتر ہے بھائی پر دے دینے سے اور راوی نے نقل کیا کہ تم لوگوں کو مزابنت سے منع کیا گیا اور راوی نقل کرتے ہیں کہ مزابنت وہ ہے کہ کسی مال دار شخص کے پاس کافی کھجور کے درخت ہوں اور وہ شخص کہے کسی دوسرے سے کہ تم اس کو لے لو۔

۳۹۰۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگوں کو رسول کریم ﷺ نے اس طرح کے کام سے منع فرمایا جو کہ ہم لوگوں کے نفع کے لئے تھا لیکن رسول کریم ﷺ کی فرماں برداری زیادہ بہتر ہے ہم لوگوں کے لئے پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص خود کھیتی کرے اگر اس سے کھیتی نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے تاکہ وہ اس میں کھیتی کرے۔

جائز قرار نہیں دیا کیونکہ ہر وہ معاملہ جو کہ فریقین کے درمیان اختلاف کا باعث ہو شریعت اس کو ناجائز قرار دیتی ہے اور احادیث مذکورہ میں وسق سے مراد ایک پیمانہ ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع نو (۹) رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سے کم ہوتا ہے واللہ اعلم۔ (تامی)

۳۹۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے اس سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۳۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کام سے جو کہ ہمارے لیے مفید تھا اور آنحضرت کا ارشاد مبارک ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ آپ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم لوگ وہ زمین قبول کریں اس کی تہائی اور چوتھائی پیداوار پر یعنی بٹائی پر۔

۳۹۰۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ایک شخص کی زمین کے نزدیک سے گزرے۔ وہ ایک انصاری شخص تھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص (انصاری ہے) اور محتاج آدمی ہے آپ نے فرمایا: یہ زمین کس کی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک لڑکے کی زمین ہے کہ جس نے مجھ کو یہ زمین اجرت پر دی ہے۔ یعنی بٹائی پر دی ہے یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان بھائی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس طریقہ سے دے دیتا تو بہتر تھا۔ یہ بات سن کر رافع رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آنحضرت نے منع فرمایا ہے تم لوگوں کو ایک کام سے کہ وہ کام (بظاہر) تم لوگوں کے فائدے ہی کے لئے تھا اور آنحضرت کی فرمانبرداری بہت نفع کی چیز ہے۔

۳۹۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کے عوض زمین کرائے پر دینے سے منع

۳۹۰۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ يَعْنَى ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَخَذْتُ بِيَدِ طَاوُسٍ حَتَّى أَذْخُلَهُ عَلَى ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ فَأَبَى طَاوُسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَرَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَنْ رَافِعٍ مُرْسَلًا۔

۳۹۰۲: أَخْبَرَنَا لُثَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ تَمَّانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرَّأْسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا أَنْ نَتَقَبَّلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَوَاجِهَا تَابِعَةً لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ۔

۳۹۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَرْضٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُعْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَعَهَا أَخَاهُ لَأَتَى رَافِعُ الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرِ تَمَّانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْفَعُ لَكُمْ۔

۳۹۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

الْحَكَمَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ۔

فرمایا۔

۳۹۰۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زمین نہ ہو وہ یا خود زراعت کرے یا کسی دوسرے کو دے دے یا اسی اسی طرح پڑا رہنے دے۔

۳۹۰۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا اور آپ ﷺ کا یہ عمل ہمارے حق میں بہتر تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اس کو پڑا رہنے دے یا کسی دوسرے کو دیدے۔

۳۹۰۷: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس اس چیز کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دے (یا رقم کے عوض دے) لیکن تہائی یا چوتھائی غلہ کی بٹائی پر دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت مجاہد نے حضرت طاؤس سے کہا کہ تم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے پاس چلو اور تم ان سے حدیث سنو حضرت طاؤس نے فرمایا خدا کی قسم اگر میں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو میں اس کام کو انجام نہ دیتا اور میں نے حدیث سنی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اور وہ بڑے عالم دین تھے انہوں نے نقل فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اس طرح سے مسلمان کو بغیر اجرت اور بغیر کسی معاوضہ کے (زمین) دے دیا کرو کھیتی کرنے کے لیے اس لیے کہ تم لوگوں کے حق میں یہ چیز اجرت مقرر کرنے سے بہتر ہے۔

۳۹۰۵ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَهَانَا عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا مَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ يَمْسَحْهَا أَوْ يَنْدُرْهَا۔

۳۹۰۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَهَانَا عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرِعْهَا أَوْ لِيَنْدُرْهَا أَوْ لِيَمْسَحْهَا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ طَاوُسًا لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۳۹۰۷ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُوَاجِرَ أَرْضَهُ بِاللَّكَبِ وَالْفِطْصَةِ وَلَا يَبْرِي بِالثَّلْبِ وَالرُّبْعِ بَأْسًا لِقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ أَذْهَبَ إِلَيَّ ابْنُ رَافِعٍ بْنُ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا لَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ لَأَنْ يَمْنَحَ أَحَدَكُمْ أَحَاهُ أَرْضَهُ حَيْرِينَ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا حَرَّاجًا مَعْلُومًا وَقَدْ احْتَلَفَ عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مِيسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ دُخْرَانًا لَهُ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

زمین کرایہ پر دینا:

ارشاد رسول ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جس مسلمان کو وسعت عطا فرمائی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یہ زیادہ بہتر ہے حضرت طاؤس اسی وجہ سے ہجرت پر یعنی بٹائی پر (زمین) دینے کو جائز اور درست خیال فرماتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے دلیل پیش کرتے تھے اور جن حضرات کے نزدیک ممانعت ثابت ہے اور وہ حضرات زمین کو ہجرت پر دینے کو جائز بھی رکھتے ہیں وہ حضرات مذکورہ ممانعت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسلام کے شروع دور میں حالات کی تنگی کی وجہ سے ممانعت تھی اور حالات بدلنے سے جب تنگی دور ہوگئی تو یہ حکم بھی ختم ہو گیا یعنی اب زمین کرایہ اور ہجرت پر دینا درست ہے۔ واللہ اعلم (قاضی)

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ عَجَزَ أَنْ يَزْرِعَهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَزْرِعْهَا إِيَّاهُ۔

۳۹۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اسے اس میں خود زراعت کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کر سکا ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو دیدے لیکن اس سے زراعت نہ کروائے (یعنی ہجرت نہ مانگئے لگ پڑے)۔

۳۹۰۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلَا يَكْرِهْهَا تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَوْزَاعِيِّ۔

۳۹۰۹: اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۹۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِأَنَاسٍ فُضُولٌ أَرْضَيْنِ يَكْرُوْنَهَا بِالنِّصْفِ وَالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُؤْتِهَا وَالْفَقْرُ مَطْرَبٌ كُلِّهِمَا۔

۳۹۱۰: حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود ہی کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو دے دے اور کسی دوسرے کو وہ ہجرت پر نہ دے۔

۳۹۱۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو عَمِيرٍ ابْنُ النَّحَّاسِ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ هُوَ الْفَاخُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْزَةُ عَنْ ابْنِ شَوَّابٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا وَلَا

۳۹۱۱: حضرت معمر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین اس کی ضرورت سے زیادہ ہے تو اس شخص کو اس زمین میں خود ہی کھیتی کرنا چاہیے یا دوسرے سے کھیتی کرائے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ یہ جملہ صرف اسی قدر فرمایا اور اس کے ساتھ والا

يُؤَاجِرُهَا۔

(يُؤَاجِرُهَا) کے جملہ کا بھی اضافہ فرمایا یعنی کرایہ پر نہ دیا کرے۔

۳۹۱۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَالْفَقُّهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

۳۹۱۲: حضرت مطر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اجرت پر دینے سے منع فرمایا۔ مذکورہ روایت کے سلسلہ میں عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے ممانعت کی حدیث میں اُن کی موافقت فرمائی۔

۳۹۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَطَاءٍ وَأَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمَزَابَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الشَّعْرِ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْقَرَائِمَ تَابِعَهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۳۹۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور آپ نے قربانہ۔ محافلہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور ان پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا جو کہ ابھی کھانے کے لائق نہ بنے لیکن بیع مزاہنہ کی عرایا کے لئے اجازت ہے۔

۳۹۱۴: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ ابْنُ الْقَوَامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثَّنْبَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ رِفْقِي رِوَايَةُ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَطَاءَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا۔

۳۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محافلہ کرنے سے اور مزاہنہ کرنے سے اور مغابہ اور ثنیاء کرنے سے۔

عرایا و ثنیاء کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں عرایا کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت کسی نادار غریب و مسکین کو عاریت یعنی مانگے ہوئے دیئے جائیں تاکہ وہ غرباء اس درخت کے پھل اپنے استعمال میں لائیں اور مغابہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین تو ایک شخص کی ہو اور اس کا بیج کسی دوسرے شخص کا ہو اور جس وقت کھیتی کٹنے کا وقت ہو تو زمین کا مالک اس میں سے کچھ حصہ لے لے۔ لفظ ثنیاء کے معنی ہیں کہ فروخت کی گئی شے میں سے بغیر مقرر کیے ہوئے کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسا کہ اس طریقہ سے کہے کہ میں تمہارے ہاتھ پر تمام کا تمام غلہ فروخت کرتا ہوں مگر کچھ غلہ اس میں سے نکال لوں گا تو یہ جائز نہیں ہے جس وقت تک کہ غلہ نکال لینے کی مقدار مقرر نہ کرے کیونکہ مقدار مقرر نہ کرنے سے اختلاف ہوگا اور ہر وہ معاملہ جو مفضی الی النزاع یعنی جھگڑا پیدا کرنے والا ہو وہ ناجائز ہے۔

۳۹۱۵: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ عَطَاءُ سَلِيمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزِرْهَا أَوْ لِيَزِرْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا أَخَاهُ وَ قَدْ رَوَى النَّهْيُ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۹۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اپنے بھائی کو زراعت کیسے دیدے لیکن اس زمین کو کرائے پر نہ دے۔ یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محافلہ سے منع کرنا بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ مَسْلَمٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ وَهِيَ الْمُرَابَّةُ خَالَفَهُ هِشَامٌ وَ رَأَوْهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ.

۳۹۱۶: حضرت یزید بن نعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع محافلہ سے اور اسی کو مزانہ بھی کہتے ہیں۔

۳۹۱۷: أَخْبَرَنَا الْيَقُوتُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُرَابَّةِ وَالْمُخَاصَرَةِ وَقَالَ الْمُخَاصَرَةُ بَيْعُ الْقَمْرِ قَبْلَ أَنْ يَزْهَوْا وَالْمُخَاصَرَةُ بَيْعُ الْكُرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ خَالَفَهُ عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

۳۹۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزانہ، بیع مخاضرہ سے منع فرمایا اور مخاضرہ پھلوں یا غلہ کا ان کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا اور مخابره کے معنی ہیں انگور کا خشک انگور کے عوض فروخت کرنا۔

۳۹۱۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَّةِ خَالَفَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

۳۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزانہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

۳۹۱۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزانہ سے منع فرمایا ہے۔

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَقَهُمُ الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ
فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ -

ھل اور مزابنت کیا ہے؟

ان اصطلاحی الفاظ کا مفہوم سابق حدیث: ۳۸۹۶ میں گذر چکا ہے اور ھل کے معنی حضرت جابر بن عبد اللہ نے اس طریقہ سے بیان فرمائے ہیں کہ کھڑے کھیت کو فروخت کرنا خشک غلہ کے عوض اور مزابنت کے معنی ہیں پھلوں کو درخت پر فروخت کرنا اس شرط پر کہ ہم اس قدر انگور یا کھجوریں خشک اس کے عوض لیں گے تو دراصل دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوا لیکن غلط ھل کھیت کی فروخت میں مستعمل ہوتا ہے اور مزابنت پھل فروخت کرنے کے مفہوم کے لیے ہے۔

۳۹۲۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُمَرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ
الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ -

۳۹۲۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے محاقلہ اور مزابنت سے منع فرمایا۔

۳۹۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ
الْقَاسِمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ فَحَدَّثْتُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَرْثَةُ أُخْرَى -

۳۹۲۲: حضرت عثمان بن مرثہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ زمین کو اجرت پر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔

۳۹۲۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ بَرَءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَرَءِ الْأَرْضِ وَاحْتِلَفَ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بِهِ -

۳۹۲۳: حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ ابو جعفر عظمیٰ کہ جس کا نام عمیر بن یزید ہے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے چچا نے بھیجا اور میرے ساتھ

۳۹۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْعَظِمِيِّ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ

بُنْ يَزِيدَ قَالَ أَرْسَلَنِي عَمِّي وَعَلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعُ اتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِي خَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعَ طَهْبَرٍ فَقَالُوا لَيْسَ بِطَهْبَرٍ فَقَالَ أَلَيْسَ أَرْضُ طَهْبَرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ أَرْزَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَأَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَاهُ إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَرَوَاهُ طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدٍ وَاحْتِلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ فَلَاحَةً رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُبِيعَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُبِيعَ أَوْ رَجُلٌ اسْتَكْرَى أَرْضًا يَذْهَبُ أَوْ يَضِيءُ مِيزَةً إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ فَأَرْسَلَ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ وَجَعَلَ الْآخِرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ۔

۳۹۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَتَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَهُ نَعْوَةً رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَارِقٍ۔

۳۹۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ

ایک لڑکا بھی بھیجا تا کہ وہ اور میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مزارعت کا مسئلہ دریافت کر کے آئیں چنانچہ ہم دونوں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کھیتی کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ایک روز قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک کھیت دیکھا اور فرمایا: کیا عمدہ ظہیر کا کھیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس کھیت میں ظہیر نے کھیتی کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: ہاں ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس نے کھیتی کی ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم لوگ اپنی کھیتی کو لے لو اور جو کچھ اس کا خرچہ ہوا ہے وہ اس کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اپنی کھیتی کو لے لیا اور جو کچھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ ہم نے اُن کو ادا کر دیا۔

۳۹۲۳: حضرت طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی نے محافلہ مزابنہ کی ممانعت ارشاد فرمائی اور فرمایا: تین شخص ہی کھیتی کر سکتے ہیں نمبر: ۱۔ وہ شخص کہ جس کی زمین ہو یعنی زمین کا مالک نمبر: ۲۔ وہ شخص جس کو کہ احسان کے طور پر کھیتی کا کہا جائے نمبر: ۳۔ وہ شخص کہ جس نے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اجرت پر لیا ہو۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ (راوی) اسرائیل نے اس روایت کو علیحدہ کیا طارق سے سن کر۔ مرسل کہا پہلے کلام کو اور آخری والے کلام کے بارے میں فرمایا کہ یہ سعید بن مسیب کا ارشاد گرامی ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

۳۹۲۵: حضرت اسرائیل نے حضرت طارق سے اور طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ سے منع فرمایا اسی طرح سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا۔

۳۹۲۶: حضرت سفیان ثوری حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں کہ

مِمُّونٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا يُضِلُّحُ الزَّرْعُ غَيْرُ ثَلَاثٍ أَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا أَوْ مَنَحَةٍ أَوْ أَرْضٍ بِضَاءٍ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ عَنْ سَعِيدٍ فَأَرْسَلَهُ۔

طارق فرماتے تھے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ تین آدمیوں کے علاوہ کسی کیلئے کھیتی کرنا مناسب نہیں۔ (۱) مالک کو (۲) اس شخص کو جس کو زمین میں کھیتی کرنے کے لئے بطور احسان وہ زمین بغیر کسی قیمت کے دی گئی ہو۔ (۳) اس شخص کو کہ جس نے کوئی میدان کرایہ پر لیا ہو سونے چاندی (یا رقم) کے عوض۔ زہری نے پہلے کلام کو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حارث کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے سنا اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی نے بیع محافلہ سے منع فرمایا اور بیع مزایہ سے منع فرمایا اور اس کو روایت کیا محمد بن عبد الرحمن بن لہیع نے سعید بن مسیب سے سعید بن مسیب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے۔

۳۹۲۷: حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزایہ سے منع فرمایا۔ محمد بن عبد الرحمن بن لہیع اسے سعید بن مسیب سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۹۲۷: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَايِنَةِ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَبِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ۔

۳۹۲۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کھیتی کرنے والے لوگ اپنے کھیتوں کو عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس اناج اور غلہ کے عوض جو کہ تالیوں کے کنارے پر لٹکا پھر وہ حضرات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اس زمین کے بعض مقدمات میں جھگڑا کیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجرت پر دینے سے منع کیا اور فرمایا: تم یہ معاملہ نقد رقم کے عوض (یا نقد سونے چاندی کے عوض) کیا کرو۔ اس حدیث کو روایت کیا حضرت سلیمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے کسی دوسرے شخص سے جو کہ ان کے چچاؤں میں سے

۳۹۲۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَبِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرَوْنَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَتَهَاَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ اكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ

مِنْ عُمُومَتِهِ۔

تھے۔

۳۹۲۹: أَخْبَرَنِي زَيَْادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَتَانَا أَيُّوبُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُرِّبَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ وَنُكْرِبَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبُّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يَزْرِعَهَا وَكُفْرًا بِكِرَاءِهَا وَمَا يَسُوَّى ذَلِكَ أَيُّوبُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ يَعْلَى۔

۳۹۲۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کھیتی فروخت کر دیا کرتے تھے اور ہم لوگ تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے یا مقررہ کھانے پر اجرت کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا کہ جو کام ہم لوگوں کے نفع کا تھا اور ہمارے لیے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری زیادہ نفع بخش ہے اور ہم لوگوں کو آپ نے منع فرمایا اھل کرنے سے اور آپ نے ہم کو تہائی، چوتھائی، بٹائی کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور مقرر کھانے پر بھی دینے سے منع فرمایا اور آپ نے زمین والے کو حکم فرمایا کہ وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے سے کھیتی کرائے اور آپ نے بٹائی کرنے کو برا سمجھا اور جو اس کے علاوہ صورت ہوں ان سے بھی منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۰: أَخْبَرَنِي زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَى يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ابْنِ سَمِيعَتٍ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ نُكْرِبُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ۔

۳۹۳۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کا محافلہ کرتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ زمین کو تہائی یا چوتھائی یا مقرر کھانے کے بدلے اجرت پر دیا کرتے تھے۔

۳۹۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَعِمَ أَنَّ بَعْضَ عُمُومَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَزْرَعْهَا أَخَاهُ وَلَا

۳۹۳۱: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو رنبوی سنی بنڈہ میں ہم لوگ کھیتی کو اناج اور غلہ کے عوض فروخت کر دیا کرتے تھے تو ایک روز ہمارے چچاؤں میں سے ایک چچا میرے پاس آیا اور وہ کہنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری بہت زیادہ نفع بخش ہے ہم لوگوں کے واسطے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: وہ کونسی شے ہے تو اس نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو اس

يُكَارِيهَا بِثَلَاثٍ وَلَا رُبْعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى رَوَاهُ
حُظَلَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَافِعٍ لَمْ يَخْتَلَفْ عَلَى رِبْعَةٍ فِي
رَوَاتِهِ.

٣٩٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا يَنْتُ عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَشَيْءٌ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَنْبِي صَاحِبُ الْأَرْضِ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ يَكْرَاهُ بِالْبَيْتَارِ وَالْدِّرْهِمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالْبَيْتَارِ وَالْدِّرْهِمِ خَالِفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ -

٣٩٣٣: أَخْبَرَنِي الْمُصَنِّفُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ لَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالْذِّبْنِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُوَاجِرُونَ عَلَى الْعَاذِ يَا نَاتٍ وَأَقْبَالِ الْجَدِّ أَوَّلِ لَيْسَلُمْ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْتَلْمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ رُجِمَ عَنْهُ قَامًا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَاقْفَهُ مَالِكَ بْنُ أَنَسٍ عَلَى إِسْنَادِهِ وَخَالَفَهُ فِي لَفْظِهِ

٣٩٣٣ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ
قَالَ سَأَلْتُ زَاهِدَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ
فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ

کو چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کا مسلمان بھائی تہائی چوتھائی پر کھیتی کرے اور کرایہ اور اجرت پر نہ دیا کرے اور آپ نے غلہ لے کر کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۳۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث نقل فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس پیداوار کے بدلہ جو کہ مالیوں پر ہو جو کہ زمین والے کی ہوتی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا نقدی سے کرایہ پر لینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے دینار اور درہم سے کرایہ پر دینے میں۔

۳۹۳۳: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ کیا زمین کو اجرت پر دینا دینار چاندی یا نقد رقم کے عوض جائز ہے؟ اس پر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ عبد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لوگ زمین کو اس پیداوار کے عوض دیا کرتے تھے جو کہ پانی کے بہنے کی جگہوں پر ہوتی تھی پھر کبھی وہاں پر پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی وہ دوسری جگہ ہوتی اس جگہ نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس وجہ سے اس کی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے عوض کوئی چیز مقرر ہو کہ جس کا کوئی شخص ذمہ دار ہو تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ پر دینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت رافع

بِالدَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا قَالُوا الدَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۳۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَفَرَضَ الْأَرْضَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ وَرَفَعَهُ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ۔

۳۹۳۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَلَمْ نَكُنْ يَوْمَئِذٍ دَهَبَ وَلَا فِضَّةَ لَكَانَ الرَّجُلُ يَكْرِى أَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْأَقْبَالِ وَأَشْيَاءَ مَعْلُومَةٍ وَسَأَلَهُ رَوَاهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ۔

۳۹۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ أَسْمَاءَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَذَكَرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ۔

۳۹۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ الْكَلْبِ ابْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِى أَرْضَهُ حَتَّى يَلْقَاهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ

بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اشیاء زمین سے پیدا ہوتی ہیں ان کو کرایہ کے عوض دینا منع ہے اور سونے چاندی کے ساتھ دینا اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۵: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے چاندی کے بدلہ زمین کو (جو کہ صاف) میدان کی شکل میں ہو اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال اور درست ہے چاندی یا سونے کے ساتھ کرایہ پر دینا وہ زمین جو صاف میدان ہو اس کو کرایہ پر دینا درست ہے جو کہ زمین کا حق اور حصہ ہے۔

۳۹۳۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور اس زمانہ میں لوگوں کے پاس سونا چاندی نہیں تھا اور اس زمانہ میں کوئی شخص اپنی زمین اجرت پر لیا کرتا تھا کہ جس زمین میں کہ کھیتی ہوئی جایا کرتی تھی ٹھہروں اور نالیوں پر جو اناج پیدا ہو اس کے عوض اور اشیاء تھیں۔ پھر حدیث آخر تک بیان نقل فرمائی۔

۳۹۳۷: یہی حدیث مذکورہ سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۹۳۸: حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرماتے ہیں چنانچہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے کہا کہ وہ کوئی حدیث ہے کہ جس کو تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو زمین کو اجرت پر

الْأَرْضِ فَلَقَبَهُ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا
تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ
فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عُمَيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا
بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى
عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ
فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ
خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا
فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ
أَرْسَلَهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ-

۳۹۳۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ
بَلَّغْنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَيَّ
وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
كِرَاءِ الْأَرْضِ رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ
وَلَمْ يَذْكُرْ عُمَيَّ-

۳۹۴۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ
كَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ
بِالْمُسَيَّبِ وَالْوَرِيقِ بَأْسٌ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ
يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَافَقَهُ
عَلَى إِسَالِهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْحَارِثِ-

۳۹۴۱: قَالَ الْحَارِثُ ابْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةٌ عَلَيْهِ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو خَزِيمَةَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَسِيلَ رَافِعٍ
بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ كَانُوا يَكْرُونَ الْأَرْضَ قَالَ بِشَىءٍ

دینے کے سلسلہ میں۔ تو رافع بن خدیج جیٹو نے کہا کہ عبداللہ بن
عمر جیٹو نے فرمایا میں نے اپنے چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں غزوہ بدر
میں شریک رہ چکے ہیں وہ بیان اور نقل کرتے تھے حدیث اپنے گھر
والوں کے سامنے کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع
فرمایا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر جیٹو یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ میں اچھی
طرح سے واقف ہوں کہ دو ربہوی میں زمین کرایہ اور اجرت پر دی جا
کرتی تھی پھر عبداللہ بن عمر جیٹو ڈرے اس بات سے اور انہوں نے
فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اس سلسلہ میں جو فرمایا ہے میں اس سے
واقف نہیں ہوں اس وجہ سے زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۹: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۳۹۴۰: حضرت زہری جیٹو سے روایت ہے کہ ان کو رافع بن خدیج
جیٹو سے یہ روایت پہنچی کہ جس کو انہوں نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا
اور ان ہی کا قول ہے کہ وہ دونوں چچا ان کے ہمراہ تھے۔ ان دونوں
نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے
سے منع فرمایا۔

۳۹۴۱: حضرت عبدالکریم بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت رافع
بن خدیج جیٹو فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو
اجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن شہاب فرماتے تھے کہ کسی
نے حضرت رافع بن خدیج جیٹو سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کس
طریقہ سے لوگ زمین کی اجرت دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا
کہ مقررہ غلہ کے ساتھ اور نہ مقرر کرتے تھے جو کہتے تھے چاہے وہ

نہروں پر ہو یا اس میں نالیاں جو آتی ہیں اس میں سے اپنا حصہ لیں گے۔

مِنَ الطَّعَامِ مُسْمًى وَيُسْعَرُ أَنَّ لَنَا مَا تَبَيَّتْ
مَاذِيَّاتُ الْأَرْضِ وَالْقَبَالُ الْجَدَاوِلِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ

۳۹۴۲: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے چچاؤں کی روایت بیان کی وہ حضرات (یعنی ان کے چچا) نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر آپ کے پاس سے واپس گھر آئے تھے اور انہوں نے نقل کیا کہ نبی نے منع فرمایا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ خوب واقف ہیں کہ کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے کھیتی کو یعنی کھیتی والے دو ربوئی میں کھیت کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ کھیت والے کا حصہ اس کھیتی میں ہوگا جو کہ نہروں کے کنارے پر واقع ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی گھاس کے موٹل کرایہ دیا کرتے تھے نہ معلوم اس کی مقدار کہ کس قدر گھاس لیتے تھے (یعنی گھاس کی مقدار کا علم نہیں)۔

۳۹۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِيعٍ قَالَ
خَدَّثَنَا فَضِيلٌ قَالَ خَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ
أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمُومَتَهُ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوا لَاخْبِرُوا أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَرَائِ
الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ
صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِهَهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لَهُ مَا عَلَى الرَّبِيعِ
السَّالِي الَّذِي يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِنَ التَّيْنِ
لَا أَذْرَى كَمْ هِيَ رَوَاهُ ابْنُ عُيُونٍ عَنْ نَافِعٍ فَقَالَ
عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ

۳۹۴۳: حضرت ابن مومن رضی اللہ عنہ نافع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کچھ بات سنی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلے میں بھی ساتھ تھا چنانچہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کے نام سے حدیث یف بیان کی کہ نبی نے زمین کا کرایہ اور اس کی اجرت لینے کی ممانعت بیان فرمائی تھی چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَدَّثَنَا بَرْزِيعٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيُونٍ
عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ بِكَرَاءِ الْأَرْضِ فَلَمَّا
عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَتَّى لَأَخُذَ بِيَدِي فَمَشَى
إِلَى رَافِعٍ وَأَنَا مَعَهُ فَخَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ
عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَرَائِ الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ
بَعْدَ

۳۹۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زمین کا کرایہ وصول کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کی نسبت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ لینے سے ممانعت کی تھی۔

۳۹۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
خَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ خَدَّثَنَا ابْنُ عُيُونٍ عَنْ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِكَرَاءِ الْأَرْضِ
حَتَّى خَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

نہی عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدَ رَوَاهُ أَيُّوبُ
عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عُمُومَتَهُ۔

۳۹۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَّاعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِي مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ
فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُقَارِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ
يُخْبِرُ فِيهَا بِنَهْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ وَأَتَا مَعَهُ
فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ يَكْرَاءِ
الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ لُكَّانَ إِذَا سَبِلَ
عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى
عَنْهَا وَافَقَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَبِيرُ بْنُ قُرْقِدٍ
وَجُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ۔

۳۹۴۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الْحَكِيمِ بْنِ أَغْبَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُبِيتِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَبِيرِ بْنِ قُرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ
عُمَرَ كَانَ يَكْرِي الْمَزَارِعَ فَحَدَّثَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ
خَدِيجٍ يَأْتُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ
قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَتَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ
فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَكْرَاءِ الْمَزَارِعِ
فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ يَكْرَاءَهَا۔

۳۹۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ
خَدِيجٍ يَأْتُرُ فِي يَكْرَاءِ الْأَرْضِ حَدِيثًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ
أَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِي أَخْبَرَهُ حَتَّى أَتَى رَافِعًا فَاجْتَبَاهُ
رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ
فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ يَكْرَاءَ الْأَرْضِ۔

چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ
لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۵: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین کا
کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی
اخیر خلافت میں اطلاع ملی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کرایہ
وصول کرنے کے سلسلہ میں ممانعت کی حدیث نقل فرماتے ہیں پھر ابن
عمر رضی اللہ عنہ ان کے یہاں پوچھ کر لائے اور میں اس وقت ان کے ساتھ
تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے دریافت فرمایا انہوں نے کہا کہ
رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے زمین کو اجرت پر دینے سے پھر اس
کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کرایہ وصول کرنا چھوڑ دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو
شخص مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھیتوں کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کرتے ہیں کہ وہ کھیت کی زمین کو کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا
تذکرہ ہوا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کام سے منع فرمایا حضرت نافع
رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کی جانب چلے مقام
بلاط میں اور میں ان کے ہمراہ تھا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم
ﷺ نے کھیتوں کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کو
اطلاع دی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان فرماتے ہیں زمین
کے کرایہ پر دینے سے متعلق۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور وہ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے
لیے روانہ ہوئے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع
سنائی کہ نبی نے منع فرمایا تھا زمین کو اجرت پر دینے سے چنانچہ اس روز
سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین کو اجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۸: حضرت رافع سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۹: حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو اس غلہ کے عوض اجرت پر دیا کرتے تھے کہ جو غلہ اس زمین سے پیدا ہو پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ہم لوگ زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے جبکہ ہم لوگ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نہیں پہنچتے تھے پھر جب کچھ خیال آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا چنانچہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تک ان کو پہنچایا۔ رافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تم نے نبی سے یہ بات سنی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ زمین کو کسی شے کے بدلہ اجرت پر نہ دیا کرو۔

۳۹۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۱: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ محابرة کرتے تھے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو محابرة سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقَرِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ يَكْرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

۳۹۴۹: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسَى ابْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِي أَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَبَّغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا نَكْرِي الْأَرْضَ قَبْلَ أَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي حَتَّى دُفِعْنَا إِلَى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَكْرُوا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ۔

۳۹۵۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ يَكْرَاءِ الْأَرْضِ وَوَأَهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ۔

۳۹۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنبَأَنَا وَبَحْسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

مخبرہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں خبرہ زمین کو جو تھائی یا تہائی وغیرہ حصہ پر اجرت پر دیا جائے اور مخبرت میں کھیتی کا بیج کام کرنے والے یعنی بل چلانے والے کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں بیج مالک کی جانب سے ہوتا ہے۔

۳۹۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْخَبْرِ لَيَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى أَخْبَرَنَا عَامَ الْأَوَّلِ ابْنُ عَبْدِ جَبْرِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَبْرِ وَالْفَتَاهَا حَتَّى ابْنُ زَيْدٍ۔

۳۹۵۲: حضرت حجاج سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں گواہ ہوں لیکن میں نے حضرت ابن عمر رضی سے سنا کہ جس وقت ان سے کوئی شخص خبرہ سے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں تو خبرہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے لیکن ہم کو شروع سال میں یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ خبرہ کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی زمین کو اجرت اور بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔

۳۹۵۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخَبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامَ الْأَوَّلِ لَزَعَمَ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ۔

۳۹۵۳: حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم خبرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ شروع سال میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت رافع رضی نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرہ سے منع کیا ہے۔

۳۹۵۴: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ۔

۳۹۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ جَمَعَ سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

۳۹۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرة، محاقلة اور مزابنة سے منع فرمایا۔

۳۹۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَوِّرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

۳۹۵۶: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس

وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچ جائیں (یعنی جب تک وہ پک نہ جائیں) اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور آپ نے (زمین کو) اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور کرایہ پر زمین کو دینے سے منع فرمایا یعنی زمین کو تہائی یا چوتھائی پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۵۷: حضرت ابو نجاشی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رافع رضی اللہ عنہ تم لوگ کھیتوں کو اجرت پر دیا کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھیتوں کو چوتھائی پر دیتے ہیں یا کسی سے دس (وزن کا نام ہے) جو لے لیا کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کام نہ کرو بلکہ خود ہی کھیتی کیا کرو یا کسی کو زمین مانگے ہوئے پر یعنی عاریت پر دے دیا کرو اگر تم ایسا نہ کرو تو اپنی زمین کو بغیر کھیتی کے اسی طرح رکھ لو (لیکن مستقلاً) ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زمین کو اسی طرح بغیر کھیتی کرے ہی (بیکار) ڈال دو۔

۳۹۵۸: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک روز ظمیر بن رافع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بیان فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کو نبی نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے اس پر ہم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ یعنی کس چیز سے نبی نے منع فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہنے لگے نبی نے حکم فرمایا اور آپ کا فرمان مبارک برحق ہے بہر حال مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کے معاملہ میں کس طریقہ سے کیا کرتے ہو؟ ظمیر بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: چوتھائی حصہ پر دے دیتے ہیں اور کبھی چند دس کھجوروں اور جو پر بھی اجرت مقرر کر کے معاملہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طریقہ سے نہ کیا کرو کہ دوسرے کو دے دو یا خالی رکھ چھوڑ دو۔

۳۹۵۹: حضرت اسید بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے بھائی نے اپنی برادری سے کہا کہ رسول کریم صلی

عَلَيْهِ سَلَامٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّىٰ صَلَاحُهُ وَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثَّلْثِ وَ الرَّبْعِ رَوَاهُ أَبُو النَّجَّاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ وَ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۵۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَافِعٍ أَتَوَاجِرُونَ مَخَافِلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَ عَلَى الْأَوْسَاقِ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوا إِذْرَعُوهَا أَوْ أَعِيرُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا خَالَفَهُ الْأَوْرَاقِيُّ فَقَالَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ظَهْمِرِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۵۸: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْرَاقِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ أَتَانَا ظَهْمِرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ تَمَّانَ لَنَا رَافِعًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَقٌّ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي مَخَافِلِكُمْ قُلْتُ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَ الْأَوْسَاقِ مِنَ الثَّمَرِ أَوْ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا إِذْرَعُوهَا أَوْ أَعِيرُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا رَوَاهُ بَكِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعٍ فَجَعَلَ الرَّوَايَةَ لِأَخِي رَافِعٍ۔

۳۹۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ قَالَ

اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے منع فرمایا کہ وہ چیز تم لوگوں کے نفع کی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور فرماں برداری بہتر ہے تمام قاعدوں سے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ نفل ہے۔

۳۹۶۰: حضرت عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اسید بن رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو محافلہ سے ممانعت ہوئی اور محافلہ اس کو کہتے ہیں زمین کو کھیتی کرنے کے لیے کھیتی پردیں اور اس کی پیداوار میں سے ایک حصہ زمین کے عوض مقرر کر لیں۔

۳۹۶۱: حضرت عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یتیم تھا اور میں اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پاتا تھا جس وقت میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا کہ اے باپ (یعنی دادا سے کہا) کہ ہم نے فلاں زمین دو سو درہم کے عوض اجرت پر دی ہے انہوں نے کہا بیٹا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ اللہ عزوجل تم کو دوسرے راستہ سے رزق عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۶۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث شریف سے بخوبی واقف ہوں اصل واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے آپ ص میں ایک دوسرے سے لڑائی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو تم لوگ کھیتوں کو کرایہ اور اجرت پر نہ دیا کرو۔

حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهِ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ رَافِقًا وَامْرَأَةً طَاعَةً وَخَيْرٌ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ۔

۳۹۶۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَلَلْنَا شُعْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَيْدَ بْنَ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ بِالْأَنْصَارِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مَنَعُوا الْمُحَافِلَةَ وَهِيَ أَرْضٌ تُزَعُّ عَلَى بَعْضِ مَا فِيهَا رَوَاهُ عَيْسَى بْنُ سَهْلٍ عَنْ رَافِعٍ۔

۳۹۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانُ جَبَانٌ قَالَ أَبَانُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ سَهْلٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ أَتَى لَيْثُ بْنُ خَجَرٍ جَدِّي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَتَلَفَتْ رَجُلًا وَحَبِجَتْ مَعَهُ لَجَاءَ أَبِي عِمْرَانَ ابْنِ سَهْلٍ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَقَالَ يَا أَبَتَاهُ إِنَّهُ قَدْ أَكْرَبَنَا أَرْضًا ثَلَاثَةَ بِمَاقِي بِرْهَمٍ فَقَالَ يَا بَنِي دَعُ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ يَكْرَاهِ الْأَرْضِ۔

۳۹۶۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا كُنَّا رَجُلَيْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف اس قدر سن لیا کہ کرایہ اور اجرت پر کھیتوں کو نہ دیا کرو اور انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اصل ممانعت کی کیا وجہ تھی؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ثنائی تو درست خیال فرماتے تھے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا مزارعت کا معاملہ یہ ہے لکھنا اس شرط پر کہ بیج اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور کھیت جوتنے اور بونے والے کا زمین کی پیداوار میں سے چوتھائی حصہ ہے۔

۱۸۶۶: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلَى أَنَّ الْبُذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبْعُ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا

باب: امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے جوتنے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ

گزشتہ حدیث سے متعلق باقی مفصل عبارت جو امام نسائی رحمہ اللہ نے علیحدہ باب باندھ کر تحریر فرمائی

يَهْدِي كِتَابُ كِتَابَةِ فُلَانٍ بَنٍ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِ لِفُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ الَّتِي بِمَوْضِعٍ كَذَا فِي مَدِينَةٍ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْأَرْضُ الَّتِي تُعْرَفُ بِكَذَا وَتَجْمَعُهَا حُدُودُ أَرْبَعَةٍ يُحِيطُ بِهَا كُلُّهَا وَاحِدٌ بِلَكَ الْحُدُودِ بِأَسْرِهِ لَزِيْقُ كَذَا وَالثَّانِي وَالثَّالِثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هَذِهِ الْمُحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِحُدُودِهَا الْمُحِيطَةِ بِهَا وَجَمِيعِ حُقُوقِهَا وَبِزَرْعِهَا وَبِأَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيقِهَا أَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَيْءَ فِيهَا مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَةً أَوَّلُهَا مُسْتَهْلٌ شَهْرٌ كَذَا مِنْ سَنَةٍ كَذَا وَآخِرُهَا أَنْبِلَاخُ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةٍ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَرْضِ الْمُحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ الْمُوصُوفِ مَوْضِعُهَا فِيهِ هَذِهِ السَّنَةُ الْمُؤَلَّكَهَ لِي بِهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا كُلِّ مَا أَرَدْتُ وَبَدَأْتُ إِلَى أَنْ أَزْرَعَ لِيهَا مِنْ حَنْظَلَةٍ وَشَعِيرٍ وَسَمَامِمْ وَأُزْرٍ وَأَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلَاءَ وَجَمْصٍ وَلُوبِيَاءَ وَغَدَسٍ وَمَقَالِي وَمَبَا طِيخٍ وَجَزْرٍ وَشَلْجَمٍ

یہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں شخص نے لکھا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اور فلاں کا پوتا ہے اپنی سمدستی کی حالت میں اور اس حالت میں جس وقت اس تمام کاروبار چلنے کے لائق ہیں (یعنی دیوانہ بھنوں اور مریض نہیں ہے) اس کتاب میں یہ مضمون ہے کہ تم نے یعنی زمین کے مالک نے یہاں اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے اپنی تمام زمین جو کہ فلاں گاؤں میں ہے کھیتی کرنے کے لئے مجھ کو وہی اس زمین کا نام و نشان یہ ہے اور اس کی چاروں حدود یہ ہیں (یعنی زمین کا حدود اور بعد اس طرح ہے) اس کی ایک حدود فلاں جگہ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری حد اور چوتھی حد اس طریقہ سے ہے (یعنی چاروں حدود کی مکمل تفصیل درج ہونا چاہیے) تم نے تمام زمین کو جس کی حدود اس کتاب میں درج ہیں جو کہ اس زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اس کے تمام حقوق کے ساتھ یعنی پانی کا حصہ اور ٹہریں اور نالیاں مجھ کو دے دی اور وہ زمین ایک صاف و شفاف میدان ہے نہ تو اس میں درخت موجود ہیں نہ کھیت کہ جس نے مکمل ایک سال کے لئے اس کا معاملہ کیا کہ جس کا آغاز فلاں ماہ کے چاند دیکھتے ہی اور فلاں سنہ سے ہوگا اور اس کا کام فلاں ماہ کے فلاں سنہ کے مکمل ہونے پر ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ میں مذکورہ بالا زمین میں کہ جس کے حدود اور مقام اوپر مذکور ہوئے اس تمام سال میں جس وقت چاہوں گا۔ کھیتی کر لوں

وَفِعْلٍ وَبَصَلٍ وَتُومٍ وَبُقُولٍ وَرَبَاجِينَ وَغَيْرِ
ذَلِكَ مِنْ جَمِيعِ الْغَلَّاتِ شِئَاءً وَصَيِّفًا يَبْزُورُكَ
وَبَذْرُكَ وَجَمِيعُهُ عَلَيْكَ ذُرِّيٌّ عَلَى أَنَّ اتَّوَلَّى
ذَلِكَ بِيَدِي وَبِمَنْ أَرَدْتُ مِنْ أَغْوَانِي وَأَجْرَانِي
وَبَقَرِي وَآدَوَانِي وَآلِي زِرَاعَةِ ذَلِكَ وَعِمَارَتِهِ
وَالْعَمَلِ بِمَا فِيهِ تَمَازُةً وَمُصْلَحَتُهُ وَكَرَابُ آرِيهِ
وَتَنْقِيَةُ حَشَبِهَا وَسَفْيَ مَا يُحْتَاجُ إِلَى مَقِيهِ
مِمَّا زُرِعَ وَتَسْمِيدُ مَا يُحْتَاجُ إِلَى تَسْمِيدِهِ وَ
خَفْرِ سَوَافِيهِ وَأَنْهَارِهِ وَاجْتِنَاءِ مَا يُجْتَنَى مِنْهُ
وَالْقِيَامِ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهِ وَدِيَامَةِ
مَا يُدَاسُ مِنْهُ وَتَذْرِيبِهِ بِتَفْقِيكَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ
ذُرِّيٌّ وَأَعْمَلُ فِيهِ بِيَدِي وَأَغْوَانِي ذُوْنَكَ عَلَى أَنَّ
لَكَ مِنْ جَمِيعِ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ
كُلِّهِ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ الْمَوْصُورَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ
مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَلَكَ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهِ بِحِطِّ
أَرْضِكَ وَشِرْبِكَ وَبَذْرِكَ وَتَفْقِيكَ وَلِي الرُّبْعُ
الْبَاقِي مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ بِزَرَاعَتِي وَحَمْلِي وَلِبَاسِي
عَلَى ذَلِكَ بِيَدِي وَأَغْوَانِي وَذَلَعْتُ إِلَى جَمِيعِ
أَرْضِكَ هَذِهِ الْمَعْدُرْدَةَ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ
حَقُوقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَقَبَضْتُ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنْكَ يَوْمَ
كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا لِقَاصَرِ جَمِيعِ
ذَلِكَ فِي يَدِي لَكَ لَا مِنْكَ لِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ
وَلَا دَعْوَى وَلَا طَلَبَةَ إِلَّا نَهْيُهُ الْمَزَارَعَةَ
الْمَوْصُورَةَ فِي هَذِهِ الْكِتَابِ فِي هَذِهِ السَّنَةِ
الْمُسَمَّاةِ فِيهِ فَإِذَا انْقَضَتْ لَذَلِكَ كُلُّهُ مَرْدُودٌ
إِلَيْكَ وَإِلَى يَدِكَ وَلَكَ أَنْ تُخْرِجَنِي بَعْدَ انْقِضَائِهَا
مِنْهَا وَتُخْرِجَهَا مِنْ يَدِي وَبَدْ كُلِّ مَنْ صَارَتْ لَهُ

گیہوں، دھان، کپاس، کھجوریں، بنزیاں، چنا، لوبیا یا مسور، کھیرے،
گلزی، خربوزہ، گاجریا، شلغم، مولی یا پیاز، لہسن یا ساگ، تیل، پھل وغیرہ
جو غلہ ہو جائے یا گرمی میں مگر تمہارے بیج سے ترکاری کا ہو یا غلہ کا تمام
بیج وغیرہ تمہارے اوپر ہے میرا کام تو صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا
جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا اپنے مزدوروں سے کھیتی کرنے
کے لئے جو تیل اور مل ہو گا وہ میری جانب سے ہے میں زمین میں کھیتی
کروں گا اور میں اس کو کھیتی سے آباد کروں گا جس طریقہ سے زمین
میں پیداوار ہو اور میں زمین کو ٹھیک ٹھاک کروں گا اور میں زمین کو
درست کروں گا اور جو کھیتی ایسی ہو جس کو پانی سے سیراب کرنے کی
ضرورت ہو تو میں اس کو پانی سے سیراب کروں گا اور جو زمین کھاد کی
ضرورت مند ہے میں اس کو کھاد دوں گا اور جو نہریں اور نالیاں ضروری
ہیں میں ان کو کھود ڈالوں گا اور جو پھل پکنے کے لائق ہے میں اس کو
منتخب کروں گا اور جو پھل کاٹ ڈالنے کے لائق ہے میں اس کو کاٹ
ڈالوں گا اور اس کو اڑا کر صاف کروں گا لیکن ان تمام باتوں پر جو کچھ
خرچہ ہو گا وہ تمہارا ہے لیکن کام اور محنت میری جانب سے ہے اس شرط
پر کہ جو کہ اللہ عزوجل ان تمام کاموں کے بعد اس زمانے میں کہ جس
کہ اوپر بتا کر ہوا شروع سے لے کر آخر تک دلاوے اس میں سے تین
چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچ کے عوض تمہاری ہے اور ایک
چوتھائی میری ہے۔ میری کھیتی اور کام اور محنت کے عوض جو میں اپنے
ہاتھ سے انجام دوں گا اور میرے لوگ (یعنی میرے متعلقین انجام
دیں گے) یہ تمام زمین کہ جس کی حدود اس کتاب میں موجود نہیں مع
تمام حقوق اور منافع کے تم نے مجھ کو دے دی اور میں نے ان تمام پر
فلاں دن فلاں ماہ سے قبضہ کر لیا اب یہ تمام زمین مع نفع اور حقوق
میرے قبضہ میں آگئی ہے لیکن وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے اس میں
سے کوئی شے اور نہ مجھے اس زمین سے کسی کا دعویٰ یا مطالبہ ہے لیکن
صرف کھیتی کرنے کا کہ جس کا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی مقرر
سال تک کہ جس کا اوپر بتا کر ہوا اور پھر اس زمانہ کے گزرنے کے بعد

فِيهَا بَدْءٌ بِسَبِيٍّ أَقَرَّ فَلَانٌ وَفَلَانٌ وَتُحِبُّ هَذَا
الْكِتَابَ نُسَخَتَيْنِ۔

تمہاری زمین تمام کی تمام تم کو ملے گی اور تمہارے قبضہ میں جائے گی
اور تم کو اختیار ہے کہ زمانہ گزرنے کے بعد مجھ کو اس زمین سے بے دخل
کر دو یا اس شخص کو جو کہ میری وجہ سے عمل دخل رکھتا ہے اقرار کیا اس
مضمون کا کہ فلاں اور فلاں نے (اس جگہ دونوں فریق کے دستخط نشان
انگوٹھا یا نمبر وغیرہ ہونا چاہیے) اور اس کی دو نقول تحریر ہوں گی۔ ایک
نقل زمین کے مالک کے پاس دے گی اور دوسری نقل زمین لینے
والے کے پاس رہے گی۔

باب: ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں
منقول ہیں

۳۹۶۳: حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن میرین
بیہودہ فرماتے تھے کہ زمین کی حالت ایسی ہے کہ جس طریقہ سے
مضاربت کا مال تو جو بات مضاربت کے مال میں درست ہے تو وہ
زمین کے سلسلہ میں بھی جائز ہے اور مضاربت کے سلسلہ میں جو بات
درست نہیں تو وہ بات زمین میں بھی درست نہیں ہے اور وہ فرماتے
تھے کہ میری رائے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی
تمام زمین کاشت کار کے حوالہ کرے اس شرط کے ساتھ کہ وہ خود اور
اس کے اہل و عیال اور متعلقین محنت کریں گے لیکن خرچہ اس کے ذمہ
لازم نہیں وہ تمام کا تمام زمین کے مالک کا ہے۔

۳۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں
کے درخت سپرد کر دیئے اور ان کو زمین بھی دے دی کہ تم محنت
کر و اپنے خرچہ سے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو آدھا ہمارا
ہے۔

۳۹۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے درخت اور زمین اس شرط پر
سپرد کر دی کہ وہ ان میں اپنے خرچہ سے محنت کریں اور اللہ کے
رسول (ﷺ) کے لئے اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ہوگا۔

۱۸۶۷: كُرُ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي
الْمُزَارَعَةِ

۳۹۶۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنَا
إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ
يَقُولُ الْأَرْضُ عِنْدِي بِطُلٍّ مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمَّا
صَلَحَ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَحَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ
يَصْلَحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلَحْ فِي الْأَرْضِ
قَالَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَذْكَعَ أَرْضَهُ إِلَى الْأَعْيَانِ
عَلَى أَنْ يَعْمَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَخْوَانِهِ وَبَقَرِهِ
وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُونَ النِّفْقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ
الْأَرْضِ۔

۳۹۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ ذَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى
أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
شَطْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۳۹۶۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ
عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ

نَحْلَ خَيْرَ وَارْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا بِأَمْوَالِهِمْ
وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ قَمَرَتِهَا۔

۳۹۶۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْكَلْبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ
يَقُولُ كَانَتْ الْمَزَارِعُ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَلَى أَنْ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى رَبِّ السَّافِي مِنَ
الزَّرْعِ وَطَائِفَةٌ مِنَ التَّنِّ لَا أَقْرَى كَمْ هُوَ۔

۳۹۶۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا شَرِيكَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ
كَانَ عُمَايَ يَزْرَعَانِ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ وَأَبُو
شَرِيكُهُمَا وَعَلَقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُفْتَرَانِ۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
الْجَزْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
إِنَّ خَيْرَ مَا أَنْتُمْ صَائِعُونَ أَنْ يُوَاجِرَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ
بِالذَّهَبِ وَالْوَرْدِ۔

۳۹۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهِمَا كَانَا لَا يَرْتَانِ
بِأَسَا بِاسْتِجَارِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ۔

۳۹۷۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ أَعْلَمْ
شَرِيحًا كَانَ يَقْضَى فِي الْمَضَارِبِ إِلَّا بِقَضَاءِ يَنْ
كَانَ رَبَّنَا قَالَ لِلْمَضَارِبِ يَنْتَكَ عَلَى
مُصِيبَةٍ تُعَذِّبُهَا وَرَبَّنَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ
يَنْتَكَ أَنْ أَمِينَكَ خَائِنٌ وَلَا فَيْعِنَهُ بِاللَّهِ مَا
خَانَكَ۔

۳۹۶۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیداوار جو منڈیر (پانی کی نالیوں) پر ہو اور کچھ گھاس کہ جس کی مقدار کا علم نہیں ہے زمین کے مالک کو ملے گا۔

۳۹۶۷: حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا تھائی اور چوتھائی پر بٹائی کرتے تھے اور میں ان دونوں کا شریک اور حصہ دار تھا اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم تھا لیکن وہ حضرات کچھ نہیں فرماتے تھے۔

۳۹۶۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بہتر ہے جو تم لوگ (عمل) کرتے ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اجرت پر دیتے ہیں۔

۳۹۶۹: حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما بخمر زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینے کو برا نہیں خیال فرماتے تھے۔

۳۹۷۰: حضرت محمد بن یونس نے کہا کہ حضرت شریح بن یونس (جو کہ کوفہ کے قاضی تھے) وہ مضاربت کرنے والے کے سلسلہ میں دو طرح سے حکم فرمایا کرتے تھے کبھی تو وہ مضارب کو فرماتے کہ تم اس مصیبت پر گواہ لاؤ کہ تم جس کی وجہ سے معذور ہو اور ضمان ادا نہ کرنا پڑے اور کبھی مال والے سے کہتے کہ تم اس بات پر گواہ لاؤ کہ مضارب نے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی تم اس سے حلف لے لو اس نے اللہ عز و جل کی کوئی کسی قسم کی خیانت نہیں کی۔

۱۸۶۸: باب عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا
بَأْسَ بِاجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ
طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِاجَارَةِ
الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ إِذَا دَفَعَ
رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ
بِذَلِكَ كِتَابًا كَتَبَ هَذَا كِتَابُ كَتَبَهُ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ
مَلُوعًا مِنْهُ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَّازٍ أَمْرُهُ لِفُلَانِ بْنِ
فُلَانٍ إِنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ مُسْتَهْلًا شَهْرًا كَذَا مِنْ سَنَةِ
كَذَا عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَضَعًا جَيَادًا وَزَنَ سَبْعَةَ
قِرَاضًا عَلَى تَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ عَلَى أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا مَا شِئْتُ مِنْهَا كُلَّ مَا
أَرَى أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَأَنْ أَصْرِفَهَا وَمَا شِئْتُ مِنْهَا فِيمَا
أَرَى أَنْ أَصْرِفَهَا فِيهِ مِنْ صُنُوفِ التِّجَارَاتِ
وَأَخْرَجَ بِهَا شِئْتُ مِنْهَا حَتَّى يَشْتِيَ وَيَبِيعَ مَا أَرَى
أَنْ أَتَبِعَهُ مِمَّا أَشْتَرِيَهُ بِتَقْدِيرِ رَأْيِي أَمْ بِنَيْبَتِي وَبِعَيْنِ
رَأْيِي أَمْ بِعَرْضِي عَلَى أَنْ أَعْمَلَ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ
كَلِمَةً يَرَاهِي وَأُرِجِلَ فِي ذَلِكَ مَنْ رَأَيْتُ وَكُلُّ مَا
رَزَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ يَغْتَدِرُاسِي
الْمَالِ الَّتِي دَفَعْتَهُ الْمَذْكُورَ إِلَيَّ الْمُسَمَّى مَبْلُغُهُ
فِي هَذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ نِصْفَيْنِ لَكَ
مِنْهُ النِّصْفُ بِحَقِّ رَأْسِ مَالِكَ وَلِيَ فِيهِ النِّصْفُ
تَامًا بِعَمَلِي فِيهِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ وَضِيعَةٍ فَلَعَلِّي
رَأْسِ الْمَالِ فَقَبِضْتُ مِنْكَ هَذِهِ الْعَشْرَةَ آلَافٍ
دِرْهَمٍ الْوَضْعَ الْجَيَادَ مُسْتَهْلًا شَهْرًا كَذَا فِي سَنَةِ

باب: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالی زمین کو
سونے چاندی کے عوض اجرت پر دینے میں کوئی
برائی نہیں

جو شخص کسی کو کچھ مال مضاربت پر دے دے تو اس کو چاہیے
کہ وہ اس کو تحریر اور قلم بند کرائے اور وہ اس طریقہ سے لکھے کہ یہ وہ تحریر
ہے کہ جس کو کہ فلاں نے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے بخوشی لکھا ہے
اور بحالت صحت لکھا ہے اور اس حالت میں جو کہ فلاں کے لیے اور
فلاں کا لڑکا ہے تم نے مجھ کو دیئے فلاں ماہ فلاں سنہ کے شروع ہوتے
ہی دس ہزار درہم جو کہ کھرے اور ہر طریقہ سے درست تھے۔ ہر ایک
دس درہم سات مثقال وزن کے ہیں بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ
میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کروں گا
اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم سے خریدوں گا اور اس
کو میں خرچ کروں گا (یعنی دوسرے درہم یا دیناروں سے بدل لوں
گا) اور خرچ کروں گا جس جگہ میں مناسب خیال کروں گا اور میں جس
تجارت میں چاہوں گا اور جس جگہ مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں
وہاں پر لے جاؤں گا اور میں جو مال خریدوں گا اس کو نقد یا ادھار جس
طرح سے مناسب سمجھوں گا وہاں پر فروخت کروں گا اور مال کی قیمت
میں نقد رقم لوں گا یا دوسرا مال لوں گا ان تمام باتوں میں میں اپنی رائے
کے مطابق عمل کروں گا اور جس کو چاہوں گا میں اپنی جانب سے وکیل
کروں گا پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے بعد جو تم
نے مجھ کو دیا ہے اور جس کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے آدھا آدھا
ہم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم کو آدھا نفع تمہارے مال کے عوض ملے گا
اور مجھ کو آدھا نفع میری محنت کے عوض ملے گا اگر تجارت میں کسی قسم کا
نقصان ہو تو وہ تمہارے مال کا ہوگا اس شرط پر کہ یہ دس ہزار درہم
خالص اور صحیح و سالم جو کہ میں نے اپنے قبضہ میں کیے فلاں ماہ کے
شروع سے فلاں سنہ میں اور یہ مال بطور قرض مضاربت کے ان تمام

شرائط پر جو اس کتاب میں مذکور ہوئیں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اقرار کیا فلاں اور فلاں نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب کرنے والا قرض کا معاملہ نہ کرے تو کتاب میں اس طرح سے لکھے کہ تم نے مجھ کو قرض پر دینے سے منع کیا ہے اور ادھار خریدنے اور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

باب: تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی

صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں فلاں فلاں کی شرکت کا بیان ہے اور ان کے احوال صحت اور ہوش و حواس کی درستگی اور معاملہ کے جواز میں یہ تینوں شخص شریک ہوئے ہیں۔ شرکت عنان کے طور سے نہ کے بطور معاوضہ کے تیس ہزار درہم میں جو کہ تمام کے تمام عمدہ اور ٹھیک ہیں اور ہر ایک دس ہزار درہم سات مثقال وزن کے ہیں اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درہم ہیں ان تمام کو تینوں نے ملا دیا تو مل کر تمام تیس ہزار درہم ہوئے ان تینوں کے ہاتھ میں ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ تمام محنت کریں اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسرے کی امانت ادا کرنے کی نیت سے اور تمام مل کر خرید لیں مال کو اور جس مال کو دل چاہے نقد خرید لیں اور جس کی دل چاہے ادھار خریداری کر لیں اور چاہے جس طرح کا کاروبار کریں اور ہر ایک شخص ان میں سے بغیر دوسرے کی شرکت کے جو دل چاہے نقد یا ادھار خرید لے ان تمام رقم میں تینوں شریک مل کر ایک ساتھ معاملہ کر لیں یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ تمام کے تمام مل کر انجام دے لیں۔ وہ تمام کا تمام سب لوگوں پر لازم اور نافذ ہوگا اور معاملہ کرنے والے پر بھی لاگو ہوگا اور اس کے دونوں ساتھیوں پر بھی لاگو اور نافذ ہوگا اور جو شخص تنہا معاملہ کرے گا تو وہ بھی اس کے اوپر اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لازم ہوگا غرض یہ کہ ہر ایک معاملہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ معاملہ تمام لوگوں پر نافذ ہوگا۔ چاہے ایک شخص کا معاملہ کیا ہو یا تمام حضرات کا

كَذَا وَصَارَتْ لَكَ فِي يَدَيَّ قِرَاضًا عَلَى الشَّرْطِ
نُشْرَكِي فِي هَذَا الْكِتَابِ الْفُلَانُ وَالْفُلَانُ
وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُطْلِقَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ وَيَبِيعَ
بِالنِّسْبَةِ كَتَبَ وَقَدْ نَهَيْتَنِي أَنْ أَشْتَرِيَ وَأَبِيعَ
بِالنِّسْبَةِ۔

۱۸۶۹: شَرَكَةُ عَنَانٍ بَيْنَ

ثَلَاثَةٍ

هَذَا مَا اشْتَرَكَا عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي
صِحَّةٍ عَقُولِهِمْ وَجَوَازِ أَمْرِهِمْ اشْتَرَكُوا شَرَكَةً
عَنَانٍ لَا شَرَكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِينَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ وَضَعًا جَدًّا وَزَنَ سَبْعَةَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
عَشْرَةَ أَلْفٍ دِرْهَمٍ خَلَطُوا جَمِيعًا فَصَارَتْ
هَذِهِ الثَّلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي أَيْدِيهِمْ مَخْلُوطَةً
بِشَرَكَةٍ بَيْنَهُمْ أَلَلًا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا فِيهِ بِتَقْوَى
اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَى كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَ يَشْتَرُونَ جَمِيعًا بِذَلِكَ وَبِمَا رَأَوْا
بِمَنْ أُمِيرَةٍ أَوْ بِالنَّقْدِ وَ يَشْتَرُونَ بِالنِّسْبَةِ عَلَيْهِ مَا
رَأَوْا أَنْ يَشْتَرُوا مِنْ أَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَأَنْ يَشْتَرِيَ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى حِدَّتِهِ دُونَ صَاحِبِهِ بِذَلِكَ
وَبِمَا رَأَى مِنْهُ مَا رَأَى أُمِيرَةً أَوْ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا رَأَى
أُمِيرَةً أَوْ عَلَيْهِ بِالنِّسْبَةِ يَعْمَلُونَ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ
مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا وَ يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُفْرَدًا
بِهِ دُونَ صَاحِبِهِ بِمَا رَأَى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي
ذَلِكَ كُلِّهِ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِهِ
فِيمَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَفِيمَا انْفَرَدُوا بِهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ دُونَ الْآخَرِينَ لِمَا لَزِمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
فِي ذَلِكَ مِنْ قَلِيلٍ وَ مِنْ كَثِيرٍ فَهَوَ لَا زِمَ لِكُلِّ وَاحِدٍ

معاملہ کیا ہوا ہو پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے تین حصہ کر کے تمام شرکاء پر تقسیم ہوگا اور اس میں جو کچھ نقصان ہوگا تو وہ تمام لوگوں پر تقسیم ہوگا تہائی تہائی اس المال کے بموجب۔ اس کتاب کے تین حصے کیے گئے (یعنی تین کاپی اس مضمون کی کی جائے اور) ایک ایک کاپی ایک ہی عبارت اور الفاظ کا ہر ایک شریک کو دیا گیا تاکہ بطور ثبوت اور سند کے وہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس بات پر فلاں فلاں نے اقرار کیا اور فلاں فلاں نے یعنی تینوں شرکاء نے۔

مَنْ صَاحِبُهُ وَمَوْءَاَجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَمَا رَزَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرَبِحٍ عَلَى رَأْسِ مَا لَهُمْ الْمُسْتَمْتَلِقَةُ فِي هَذَا الْكِتَابِ لَهُوَ بَيْنَهُمُ الثَّلَاثُ وَمَا كَانَ فِي ذَلِكَ مِنْ رَضِيْعَةٍ وَتَبَعَةٍ لَهُوَ عَلَيْهِمُ الثَّلَاثُ عَلَى قَسْرِ رَأْسِ مَا لَهُمْ وَقَدْ كُتِبَ هَذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِالْفَاطِ وَاحِدَةٌ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ فَلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ وَثَبَتَتْ لَهٗ أَكْثَرُ فَلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ۔

شرکت کی اقسام:

شرکت کی اقسام مذکورہ بالا حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں واضح رہے کہ شریعت میں شرکت کی چار اقسام ہیں نمبر ۱ شرکت مفادضہ اس شرکت میں دونوں شرکاء برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں یعنی سرمایہ اور منافع دونوں کا برابر برابر ہوتا ہے اور اس شرکت میں ہر ایک شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے: اما مفادضہ ان نعمت ومالہ و کفالتہ و تساویا مالا تصح بہ الشریکۃ و کذا ربجا و تصرفا و دینا در مختار ص ۴۹۲ ج ۳۔ حدیث شریف میں اس شرکت کو باعث برکت فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((فاوضوا بانه اعظم للبرکۃ عینی)) شرح ہدایہ ص: ۹۵۰ ج ۲۔ (قدیم مطبع کلاں سائز) دوسری شرکت شرکت عنان ہے۔ اس شرکت میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی اور اس میں اگر بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں نہ ہو یا ایک شریک کا مال زائد ہو اور دوسرے کا کم ہو لیکن منافع دونوں کا برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہو اور منافع میں برابر ہی نہ ہو یا ایسی صورت ہو کہ ایک شریک کی رقم ہو اور دوسرے شریک کی اشرفی یا سونا ہو ہر طرح درست ہے۔ ولذا تصحیح مع التفاضل فی المال دون ابکہ و عکہ و ببعض المال دون بعض وبخلاف الجنس کدنا نیر من احدهما و دراهم من الآخر و بخلاف الوصف ابیض۔۔۔۔۔ رد المحتار ص: ۴۹۱ ج ۳ اور شرکت کی تیسری قسم شرکت صنائع ہے اس کو شرکت تکمیل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں فرم یا کمپنی کے طرز پر کاروبار تجارت کرتا ہوتا ہے اور چند ہم پیشہ صاحب صنعت و حرفت اپنے روپیہ کو مشترک طور پر چلاتے ہیں اور نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ و اما تقبل و تمثی شرکتہ صنایع و اعمال و ابدان ان اتفق صانعان او خیاطان و صباغ (در مختار ص ۴۷۹ ج ۳ کتاب شرکت) شرکت وجوہ: یہ شرکت کی چوتھی قسم ہے جس میں چند افراد بغیر کسی سرمایہ کے مساوی عمل و محنت پر شرکت کرتے ہیں اور تجارتی نوعیت کے ادارہ، کمپنی اور فرم میں خرید و فروخت اور نفع و نقصان میں برابر کے درجہ کے شریک ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرکت کے لئے مال ہو: لازم نہیں ہے بلکہ متعلقہ افراد اپنے ذاتی اثر و رسوخ کی بنیاد پر شرکت کرتے ہیں۔ و اما وجوہ ان عقداہما ان یشتريا

بوجوہہما ای بسبب و جاہتہما و یباعا ہما حصل بالبیع و یدفعان منہ ثمن ما اشتر بالسنۃ

۱۸۷۰: بَابُ شِرْكَةِ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ
عَلَى مَذْهَبٍ مِّنْ يُجَبِّدُهَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا

بِالْعُقُودِ

هَذَا مَا اشْتَرَكْتُمْ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ
بَيْنَهُمْ شِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ فِي رَأْسِ مَالٍ جَمْعُوهُ
بَيْنَهُمْ مِنْ صَنْعٍ وَاحِدٍ وَتَقْدِيرٍ وَاحِدٍ وَخَلْطُوهُ
وَصَارَ فِي أَيْدِيهِمْ مُتَعَرِّجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ
بَعْضٍ وَمَالٌ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ وَحَقُّهُ
سَوَاءٌ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا فِي ذَلِكَ كَيْلَهُ وَفِي كُلِّ قَلِيلٍ
وَكَثِيرٍ سَوَاءٌ مِنَ الْمَبَائِعَاتِ وَالْمَتَاجِرَاتِ نَقْدًا أَوْ
نَسِئَةً بَيْعًا وَهَبَاءً فِي جَمِيعِ الْمَعَامَلَاتِ وَفِي
كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا وَ
يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى الْفِرَادَةِ بِكُلِّ مَا رَأَى
وَ كُلِّ مَا يَدَّأِلُهُ جَائِزٌ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى اللَّهِ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا
الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمِنْ قَبْلِ لَهْوٍ لَزِمَ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسْتَقِيمِينَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ
وَعَلَى أَنْ جَمِيعُ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ
الْمُسْتَعَاةِ لَهُ وَمَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا
عَلَى حِدَّتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَرَبْحٍ لَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا
بِالسَّوِيَّةِ وَمَا كَانَ لِيَهَا مِنْ تَقْصِيصٍ لَهُوَ عَلَيْهِمْ
جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَلَقَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
الْمُسْتَقِيمِينَ فِي هَذَا الْكِتَابِ مَعَهُ وَكِيلَهُ فِي

باب: چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز
سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ ارشاد
خداوندی ہے: ”اے ایمان والو! تم لوگ وعدوں کو
پورا کرو

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے اعتبار سے فلاں اور فلاں
اور فلاں بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے اس مال میں کہ
جس کو کہ تمام حضرات نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا سکہ کا اور اس کو
ملا دیا اور تمام کے قبضہ میں مل کر آگیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں
جاتا اور تمام مال اور حصہ برابر ہے اس شرکت پر تمام مل کر محنت
کریں اس میں اور اس کے علاوہ میں چاہے کم ہو یا زیادہ ہر
طرح کے معاملے چاہے وہ نقد ہوں یا ادھار خرید و فروخت جو
لوگ کرتے ہیں تمام مل کر لیکن ہر ایک کا معاملہ اس کے شرکاء پر
جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے اعتبار سے کسی شریک پر
حق یا قرض لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے کہ جن کا نام اس
کتاب میں ہے اور جو اللہ عز و جل تمام کے تمام شرکاء یا کسی
ایک شریک کو نفع عطا فرمائے یا اس کا سرمایہ بچ جائے وہ تمام
شرکاء کے درمیان تقسیم کر لی جائے گی اور جو نقصان ہو گا وہ بھی
تمام پر ہو گا برابر برابر اور ان چار آدمیوں میں سے ہر ایک
نے دوسرے کو اپنے ساتھیوں میں سے جس کے نام اس کتاب
میں لکھے ہیں اپنا وکیل بنایا۔ ہر ایک کی حق کے مطالبے کے لئے
اور جھگڑا کرنے کے لئے اور قبض الوصول کرنے کے لئے جو
کچھ مطالبہ کر کے کوئی اس کا جواب دینے کے لئے اور اس کو
وصی بنایا اپنا اس شرکت میں اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضوں
کے ادا کرنے کے لئے اور وصیت پوری کرنے کے لئے اور ہر
ایک نے ان چاروں میں دوسرے کے تمام کام قبول کیے جو کہ
اس کو دیئے گئے ان تمام باتوں پر فلاں فلاں اور فلاں نے

اقرار کیا۔

الْمُطَالَبَةُ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَصَةُ لَهُ وَ قَبْضُهُ وَفِي خُصُومَةٍ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالَبُهُ بِحَقٍّ وَجَعَلَهُ وَصِيَّةً لِي خَرَجِيهِ مِنْ بَعْدِ وَقَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ دِيُونِهِ وَالْفَادِ وَصَايَاهُ وَقَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كَلِّهِ أَلَوْ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ۔

۱۸۷۱: بَابُ شَرِكَةِ

الْأَبْدَانِ

باب: شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع)

سے متعلق

۳۹۷۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعُمَارُ وَ سَعْدُ يَوْمَ بَدْرٍ لِقَاءِ سَعْدٍ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِءْ أَنَا وَلَا عُمَارُ بِشَيْءٍ۔

۳۹۷۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عِبْدَتَيْنِ مُتَفَارِضَتَيْنِ كَتَبَ أَحَدُهُمَا قَالَ جَائِزٌ إِذَا كُنَّا مُتَفَارِضَتَيْنِ بِقَضَى أَحَدُهُمَا عَنِ الْآخَرِ۔

۱۸۷۲: تَفَرُّقُ الشُّرَكَاءِ عَنْ شَرِكِهِمْ

هَذَا كِتَابُ عَمَلِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ بَيْنَهُمْ وَأَلَوْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ لِي صِحَّةٌ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِ اللَّهِ جَرَتْ بَيْنَنَا مُعَامَلَاتٌ وَ مُتَاجِرَاتٌ وَ أَشْرِيَةٌ وَ بَوُوعٌ وَ خُلُقَةٌ وَ شَرِكَةٌ فِي أَمْوَالٍ وَفِي أَنْوَاعٍ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ وَ قُرُوضٍ وَ مُصَارَفَاتٍ وَ وَقَائِعٍ وَ أَمَانَاتٍ وَ سَفَاحِجٍ وَ

۳۹۷۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ شریک ہوئے کہ جو بھی ہم لوگ کمائیں گے (یعنی مشرکین اور کفار کا مال یا ان کے قیدی وغیرہ سب کو) ہم سب آپ س میں تقسیم کر لیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو پکڑ کر لائے اور مجھ کو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں ملا۔

۳۹۷۲: حضرت زہری نے بیان کیا کہ دو غلام شریک ہوں وہ شرکت معاوضہ کے طور سے شریک ہوں پھر ان میں سے ایک شخص بدل کتابت کرے تو یہ جائز ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی جانب سے ادا کرے گا۔

باب: شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسول

یہ تحریر جو کہ فلاں فلاں اور فلاں نے لکھی ہے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اقرار کیا ہے اس کتاب میں اس تمام لکھے ہوئے کا اپنی صحت اور تندرستی اور اس کام کے جواز میں کہ ہم چاروں کے درمیان معاملات اور تجارت اور خرید و فروخت اور ہر ایک قسم کا اموال اور ہر ایک قسم کے معاملات اور قرضوں اور اخراجات اور امانات نیز ہنڈیوں، مضاربہ، عاریتوں، قرضوں اور اجاروں اور

مزارعتوں اور کرایوں میں جاری تھیں اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا۔ ہر ایک شرکت اور ملاپ کو ہر ایک مال اور معاملہ میں اب تک جاری تھی سب کو ہم نے نسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک نوع کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اس کی حد اور مقدار اور جو بیج اور صحیح تھا اس کو دریافت کر لیا اور ہر ایک شریک نے اپنا کھل حق وصول کر کے اسے قبضہ اور تصرف میں کر لیا۔ اب ہمارے میں سے کسی کو ساتھی کی جانب تین کے نام اس تحریر میں درج ہیں یا اس کی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسرے کی جانب کوئی دعویٰ اور مطالبہ نہیں رہا۔ اس لیے کہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے قبضہ اور ہاتھ میں کر لیا اس کا فلاں فلاں نے اقرار کیا۔

مُضَارَبَاتٍ وَ عَوَارِيٍّ وَ ذِيُونٍ وَ مَوَاجِرَاتٍ وَ
مُزَارَعَاتٍ وَ مُوََاكِرَاتٍ وَ إِنَّا تَنَاقَضْنَا عَلَى
التَّرَاضِيِّ مِنَّا جَمِيعًا بِمَا لَعَلْنَا جَمِيعَ مَا كَانَ بَيْنَنَا
مِنْ كُلِّ شَرِكَةٍ وَمِنْ كُلِّ مُخَالَطَةٍ كَانَتْ جَرَتْ
بَيْنَنَا فِي نَوْعٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْمُعَامِلَاتِ وَ لَسَخْنَا
ذَلِكَ كُلَّهُ فِي جَمِيعِ مَا جَوَى بَيْنَنَا فِي جَمِيعِ
الْأَنْوَاعِ وَالْأَصْنَافِ وَبَيْنَنَا ذَلِكَ كُلَّهُ نَوْعًا نَوْعًا
وَ عَلِمْنَا مَبْلَغَهُ وَ مُنْتَهَاهُ وَ عَرَفْنَاهُ عَلَى حَقِّهِ
وَ صَدَقَهُ فَاسْتَوَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ
ذَلِكَ أَجْمَعَ وَ حَصَرَ فِي يَدِهِ فَلَمْ يَبْقَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا
قَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا
الْكِتَابِ وَلَا قَبْلَ أَحَدٍ بِسَبِيهِ وَلَا بِاسْمِهِ حَقٌّ وَلَا
دَعْوَى وَلَا حِلَّةٌ لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا قَدْ اسْتَوَى
جَمِيعَ حَقِّهِ وَ جَمِيعَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ كُلِّهِ
وَ حَصَرَ فِي يَدِهِ مَوْلًى أَوْ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ
وَفُلَانٌ۔

١٨٤٣: تَفَرَّقَ الرَّوَّاحِينَ عَنْ

مَزَاوَجَتَهُمَا

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ سَهْنًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا إِلَّا يَفْقِيَا حَدُودَ اللَّهِ فَإِنْ حِفْتُمْ إِلَّا يَفْقِيَا حَدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيَمَا اتَّفَقَتْ بِهِـ

هَذَا كِتَابُ كِتَبَةِ فُلَانَةَ بِنْتِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فِي
صَحْةٍ مِنْهَا وَجَوَازِ أَمْرِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
إِنِّي كُنْتُ زَوْجَةً لَكَ وَكُنْتُ دَخَلْتُ بِي فَأَلْقَيْتُ
إِلَيَّ ثُمَّ إِنِّي كَرِهْتُ صُحْبَتَكَ وَأَحْبَبْتُ مُفَارَقَتَكَ
عَنْ غَيْرِ اضْطِرَارٍّ مِنْكَ بِي وَلَا مَنِيْعِي لِحَقِّي وَاجِبٌ

باب: شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی

۲۷۶

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم لوگوں کے لئے خواتین کو دیا ہوا (مال) واپس لے لینا درست نہیں ہے مگر جس وقت دونوں ڈریں قانون خداوندی سے کہ ٹھیک نہ رکھ سکیں گے پھر جس وقت ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دے کر اپنے کو چھڑا لے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں عورت نے لکھا جو کہ فلاں کی لڑکی ہے اور وہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی صحت کی حالت اور تصرف کے جواز میں جو کہ فلاں کا لڑکا ہے میں تمہاری بیوی تھی اور تم نے مجھ سے ہم بستری کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تمہاری صحبت بُری معلوم ہوئی اور میں نے تجھ سے الگ ہونا گوارا کیا تم نے مجھ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا اور نہ تم نے میرے حق

لِي عَلَيْكَ وَإِنِّي سَأَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا أَنْ لَا نَقِيمَ
 حُدُودَ اللَّهِ أَنْ تَخْلَعَنِي فَنَيْتَنِي مِنْكَ بِطَلِيقَةٍ
 بِجَمِيعِ مَا لِي عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا
 دِينَارًا جَيَادًا مَنَاقِيلَ وَبِكَذَا وَكَذَا دِينَارًا جَيَادًا
 مَنَاقِيلَ أَعْطَيْتُكُمَا عَلَى ذَلِكَ سِوَى مَا فِي
 صَدَاقِي فَقَعَلْتَ الَّذِي سَأَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلَقْتَنِي
 بِطَلِيقَةٍ بَائِنَةٍ بِجَمِيعِ مَا كَانَ بَقِيَ لِي عَلَيْكَ مِنْ
 صَدَاقِي الْمُسَمَّى مَبْلُغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ
 وَبِالذَّانِبِ الْمُسَمَّى فِيهِ سِوَى ذَلِكَ فَقَبِلْتُ ذَلِكَ
 مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ مُحَاطَتِكَ إِيَّايَ بِهِ
 وَمُخَاطَبَةً عَلَى قَوْلِكَ مِنْ قَبْلِ تَصَادُرِنَا عَنْ
 مُطِيقِنَا ذَلِكَ وَذَلَعْتُ إِلَيْكَ جَمِيعَ هَذِهِ الذَّانِبِ
 الْمُسَمَّى مَبْلُغَهَا فِي هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي خَالَعَتَنِي
 عَلَيْهَا وَالْهَيْئَةُ سِوَى مَا فِي صَدَاقِي لَبِصْرُ بَائِنَةٍ
 مِنْكَ مَالِكَةً لَا مَرِي بِهَذَا الْخُلْعِ الْمُوصُوفِ أَمْرُهُ
 فِي هَذَا الْكِتَابِ فَلَا مَسِيلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مُطَاكَبَةً
 وَلَا رَجْعَةً وَقَدْ لَبِصْتُ مِنْكَ جَمِيعَ مَا يَجِبُ
 لِمَنْ يَلِي مَا دُمْتُ فِي عِدَّةٍ مِنْكَ وَجَمِيعَ مَا أَسْتَأْجِ
 إِلَيْهِ بِتَمَامِ مَا يَجِبُ لِلْمُطَلَّاقَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي مَثَلِ
 خَالِي عَلَى رُوحِهَا الَّذِي تَكُونُ فِي مَثَلِ خَالِكَ
 قَلَمٌ يَلِي لِوَاحِدٍ مَثًا قَبْلَ صَاحِبِهِ عَلَى وَلَا دَعْوَى
 وَلَا حِلَّةَ لِكُلِّ مَا ادَّعَى وَاحِدٌ مَثًا قَبْلَ صَاحِبِهِ
 مِنْ حَقِّ رَمَنْ دَعْوَى وَمِنْ حِلَّةٍ يَوْجُهُ مِنَ الْوُجُوهِ
 فَهُوَ فِي جَمِيعِ دَعْوَاهُ مُبْطِلٌ وَصَاحِبُهُ مِنْ ذَلِكَ
 أَجْمَعَ بَرِيءٌ وَقَدْ قَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مَثًا كُلُّ مَا
 أَقْرَبَهُ بِهِ صَاحِبُهُ وَكُلُّ مَا أَبْرَأَهُ مِنْهُ مَثًا وَصِفَ
 فِي هَذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً عِنْدَ مُحَاطَتِهِ إِيَّاهُ

کو جو کہ تمہارے ذمہ لازم تھا اس کو روکا اور میں نے تم کو درخواست کی
 کہ جس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ ہم خدا کے دستور کو ٹھیک نہیں رکھ سکیں
 گے مجھ سے خلع کر لو اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دو اس تمام مہر کے
 عوض جو کہ میرا تم پر لازم اور واجب ہے اور وہ مہر اتنے دینا جس
 بالکل کمرے (یعنی صحیح سالم) اس قدر متقابل کے اور جو میں نے تم کو
 ادا کرنا طے لیا ہے علاوہ میرے مہر کے پھر تم نے میری درخواست منکر
 کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دی اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا
 تمہارے ذمہ لازم تھا اور جس کی مقدار اس تحریر میں درج ہے اور ان
 دیناروں کے عوض کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا ہے علاوہ مہر کے پھر میں
 نے منظور کیا یہ تمہارے سامنے جس وقت تم میری جانب مخاطب تھے
 اور میں تمہاری بات کا جواب دیا کرتی تھی۔ اس بات سے قبل کہ ہم اس
 بات چیت سے فارغ ہوں اور میں نے تم کو وہ تمام کے تمام دینا روے
 دیئے تھے کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے کہ جن کے
 عوض تم نے مجھ سے خلع حاصل کیا مکمل مہر کے علاوہ میں تم سے یہ وعدہ
 ہوئی اور اپنی مرضی کی آپ ہی مالک ہو گئی اس خلع کی وجہ سے کہ جس
 کا اوپر تذکرہ ہے۔ اب تمہارا مجھ پر کوئی اختیار نہیں ہے نہ تو کچھ مطالب
 ہے اور نہ ہی تم کو رجوع کا اختیار ہے (یعنی رجعی طلاق نہیں ہے کہ پھر
 دل چاہے تو تم مجھ کو اپنی بیوی بنا لو بلکہ بائن ہے اور میں نے تم سے وہ
 تمام حقوق وصول کر لیے جو کہ مجھ جیسی خاتون کے ہوتے ہیں جس
 وقت میں تمہاری عدت میں رہوں یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور تمام وہ
 اشیاء میں نے پوری کر لی ہیں جو کہ مجھ جیسی مطلقہ خاتون کے لئے
 ضروری ہوتی ہیں اور تم جیسے شوہر کو وہ تمام حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں
 اب ہمارے میں سے کسی کو دوسرے پر کسی قسم کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی
 قسم کا جو بھی شخص پیش کرے تو اس کا تمام دعویٰ باطل ہے اور جس پر
 دعویٰ کیا وہ بالکل بری ہے ہمارے میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا
 اقرار اور اس کا ابراء (یعنی بری کرنا) قبول کیا جس کا تذکرہ اس کتاب
 میں یعنی اس تحریر میں ہوا۔ آئے سانسے سوال و جواب کے وقت اس

قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنَاطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ
مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا فِيهِ أَقْرَبُ فُلَانَةٍ
وَفُلَانٍ۔

سے پہلے کی ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے اٹھ
جائیں جس جگہ یہ اقرار ہوئے ہیں شوہر اور بیوی کی جانب سے یعنی ہم
دونوں کے درمیان میں۔

۱۸۷۴: الْكِتَابَةُ

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ
مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ لَكَايَتِهِمْ أَنْ عِلِمْتُمْ فِيهِمْ
غَيْرًا۔ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ
بَيْنَهُ وَجَوَارِ أَمْرِ لِقَاءِهِ النَّوْبَةِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا
وَهُوَ يُؤْمِنُ فِي مِلْكِهِ وَيَدَّهِ إِنِّي كَاتِبْتُكَ عَلَى
ثَلَاثَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَضَحَّ جِثَادٍ وَزَنَ سَبْعَةَ
مُتَجَمِّعَةٍ عَلَيْكَ سِتُّ سِينِينَ مُتَوَالِيَاتٍ أَوَّلُهَا
مُسْتَهْلٌ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ تَدْفَعَ
إِلَيَّ هَذَا الْعَمَلُ الْمُسَمَّى مُبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ
فِي نُجُومِهَا فَانْتِ حُرِّبَهَا لَكَ مَا لِلْأَحْرَارِ
وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَخْلَلْتُ شَيْئًا مِنْهُ عَنْ
مَجْلِسِهِ يَطْلُبُ الْكِتَابَةَ وَكُنْتُ رَقِيقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ
وَلَقَدْ قَبِلْتُ مَكَاتِبَتَكَ عَلَيْهِ عَلَى الشَّرْطِ
الْمَوْصُوفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ
مَنَاطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا
ذَلِكَ فِيهِ أَقْرَبُ فُلَانٍ وَفُلَانٍ۔

باب: غلام یا باندی کو مکاتب کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ
غلام یا باندیاں مکاتب ہونا چاہتے ہیں تو تم ان کو مکاتب بنانا اگر تم کو
علم ہو کہ وہ اس قابل ہیں کہ جس وقت وہ مکاتب بنائے تو یہ اقرار نامہ
تحریر کرے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں شخص نے تحریر کیا جو کہ فلاں کا
لڑکا ہے اپنی تندرستی کی اور صحت کی حالت اور اپنے تصرف کے جواز
میں اپنے غلام کے لئے جو کہ نو بہ (ایک ملک کا نام ہے) وہ اس کا
باشندہ ہے اور جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک میری ملکیت اور میرے
تصرف میں ہے کیا یہ بات میں نے تم کو مکاتب بنایا تین ہزار درہم
کے عوض جو کہ پورے ہوں اور کمرے ہوں اور ساتوں وزن کے برابر
ہوں (یعنی ہر ایک درہم سات مثقال کے ہوں) اور ادائیگے جائیں
قسط وار چھ سال کی مدت میں مسلسل پہلی قسط فلاں ماہ کے فلاں سال
میں (قسط) چاند دیکھتے ہی ادا کی جائے۔ اگر یہ رقم کہ جس کی تعداد
مندرجہ بالا اسطور میں مذکور ہے تم مجھ کو برابر قسط وار پہنچا دو تم آزاد ہو اور
تمہارے واسطے وہ تمام باتیں ہوں گی جو کہ آزاد لوگوں کے لئے ہوتی
ہیں اور وہ باتیں تمام کی تمام تم پر لاگو ہوں گی جو کہ آزاد انسانوں کے
لئے لازم اور واجب ہوتی ہیں اگر تم نے اس میں کسی قسم یا خلل کا اظہار
کیا اور تم نے بروقت قسط ادا نہیں کی تو وہ معاہدہ کتابت باطل اور
کالعدم تصور ہوگا اور تم پہلے کی طرح غلام ہو جاؤ گے اور میں نے تمہاری
شرائط کتابت قبول اور منظور کی ان شرائط پر کہ جن کا اس تحریر میں تذکرہ
ہے اس بات سے قبل کہ ہم اپنی گفتگو سے فراغت حاصل کریں۔

باب: غلام یا باندی کو مدبر بنانا

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں آدمی نے تحریر کیا ہے جو کہ فلاں
کا لڑکا ہے اس نے اپنے غلام کے لئے تحریر کیا ہے جو کہ صیقل گر (تواریخ

۱۸۷۶: التَّدْبِيرُ

هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ لِقَاءِهِ
الصَّفَلِيِّ الْحَنَازِ الطَّيَّاحِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ

يُؤْمِنُ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِلَيَّ ذَبْتُكَ لِرُوحِهِ اللَّهُ
عَزَّوَجَلَّ وَرَجَاءُ ثَوَابِهِ فَلَا تَحْرُجُ بَعْدَ مَوْتِي لَا
سَبِيلَ لِأَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَقَائِي إِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ
فَإِنَّ لِي وَلِعَقِبِي مِنْ بَعْدِي أَقْرَأُ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ
بِجَمِيعِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَ
خَوَارِ أَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ أَنْ قُرِئَ ذَلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ
بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسَمَّيْنَ فِيهِ فَأَقْرَأَهُ عَنْهُمْ
أَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَأَشْهَدُ اللَّهَ عَلَيْهِ
وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ
عَلَيْهِ أَقْرَأُ فَلَانُ الصَّقَلِيُّ الطَّائِعُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ
وَبَدَلِهِ أَنْ جَمِيعَ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلَى مَا
سَمِعْتُ وَوُصِفَ بِهِ.

کرنے والا) ہے یا روٹی پکانے والا یا ورچی ہے جس کا نام (و پیشہ) یہ
ہے اور وہ تاحال اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہے کہ میں نے تم کو مدبر
بنایا خالص اللہ عزوجل کے لیے اور ثواب کی امید سے اور تم میرے
مرنے کے بعد آزاد ہو اور تم پر کسی کا اختیار نہیں ہے یعنی میرے مرنے
کے بعد کسی کو تم پر کوئی اور کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے گا لیکن ولاء کے
لئے اختیار رہے گا کہ وہ ولاء میری ہے اور میرے ورثہ نے اقرار کیا
فلاں بن فلاں نے اقرار کیا اس کا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اپنی
خوشی سے صحت اور تصرف کے جواز کی حالت میں جس وقت یہ کتاب
یعنی یہ تحریر لکھی گئی گواہان کے سامنے کہ جن کا نام اس تحریر میں درج ہے
تو اس شخص نے اقرار کیا میں نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچان لیا
اور میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ گواہی کے
لئے کافی ہے پھر وہ گواہ جو حاضر ہیں اقرار کیا فلاں صیقل گریہ و رچی
نے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ اس کو تسلیم کیا اور ہوش و حواس کی
حالت میں اس کا اقرار کیا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے وہ تمام کا
تمام درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

۱۸۷۷: عتق

هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ طَوْعًا
فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَخَوَارِ أَمْرٍ وَ ذَلِكَ فِي شَهْرِ كَذَا
مِنْ سَنَةِ كَذَا لِفَتَاةٍ رُومِيَّةٍ الَّتِي يُسَمَّى فَلَانًا
وَهُوَ يُؤْمِنُ فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِلَيَّ أَعْتَقْتُكَ
تَقَرُّبًا إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَابْتِهَاءً لِحَزَنِي ثَوَابِهِ
عِنْدًا بَنَاءً مَشْرُوعَةً فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَلَا تَحْرُجُ
لِرُوحِهِ اللَّهُ وَالذَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيلَ لِي وَلَا
لِأَحَدٍ عَلَيْكَ إِلَّا الْوَلَاءُ فَإِنَّ لِي وَلِعَقِبِي مِنْ
بَعْدِي.

باب: غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے
یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں بن فلاں نے تحریر کیا اپنی خوشی
سے اور حالت تندرستی میں تحریر کیا اور اپنے جائز تصرف کا حق رکھنے کی
حالت میں لکھا فلاں ماہ فلاں سال میں اپنے رومی غلام کے لئے لکھا
کہ جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک اس کی ملکیت اور تصرف میں ہے
کہ میں نے تم کو آزاد کیا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور
اس کا اور عظیم اجر چاہنے کے لئے جس میں کوئی کسی قسم کی شرط نہیں ہے
نہ رجوع کا حق ہے اب تم آزاد ہو اللہ عزوجل کے لیے اور آخرت کے
اجر کے لیے میرا تم پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے کا
کوئی اختیار ہے لیکن ولاء کے لئے کہ وہ میری ہے اور میرے ورثہ کی
ہے میرے مرنے کے بعد۔

(۳۷)

کتاب المصاربة

جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ

باب: خون کی حرمت سے

۳۹۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو مشرکین اور کفار سے جنگ کرنے کے لئے حکم ہوا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی سچا پروردگار نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ رسول کریم ﷺ اس کے بندے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے قبلہ کی جانب منہ کریں نماز میں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں جس وقت یہ تمام باتیں کرنے لگیں (یعنی یہ سب کام انجام دیئے لگیں) تو ہم پر حرام ہو گئے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ہم پر انکے خون اور مال حرام ہو گئے۔ لایہ کہ کسی حق کے عوض ہوں۔

تَعْرِيمُ الدَّمِ

۳۹۷۳: أَخْبَرَنَا قَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى وَهُوَ ابْنُ سَمْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَكَلَّمُوا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ أَنَا جَبَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَكَلَّمُوا ذَبَائِحَنَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَ

عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

۳۹۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَتَانَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سَيَّاحٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَقْبَلَ قِبَلَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَآكَلَ ذَيْحَتَنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

۳۹۷۵: حضرت مایمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابو حمزہ مسلمان کے لئے خون اور مال کو کیا شے حرام کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ کے پیچھے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم لوگوں کی طرح نماز ادا کرے اور ہم لوگوں کا زبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ شخص مسلمان ہے اور اس کیسے وہ تمام حقوق ہیں جو کہ مسلمانوں پر ہیں۔

۳۹۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مُصَرَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَابِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَيُكِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللَّهُ لَوْ مَعَرْنِي غَنَاقًا مِمَّا تَكُونُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَى أَبِي بَكْرٍ قَدْ شَرَحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی کی وفات ہو گئی تو بعض عرب اسلام سے منحرف ہو گئے۔ عمر بن خطاب نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ لوگ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ نبی کو وہ (زکوٰۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر معنائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)۔

۳۹۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَخْلَفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لَا يَبَى بَكْرٍ كَيْفَ تُقَابِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ نبی نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہا (اس کلمہ کے کہنے کی وجہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَا لَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُوَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنِّهِ قَالَ عُمَرُ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۸ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَابِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ اتَّقِ إِلَهُكُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذًا وَكَذًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَرَأَيْنَا ذَلِكَ رُشْدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

۳۹۷۹ قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ أَبِي وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ

سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا کسی حق کی وجہ سے (حد یا قصاص میں) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ لزم ہے کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے)۔ ابو بکر جیٹو نے فرمایا: خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر اسی وہ لوگ (زکوٰۃ میں) نہیں ادا کریں گے جو کہ وہ لوگ نبی سے تھے ان کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا رسی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر جیٹو نے فرمایا: خدا کی قسم پچھتائیں تھے لیکن خداوند تعالیٰ نے حضرت ابو بکر جیٹو کا سینہ کھول دیا جہاد کرنے کے لئے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

۳۹۷۸: حضرت ابو ہریرہ جیٹو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا اللہ عزوجل کے پاس ہو گا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو عمر جیٹو نے ابو بکر جیٹو سے فرمایا: کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے نبی سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوٰۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔ پھر ہم ابو بکر جیٹو کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ مجید ہو گیا۔ امام نسائی جیٹو نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں ہے اس لئے اس کو زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

۳۹۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ دیا تو اس نے مال و

جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔

أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا۔

ماں و جان کے محفوظ ہونے کا مطلب:

یہ ہے کہ ایسے شخص سے حساب نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شخص مومن ہے ایسا شخص دنیا میں بھی محفوظ ہے اور خدا کے یہاں بھی۔

۳۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اُس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا۔ اے یہ کہ کسی حق کی وجہ سے ہو اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سیدہ قتال کیلئے کھول دیا تو میں نے جان یہ کہ یہی فیصلہ حق ہے۔

۳۹۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو جس نے یہ اقرار کر لیا اُس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالُهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُوَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ خَرَجَ صَدْرُ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسُهُ وَمَالُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ۔

۳۹۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَشُعَيْبُ بْنُ عُسَيْبَةَ وَذَكَرَ آخَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقَتْلِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا كَانُوا يُؤْذُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ لَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقَتْلِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَآثَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۹۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ آثَبَانَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي شُعْبَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کی تیاری کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! آپ ان لوگوں سے قتال کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر کسی حق کے عوض۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے لگے میں تو ضرور بالضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے تو میں اس پر ان سے قتال کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! ہاتھ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کے سلسلہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہی حق ہے۔

۳۹۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۵: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

۳۹۸۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے خاموشی سے آپ سے کچھ کہا۔ آپ نے فرمایا: وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں لیکن وہ یہ بات اپنی شناخت کرنے کیلئے کہتا ہے (اس کو دل میں بالکل یقین نہیں) آپ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو اس لیے کہ مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں پھر جس وقت وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں تو انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو ہچا لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۷: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک قبة کے اندر تھے آپ نے فرمایا: مجھ پر وحی آئی ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے جہاد کروں تاکہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہیں (ہم نے اس جگہ لفظ قتال کا ترجمہ جہاد سے اس وجہ سے کیا ہے کہ دراصل آپ کا کفار سے جنگ کرنا جہاد تھا) باقی روایت مندرجہ بالا مضمون جیسی ہے۔

۳۹۸۸: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ ایک قبة کے اندر تھے پھر اوپر کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی۔

۳۹۸۹: حضرت نعمان بن سالمؓ سے روایت ہے کہ میں نے اوسؓ

۳۹۸۵: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَمَجَاءَ رَجُلٍ فَسَارَهُ لَقَالَ اقْتُلُوهُ ثُمَّ قَالَ أَبْشَهُدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنَّمَا يَقُولُهَا تَعَوُّذًا لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا أُمرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۷: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَ قَالَ فِيهِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَحْوَهُ۔

۳۹۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكِ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۳۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ
قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَفْدٍ لَقِيفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِي
قُبَّةٍ فَنَادَى مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِي وَغَيْرَهُ فَجَاءَ
رَجُلٌ فَسَارَهُ فَقَالَ أَذْهَبُ فَأَقْتُلُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ
يَشْهَدُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرَهُ ثُمَّ قَالَ
أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا حَرَمْتُ دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ أَلَيْسَ
فِي الْحَدِيثِ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَطْنَهَا مَعَهَا وَلَا
أَذْرَى۔

کو فرماتے سنا کہ وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے قبیلہ ثقیف کے
لوگوں کے ہمراہ پھر ایک قبہ میں تمام لوگ سو گئے صرف میں اور آپ
جاگتے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص خاموشی سے
آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کرو! اوپر
آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ عزوجل
کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی
پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ عزوجل کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اس
شخص نے کہا: کیوں نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے
فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جنگ (یعنی جہاد)
کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ لیں۔ جس
وقت انہوں نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہو گئے لیکن
کسی حق کے عوض۔ محمد پیغمبر نے کہا کہ میں نے حضرت شعبہ بن سہز سے
دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث شریف میں نہیں ہے یَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ پھر اگر وہ لوگ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے جان و
مال مجھ پر حرام ہو گئے۔ مگر کسی حق کے بدلے میں۔

۳۹۹۰: حضرت اوس جعفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے جنگ کرنے کا یہاں تک کہ وہ
شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ
عزوجل کے پھر حرام ہو جائیں گے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق
کے عوض۔

۳۹۹۰. أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِمٌ بْنُ أَبِي صَيْفَةَ عَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عُمَرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى
يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ
إِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۹۱: حضرت ابو اوریس جعفی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے
کہ میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ میں
فرماتے تھے: ہر ایک گناہ اللہ عزوجل معاف فرمائے گا (یعنی مغفرت
کی توقع ہے) یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے تو اس کی بخشش کی توقع

۳۹۹۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
صَفْوَانُ بْنُ عُيَاسٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي
إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ
لَخَبِيرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ
عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ

مُتَعَمِّدًا أَوْ الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا۔

نہیں ہے۔

۳۹۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

۳۹۹۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر آدم کے پہلے لڑکے (قائیل کی گردن) پر اس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔

۱۸۷۹: تَعْظِيمُ الدَّمِ

باب: قتل گناہ شدید

۳۹۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاوِيَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّابِيُّ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ لَيْسَ بِالْقَوِيَّةِ۔

۳۹۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے۔

۳۹۹۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

۳۹۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دنیا کا تباہ اور برباد ہو جانا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے۔

۳۹۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْوُورٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کا قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے۔

۳۹۹۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةً

۳۹۹۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ عِدَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتَلَ الْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۸ أَخْبَرَنَا سَرِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ الْخَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۱ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَيْبَةَ لَمْ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرَحْبِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ نَسَبُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک) مؤمن کو قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۹۹۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تو خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے مقدمات ہوں گے۔

۴۰۰۲: حضرت عمرو بن شریکل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب

سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۰۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو قتل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو تیری رضا مندی کیلئے قتل کیا تھا تا کہ تجھ کو عزت حاصل ہو اور میں نے تیرا نام اونچا کرنے کی وجہ سے اس شخص کو (جہاد میں) قتل کیا تھا۔ اس پر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ بلاشبہ عزت میرے واسطے ہے اور قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور اللہ سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ کس وجہ سے تو نے اس کو قتل کیا تھا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ فلاں آدمی کو عزت دینے کیلئے قتل کیا تھا (یعنی کسی حاکم وقت یا بادشاہ کی حکومت مضبوط کرنے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے قتل کیا تھا اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فلاں شخص کیلئے عزت نہیں ہے پھر وہ اس کا گناہ (اپنی طرف) سیٹ لے گا۔

۳۰۰۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول شخص اپنے قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے پوچھ لے کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو قتل کیا تھا فلاں آدمی کی حکومت میں (یعنی فلاں حاکم یا فلاں فرمانروا کے تعاون کے واسطے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم اس سے بچو (کیونکہ یہ گناہ معاف نہیں ہوگا)۔

۳۰۰۶: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جس کسی نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے اور وہ شخص ہدایت کے راستہ پر آیا تو اس کیلئے توبہ کہاں قبول ہے؟ میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مقتول قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا اور

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا يَقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّعَاءِ۔
۳۰۰۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّحْلِ يَقُولُ يَا رَبِّ هَذَا قَتَلَنِي يَقُولُ اللَّهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ يَقُولُ قَتَلْتُهُ لِنُكُونِ الْعِزَّةَ لَكَ يَقُولُ فَأْتِنَاهُ يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجْلِ يَقُولُ إِنَّ هَذَا قَتَلَنِي يَقُولُ اللَّهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ يَقُولُ لِنُكُونِ الْعِزَّةَ لِفُلَانٍ يَقُولُ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ قَبُولُهُ بِأَنَّهُ۔

۳۰۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَمْرَانَ الْجَوَلِيِّ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَابِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ سَلْ هَذَا مِنْ قَتَلَنِي يَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكٍ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ فَأَتَقَهَا۔

۳۰۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَارِ الدَّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآتَى لَهُ الثَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْ دَاجَةٌ دَمَا فَيَقُولُ
أَيُّ رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ
أَنْزَلَهَا اللَّهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا

اس کی رگوں سے خون بہتا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے
پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے گناہ میں قتل کیا
تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا
(وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا) پھر اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۰۰۷: قَالَ رَأَى خُبَيْرُ بْنُ أَزْمَرْ بَنُ جَمِيلٍ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ
أَنْزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أَنْزَلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۴۰۰۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کوفہ نے اس آیت
کریمہ میں اختلاف فرمایا ہے وہ آیت ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ
آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی
خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے
فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی اس کو کسی نے منسوخ نہیں
کیا۔

مسلمان قاتل کے لیے توبہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد
ہاری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ: ”وہ لوگ کسی نفس کو قتل نہیں کرتے کہ جس نفس کو اللہ عزوجل نے حرام کیا لیکن حق کے بدلہ
اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی اس قسم کی حرکت کرے گا) تو وہ قیامت میں گناہ گار ہوگا اور اس کو دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں
ہمیشہ جتلا رہے گا ذلیل و خوار (ہو کر) لیکن جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ عزوجل اس کی برائیوں کو نیکیوں
سے بدل دے گا۔“ مذکورہ بالا سورہ فرقان کی آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ ہے اور اس کی توبہ
قابل قبول ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد ایک آیت کریمہ اسی سلسلہ میں مدینہ منورہ میں
نازل ہوئی وہ ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا: ”جو شخص کسی مسلمان کو قصد قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور
اللہ عزوجل نے اس پر غصہ کیا اور لعنت بھیجی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔“ اس دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوتا
ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے بہر حال اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں مسلمان
کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے اور جس جگہ قاتل مسلم کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا مذکور ہے اس سے مراد زیادہ عرصہ دوزخ میں رہنا
ہے اور آیت: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا سے معلوم ہوتا ہے اور پہلی آیت منسوخ ہے اور بعض نے فرمایا: پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی
یعنی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی کہ جنہوں نے کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کیا پھر وہ ایمان لے آئے
اور توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہے اور دوسری آیت جو کہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ ان سے متعلق ہے جو کہ مسلمان ہو کر مسلمان کو قتل
کرے بہر حال جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ مسلمان کے قاتل کی بھی دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب کی طرح توبہ قبول ہے اور
معتزلہ اور خوارج کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ قولہ متعمدا و تمام الایۃ
فجزاء والذي يستحقه بجنایته جهنم الى ان قال وتمسك الخوارج والمعتزله بها في خلود عن قتل

المؤمن عمداً في النار ولا تمسك لهم يدهم الى المراد بالخلود هو المكث الطويل لا الدورم لتظاهر النصوص الناطقة بان عصاة المؤمن لا يردم عذابهم وما روى عن ابن عباس اني لا توبة لقاتل المؤمن عمداً مدى على الاقتدار بسنته الله تعالى التشديد والتفليظ الخ زهر الربى على سنن النسائي ص: ۱۲۳ ج ۲۔

۳۰۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے وہ آیت کریمہ تلاوت کی جو کہ سورہ فرقان میں مذکور ہے اور وہ آیت کریمہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ بِهِ۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کو ایک دوسری آیت کریمہ جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اس نے منسوخ کر دیا اور وہ مدنی آیت ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا۔

۳۰۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو عبدالرحمن بن ابی لیل نے حکم فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں آیات سے متعلق دریافت کروں: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کو کسی آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا پھر اس آیت کریمہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ بیان کر کے انہوں نے کہا: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کی ایک قوم تھی کہ جس نے بہت خون کیے تھے (یعنی کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا تھا) اور بہت زنا کئے تھے اور بہت زیادہ حرام کام کا ارتکاب کیا تھا وہ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ ہم جو کہتے ہو اور تم جس طرف بلا تے ہو وہ اچھا ہے لیکن یہ بات کہو کہ ہم نے جو کام انجام دیئے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہو سکتے ہیں) اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَالَّذِينَ

۳۰۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقُرَأَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَهَا آيَةٌ مَدِينِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ۔

۳۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ لَهُ جَهَنَّمُ لَسَّالْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ تَرَكْتُ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

۳۰۱۰: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَزَافٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ لَوْمًا كَانُوا قَاتِلُوا فَكَثَرُوا وَزَنَوْا فَكَثَرُوا وَانْتَهَكُوا فَاتَّوَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً لَأَنْزَلَ اللَّهُ

عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِلَىٰ قَوْلِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ مَبَئِثَهُمْ حَسَنَاتٍ قَالُ يَبَدِّلُ اللَّهُ شِرْكَهُمْ إِيْمَانًا وَزِنَانًا إِحْصَانًا وَنَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمِ الْآيَةَ۔

۳۰۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِإِذْنِ عَفْرَانِي قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ اتُّوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تَخْبِرُونَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً لَنَزَلَتْ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَنَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمِ۔

۳۰۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُهَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمُفْعُولُ بِالْقَائِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِبَةً وَرَأْسُهُ فِي يَدِهِ وَ أَوْ قَاجَةً تُلْجَبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتَّىٰ يُدْبِئَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ قَتَلَ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نُسَخَتْ مِنْهُ نَزَلَتْ وَالَّذِينَ لَا تَتَوْبَةُ۔

۳۰۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا الْآيَةُ كُلُّهَا بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِي نَزَلَتْ فِي الْفُرْقَانِ بِسْمَةِ أَشْهَرٍ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

لَا يَدْعُونَ تَحْتَ لَعْنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ تَبْدِيلُ فَرَادَى گاہ اگر وہ لوگ ایمان قبول فرمائیں اور توبہ کر لیں ان کے شرک کو ایمان سے اور ان کے زنا کو پاکی سے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ (یعنی "اے میرے بندو! جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں)۔"

۳۰۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس جانب دعوت دیتے ہیں وہ اچھا اور بہتر ہے آخر آیت کریمہ تک سابقہ آیت جیسی۔

۳۰۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مقتول شخص قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس نے مجھ کو قتل کر دیا یہاں تک کہ عرش کے پاس سے جائے گا۔ راوی نے نقل کیا پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا اور فرمایا: جس وقت سے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہے؟

۳۰۱۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ سورہ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَسْمَعْهُنِ أَبِي الزِّنَادِ۔

۴۰۱۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُوسَى ابْنِ عَقَبَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدٍ فِي قَوْلِهِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤِمِّنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَ الَّذِي فِي تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِشَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَ أَبُو الزِّنَادِ بَيْتَهُ وَبَيْنَ خَارِجَةَ مُجَالِدَ بْنَ عَوْفٍ۔

۴۰۱۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ ابْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤِمِّنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا أَشْفَقْنَا مِنْهَا لَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ۔

۴۰۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤِمِّنًا.....﴾ سورہ فرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ.....﴾ سے آٹھ مہینے بعد نازل ہوئی۔

۴۰۱۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤِمِّنًا تَوْهَمًا وَفَوْزَدہ ہو گئے کہ مسلمان کے قاتل کے لئے ہمیشہ دوزخ ہے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اور آیت کریمہ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ (یعنی سورہ فرقان کی آیت کریمہ) تو ہم لوگوں کا خوف کم ہوا کیونکہ اس آیت کریمہ سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ روایت اگلے روایت کے خلاف ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤِمِّنًا بعد میں نازل ہوئی۔

باب: کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث

۴۰۱۶: حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وہ کسی کو شریک نہیں قرار دیتا اور وہ نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور مسلمان مرد یا عورت کو قتل کرنا اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں فرار اختیار کرنا (یعنی

۱۸۸۰: ذِکْرُ الْكَبَائِرِ

۴۰۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بِقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ أَبَاهُمْ السَّمْعِيُّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَالْفِرَارُ

یَوْمَ الرَّحْفِ۔

میدان جہاد سے بھاگنا۔

۳۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَ قَوْلُ الزُّوْرِ۔

۳۰۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک قرار دینا (۲) والدین کی (جائز کاموں میں) نافرمانی کرنا (۳) مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور (۴) جھوٹ بولنا۔

۳۰۱۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحِيمِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْقَمُوسُ۔

۳۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) (ناحق کسی کا) خون کرنا اور مقابلہ والے دن کفار سے (قتال سے) بھاگنا۔ اس جگہ یہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے۔

۳۰۱۹: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَالِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ أَعْظَمُهُنَّ إِشْرَاكَ بِاللَّهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَ فِرَارُ يَوْمِ الزُّحْفِ مُخْتَصَرٌ۔

۳۰۱۹: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ان کے والد نے نقل کیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کبائر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے بڑے سات گناہ ہیں: (۱) خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) اور ناحق خون بہانا (۳) اور مقابلہ کے روز کفار کے سامنے سے فرار ہونا۔

باب: بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں یحییٰ

اور عبدالرحمن کا سفیان پر اختلاف

کا بیان

۳۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۸۸۱: ذِكْرُ أَعْظَمِ الذَّنْبِ وَ اخْتِلَافِ يَحْيَى

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى سَفْيَانَ فِي حَدِيثِ

وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهِ

۳۰۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

ابو وائل عن عمرو بن شوحبیل عن عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ ای الذنب اعظم قال ان تجعل للہ یذا وهو خلقک قلت ثم ماذا قال ان تقتل ولذک خشیة ان یطعم معک قلت ثم ماذا قال ان تزانی بحلیلة جارك۔

فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو برابر قرار دے حالانکہ اللہ عزوجل نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کر۔

اللہ (عزوجل) کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا:

اللہ عزوجل کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ تو غیر اللہ کی خدا کی طرح عظمت کرے اس کی عبادت کرے اور تو غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھے اور مصیبت کے وقت تو اس کو پکارے اور یہ کہ تو ان کاموں میں غیر اللہ سے مدد مانگے کہ جو کام صرف اللہ عزوجل کے قبضہ قدرت میں ہیں اور حدیث شریف کے آخری جملہ میں جو پڑوسی کی عورت سے زنا سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اول تو زنا کرنا سخت ترین گناہ ہے لیکن پڑوسی کی عورت لڑکی سے زنا سب سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کی عزت و عظمت اس قدر کرنا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بادت اور غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک جانتا وقت مصیبت اس کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں غیر اللہ کو بھی اسی پر قادر جاننا جو اوصاف محض خاصہ خدا ہیں ان میں فیروں کو شریک ٹھہرانا یہ سب شرک یعنی ظلم عظیم والے کام ہیں اور آخر میں جو فرمایا گیا کہ پڑوسی عورت سے زنا کرنا یہ فعل بد تو ویسے ہیں قبیح اور ذلیل ہے مگر پڑوسی عورت سے ایسا کرنا اور زیادہ بڑا گناہ ہے اور سخت پکڑ ہے۔ (اللہم احفظنا) (جانی)

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ يَذًا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَزَانِيَ بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ۔

۴۰۲۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَانَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَانَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ الْيَشْرُكُ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ يَذًا وَأَنْ تَزَانِيَ بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَالَةَ الْفَقْرِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ

۴۰۲۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے قتل کر دے کہ وہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۰۲۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا یعنی اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور دوسرے کو اس کے برابر کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور اپنی اولاد کو غربت اور تنگدستی کے اندیشہ سے قتل کرنا اس اندیشہ سے کہ وہ (بچے) ساتھ

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ وَحَدِيثُ يَزِيدُ هَذَا خَطَاٌ إِنَّمَا هُوَ وَاصِلٌ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت یہی ہے اور یزید نے اس میں بجائے (راوی) واصل کے راوی عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مرتہ کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی بد نصیب بد بخت انسان جو کہ اسلام جیسے مقدس و بے مثال دین سے ہٹ جائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مشرک و کافر بتوں کی پرستش کرنے والا۔ عیسائی۔ یہودی اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں ہو جائے ایسے شخص کو پہلے تو اسلام کی خوب دعوت دی جائے اور اس تمام خدشات اور اشکالات کو موثر انداز سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے شاید حق تعالیٰ جل شانہ اسے دوبارہ سے ایمان کی دولت سے نواز دے اگر اس سب کچھ کے باوجود وہ اسلام و قبول نہ کرے تو اس کو بغیر مہلت دیئے فوراً قتل کر دیا جائے اور بلاشبہ اس کا نکاح بھی ارتداد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید احکامات فقہ کی کتابوں میں سے تفصیلاً پڑھے جاسکتے ہیں۔ (جامی)

باب: کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو

۱۸۸۲: ذِكْرُ مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ

جاتا ہے؟

الْمُسْلِمِ

۴۰۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کس اس کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے (مرتد) اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرے جان کے بدلہ جان (قصاص میں) اعمش رضی اللہ عنہ جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۴: حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اس شخص کا جو محسن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل

۴۰۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِ التَّارِكِ لِلْإِسْلَامِ مُفَارِقِ الْجَمَاعَةِ وَالنِّيبِ الزَّائِي وَالنَّفْسِ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ۔

۴۰۲۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا

رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ
وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ رَقْفَةٌ زُهَيْرٌ۔

۴۰۲۵۔ أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ
قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو
ابْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ أَمَا إِنَّكَ تَعْلَمُ
أَنَّهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ إِلَّا ثَلَاثَةَ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ أَوْ
رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أَحْصَنَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ۔

۴۰۲۶۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ
سَهْلٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَبِيعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ
عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْضُورٌ وَكُنَّا إِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا
نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَّاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ
خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَنَوِّا عَدُوَّنِي بِالْقَتْلِ فَلَنَّا
يَكْفِيكُمُ اللَّهُ قَالَ قَلِمَ يَقْتُلُونَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ
دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ
بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ
نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا زَيْتٌ فِي جَاهِلِيَّةٍ
وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَيْتُ أَنَّ لِي بِدِينِي
بَدَلًا مِّنْهُ هَذَا يِی اللَّهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا قَلِمَ
يَقْتُلُونَنِي۔

۴۰۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ نبویہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار
ؓ سے فرمایا: تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست
اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان پینے
والے کا (قاتل سے قصاص لینا) یا جو شخص محسن ہونے کے بعد زنا کا
مرکب ہو اور حدیث (کھل) بیان کی۔

۴۰۲۶: حضرت ابوامامہ بن اہل اور حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان غنیؓ کے ساتھ تھے جس وقت وہ
کھڑے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو تداروں اور باغیوں نے
چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی
جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔
ایک دن حضرت عثمان غنیؓ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور
فرمایا: جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ان کے
لئے اللہ عزوجل کافی ہے یعنی ان کو سزا دینے کے واسطے) حضرت
عثمانؓ نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ لوگ مجھے قتل کرنے کے درپے
ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مسلمان
کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے
کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احصان کرنے کے بعد زنا کا مرتکب ہو یا
کسی کی (ناحق) جان لے تو اللہ عزوجل کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ
جاهلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی
کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے اللہ عزوجل نے مجھ کو
ہدایت عطا فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا:

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والا اور ان میں انتشار پیدا کرنے والا ان کو آپس میں لڑانے کے لئے
کوشش کرنے والا انتہائی بد بخت انسان ہے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا لڑائی پر اکسانا سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ بدترین
گناہ ہے اس کے لئے وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کیونکہ اس کے اس فعل خبیث سے مسلمانوں کی جماعت میں ٹکڑے ہوں گے فرقہ

فرقہ بن جائیں گے اور اس کو یرحق سمجھیں گے اور مسلمانوں کی سلطنتیں ختم ہو سکتی ہیں تمام تر سلسلہ برباد ہو سکتا ہے اسلام تمام مسلمانوں کو برابری کا حق دیتا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اور ان کا ایک ہی پلیٹ فارم ہے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام قوانین و ضوابط برابر ہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا ایک عام انسان ہو جزا سزائیں سب برابر ہیں کیونکہ اسلام سے ہی الف بیفی قلوبکم کا سلسلہ ہے اور قدر و منزلت اسلام نے سب مردوں عورتوں کو دی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں ہے اس لئے اسلام ایک انسان کے لئے منفرد اعمال کا نام نہیں بلکہ سب کے لئے عمل میں یکساں ہے اور سب مسلمانوں کو تحقق متفق رکھنا ہر مومن و مسلمان کا فرض ہے۔

باب: جو شخص مسلمانوں کی جماعت

سے علیحدہ ہو جائے اس

کو قتل کرنا

۱۸۸۳: قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَذَكَرُ

الْإِخْتِلَافِ عَلَى زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

عَرْفَجَةَ فِيهِ

۴۰۲۷: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: میرے بعد نئی باتیں ہوں گی (یا فتنہ فساد کا زمانہ آئے گا) تو تم لوگ جس کو دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کے گروہ سے وہ شخص علیحدہ ہو گیا اس نے رسول کریم ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالی اور فرقہ پیدا کیا تو جو شخص ہو تو تم لوگ اس کو قتل کر ڈالو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق و اتحاد پر قائم ہے تو وہ اللہ عز و جل کی حفاظت میں ہے) اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو وہ اس کو لات مار کر ہنکاتا ہے۔

۴۰۲۸: حضرت عرفجہ بن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے تو جب وہ تفریق ڈالے اس کو قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۴۰۲۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُرَّةٍ أَنَّهُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ شَرِيحٍ إِلَّا شَجَعِي قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ لَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ لَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ أَوْ يُرِيدُ يَفْرِقُ أَمْرًا مِمَّا مُحَمَّدٍ ﷺ كَانَنَا مِنْ كَانٍ فَاغْتُلُوهُ فَإِنَّ بَدَ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

۴۰۲۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بِالْمَرْوَزِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَاتٌ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ لَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ يُرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرٍ مِمَّا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاغْتُلُوهُ كَانَنَا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۲۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۰۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ

عُرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ لَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ
أَمْرَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمْ جَمْعٌ فَاضْرِبُوا
بِالسَّيْفِ۔

۴۰۳۰: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری امت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے
نکلے تو تم لوگ اس کی گردن اڑادو۔

۴۰۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَّالَةَ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا
رَحْلٌ خَرَجَ يَفْرُقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ۔

۱۸۸۴: تَاوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ
الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي
الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ
تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ
يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ وَفِيمَنْ نَزَلَتْ وَذِكْرُ
الْخِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِ لِيُخْبَرَ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ فِيهِ

باب: اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ "ان لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے
لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں ملک میں فساد برپا کریں وہ
(سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دیدی
جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ
لوگ ملک بدر کر دیئے جائیں" اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں
سے متعلق نازل ہوئی ہے یہ ان کا بیان ہے

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی
قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی ان
لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ
گئے ان لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم
لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے۔ اونٹوں میں (تازہ آب و
ہوا کے لئے) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا
علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں
نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت یاب ہو گئے جس وقت وہ
لوگ تندرست ہو گئے تو نبی کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا اور

۴۰۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ جَبَّارِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ لَمَانِيَّةٍ
قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْتَوْ
خَمُوا الْمَدِينَةَ وَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا
تَخْرُجُونَ مَعَ رَاغِبِنَا فِي إِبِلِهِ فَصَيِّبُوا مِنَ الْبَانِيَا
وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيَا

اوتوں کو لے کر فرار ہو گئے) آپ نے انکے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو اُن کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر انکو دھوپ میں ڈلوادیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

وَأَبْوَالِيهَا فَضَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاصِيَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ لَأَخَذُوْهُمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِي السَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا۔

خلاصۃ الباب ☆ گویا کہ ہر مسلمان اس بات سے آشنا ہو جائے انسان عزت و عظمت و حقیقت دین اسلام میں ہی ہے مگر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہ کریں اور ظلم پر اتر آئیں اور جس بات سے منع کیا جائے اسے کرنا شروع کریں اور پھر وہ وہاں سے چلے بھی جائیں تو انہیں راستہ سے ہی واپس لا کر ان کے کئے ہوئے ظلم کا بدلہ دینا ضروری ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے انہیں پکڑوا کر سخت سزا دی اور ان کے لئے یہی سزا مناسب تھی تاکہ آئندہ ظلم کا باب بند ہو جائے اور ایسی سزا کہ دنیا والوں کے کان اور آنکھیں کھلی رہیں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو اس کا اسلام ہی بدلہ یہ ہے کیونکہ انہوں نے احسان کے بدلہ میں غداری کی اور ظلم کیا اور پھر دین اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گئے جہاں اسلام قبول کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر بڑی چھوٹی چیز کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں مگر جو دین سے ہٹ جائے وہ جانور سے بھی بدتر ہے اور اس کو سزا بھی سخت سے سخت دی جائے۔ (جامی)

۴۰۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ غسکل کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا ناگوار اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آتی تھی) آپ نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گزر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اوتوں کو بھگا کر لے گئے آپ نے ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) حلا (داغا) نہیں بلکہ اُن کو اسی حال میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ اس پر اللہ نے آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ﴾ نازل فرمائی۔

۴۰۳۲: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَرَوْا الْمَدِيْنَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِيهَا وَأَلْبَانِيهَا فَفَعَلُوا فَقَتَلُوا رَاصِيَّهَا وَاسْتَفَوْهَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلِبِهِمْ فَلَا فَاتِي بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَخْسُمْهُمْ وَ تَرَكَهُمْ حَتَّى مَاتُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَ

خلاصۃ الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا انہیں پھانسی دے دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں)۔"

۴۰۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ لَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَخْسِمْهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِي.

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکّل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

۴۰۳۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ وَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ بِذَوْدٍ أَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُونَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِيهِمْ طَلِيحٌ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ.

۴۰۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عکّل یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے (ان کے علاج کی غرض سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ سے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

۱۸۸۵: ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ حُمَيْدٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيهِ

۴۰۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو غَيْرُهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَمَعُوا الْمَدِينَةَ لَبَعْنَتِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى ذَوْدٍ لَهُ فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِيًا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمُ الْإِبِلَ فَاخَذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ.

باب: زیر نظر حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید

راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۳۵: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

۴۰۳۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا إِسْمَاعِيلُ

۴۰۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دُونِ نَافِكْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوا إِلَى رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلُوهُ وَرَجَعُوا كُفَّارًا وَاسْتَأْفَوْا دُونَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي طَلِبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ بِيَدِهِمْ وَأَرْجَلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دُونِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا إِلَى دُونِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَحُّوا كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَانْطَلَقُوا مُحَارِبِينَ فَأَرْسَلَ فِي طَلِبِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَبْيَدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَسْلَمَ أَنَسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دُونِنَا فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حُمَيْدٌ وَقَالَ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ وَ أَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَ قَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَأْفَوْا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَرَبُوا مُحَارِبِينَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى بِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَبْيَدِيَهُمْ وَأَرْجَلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا۔

عربین قبیلہ کے کچھ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم جنگل میں ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ صبح ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور مرتد ہو گئے اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور ان کی آنکھوں کو پھوڑ دیا گیا۔

۴۰۳۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صبح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ نے انکی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔

۴۰۳۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صبح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ عَرَبِيَّةٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رَيْفٍ فَاسْتَوْحَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذُودٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ لَبَنِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِبَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَافِعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْفَوْا الذُّودَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي النَّارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى خَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

۴۰۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى نَحْوَهُ۔

۴۰۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَالِحٍ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ قَالَ حَدَّثَنَا خَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ: عَنْ أَنَسِ أَنَّ لَفْرًا مِنْ عَرَبِيَّةٍ نَزَلُوا فِي الْحَرَّةِ فَأَتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاجْتَرَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونُوا فِي أَيْلِ الصَّدَقَةِ وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّافِعِي وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّارِهِمْ فَجِئَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ فِي الْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَخَذَهُمْ يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا۔

۱۸۸۶: ذَكَرُ اخْتِلَافِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ وَ مَعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ فِي

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکلی یا عربینہ کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مال مویشی والے تھے اور کھیتی دانے نہ تھے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ ﷺ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۴۰: عبد الاعلیٰ سے بھی اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۰۴۱: حضرت انس سے مروی ہے کہ قبیلہ عربینہ کے کچھ لوگ حرہ میں اترے پھر وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں حرہ کے میدان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کے سبب اپنا منہ زمین پر گر رہا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب: زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید

پر راوی طلحہ اور مصرف

هَذَا الْحَدِيثُ

۳۰۴۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعرَابٌ مِنْ عُرَيْتَةِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَلَمُوا فَأَجْتَوُوا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَصْفَرَتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ الْبَابِيهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَفَقَلُوا رُغَائِبَهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ عَنْهُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثُ بِكُفْرٍ أَوْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ.

۳۰۴۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَبِّبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَلَمُوا ثُمَّ مَرُّوا فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لِيَشْرَبُوا مِنْ الْبَابِيهَا فَكَانُوا فِيهَا ثُمَّ عَمَدُوا إِلَى الرَّاعِي غُلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُ وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْتُهُمْ عَطَشٌ مِنْ عَطَشِ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأَجْدُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَبَعْضَهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا أَنَّ مُعَاوِيَةَ

کے اختلاف کا تذکرہ

۳۰۴۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو کہ گنوار تھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا پھر ان کو مدینہ منورہ کی آپ و دوامہ افتح نہ آئی جس سے ان کے چہروں کے رنگ زرد پٹ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی ایک دودھ والی اونٹنی کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا دودھ اور پیشاب پیئیں۔ یہاں تک کہ وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ امیر المؤمنین عبد الملک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے انہیں یہ سزا ان کے جرم کی وجہ سے دی یا ان کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

۳۰۴۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ پھر وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو دودھ والی اونٹیوں میں بھیجا تاکہ وہ ان کا دودھ پیئیں چنانچہ وہ لوگ اسی جگہ رہے اور چرواہے سے متعلق ان کی نیت خراب ہو گئی وہ چرواہا رسول کریم ﷺ کا غلام تھا۔ ان لوگوں نے اس چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹیوں کو بھگا کر لے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے یہ اطلاع سن کر ارشاد فرمایا: اب خدا اس شخص کو بپا سا رکھ کہ جس نے رسول کریم ﷺ کی آل کو (واضح رہے کہ اس جگہ غلام اور چرواہے کے لئے آل کا لفظ ارشاد فرمایا یہ سب اس کی وجہ سے ہے کہ غلام بھی آل میں داخل ہے) تمام رات پیسا سا رکھا۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر لیے گئے پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلاکی سے اندھا کیا گیا (کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح مار ڈالا تھا) اس حدیث شریف کے سلسلہ

قَالَ هِيَ هَذَا الْحَدِيثِ اسْتَقُوا إِلَى أَرْضِ
الشِّرْكِ۔

۴۰۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلِجِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَغَارَ قَوْمٌ عَلَى لِقَاحِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَهُمْ لَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ
وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ
أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَابْنُ أَبِي مُرَّةٍ
ابْنُ بِشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ
حَدَّثَنَا الدَّرَا وَرَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ لَقَطَعَهُ
النَّبِيُّ ﷺ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمُ اللَّفْظُ
لَا بِي الْمُثَنَّى۔

۴۰۴۶: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ خَمَادٍ قَالَ أَنبَأَنَا
الْثَّيْبُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَطَعَهُ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ
وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ
أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ سَالِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ آخَرُ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَغَارَ
نَاسٌ مِنْ عُرَيْتَةِ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
وَاسْتَقَوْهَا وَقَتَلُوا غُلَامًا لَهُ قَبْعَتٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فِي أَثَرِهِمْ فَأَخَذُوا لَقَطَعَهُ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ

میں بعض راوی دوسرے راویوں سے زیادہ روایت نقل فرماتے ہیں
لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ
وہ لوگ ان اونٹنیوں کو مشرکین کے ملک میں بھگا کر لے گئے۔

۴۰۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا
تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا۔ ان کے ہاتھ پاؤں
کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھیں (گرم سلائوں سے) اندھی کر دیں
گئیں۔

۴۰۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیں تو
انہیں پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کو ادا دیے اور ان کی آنکھوں میں
گرم سلائیاں بھر وادیں۔

۴۰۴۶: حضرت ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد
حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک قوم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے
اور ان کو اندھا کر دیا (یعنی ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں)۔

۴۰۴۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
قبیلہ عریہ کے چند لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ
والی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور ان کو ہٹا کر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے غلام کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کو
پکڑنے کے لئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ پکڑے گئے اور گرفتار کر لیے گئے
اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھ میں گرم سلائیاں
بھری گئی۔

وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَزَلَتْ فِيهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ۔

۴۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور فرمایا: ان ہی لوگوں سے متعلق آیت محاربہ یعنی: اَلَمَّا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ نَازِلٌ ہوتی۔

۴۰۴۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ هِجَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاعَهُ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَابَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى اَلَمَّا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اَلَا يَكُلُّهَا۔

۴۰۴۹: حضرت ابوزناد سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے رسول کریم ﷺ نے جس وقت ہاتھ پاؤں کاٹے یعنی ان لوگوں کے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹیاں چوری کی تھیں اور آپ نے ان کی آنکھوں کو آگ کے شعلوں سے اندھا کر دیا تھا تو اللہ عزوجل نے عتاب نازل فرمایا (کہ آپ کو ان لوگوں کو اس قدر اذیت دینا لازم نہ تھا) آیت کریمہ: اَلَمَّا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ نَازِلٌ فرمائی۔

۴۰۵۰: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ بِالْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هِلَانَ بِقَعِّ مَأْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اَلَمَّا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ أَهْلَ أُورُلَيْكَ لَأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَهْلَ الرِّعَاءِ۔

۴۰۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصص ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

۴۰۵۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ ابْنُ مَسْكِينٍ لِرَأْيِهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حَبْلٍ لَهَا وَالْقَاهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَخَذَ لَأَمْرِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ۔

۴۰۵۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے قبیلہ انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا زیور حاصل کرنے کے لالچ میں آکر اور اس لڑکی کو انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس لڑکی کا ان لوگوں نے ایک پتھر سے سر توڑ ڈالا پھر وہ شخص گرفتار کر لیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

۴۰۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر ڈالا پھر اسے ایک

أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حُلِيِّهَا ثُمَّ أَقَامَهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ.

کنوئیں میں پھینک کر پتھر سے اس کا سر کچل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَّا تَكُونَ لَهُمُ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ لَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَلَيْسَتْ لَهُ الْآيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَمَنْ قُتِلَ وَأُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَحَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ لِيَقْبَلَ بِالْكَفَّارِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعَهُ ذَلِكَ أَنْ يُقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ.

۴۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان مبارک میں کہ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَلَّا تَكُونَ لَهُمُ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو ان دونوں میں سے توپ کرے گرفتار کیے جانے سے قبل تو اس کو سزا نہیں ہوگی اور یہ آیت مسلمان کے لئے نہیں ہے اگر مسلمان قتل کرے یا ملک میں فساد برپا کرے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے پھر وہ کفار کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ وہ حد ساقط نہیں ہوگی (اور جس وقت وہ شخص اہل اسلام کے ہاتھ آئے گا تو اس کو سزا ملے گی)۔

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۴۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ خیرات کرنے کی سنت دلاتے اور آپ مثلہ کرنے سے منع فرماتے (یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے سے)۔

۱۸۸۷: النَّهْيُ عَنِ الْمُثَلَّةِ

۴۰۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الصَّنَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمُثَلَّةِ.

باب: پھانسی دینا

۴۰۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ جو حجاز سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص شخص (شادی شدہ) ہو مرنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالا جائے دوسرے وہ شخص جو کہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید

۱۸۸۸: الصَّلْبُ

۴۰۵۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُزُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ يَخْصَالٍ زَانٌ مُنْخَصَنٌ يُرْجَمُ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا لِيَقْتُلَ أَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ يُحَارِبُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ

رَسُولُهُ لَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ۔

میں ڈال دیا جائے۔

۱۸۸۹: الْعَبْدُ يَأْتِي إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ وَذَكَرَ

باب: مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں

اِخْتِلَافِ الْفَاطِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ جَرِيرٍ فِي

بھاگ جائے اور جریر کی حدیث میں شععی

ذَلِكَ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ

پراختلاف

۴۰۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۴۰۵۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

ذَاوَدَ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

ارشاد فرمایا: جب کسی کا غلام بھاگ جائے (یعنی فرار ہو جائے) تو اس

جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ لِمَا

کی نماز (یعنی کسی قسم کی کوئی بھی عبادت) مقبول نہیں ہوگی جب تک

تَقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ۔

کہ وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔

۴۰۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ

۴۰۵۷: حضرت شععی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے

عَنْ مُعْبِرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرٌ

روایت نقل کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب غلام بھاگ

يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

جائے تو اس کی نماز (وغیرہ) قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی حالت

أَبَى الْعَبْدُ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ

میں) مر گیا تو کافر مرے گا چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ

كَأَمْرًا وَأَبَى غُلَامٌ لَجَرِيرٍ فَآخَذَهُ فَضْرَبَ

گیا تھا تو انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کی گردن اڑادی (کیونکہ وہ

عُنُقَهُ۔

غلام مرتد ہو کر مشرکین و کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا)۔

۴۰۵۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۰۵۸: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُعْبِرَةَ

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَبَى

جائے تو اس کا ذمہ نہیں ہے (یعنی اپنے نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار

الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ۔

ہے)۔

۱۸۹۰: الْاِخْتِلَافُ عَلَى أَبِي إِسْحَقَ

باب: راوی ابواسحاق پر اختلاف سے متعلق

۴۰۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۴۰۵۹: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ إِلَى

جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ

۴۰۶۰: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَبَى الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ

میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الشَّرِكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۲: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى الشَّرِكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۲: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ أَحْلَى بِنَفْسِهِ۔

۴۰۶۳: حضرت جریر جیو نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے گیا اور دشمن کے ملک (دارالکفر) میں چلا گیا اس نے اپنا خون خود ہی حلال کر لیا۔

۱۸۹۱: الْحُكْمُ فِي الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد سے متعلق احادیث

۴۰۶۴: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّبَسِيُّ بُوْرِي قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَبَانَا الْمَعْبُورَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٍ زَنَى بَعْدَ إِحْصَائِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوْدُ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

۴۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محسن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سزا رکھا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

۴۰۶۵: أَخْبَرَنَا مُوَمِّلُ بْنُ إِيَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا أُحْصِيَ أَوْ يَقْتُلَ إِنْسَانًا فَمُتْلًا أَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَيُقْتَلَ۔

۴۰۶۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محسن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

۳۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۶۷: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے تو حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ نے ان کو آگ میں جلوایا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) مبتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ أَحَدًا أَوْ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۳۰۶۹: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْقَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۷۰: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو (معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا)۔

۳۰۷۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ عَبَّادٍ۔

۳۰۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

۳۰۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنِّي أَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۷۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ عَلِيًّا ابْنَ أَبِي نَاسٍ يَمِنَ الزُّبَيْدِ يَعْبُدُونَنَا وَنَنَا
فَأَخْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۳۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَدَّثَنِي حَمَّادُ
بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ
بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ
إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ
ذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ رَسُولُ
رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَالْفِي لَهُ أَبُو مُوسَى وَسَادَةٌ
لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَأَتَى بِرَجُلٍ كَانَ يَهُودِيًّا
فَأَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَجْلِسُ حَتَّى
يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ
قَعَدَ۔

۳۰۷۴۔ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ
حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُقْصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ
زَعَمَ السَّيِّدِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ
اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكُحْبَةِ
عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَظَلٍ وَمَيْمُسَ
بْنَ صَبَابَةَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَعْدٍ بْنَ أَبِي السَّرْحِ فَأَمَّا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَظَلٍ فَأَذْرَكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ

۳۰۷۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض لوگ زبط (ٹامی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۳۰۷۳۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو (حاکم بنا کر) ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں رسول کریم ﷺ کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے (ان کے آرام کرنے کے لیے) ٹکیہ لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول ﷺ کے موافق۔ (کیونکہ یہ شخص مرتد ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہر حال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

۳۰۷۴۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم ﷺ نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا: یہ لوگ جس جگہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، عبد اللہ بن حظل، مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبد اللہ بن حظل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملے تو اس کو قتل کرنے کے لئے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریت اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما لیکن حضرت سعد حضرت

الْكُفَّةِ فَاسْتَقَى إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَمَّارُ بْنُ
تَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا حُلَيْنٍ فَقَتَلَهُ وَأَمَّا
مَقِيسُ بْنُ صَبَابَةَ فَأَذْرَكَهُ النَّاسُ فِي الشُّوقِ
فَقَتَلُوهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ
عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ الشَّيْئَةِ أَحْلِسُوا فَإِنَّ
إِلَهَكُمْ لَا تَغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ
وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْجِنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا بِخَلَاصٍ لَا
يُنْجِنِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ
أَنْتَ عَاقَبْتَنِي بِمَا آتَا فِيهِ أَنْ ابْنِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ فَلَا تَجِدَنَّهُ
عَفْوًا كَرِيمًا فَجَاءَ فَاسَلَّمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ
بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ
فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعُ عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ لَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا كُنَّ ذَلِكَ يَأْبَى
فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا
كَانَ لِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُودُ إِلَى هَذَا خَبْتُ رَأْيِي
كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعِهِ فَبَقِلْتُهُ فَقَالُوا وَمَا يُدْرِيْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَّا أَوْمَأَتْ إِلَيْنَا
بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِيَنْبَى أَنْ يَكُونَ لَكَ خَائِنَةٌ
أَعْيِي.

عمار جیٹو سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر
اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا
اور ابو جہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور
وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب
صرف اللہ عزوجل کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جہد کچھ نہیں
کر سکتے (سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا
کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو کشتی
میں بھی اس کے علاوہ مجھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے میرے پروردگار
میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں
پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچالے گا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی میں جاہلان
سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا
مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبداللہ بن ابی
سرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو باایا بیعت فرمانے سے لے تو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور
آپ کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ نے
عبداللہ کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو دیا آپ نے ہ ایک مرتبہ اس کو
بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو
بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب منحنی طبع
ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھدار نہیں تھا
کہ جو انھہڑا ہوتا اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو
بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبداللہ کو قتل کر ڈالتا۔
ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک
کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا آپ نے آنکھ سے کس وجہ سے
اشارہ نہیں فرمایا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: نبی کی یہ شان نہیں ہے

(یعنی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ چھوٹی کرے۔

بدترین لوگ:

مطلب یہ ہے کہ بظاہر خاموشی اختیار کرے اور پھر خاموشی سے اس کے خلاف اشارہ کرے اس طریقہ کار سے گویا کہ نفاق کا شائبہ ہو سکتا ہے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔

ابو جہل وہ بد بخت شخص ہے کہ جس نے قدم قدم پر آنحضرت ﷺ کو سخت قسم کی تکالیف پہنچائیں اس کا لڑکا مکرمہ تھا کہ جس کا مندرجہ بالا احادیث میں تذکرہ ہے۔ ابو جہل غزوہ بدر کے روز قتل کیا گیا اور مکرمہ کچھ عرصہ زندہ رہا اور عبداللہ بن نطل مسلمان ہونے کے بعد دین سے منحرف ہو گیا تھا یعنی مرتد ہو گیا تھا اور عبداللہ بن نطل نے دو بانڈیاں رکھی تھیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گانے گانے لگ کر برائیاں بیان کرتی تھیں اور آپ کی ہجو کرتی تھیں اور مقیس بن صباہ اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد ہو گئے تھے۔

سمجھ لیں کہ ظاہری طور پر خاموشی اختیار کرے اور دھیمے انداز سے خاموشی کے عالم میں اس کے خلاف اشارہ کرے تو بظاہر اس انداز سے نفاق کا شائبہ ہوتا ہے جو کہ اس مقدس ہستی کے شایان نہیں کہ وہ آنکھ چھوٹی کرے چونکہ جس کا جتنا بڑا مقام اور عظمت ہوتی ہے اس کا ہر کام بھی اس شان کے مطابق ہوتا ہے لیکن یہ انداز بڑا ہی عجیب تھا مگر نبی کے ہر کام میں امت کے لئے اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ (جائی)

۱۸۹۲: توبۃ

الْمُرْتَدِّ

سے متعلق

باب: مرتد کی توبہ (اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے

۳۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے ایک شخص کہ جس کا نام حارث بن سويد تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا لیکن وہ پھر مرتد ہو گیا تھا اور وہ کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا کر بھیجا کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کر لو کہ کیا میری توبہ قبول ہے؟ چنانچہ اس کی قوم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: فلاں آدمی اب ناوم ہے اور اس نے ہم سے کہا ہے کہ ہم لوگ آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کر لیں کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس پر آیت کریمہ: كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ سے لے کر غُفُورٌ رَحِيمٌ تک۔ ”اس قوم کو اللہ کس طریقہ سے ہدایت دیگا جو کہ کافر بن گئی ایمان قبول کرنے کے بعد اور

۳۰۷۵. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْبَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْجٍ قَالَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ اسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشُّرِكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى قَوْمِهِ سُلَيْمَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَبَجَاءَ قَوْمُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنْ فَلَانًا قَدْ نَدِمَ وَأَنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَتَرَكْتُ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غُفُورٌ رَحِيمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَسْلَمَ۔

جو کہ گواہی دے چکی پیغمبر سچا ہے اور پہنچ گئیں ان کو دیہیں اور اللہ راستہ نہیں بتلاتا ان لوگوں کو جو کہ ظلم کرنے والے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں اور لوگوں کی اور وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کبھی مہلت ملے گی مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے تو اللہ عز و جل بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے۔ پھر آپ نے اس شخص کو کہلوادیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورۃ نحل میں جو آیت کریمہ ہے: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ سَلَّمَ لَمْ يَكُنْ كَافِرًا حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ دِيْنِهٖ سَلَّمَ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَشَرِ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ ذُو الْحِكْمِ۔

باب: رسول کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے

کی سزا

۴۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو رہنموی سنی تہذیب میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و بیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چنانچہ

٢٥٤٦ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ
ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَالِدِ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُورَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ
مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مِنْ تُكْرِهٍ إِلَى قَوْلِهِ لَهُمْ عَذَابٌ
عَظِيمٌ فَسَبَّحَ وَاسْتَشْنَى مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ
لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا
وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَهُوَ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَوْحٍ الَّذِي كَانَ عَلَى
مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرْزَاهُ الشَّيْطَانُ
فَلَحِقَ بِالْكَفَارِ فَأَمَرَهُ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفُجْحِ
فَاسْتَحَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

١٨٩٣: الْحُكْمُ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٣٤٤ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادُ
ابْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ قَالَ كُنْتُ
أَقُودُ رَجُلًا أَعْمَى فَاتَّهَيْتُ إِلَى عَكْرِمَةَ فَأَنْشَأَ
يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَ

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلَدِي وَكَانَ
لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تَكْثُرُ الْوَقِيعَةُ بِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ وَكَسْبُهُ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجُرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي
فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعْتُ فِيهِ
فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِعْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي
بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهِ لَقَعْتُهَا فَاصْبَحْتُ قَيْلًا
فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ
النَّاسَ وَقَالَ أُنْشِدُ اللَّهَ رَجُلًا لِي عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا
فَعَلَ إِلَّا قَامَ فَأَقْبَلَ الْأَعْمَى يَتَذَلُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمٌّ وَلَدِي وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً
رَافِقَةً وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّوْلُوتَيْنِ وَلَكِنَّهَا
كَانَتْ تَكْثُرُ الْوَقِيعَةُ بِكَ وَتَشْتُمُكَ فَانْهَاهَا
فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجُرُ فَلَمَّا كَانَتْ
الْبَارِحَةَ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعْتُ فِيكَ لَقَعْتُ إِلَى الْمِعْوَلِ
فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهَا حَتَّى
لَقَعْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
أَشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَذَرٌ۔

(حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم ﷺ کا تذکرہ برائی سے شروع کر دیا وہ تاجینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیچہ (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار تلوار سے نسبتاً چھوٹا ہتھیار ہوتا ہے) اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا یہاں تک کہ وہ باندی مر گئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ تھی تو لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے تمام حضرات کو اٹھایا اور فرمایا: میں اس کو خدا کے قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری فرمانبرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ تاجینا شخص گرتا پڑتا (خوف کی وجہ سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تھک آ کر) گزشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیچہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون ”بدر“ ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

واجب القتل باندی:

مذکورہ باندی نے دو قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ایک تو یہ کہ باندی ہونے کے باوجود شوہر کی نافرمانی کرنا دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ کو برا کہنا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا۔ بہر حال رسول کریم ﷺ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا ضروری ہے حضرات محمد شین عظام اور فقہاء کرام رحمہم نے اس مسئلہ کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمہم کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے ”تنبیہ الولاة والحکام شاتم علی خیر الامام“ یہ رسالہ رسائل ابن عابد کا جزو

بن کر شائع ہوا ہے حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ نادر و نایاب رسائل کا مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ایڈوکیٹ اسماعیل قریشی کی ایک کتاب ”گستاخ رسول کی سزا“ بھی حال ہی میں اس موضوع پر شائع ہوئی

ہے جس میں اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون بھی اس سلسلہ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ (جامی)

۴۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے کہا کہ اس کو قتل کر دو لوں؟ تو انہوں نے مجھ کو اس بات پر ڈانٹ دیا اور فرمایا: یہ مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۴۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَعْطَى رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ بِالْصَّدِيقِ فَقُلْتُ أَقْتُلُهُ فَاتَّهَرَنِي وَقَالَ لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر

۱۸۹۴: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْأَعْمَشِ فِي

اختلاف

هَذَا الْحَدِيثِ

۴۰۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمائیں تو میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تم یہ کس طریقہ سے کرو گے؟ میں نے عرض کیا: واقعی قتل کر دوں گا۔ تو اللہ کی قسم! میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ ختم کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۴۰۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغِيطُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَبِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِمَ قُلْتُ لَا صِرَبَ عَنْقَهُ إِنْ أَمَرْتَنِي بِذَلِكَ قَالَ أَفَكُنْتَ لَا عِلَّاءُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا ذَهَبَ عِظْمُ كَلِمَتِي إِلَيْهِ قُلْتُ غَضَبُهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے باقی روایت مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۴۰۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغِيطُ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتَنِي لَفَعَلْتُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا كَانَتْ لِشَيْءٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہوئے میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہ

۴۰۸۱: أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

فرمائیں تو کچھ کروں (یعنی اس کی گردن اڑا دوں) اس پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا: خدا کی قسم رسول کریمؐ کی وفات کے بعد کسی کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

۴۰۸۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ ایک شخص پر سخت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ اس شخص کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا اے خلیفہ رسولؐ! خدا کی قسم اگر تم مجھ کو حکم دو تو میں اس شخص کی گردن اڑا دوں۔ میری یہ بات کہتے ہی وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے ان پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا گیا ہو اور ان کا غصہ اس شخص کی طرف سے زائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ اے ابو ہریرہ! تمہاری ماں تم پر رونے پر مقام کسی کو حاصل نہیں ہے رسول کریمؐ کی عیسیٰ کے بعد۔ حضرت امام نسائیؒ نے فرمایا: اس روایت کی اس میں غلطی ہو گئی ہے اور ابو ہریرہ کے بجائے ابو ہریرہؓ ہے اور اس کا نام حمید بن ہلال ہے حضرت شعبہ نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۸۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکرؓ صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کسی کو سخت ست کہا تو اس نے بھی وہی جواب دیا میں نے عرض کیا: کیا میں اس شخص کی گردن اڑا دوں؟ یہ سن کر انہوں نے مجھ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا: رسول کریمؐ کی عیسیٰ کے بعد کسی شخص کے لیے یہ کام جائز نہیں ہے۔ حضرت امام نسائیؒ نے فرمایا: ابو ہریرہؓ کا نام حمید بن ہلال ہے اور اس روایت کو یونس بن عبید نے مسند روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۰۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ سلمیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران وہ ایک مسلمان پر غصہ ہوئے اور بہت زیادہ سخت غصہ ہوئے میں نے جس وقت یہ دیکھا تو عرض کیا: اے خلیفہ رسولؐ! اگر آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ جس وقت میں نے اس شخص کو

أَبِي بَرَزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ مُتَغَيِّطٌ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنِ هَذَا الَّذِي تَغَيِّطُ عَلَيْهِ قَالَ وَلَمْ تَسْأَلْ قُلْتُ أَضْرِبُ عَنْقَهُ قَالَ قَوْلَ اللَّهِ لَا تَغَبَّ عِظْمَ كَلِمَتِي غَضَبَهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۲: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ غَضِبَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَغَيَّرَ لَوْنُهُ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرْتَنِي لَا ضَرْبَ عَنْقَةٍ لِّكَانُوا أَحَبَّ عَلَيْهِ أَرَدَ نَذِيرًا لَّنَبِيٍّ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ تَكْتَامُ إِلَيْكَ أَبَا بَرَزَةَ وَانْتِهَالَهُ تَكُنْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَخَذَا وَالصَّوَابُ أَبُو قَلَيْبٍ وَاصْمَدُ حَمِيدُ بْنُ سَلَالٍ خَالِفَةُ شُعْبَةَ

۴۰۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَصِرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَعْلَطَ لِرَجُلٍ قَرَدًا عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَلَا أَضْرِبُ عَنْقَهُ فَأَنْتَهَرَنِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نَصْرِ حَمِيدُ بْنُ هَلَالٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ قَامِسَنَدُهُ

۴۰۸۴: أَخْبَرَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطَرِّفٍ بْنِ الشَّجِيرِ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ بِالصِّدْقِ فَقَضَبَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ

الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جَدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبْ عَنْقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرَبَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَنَسِيتُ الَّذِي قُلْتَ قُلْتُ ذِكْرُنِي قَالَ أَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ أَرَأَيْتَ حِينَ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتَ أَضْرِبْ عَنْقَهُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا تَذْكُرُ ذَلِكَ أَوْ كُنْتَ قَائِعًا ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ وَالْآنَ إِنِّي أَمْرَتِي فَقُلْتُ قَالَ وَاللَّهِ مَا هِيَ لَا خَيْرَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ؐ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ أَحْسَنُ الْأَحَادِيثِ وَأَجْوَدُهَا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۱۸۹۵: السَّحَرُ

۴۰۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَبَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِيَصَاحِبِهِ أَذْهَبَ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعْتُكَ كُنَّا لَكَ أَرْبَعَةَ أَغْيَاقٍ فَاتَّبَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَأَلَّاهُ عَنْ بَسْعِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا فِي بَرِيٍّ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ وَلَا تَسْخَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْتُلُوا الْمُحَصَّنَةَ وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةٌ يَهُودَانِ لَا تَعْدُوا إِلَى السَّبْتِ فَقَبِلُوا يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ لَمَّا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا بِأَنْ لَا يَزَالَ مِنْ

قتل کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ تذکرہ چھوڑ دیا اور گفتگو میں مشغول ہو گئے ہم لوگ جس وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: ابو بَرزہ! تم نے ابھی کیا کہا تھا میں تو بھول گیا؟ میں نے کہا کہ مجھ کو یاد دلائیں۔ انہوں نے فرمایا: جو تم نے ابھی کہا تھا کیا وہ تم کو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم انہوں نے کہا جس وقت تم نے مجھ کو ایک آدمی پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ میں اس شخص کی گردن اڑا دوں اسے خلیفہ رسول ﷺ! انہوں نے پوچھا: کیا تم (واقعی) ایسا کرتے؟ میں نے عرض کیا: بلاشبہ اور اگر حکم فرمائیں تو میں وہ کام انجام دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم کسی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت تمام روایات سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

باب: جادو سے متعلق

۴۰۸۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلیں (یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس) چلیں۔ دوسرے شخص نے کہا: اس کو نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے (یعنی رسول کریم ﷺ نے) سن لیا تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ نوا آیات کیا ہیں جو کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں جیسا کہ فرمایا گیا: وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ بَسْمِ آيَاتِ بَيِّنَاتٍ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اللہ عزوجل نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور تم بے قصور آدمی کو حاکم یا بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ اور تم جادو نہ کرو اور سحر نہ کھاؤ اور پاک دامن خاتون پر تہمت نہ لگاؤ اور جہاد کے دن راہ قرار اختیار نہ کرو (بلکہ دشمن کا جم کر مقابلہ کرو) یہ احکام نو ہیں اور ایک حکم خاص تم لوگوں کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہفتہ والے دن ظلم و

ذَرِيَّتِهِ نَبِيٌّ وَآنَا نَخَافُ أَنْ اتَّبِعَكَ أَنْ تَقْتُلَنَا
يَهُودُ۔

زیادتی نہ کرو اور اس روز پچھلیوں کا شکار نہ کرو (کیونکہ ہفتہ کا دن یہود کے شکار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا) یہ باتیں سن کر ان دونوں یہودیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک چوم لیے اور کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تو پھر تم لوگ میری کس وجہ سے فرمانبرداری نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: داؤد علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں سے ہی نبی بنا کریں گے اور آپ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں یہ صرف ایک بہانہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے خود آپ کے نبی ہونے کی خوش خبری دی ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

نو (۹) نشانیاں:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نو نشانوں اور نو آیات کا تذکرہ ہے قرآن کریم کے مطابق وہ نو آیات ہیں: (۱) عصا اور لاشی کا مجرہ (۲) یہ بیضاء (۳) طوفان (۴) نڈیاں اور جوئیں (۵) خون (۶) قحط (۷) پھلوں کا کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آیت کریمہ: وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَشَاتٍ میں مذکورہ بالا نو نشانوں کا تذکرہ ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو احکام مذکور ہیں وہ وہی ہیں جو کہ اس حدیث میں مذکور ہیں اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں یہود نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہونے کی وجہ سے رسول تسلیم نہ کرنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ تو صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آخری نبی بن کر آنے کی خوش خبری دی تھی۔ شروحات حدیث میں اس کی تشریح ہے۔

باب: جادوگر سے متعلق حکم

۱۸۹۶: الْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

۴۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارے (جس طرح سے کہ جادوگر کرتے ہیں) تو اس نے جادو کیا اور جس کی نے جادو کیا تو وہ شخص مشرک ہو گیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا تو وہ اس پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی اللہ عزوجل اس کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

۴۰۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمُقَرَّبِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَتَوَكَّلَ إِلَيْهِ۔

دور جاہلیت کے گندے:

بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث شریف سے تعویذ کے لٹکانے کی ممانعت ثابت کی ہے جو کہ غلط ہے بلکہ اس جگہ مراد

وہ گندے وغیرہ ہیں جو کہ دور جاہلیت میں گلے میں لٹکائے جاتے تھے اور ان میں شریک کلمات ہوتے تھے اور شریعت میں جہاز پھونک اور دعاء و تعویذ کا ثبوت ہے اور جہاں تک تعویذ کے ثبوت شرعی کا تعلق ہے تو غرض ہے کہ تعویذ کا ثبوت حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے واضح ہے: ((عن ابی سعید ان وهطا من اصحاب رسول الله صل ۲ انطلقوا فی سفرة سافروها حتی نزلوا بحی من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان یضیفوهم فلدغ سید ذلك الحی فسیعوا له بكل شیء ۱ ینفعه شیء فقال بعضهم لو آتیتم هولاء الرهط الذین قد نزلوا بکم لعلہ ان یکون عند بعضهم شیء فاتوهم فقالوا یا ایہا الرهط ان سیدنا لدغ فسیعنا له بكل شیء لا ینفعه شیء فهل عند لعد منکم شیء فقال بعضهم نعم والله انی لراق ولكن وانتم قد استضعفناکم فلم تضیفونا فما انا براق لکم حتی تجعلوا لنا جعلاً فصالحوهم علی فطیع من الغنم فانطلق فجعل یتغل یتغراء الحمد لله رب العالمین حتی لکانما نشیط من عقال فانطلق یمشی مابہ فلبہ قال فاوفوهم جعلهم الذی صالحوهم علیہ فقال بعضهم اقسموا فقال الذی رقی اتفعلو حتی ناتی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فتذکر له الذی کان فننظر ما یامرنا فقدموا علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فذکر والا فقال وما یدریک النهارقیة اصبتم اقسما واضربوا الی معهم بسهم)) بخاری شریف ص ۸۵۵ ج ۲ مطبوعہ مع المطابع دہلی۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا اور اس کو کسی چیز سے آرام نہیں ہوا آخر کار اس کو ایک صحابی کے پاس لے گئے ان صحابی نے اس مریض پر سورۃ فاتحہ دم کی جس سے اس کو شفا ہوتی چلی گئی اور ان لوگوں نے ان صحابی کو بکری کا ایک ٹکڑا وغیرہ دیا۔ حدیث سے یہ مفہوم واضح ہے۔

باب: اہل کتاب کے جادو گروں سے متعلق حدیث رسول

۱۸۹۷: سَحَرَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

۴۰۸۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی نے جادو کیا (کہ جس کا نام لمید بن عامر تھا) آپ اس جادو کی وجہ سے چند روز تک مریض رہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال کر رکھی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو وہاں پر بھیجا وہ لوگ وہ جادو کی گرہیں نکال کر لائے اس کے لاتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کھڑے ہو گئے کہ جس طرح سے رسی میں بندھے ہوئے ہوں اور کوئی شخص وہ رسی کھول دے پھر آپ نے اس کا تذکرہ اس یہودی (یعنی جادو کرنے والے شخص سے) نہیں فرمایا

۴۰۸۷: أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ الْيَسْرِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِي يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ فَاشْتَكَى لِذَلِكَ أَيَّامًا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ فَقَدْ لَكَ عَقْدًا فِي بَيْتِ نَيْرٍ كَذَا وَكَذَا فَأَرْسَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَخْرَجُوهَا فَبَجِئَ بِهَا لِقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا نَشِطَ مِنْ عِقَالٍ لَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ لِذَلِكَ الْيَهُودِ وَلَا رَأْيَ رَجُلٍ قَطُّ۔

اور نہ اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر اس کا کچھ بھی اثر محسوس کیا۔

آپ ﷺ پر جادو:

جس شخص نے آپ پر جادو کیا تھا اس نے گرہ لگا کر جادو کیا تھا اور آپ کے بال مبارک پر جادو کیا تھا اور جادو کا سامان مدینہ منورہ کے ایک ویران کنوئیں میں دفن کیا گیا تھا اور مسلم شریف کی روایت میں آپ پر جادو کیے جانے کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے: ((و عن عائشة قالت سحر رسول الله صل ۲ حتی انه ليخيل اليه انه فعل الشيء وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندي دُعا الله و دعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتيت جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والاخر عند رجلي ثم قال احدهما لصاحبه وما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبید بن الاعصم اليهودي قال فيما ذا قال في مشط و مشاطة و جف طلعة ذكر قال اين هوا قال في بئر ذروان فذهب النبي صل ۲ في اناس في اصحابه الى البئر فقال هذه البئر التي اربتها و كان ماء ها نقاعة الحناء و كان تخلها رؤس الشياطين فاستخرجه))۔ [مسلم شریف باب السحر ص: ۲۵]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ آپ پر قبیلہ بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا تھا آپ نے فرمایا: اے عائشہ! مجھے بتلایا گیا ہے اس طرح سے کہ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان کو جادو ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ س نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کہ کنگھی سے جھڑتے ہیں یا نہر کجور کے خلاف میں اور قبیلہ ذی اروان کے کنوئیں میں وہ جادو کی اشیاء دفن ہیں (خلاصہ) بہر حال جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اور جادو کرنا اور کرنا حرام ہے۔ بہر حال رسول کریم ﷺ پر جادو کیا گیا اور رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کی پوری تفصیل سے مطلع فرمادیا اور اسی وقت سورہ ناس اور سورہ فلق نازل ہوئیں ان دونوں سورت میں گیا رہا آیت کریمہ ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مذکورہ سورہ کی ایک ایک آیت کریمہ پڑھ کر پھونک مارتے جس کی وجہ سے وہ گرہ کھلتی چلی جاتی اور سب سے آخری گرہ کھلتے ہی آپ بالکل شفا یاب ہو گئے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ محدث دارالعلوم فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر جادو کا اثر معمولی ہوا تھا اور وہ اثر یہ ہوا تھا کہ آپ کے مزاج میں اس زمانہ میں بھول آگئی تھی یعنی آپ جو کام نہیں کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال میں آتا کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اور جو کام کر لیا کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال ہوتا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ مزید تفصیل کے لیے مدظلہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر حاشیہ حضرت مولانا سید انظر شاہ مدظلہ بیان سورہ ناس)۔

۱۸۹۸: مَا يَفْعَلُ مَنْ تَعَرَّضَ لِمَالِهِ

۴۰۸۸: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَمَاءَ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَلَفُ بْنُ تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سَمَاءُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُعَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَاسْمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا نَبِيَّ قَبْرِيذُ مَا لِي قَالَ ذِكْرُهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ فَاسْتَعِنَ عَلَيْهِ مِنْ حَوْلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَخَذَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَعِنَ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ فَايْلُ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْأَجْرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ۔

۴۰۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَهْدٍ الْبَغَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُذِيَ عَلَيَّ مَا لِي قَالَ فَاشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوَا عَلَيَّ قَالَ فَاشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوَا عَلَيَّ قَالَ فَاشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوَا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فِى الْجَنَّةِ وَإِنْ قُتِلْتَ فِى النَّارِ۔

۴۰۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْهَادِ عَنْ قَهْدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْبَغَارِيِّ عَنْ أَبِي

باب: اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

۴۰۸۸: حضرت قابوس بن معارق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال دولت مجھ سے چھین لینے کے لئے آجائے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اس سے فرمایا: تم کو چاہیے کہ اس کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خوف خداوندی اختیار نہ کرے یعنی نہ ڈرے تو آپ نے فرمایا: اگر وہ لوگوں کے مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔ اس نے پھر کہا کہ اگر اس جگہ مسلمان موجود نہ ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں حاکم وقت سے کہنا چاہیے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے کہا اگر وہاں سے حاکم بھی فاصلہ پر ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے جان و مال کے لیے تم کو جنگ کرنا چاہیے اگر تم حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے تو تم شہید ہو جاؤ گے ورنہ تم اپنا مال دولت بچا لو گے۔

۴۰۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص ظلم سے میرا مال دولت لینے کے لئے آجائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کو خدا کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے کہا: اگر وہ شخص یہ بات نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اُس کو دوبارہ اللہ کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر وہ جب بھی نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اس شخص سے جنگ کرو اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ (ظالم) مارا گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی ظلم سے میرا مال دولت لینے آئے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے

مُرِّيْرَةٌ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ عُذِيَ عَلَيَّ مَالِي قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَبِئْسَ الْوَجْهُ لِلْجَنَّةِ وَإِنْ قُتِلْتَ فَبِئْسَ الْوَجْهُ لِلْجَنَّةِ

فرمایا: اس کو اللہ کی قسم دے دو۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ نہ مانے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم پھر اس کو خدا کی قسم دے دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ یہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم کو تو ایسی صورت میں اس سے جھگڑا کرنا چاہیے (بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو) اور ایسی صورت میں اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ شخص قتل ہو گیا تو وہ دوزخ رسید ہوگا۔

۱۸۹۹: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ

۴۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ لَقِيْلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

باب: اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے

۴۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي يُوْنُسَ الْقَشِيرِيِّ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ لَقِيْلَ فَهُوَ شَهِيدٌ

۴۰۹۲: حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے جنگ کرے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۳: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُضَالَةَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ أَتَانَا أَبُو الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو بْنِ الْقَاصِرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے ظلم سے مارا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۴۰۹۴: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَدَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ الْخُمَيْسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

۴۰۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کا مال دولت کوئی شخص ناحق طریقہ سے حاصل کرنا چاہے اور وہ شخص (یعنی مال کا مالک مال کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ حضرت امام نسائی بیہد نے فرمایا: اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے۔

۴۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۷: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے (یعنی مال دولت کے تحفظ) میں شہید ہو گیا تو وہ شخص شہید ہے۔

۴۰۹۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال (کی حفاظت) کے لیے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۴۱۰۰: حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظلم سے مارا (قتل کیا) جائے تو وہ شخص شہید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت جس کو راوی مؤمل نے روایت کیا ہے غلط ہے۔

۴۰۹۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَيُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ لَفَقَاتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا خَطَا وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سُفْيَانَ بْنِ الْحَمِّسِ۔

۴۰۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَفُصَيْةٌ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَقَ قَالَا أَتَانَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَعْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۱۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَطْلَبَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ الْمُؤَمَّلِ خَطَا وَالصَّوَابُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

شہید کی اقسام:

شریعت میں شہید کی دو اقسام ہیں ایک تو شہید حقیقی دوسرے شہید حکمی پہلی قسم کا شہید وہ شہید ہے جو کہ میدان جہاد میں شہید ہو اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر غسل و کفن کے ان ہی کپڑوں میں اس کو دفن کر دیا جائے اور قیامت کے روز وہ شہید بارگاہ خداوندی میں اسی حال میں پیش ہوگا (یعنی زخمی حالت میں) دوسری قسم شہید حکمی کی ہے۔ یعنی وہ شخص جو کہ حکم کے اعتبار سے شہید ہے جیسا کہ پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص یا ڈوب کر مرنے والا شخص وغیرہ جیسا کہ حدیث میں ہے: ((المبطلون شہید والغریق شہید)) [الحديث]

اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ مال کی اور نفس کی حفاظت کرتے کرتے مرنے والا شخص شہید ہے اور سب سے زیادہ جامع تعریف شہید حکمی کی یہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۰۰ میں مذکور ہے یعنی جو شخص ناحق مارا جائے وہ شہید ہے۔ مزید تفصیل کیلئے کتاب احکام شہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی

۱۹۰۰: مَنْ قَاتَلَ دُونَ

شہید ہے

أَهْلِهِ

۴۱۰۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے لڑے پھر وہ (مال و جان کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

۴۱۰۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ لَقِيْلَ لَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ دَمِهِ لَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ أَهْلِهِ لَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو شخص اپنا دین بچاتے یعنی دین کی حفاظت کرتے

۱۹۰۱: مَنْ قَاتَلَ دُونَ

ہوئے مارا جائے وہ شخص شہید ہے

دِينِهِ

۴۱۰۲: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے (یعنی مال کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے مال بچوں یعنی اپنے اہل و عیال (کی حفاظت) کے لئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کے لئے مارا جائے وہ شہید

۴۱۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ قَاوَدِ بْنِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

ہے اور جو شخص اپنی جان (بچانے) کے لیے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

۱۹۰۲: مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ

۳۱۰۳: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بِإِسْنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ عَنْ مُطْرِفٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرُونٍ لَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو شخص ظلم دور کرنے کے لئے جنگ کرے؟
۳۱۰۳: حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ظلم سے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم کوئی کرے اور وہ ظلم دور کرتے کرتے جان دے دے تو وہ شہید کے حکم میں ہے)۔

۱۹۰۳: مَنْ شَهِرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ

فِي النَّاسِ

۳۱۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهِرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ لَدُنْمَهُ هَذَرٌ۔

باب: جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اس سے متعلق
۳۱۰۴: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میان سے تلوار نکالے پھر اس کو لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہد (یعنی ضائع) ہے (یعنی ایسی صورت میں کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو دیت یا قصاص کچھ لاگو نہیں ہوگا)۔
۳۱۰۵: حدیث کا مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۳۱۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۳۱۰۶: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر تلوار چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے۔

۳۱۰۶: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ لَدُنْمَهُ هَذَرٌ۔

۳۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگا)۔

۳۱۰۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

تکفیر کے اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے وہ بطور شدت اور سخت معصیت ہونے کے ہے گویا کہ اس نے کفر یہ فعل کا ارتکاب کیا بہر حال ایسا شخص شرعاً فاسق اور فاجر ہے۔ سخت گناہ گار ہے لیکن اس پر اسلام کے ہی احکام جاری ہوں گے۔ کتاب شرح فقہ اکبر میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور اردو میں حضرت جد المکرم مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے تکفیر کے اصول میں تفصیل بیان فرمائی ہے یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اول کے ساتھ ہے۔

۴۱۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تَوْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَفْرَعِ بْنِ حَابِسٍ وَالْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُمَيْيَةَ بْنِ بَذْرِ الْقَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلَقَمَةَ بْنِ عَلَاقَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي تَبَهَانَ قَالَ لَفَضَيْتُ قُرَيْشَ وَالْأَنْصَارَ وَلَقَالُوا يُعْطَى صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَبَدَعْنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ لِقَابِلِ رَجُلٍ هَائِرِ الْعَيْنَيْنِ تَابِيَةِ الْوَجْنَتَيْنِ كَتَّ اللَّحْيَةِ مَحْلُوقِ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَّامُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمُرُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ لَنَلَهُ فَمَنْعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِّنْ ضَرِيصٍ هَذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِّنَ الَّذِينَ مَرُّوا السُّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ لَيْتَ آتَا أَفْرَسَهُمْ لَا قُتِلَتْهُمْ قَتْلَ غَادٍ۔

۴۱۰۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبی کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو کہ مٹی کے اندر تھا (وہ سونا ابھی تک میلا تھا اس کی صفائی نہیں ہوئی تھی) آپ نے اس کو تقسیم فرما دیا افرع بن حابس اور قبیلہ بنی شجاع میں سے ایک شخص کو اور حضرت عمنہ بن بدر فزاری اور حضرت علقمہ بن علا یہ عامری اور قبیلہ بنی کلاب کے ایک آدمی کو اور حضرت یزید خیل طائی اور قبیلہ بنی جمہلی کے ایک شخص کو۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے حضرات غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے حضرات کو تو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں کیونکہ وہ نو مسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا اس کی آنکھیں اندر کو تھیں اور اس کے رخسار بھرے ہوئے تھے اور داڑھی گھٹی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! تم خدا کا خوف کرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ اللہ عزوجل نے مجھ کو زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ اس دوران ایک شخص (عمر رضی اللہ عنہ) نے گزارش کی جو کہ ان ہی لوگوں میں سے تھا اس کے قتل کرنے کی۔ جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق کے نیچے تک نہیں جائے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے کہ جس طریقہ سے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے اور تیر جانور کے آر پار ہو جاتا ہے اس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا

وہ لوگ مسلمان کو قتل (نک) کریں گے اور وہ لوگ بت پرست لوگوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ان کو اس طرح سے قتل کر دوں کہ جس طرح سے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

خلاصہ الباب ☆ درحقیقت مذکورہ بالا حدیث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ خوارج ہیں جن کا ظاہر اور ظہار باطن کچھ اور گویا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے اور بظاہر وہ اپنے آپ کو بہت بڑا متقی پرہیزگار خوف نہ رکھنے والے دین دار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرنے تاکہ لوگ سمجھیں کہ دنیا میں ایمان والے بس یہی لوگ ہیں ان سے زیادہ کوئی بھی دین دار نہیں ہو سکتا لیکن ان کا باطن اس کے بالکل برعکس تھا یعنی کہ اندر سے بے ایمان تھے اور اہل بیت مؤمن کامل ظاہر کرتے تھے مذکورہ حدیث کی طرح کا مضمون حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف میں بھی مذکور ہے اور ۳۱۰۹ حدیث نے اس حدیث کا مصداق خوارج کو بتایا ہے جنہوں نے آگے چل کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکڑے کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ (جامی)

۳۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں چھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ نو عمر اور احمق ہوں گے وہ لوگ ظاہر میں آیات قرآنی تلاوت کریں گے (یا مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دوسروں کی خیر خواہی کی باتیں کریں گے) لیکن ان کے حلق سے ایمان نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے جس طریقہ سے کہ نشانہ سے تیرا پار نکل جاتا ہے جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو تو تم ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں قیامت کے ان اجر و ثواب ہے۔

۳۱۱۰: حضرت شریک بن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ کو تمنا تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی حبیب سے ملاقات کروں اور ان سے خوارج کے حالات دریافت کروں۔ اتفاق سے میں نے عید کے دن حضرت ابو ہریرہ سلمی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے چند اصحاب کے ساتھ ملاقات کی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خوارج کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کان سے سنا ہے اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

۳۱۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْإِنْسَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَاجِرَهُمْ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِبْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۱۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيُّ الْخَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ أَتَمَسِّي أَنَّ أَلْفِي رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَرزَةَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ بِلَاذِنِي وَرَأَيْتُهُ يَغْنِي

أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ
فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ
يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومٌ
الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَيْضَانِ لَقَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَصَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا
هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
كَانَ هَذَا مِنْهُمْ يَقْرُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَوَاقِفَهُمْ
يَسْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَسْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ
سَيْنَاهُمْ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى
يُخْرَجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَإِذَا
لَقِيَتْهُمْ لَقِيَتْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ شَرِيكَ إِنْ
يُشَاهَبُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْمَشْهُورِ۔

اقدس میں کچھ مال آیا آپ نے وہ مال ان حضرات کو تقسیم فرما دیا جو کہ
دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے کی
طرف بیٹھے تھے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص
کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مال انصاف سے تقسیم
نہیں فرمایا وہ ایک سانولے (یعنی گندی) رنگ کا شخص تھا کہ جس کا سر
منڈا ہوا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ بات سن کر آپ بہت
سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم لوگ میرے بعد مجھ سے
بڑھ کر کسی دوسرے کو (اس طریقہ سے) انصاف سے کام لیتے ہوئے
نہیں دیکھو گے۔ پھر فرمایا: آخر دور میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ آدمی
بھی ان میں سے ہے کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن
کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دائرہ اسلام سے اس
طریقہ سے خارج ہو گئے کہ جس طریقہ سے کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا
ہے انکی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ سر منڈے ہوئے ہو گئے ہمیشہ نکلتے
رہیں گے یہاں تک کہ انکے پچھلے لوگ دجال ملعون کے ساتھ نکلیں
گے۔ جس وقت تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کر ڈالو۔ وہ
لوگ بدترین لوگ ہیں اور تمام مخلوقات سے برے انسان ہیں۔

سچا مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہنے سے کوئی شخص کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ
اسلام کے تقاضے کو پورا نہ کرے اور اسلام اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں محسوس نہ ہو پاک دامنی دیانت داری اور سچائی اور احکام الہیہ
کی پابندی تمام اہل اسلام کے لیے لازم ہے اگر کسی شخص کی زندگی میں مذکورہ بالا اوصاف نہ پائے جائیں تو صرف ظاہری عبادت
بجالانے سے کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اکابر کی اس موضوع پر تفصیلی کتب میں ان کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث بالا سے ہر صاحب عقل و دانش یہ جان سکتا ہے کہ محض خود کو مسلمان کہنے والا شخص ہی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا بلکہ
دین اسلام کے جتنے بھی تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس عمل دین اسلام پر ہو اور حقوق اللہ حقوق العباد
سب کو ان کے حق کے مطابق ادا کرنا ہو پاک دامنی راست گوئی دیانت داری اس کا شعار ہو جس سے متاثر ہو کر باقی لوگ بھی اسلام
پر کار بند ہوں اخلاقیات میں بدرجہ اتم احکامات الہیہ کی کماحقہ پابندی مذکورہ اوصاف کے حامل کو ایماندار کہنے والا ہر شخص ہو گا نہ اس
آدمی کو خود کہنا پڑے کہ میں ایماندار ہوں اور صحیح طور پر مسلمان ہوں عمل سے ہر بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (جامی)

۱۹۰۴: قِتَالُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان سے جنگ کرنا

۳۱۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِقِتَالِ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَبِهَاةٌ فُسُوقٌ۔

۳۱۱۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق یعنی بدترین گناہ (اور گناہِ بے رحم) ہے۔

۳۱۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَفِتْنَةٌ كُفْرٌ۔

۳۱۱۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَفِتْنَةٌ كُفْرٌ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَمَا سَمِعْتَهُ إِلَّا مِنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنَ الْأَسْوَدِ وَهَبِ بْنِ رَبِيعٍ۔

۳۱۱۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنْ عَمِيهِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَفِتْنَةٌ كُفْرٌ۔

۳۱۱۴: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَفِتْنَةٌ كُفْرٌ۔

۳۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے (یعنی اس حرکت سے انسان فاسق و فاجر بن جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ

۳۱۱۶: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حماد سے کہا کہ میں نے حضرت منصور اور حضرت سلیمان اور حضرت زبیر سے وہ سب

مَنْصُورًا وَ سُلَيْمَانَ وَ زَيْدًا يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ مَنْ تَتَبَهُمُ اتَّبَهُمُ مَنْصُورًا اتَّبَهُمُ زَيْدًا اتَّبَهُمُ سُلَيْمَانٌ قَالَ لَا وَلَكِنِّي اتَّبَهُمْ أَبَا وَائِلٍ۔

۴۱۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۴۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۴۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَ سَبَابُهُ فُسُوقٌ۔

۱۹۰۵: التَّغْلِيظُ فِيمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ

عُمَيْرَةَ

۴۱۲۱: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ وَالصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ

حضرت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو وائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسوق (شدید درجہ کا گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ تم کس پر تہمت لگا رہے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر۔ انہوں نے فرمایا: ہمیں لیکن میں تہمت لگاتا ہوں حضرت ابو وائل پر کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۴۱۱۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت زبید نے کہا کہ میں نے حضرت ابو وائل سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۴۱۱۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۲۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

باب: جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے

جنگ کرے؟

۴۱۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرمانبرداری سے خارج ہو جائے اور وہ جماعت سے نکل جائے الگ ہو جائے پھر وہ شخص مرجعہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کوئی میری امت پر نکلے نیک اور برے تمام کو قتل

کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو وہ اقرار نہ کرے تو وہ شخص مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑائی کرے یا لوگوں کو عصیت کی طرف بلانے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ کہ اللہ عزوجل کے واسطے) پھر قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی جیسی ہوگی۔

۳۱۲۲: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بے راہ جھنڈے کے نیچے (یعنی اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے غیر شرعی جنگ کے لیے) لڑے اپنی قوم سے تعصب سے وہ غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ حضرت امام نسائی بیہیہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں عمران جو کہ کوئی قوی راوی نہیں ہے۔ (عمران سے مراد عمران قطان راوی ہے)۔

الْجَمَاعَةُ قَمَاتٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَعَاضَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِدَيْ عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ أَوْ يُغْضِبَ لِعَصِيَّةٍ فَقِيلَ لِقَتْلَةٍ جَاهِلِيَّةٍ۔

۳۱۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجَلٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصِيَّةً وَيُغْضِبُ لِعَصِيَّةٍ لِقَتْلَةٍ جَاهِلِيَّةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

تعصب کی موت:

شریعت مطہرہ میں تعصب کی موت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم پر مدد کرنے کے لئے جنگ کرے جبکہ ہر وہ جنگ کہ جس کی بنیاد تعصب پر ہو وہ تو خود ظلم ہے اس کو اسلام کی جنگ کہنا بالکل بے اصل ہے اور دین کے لئے جنگ کرنے کا مقصد یہہ قسم کے ظلم کو ختم کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی غرض سے اور دین الہی کی بقاء کے لئے جو جنگ لڑی جائے اور اسی پر اگر جان دے دی جائے مقصد دین کی بقاء اور ظلم کا ختم کرنا ہو تو اس کو شرعی جہاد کہتے ہیں لیکن تعصب کے لئے اپنے آپ کو بہادر غازی یا شہید کہلانے اور مجاہدیت کرنے کے لئے لڑی ہوئی جنگ خود وبال جان ہے دنیا میں اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (جامی)

۱۹۰۶: تَحْرِيمُ الْقَتْلِ

باب: مسلمان کا خون حرام ہونا

۳۱۲۳: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اور دوسرا بھی ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے تو دونوں کے دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت قتل کیا تو دوزخ میں گر جائیں گے (الا یہ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے ہتھیار اٹھائیں) اور اگر ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے شخص نے نہیں اور ایک نے دوسرے کا دفاع کیا تو ہتھیار اٹھانے والا (پہل کرنے والا) دوزخ میں جائیگا۔

۳۱۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رُبَيْعًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُورٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَهُ خَرَا جَمِيعًا فِيهَا۔

۳۱۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ أَخَذَهُمَا عَلَى الْآخِرِ فَهُمَا عَلَى جُرُفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا الْآخِرُ فَهُمَا فِي النَّارِ۔

۳۱۲۳: حضرت ابو بکر جیؓ نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے (قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں اس وجہ سے داخل ہوگا کہ اس نے ایک مسلمان کا قتل کیا اور مقتول اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی لیکن اتفاق سے مقتول کا داؤ نہ چلا اور قاتل کا دار کار گر ہو گیا)۔

۳۱۲۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَاقِيهِمَا فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قَبْلَ مَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۳۱۲۵: حضرت ابو موسیٰ جیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان کھواریں (بندوق، پستول، چاقو وغیرہ) لے کر برسر پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہو گئے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی (واضح رہے کہ اس کے بعد آنے والی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا یعنی کہ وہ جلدی سے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خود ہی قتل ہو گیا)

۳۱۲۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ أَبَانَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَاقِيهِمَا فَقُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ۔

۳۱۲۶: حضرت ابو موسیٰ اشعری جیؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان کھواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۳۱۲۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ الْمِصْبِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَاقِيهِمَا كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِي النَّارِ قَبْلَ لَهْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى

۳۱۲۷: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان کھواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو اپنے ساتھی

قَتَلَ صَاحِبَهُ۔

کے قتل پر حریص تھا۔

۴۱۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا نَحْلِيلُ بْنُ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَفُتِلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۴۱۲۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرِ پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ قُضَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْبَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۲۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرِ پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! قاتل تو دوزخ میں جائے گا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مقتول بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۱۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ وَ يُونُسَ وَالْعَلَاءِ بْنِ زَيْنَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْبَنِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۴۱۳۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرِ پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۳۱: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْبَعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۳۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں لے کر برسرِ پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہو گئے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ

۴۱۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ

ابنِ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُعَدِّثُ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بن جانا کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی گردن مارے (یعنی ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی ابتداء کر ڈالو اور ہر وقت آپس ہی میں برسرِ پیکار رہو)۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکور بالا حدیث نمبر: ۴۱۳۱ میں جو فرمایا گیا ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا محدثین نے اس کا مفہوم متعدد طریقہ سے تحریر فرمایا ہے: (۱) اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو کہ کسی کے ناحق خون کو حلال سمجھیں تو ظاہر ہے کہ وہ کافر ہیں (۲) یا تو اس جگہ کفر سے مراد ناقدری اور ناشکری ہے (۳) یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص کفر سے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ((من ترك الصلوة فقد كفر)) یعنی نماز چھوڑ دی تو اس نے کفر کیا (۴) یا مراد یہ ہے کہ یہ حرکت کفار کی ہے (۵) یا مراد یہ ہے کہ یعنی تم لوگ یہ حرکت کر کے کافر نہ بن جانا بلکہ ہمیشہ دین اسلام پر قائم رہنا (۶) کفر سے مراد تکفیر یعنی ہتھیار پہننا مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ حرکت کر کے ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ پھر ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تفصیل زہر الرطب حاشیہ سنن نسائی میں مذکور ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو: لا تصيروا كفارا اي كالكفار يضرب بعضهم رقابا بيان ضرورتهم كالكفرة او المراد لا ترد و عن الاسلام الى ما كنتم عليه من عبادة الاصنام حال كونكم كفارا صاروا بعضكم رقاب بعض والاول اقرب۔ (سندی حاشیہ نسائی ج ۲ ص ۱۷۶)

۴۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْعَظْمَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُوْخَذُ الرَّجُلُ بِجَنَابَةِ أَبِيهِ وَلَا جَنَابَةِ أُمِّهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ اور ایک دوسرے کو قتل کرو) اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ (یعنی دوسرے کے جرم کی پاداش میں) نہیں ماخوذ ہوگا (بلکہ ہر ایک شخص اپنے جرم اور گناہ کی خود سزا پائے گا) حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسل ہے۔

۴۱۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُوْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أُمِّهِ۔

۴۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ناحق ایک دوسرے کا قتل کرو) اور (قیامت کے دن) کوئی اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ ماخوذ نہ ہوگا (بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کے مطابق گرفت ہوگی) (تشریح سابقہ روایت میں گزر چکی)

۴۱۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

۴۱۳۵: حضرت مسروق سے مرسل روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے نہ پاؤں کہ تم لوگ میرے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا الْفَيْئُكُمْ تَرْجِعُونَ بَعْدِي
كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُوْخَذُ
الرَّجُلُ بِجَرِيرَتِهِ أَيْهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ هَذَا
الصَّوَابُ۔

۴۱۳۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ
مُسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا
بَعْدِي كُفَّارًا مُّرْسَلًا۔

۴۱۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ
مَذْرُوحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَعْفَرٍ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ
اسْتَفْضَتْ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

خلاصہ الباب مذکورہ بالا حدیث میں جو فعل کفارہ کہا گیا ہے کہ تم بھی کفار کی مانند نہ ہو جانا اس
حضرات محدثین نے کئی توجیہات بیان کی ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ کفار جیسی حرکت نہ کرنا گویا کہ
اسلام میں ہر مسلمان کی بہت ہی قدر و منزلت ہے اور ہر مومن و مسلمان اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہے اور قتل
کا فعل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی ناپسند ہے اور ہر مسلمان اپنے ہر مسلمان بھائی کی
عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور قتل جیسا گھناؤنا فعل کفار تو کر سکتے ہیں مگر مسلمان نہیں اس لئے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم کفار جیسی حرکت نہ کرنا کیونکہ تمہارا یہ فعل کفار کے فعل کے مشابہ ہو گا اور
پس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کا کوئی فعل بھی کفار جیسا دیکھنا پسند نہیں فرماتے اور قتل تو ایک بڑا ظلم والا
فعل ہے اس لئے آپ نے اس قبیح ترین فعل سے منع فرمایا۔

(جاری)

۴۱۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ
قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَنْصَيْتِ النَّاسَ ثُمَّ لَا
الْفَيْتَكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۹: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے لوگوں کو خاموش کرا لو پھر
فرمایا: دیکھ لو میں تم لوگوں کو نہ پاؤں اسکے بعد (مراد قیامت کا دن
ہے) کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن
مارو۔

(حزق کتاب الشعارۃ)

بجملہ کتاب الحارۃ مکمل ہوئی

(۳۸)

اول کتاب قسم الفنی

فنی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۱۳۰: حضرت یزید بن ہریر سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص جو کہ خوارج کا سردار تھا) جس وقت وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے قتل میں نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اس نے کہلوا یا کہ ذوی القربی کا حصہ کن لوگوں کو ملنا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ حصہ تو ہمارا ہے جو کہ رسول کریم ﷺ سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور آپ نے ان کو ان ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیا (یعنی قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ دینا چاہا تھا کہ وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے وہ نہیں لیا انہوں نے کہا تھا کہ ہم رشتہ داری کرنے والے کی مدد کریں گے اور ان میں جو شخص مقروض ہوگا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو غریب اور نادار ہوگا ہم اس کو دیں گے اور اس سے زیادہ دینے سے ان لوگوں نے انکار کر دیا۔

۳۱۳۱: حضرت یزید بن ہریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ (مال غنیمت اور مال فی میں) حصہ کس کو ملنا چاہیے؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہم کو ملنا چاہیے جو کہ اہل بیت میں سے ہیں رسول کریم ﷺ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصہ میں سے نکاح کر دوں گا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو شخص مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ ہم نے کہا کہ نہیں ہمارا حصہ ہم کو دے دو۔ انہوں نے نہیں مانا تو ہم نے ان پر ہی

۳۱۳۰: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا حُفَافُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزَةَ نَجْدَةَ الْحَرُورِيِّ جَمْعٌ مَخْرَجٌ لِي لَيْثَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَلَئِنْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا فَبِئْسَ رَأْيَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينَنَا نَأْكُلَهُمْ وَنَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَنُعْطِيَ لِقَبْرِهُمْ وَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔

۳۱۳۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُوثٍ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزَةَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيدُ ابْنُ هُرْمَزَةَ وَأَنَا كَتَبْتُ بِكِتَابِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَئِنْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا إِلَى أَنْ يَنْكَحَ مِنْهُ

چھوڑ دیا۔

أَيُّمَنَا وَيُحْدِثُ مِنَّا عَائِلَتَنَا وَيَقْضِي مِنَّا عَنْ غَارِمِنَا كَأَيُّمَنَا
إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَأَبَى ذَلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ

۴۱۴۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا
مَحْبُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُوسَى قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ
وَهُوَ الْفَرَارِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عَمْرُو بْنُ
عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ يَكْتُبُ فِيهِ وَقَسَمُ
أَيْبِكَ لَكَ الْخُمْسُ كُلُّهُ وَإِنَّمَا مِنْهُمْ أَيْبُكَ
كُنْهُمْ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلِيهِ حَقُّ اللَّهِ وَحَقُّ
الرَّسُولِ وَلِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَإِنْ
السَّبِيلَ لَمَّا أَكْثَرَ خَصَمَاءَ أَيْبِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَكَيْفَ يَنْجُو مَنْ كَثُرَتْ خَصَمَاؤُهُ وَأَظْهَارُكَ
الْمَعَارِفَ وَالْمِزْمَارَ بِذَعَةٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَقَدْ
هَمَمْتُ أَنْ أَتَيْتُ إِلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جَمْعَكَ جُمَّةَ
السُّوءِ

باجہ ستار کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باجہ ستار وغیرہ کو بدعت فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اسلام میں نئی ایجاد ہیں اور بدعت ہیں اور بدعت کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو چیز دین میں ثابت نہ ہو اور لازم نہ ہو اس کا لازم سمجھ کر کرنا۔ بہر حال بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((كُلُّ مُخَذَّذَةٍ بِذَعَةٍ وَكُلُّ بِذَعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ)) [الحمد لله]

۴۱۴۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: غزوہ حنین میں جو مال آپ نے تقسیم فرمایا تھا قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو عبد المطلب کو تقسیم کیا تھا (اس پر انہوں نے کہا) جو مال قبیلہ بنی مطلب کو دیا جو کہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم کو کچھ نہیں عطا فرمایا حالانکہ ہم لوگ بھی آپ سے وہی رشتہ داری رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دونوں کے دونوں الگ الگ نہیں ہوئے اور

۴۱۴۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ
عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ
بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ جُبَيْرَ ابْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ جَاءَهُ هُوَ وَ
عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَكْتُمَانِيهِمَا فِيمَا لَسَمَ
مِنْ خُمُسِ حُنَيْنٍ ابْنِ نِسَى هَاشِمٍ وَبَنَى الْمُطَّلِبِ ابْنِ
عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمْتَ لِأَخَوَانَا بَنَى
الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَلَقَرَّا بِنَا مِنْ

قَرَأْتِهِمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَرَى هَاشِمًا
وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمِ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيْنِي عَبْدُ شَمْسٍ وَلَا لِيْنِي نَوْفَلُ بْنُ
ذَلِكَ النُّعْمِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِيْنِي هَاشِمٌ وَبَنِي
الْمُطَّلِبِ۔

۴۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ
مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْمَ ذِي
الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ أَنَا وَ
عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو
هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ لَا تُكْبِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ
الَّذِي جَعَلْتَ اللَّهُ بِهِ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ
أَعْطَيْنَهُمْ وَمَنْعْنَا فَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ بَيْنَكَ بِمَنْزِلَةٍ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُمْ لَمْ يَخَارِقُوا بَنِي جَاهِلِيَّةٍ
وَلَا إِسْلَامٍ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ
وَاحِدٌ وَحَبْلٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

۴۱۳۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخُرَيْبِ قَالَ
حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ مُوسَى قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو
إِسْحَاقَ وَهُوَ الْقَزَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيَّاشٍ
عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي
سَلَامٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حَنْزَلٍ وَ
بَرَاءَ مِنْ جَنْبِ بَعْرِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ
لِي بِمَا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لَنْزُ هَذِهِ إِلَّا النُّعْمَسُ
وَالنُّعْمَسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
اسْمُ أَبِي سَلَامٍ مَطْوَرٌ وَهُوَ حَنْزَلٌ وَاسْمُ أَبِي

اسلام اور دور جاہلیت میں ایک ساتھ شامل رہے حضرت جبیر بن
مطعم نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنو عبد شمس اور
قبیلہ بنو نوفل کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عطا نہیں فرمایا جیسے کہ بنو
ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو دیا۔

۴۱۳۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول
کریم ﷺ نے ذوی القربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو تقسیم
کیا تو میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قبیلہ بنو ہاشم کی فضیلت کا تو ہم لوگ انکار
نہیں کر سکتے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو ان میں سے بنایا۔
لیکن آپ نے قبیلہ بنو مطلب کو تو عطا فرمایا اور ہم کو نہیں دیا اور جبکہ ہم
اور وہ لوگ تو برابر ہیں ایک درجہ کے اعتبار سے اور آپ نے
فرمایا: قبیلہ بنو مطلب مجھ سے الگ نہیں ہوئے نہ تو دور جاہلیت میں نہ
ہی دور اسلام میں اور بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں اور آپ نے
انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر رکھیں یعنی اس
طریقہ سے ملے ہوئے جس طریقہ سے کہ یہ انگلیاں (ایک دوسرے
سے ملی ہوئی ہیں)

۴۱۳۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے غزوہ حنین والے دن اونٹ کا ایک بال لے لیا اور
فرمایا: اے لوگو! میرے واسطے درست نہیں ہے اس مال میں سے
(کچھ لے لینا) جو کہ اللہ عزوجل نے تم کو عطا فرمایا اس بال کے برابر
لیکن پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو واپس کر دیا
جاتا ہے اس لیے کہ اس میں بتائی مساکین اور مسافروں کی پرورش
ہوتی ہے اور جو کام تمام اہل اسلام کے نفع کے لئے ہوتے ہیں اس
میں خرچ ہوتا ہے۔

أَمَامَةَ صَدَقَاتِ بْنِ عَجَلَانَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۱۳۶ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَرْبُودَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَّى تَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَتَابِهِ وَبَرَأَ بَيْنَ رِصْفَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْقِيَاءِ شَيْءٌ وَلَا هَبْهُ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

۳۱۳۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسٍ بِنِ الْحَكَّانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آتَاَهُ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُرُوتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكِرَاعِ وَالْيَسْلَاحِ عُدَّةً لِي سَبِيلَ اللَّهِ۔

مال غنیمت اور مال فتنے:

کفار سے حاصل کردہ مال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مال فتنے اور ایک مال غنیمت۔ مال فتنے اسے کہتے ہیں جو کہ بغیر کسی جنگ و جہاد کے کفار سے حاصل کیا گیا ہو اور مال غنیمت وہ مال ہے جو کہ جہاد اور جنگ کرنے کے بعد کفار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں یا کفار کے قتل کرنے سے میدان میں جو مال حاصل ہو لیکن مذکورہ بالا حدیث میں جس مال کا تذکرہ ہوا وہ مال فتنے ہے۔ (جامی)

۳۱۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ عریضہ سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کے لئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور خیبر کے مال کا پانچواں حصہ چھوڑا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ یوں اور کتبہ کے لوگوں کو دیا کرتے تھے اسی طرح دیتے رہے۔

۳۱۳۸ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي خَسْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَوْرُثُ۔

۳۱۴۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ
أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَكِ بْنِ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي
الْقُرْبَى قَالَ خُمُسُ اللَّهِ وَخُمُسُ رَسُولِهِ وَاحِدٌ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْبِلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مِنْهُ وَيَصْعَدُ حَيْثُ
شَاءَ وَيَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ.

۳۱۵۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ
حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ بِعَنِي ابْنِ مُوسَى قَالَ أَبَانَا أَبُو
إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ
مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ
عَزَّوَجَلَّ وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ
خُمُسَهُ قَالَ هَذَا مَفَاتِيحُ كَلَامِ اللَّهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ
لِلَّهِ قَالَ اخْتَلَفُوا فِي هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَهْمُ الرَّسُولِ وَسَهْمُ ذِي الْقُرْبَى
فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُولِ ﷺ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ تَعْدِهِ
وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَ
قَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ فَاجْتَمَعَ
رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَبْلِ
وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكُنَا فِي ذَلِكَ جِلَافَةً أَبِي
بَكْرٍ وَعُمَرُ.

۳۱۵۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا
مَحْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي
عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَرَّارِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ
وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ
وَلِلرَّسُولِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْخُمُسِ
قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ.

۳۱۴۹: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے ارشاد
فرمایا: تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول
(صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوی القربی کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لئے الگ کوئی حصہ نہیں تھا رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ میں سے لوگوں کو سواریاں دیتے نقد دیتے
اور جس جگہ چاہے صرف اور خرچہ فرماتے اور جو دیاں چاہتا وہ خرچ
فرماتے۔

۳۱۵۰: حضرت قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن
بن محمد سے اس آیت کریمہ سے متعلق دریافت کیا: وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا
غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اللہ عزوجل
کے کلام کا آغاز ہے جس طریقہ سے کہتے ہیں دُنیا اور آخرت اللہ
عزوجل کے لئے ہے لیکن اختلاف کیا ہے لوگوں نے دو حصوں میں
ایک تو رسول کے حصہ میں اور دوسرے ذوی القربی کے حصہ میں۔
بعض حضرات نے فرمایا رسول ﷺ کا حصہ رسول ﷺ کے خلیفہ کو مان
چاہیے اور بعض حضرات نے فرمایا: ذوی القربی کا حصہ رسول کریم ﷺ
کے رشتہ داروں کو ماننا چاہیے (جس طریقہ سے کہ پہلے دیا کرتا تھا) اور
بعض حضرات نے فرمایا: نہیں اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو وہ حصہ مان
چاہیے پھر آخر کار تمام حضرات کی رائے اس بات پر طے ہو گئی کہ ان
دونوں حصوں کو گھوڑوں اور سامان جہاد میں خرچہ کرنا چاہیے وہ اسی میں
خرچہ ہوتا رہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور
میں۔

۳۱۵۱: حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
یحییٰ بن جزا سے دریافت کیا آیت کریمہ: وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ
شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ کے بارے میں تو میں نے عرض کیا کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر حصہ تھا انہوں نے کہا پانچویں حصہ کا
یعنی کل مال کا بیسواں حصہ۔

۴۱۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ لَقَالَ أَمَّا سَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ فَكَسَبَهُمْ رَحْلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا سَهْمُ الصَّفِيِّ فَعَرَّةٌ تُحْذَرُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ شَاءَ.

۴۱۵۲: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت شعبہ بنی سے رسول کریم ﷺ کے حصہ سے متعلق دریافت کیا یا اور آپ سے صفی سے متعلق دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا حصہ تو ایک مومن کے حصہ کے بقدر ہی تھا اور صفی سے تو آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز پسند آئے وہ حاصل فرمائیں۔

صفی کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں صفی وہ بہلاتا ہے جو کہ امام یا امیر المؤمنین اپنے واسطے مال غنیمت میں سے تقسیم سے قبل قبل منتخب فرمائیں جیسے کہ غلام باندی گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ اسلام میں دو ربیوی ﷺ میں اس کی اجازت تھی لیکن یہ قسم صرف آنحضرت ﷺ کے لئے ہی خاص تھا۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ مال غنیمت میں سب شریک ہیں جہاد حصہ دار ہوں گے اور سب کو برابر تقسیم ہوگا۔

۴۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ بَيْنَا أَمَّا مَطَرُفٌ بِالْمَرْيَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِي هَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهْلُ أَحَدٍ بَيْنَكُمْ يَقْرَأُ قَالَ قُلْتُ أَمَا أَقْرَأُ فَإِذَا لَيْتَهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ لَيْتِي زُهَيْرُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُمْ إِنْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَارَقُوا الْمُشْرِكِينَ وَأَقْرَأُوا بِالْخُمْسِ فِي غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ.

۴۱۵۳: حضرت یزید بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں (مقام مربد میں) حضرت مطرف کے ساتھ تھا کہ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یہ ٹکڑا رسول کریم ﷺ نے میرے واسطے لکھ دیا ہے (اور مجھ کو دے دیا ہے) تو تمہارے میں سے کوئی شخص اس تحریر کو پڑھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ تحریر میں پڑھ سکتا ہوں اس میں تحریر تھا کہ: حضرت محمد ﷺ پیغمبر کی جانب سے قبیلہ بنو زحیر بن اقیس کے لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ گواہی دیں گے اس بات کی کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ اقرار کریں گے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو اللہ اور رسول ﷺ کی وہ لوگ حفاظت میں رہیں گے۔

۴۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ الْحَرِثِ قَالَ أَبَانَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَبَانَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمْسُ الَّذِي لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَرَاتِهِ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُمْسُ الْخُمْسِ وَلِلَّذِي قَرَاتِهِ خُمْسُ الْخُمْسِ

۴۱۵۴: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قرآن کریم میں جو خمس اللہ اور رسول دونوں کے لئے مذکور ہے وہ رسول کریم ﷺ کے لئے تھا اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے مذکور ہے کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لے لینا درست نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صدقہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے وہ قبیلہ بنو ہاشم کے لئے مناسب نہیں ہے اور ان کے شایان شان نہیں ہے (کیونکہ بنی ہاشم سب سے افضل اور اعلیٰ نسل ہیں)

وَاللِّتَامَى مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْمَسَاكِينِ مِثْلُ ذَلِكَ
وَلِابْنِ السَّبِيلِ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ
شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَى
وَاللِّتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَأَنْبِ السَّبِيلِ وَقَوْلُهُ
عَزَّ وَجَلَّ لِلَّهِ ابْتِذَاءُ كَلَامٍ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَلَّهُ إِنَّمَا اسْتَفْتَحَ الْكَلَامَ فِي الْفَقْرِ
وَالْحُمُسِ بِذِكْرِ نَفْسِهِ لِأَنَّهَا أَشْرَفُ الْكُتُبِ
وَلَمْ يَنْسِبِ الصَّدَقَةَ إِلَى نَفْسِهِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهَا أَوْ
سَّخُ النَّاسِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَقَدْ قِيلَ يُؤْخَذُ
مِنَ الْقِيَمَةِ شَيْءٌ لِيُجْعَلَ فِي الْكُفَّةِ وَهُوَ
السَّهْمُ الَّذِي لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى
الْإِمَامِ يَشْتَرِي الْكُرَاعَ مِنْهُ وَالسَّلَاحَ وَيُعْطَى
مِنْهُ مَنْ رَأَى فِيهِ غَنَاءً وَ مَنْفَعَةً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ
وَمِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْقُرْآنِ
وَهُمْ لِذِي الْقُرْبَى وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو
الْمُطَّلِبِ بَيْنَهُمُ الْغَنِيُّ مِنْهُمْ وَالْفَقِيرُ وَقَدْ قِيلَ
إِنَّهُ لِلْفَقِيرِ مِنْهُمْ دُونَ الْغَنِيِّ كَاللِّتَامَى وَأَبْنِ
السَّبِيلِ وَهُوَ أَشْبَهُ الْقَوْلَيْنِ بِالضَّرَابِ عِنْدِي
وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالذَّكَرُ
وَالْأُنْثَى سَوَاءٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذَلِكَ لَهُمْ
وَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمْ وَلَيْسَ فِي
الْحَدِيثِ أَنَّهُ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا
خِلَافَ نَعْلَمَةَ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِي رَحْلِ لَوْ أَوْضَى
بِطَلْمِ لَيْسَ فُلَانٌ أَنَّهُ بَيْنَهُمْ وَأَنَّ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى
فِيهِ سَوَاءٌ إِذَا تَخَابَرُوا يُنْخَصَوْنَ فَهَكَذَا كُلُّ شَيْءٍ
صِيرَ لِبَنِي فُلَانٍ أَنَّهُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ إِلَّا أَنْ يَبِينَ

ہے) پھر رسول کریم ﷺ اس پانچویں حصہ میں سے پانچواں حصہ لیتے
اور آپ کے رشتہ دار پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے تھے اور
مساکین بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے مسافر بھی اسی مقدار میں لے
لیتے تھے۔ جن کے پاس سواری نہ ہوتی یا راستہ کا خرچہ نہ ہوتا حضرت
امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جو اللہ نے شروع فرمایا اپنے نام سے
فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ یہ ابتداء کلام ہے اس وجہ سے کہ تمام چیزیں اللہ ہی
کے لیے ہیں اور فے اور فم میں اللہ نے اپنے نام پر شروع کیا اس
لیے کہ یہ دونوں عمدہ آمدن ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں
فرمایا بلکہ اس طریقہ سے فرمایا: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ آخِرَتِکَ
کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اور بعض نے کہا کہ مال غنیمت میں
سے کچھ لے کر خانہ کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہی حصہ اللہ اور رسول
ﷺ کا حصہ امام کو ملے گا وہ اس میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے گا اور
جس کو مناسب سمجھے گا دے دے گا جس سے مسلمانوں کو نفع ہو اور
حضرات اہل حدیث اور اہل علم اور فقہاء کرام اور قرآن کریم کے
قاریوں کو دے گا اور رشتہ داروں کا حصہ قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو
ملے گا چاہے وہ مال دار ہوں چاہے محتاج ہوں بعض نے کہا کہ جو ان
میں محتاج ہوں ان کو ملے گا نہ کہ مال داروں کو جیسے کہ یتیم اور مسافروں
میں جو محتاج ہوں ان کو ملے گا اور یہ قول زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن
چھوٹے اور بڑے اور مرد و عورت تمام کے تمام حصہ میں برابر ہیں
(یعنی مال غنیمت میں عورت اور مرد اور بالغ نابالغ کی قید نہیں ہے سب
کا حصہ برابر ہے) کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ مال ان کو دلایا ہے اور
رسول کریم ﷺ نے ان کو تقسیم فرمایا اور حدیث شریف میں یہ نہیں ہے
کہ حضرت نے بعض حضرات کو زیادہ دلایا ہو اور بعض کو کم اور ہم وہ
اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی شخص نے اپنے
تہائی مال کی وصیت کی کسی کی اولاد کے لئے تو وہ تمام اولاد کو برابر برابر
ملے گا چاہے مرد ہوں چاہے عورت جب ان کا شمار ہو سکے اس طرح جو
چیز کسی کی اولاد کو دلانی جائے تو اس میں تمام کے تمام برابر ہوں گے

ذَلِكَ الْاَمْرُ بِهِ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَهُمْ
لِلْبَنَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ لِلْمَسَاكِينِ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ لِابْنِ السَّبِيلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَلَا يُعْطَى اَحَدٌ مِنْهُمْ مِنْهُمْ مِنْهُمْ اِنْ
السَّبِيلِ وَقِيلَ لَهُ خُذْ اَيُّهُمَا شِئْتَ وَالْاُخْرَى
اَخْمَاسٍ يَفْقِصُهَا الْاِمَامُ بَيْنَ مَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْبَالِغِينَ۔

۳۱۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبُو بَازْءٍ عَنْ
عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ
الْحَدَّثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ
بِعَتَصِمَانَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اَفْصِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا
فَقَالَ النَّاسُ اَفْصِلْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا اَفْصِلُ
بَيْنَهُمَا لَدَعِي مَا اَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا
نُورُكَ مَا تَوَكَّنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ
وَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَأَخَذَ مِنْهَا قُوْتَ اَهْلِهِ
وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَ سَبِيلِ الْمَالِ ثُمَّ وَلَيْهَا اَبُو
بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلَيْهَا بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ لَفَضْلُ
فِيهَا الَّذِي كَانَ يَضَعُ ثُمَّ اتَّيَابِي فَسَأَلِي اَنْ
اَدْفَعَهَا اِلَيْهِمَا عَلَى اَنْ يَلْبَاَهَا بِالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
وَلَيْهَا بِهِ اَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا
اِلَيْهِمَا وَاَخَذْتُ عَلَى ذَلِكَ عَهْدَهُمَا ثُمَّ
اتَّيَابِي يَقُوْلُ هَذَا الْقِيَمُ لِي بِنَصِيْبِي مِنْ
اَمْرَاتِي وَاِنْ شَاءَ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَيْهِمَا عَلَى اَنْ
يَلْبَاَهَا بِالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ اَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي

لیکن جس صورت میں دلانے والا واضح کر دے فلاں کو اس قدر اور
فلاں کو اس قدر مال ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق دیا جائے گا اور
یتامی کا حصہ ان یتامی کو دلایا جائے گا جو کہ مسلمان ہیں اسی طرح جو
مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو دو حصہ نہ دیئے جائیں گے یعنی
مسکین اور مسافر دونوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لیں یا
مسافر کا اب باقی چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کرے گا ان
مسلمانوں کو جو کہ بالغ ہیں اور جہاد میں شریک ہوئے تھے۔

۳۱۵۵: حضرت مالک بن اوس بن حدان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات جھگڑا کرتے
ہوئے (یعنی اختلاف کرتے ہوئے آئے) اس مال کے سلسلہ میں جو
کہ رسول کریم ﷺ کا تھا جیسے کہ فدک اور قبیلہ بنو نضیر اور غزوہ خیبر کا
خمس کہ جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں حضرات
کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور ان کا فیصلہ فرما
دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کبھی فیصلہ نہیں کروں گا (یعنی اس
مال کو میں تقسیم نہیں کروں گا) اس لیے کہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور ہم لوگ جو کچھ
چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ رسول کریم ﷺ اس مال کے متولی
رہے اور اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی
راہ خدا میں خرچ کرتے پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے
متولی رہے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی رہا۔ میں
نے بھی اسی طرح کیا کہ جس طریقہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے
تھے کہ رسول کریم ﷺ کے گھر کے لوگوں کو خرچہ کے مطابق دے دیتے
کرتے تھے اور باقی بیت المال میں جمع فرماتے پھر یہ دونوں (یعنی
حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے اور مجھ سے
کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے فرمادیں ہم اس میں اسی طرح عمل کریں
گے کہ جس طریقہ سے کہ رسول کریم ﷺ (اور حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ) عمل فرماتے تھے اور جس طریقہ سے تم عمل کرتے رہے میں نے

وَلْيَتَمَنَّاهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَلِيَتَمَنَّاهُ
وَالْمَسَاكِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ هَذَا لِهَؤُلَاءِ إِنَّمَا
الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ
عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ
وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ وَمَا
آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَبَلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الرَّهْزَنِيُّ هَذِهِ لِلرَّسُولِ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ قُرَى غَرَبِيَّةٌ
فَذَلِكَ كَذَا وَكَذَا إِنَّمَا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ
أَهْلِ الْقُرَى فَلِللَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَى
وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ
الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ
وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ آيَةُ النَّاسِ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِي هَذَا الْعَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ
حَقٌّ إِلَّا بَعْضُ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرْقَابِكُمْ وَلَئِنْ
عُشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ
حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَقُّهُ۔

وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ
دونوں پھر واپس آ گئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے
واپس دلاؤ (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
چچا تھے) اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرا حصہ میری اہلیہ کی جانب سے
دلاؤ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ شوہر تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے
جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم صاحبزادی تھیں) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال
میں ان کے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اس طرح سے عمل فرمائیں کہ
جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے اور ان کے بعد
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور ان کے بعد میں نے یہ
ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھ جائیں (اور جو مال ہے وہ
میرے پاس ہی رہے گا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم
میں دیکھو کہ اللہ عزوجل مال غنیمت سے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں
سے خمس اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رشتہ داروں اور یتامی
مساکین اور عاملین اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے بارے میں
فرماتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین اور عاملین اور مؤلفۃ قلوب اور
غلاموں اور قرض داروں اور مجاہدین کے لئے ہیں اور اس مال کو بھی
حضرت نے صدقہ و خیرات فرمایا تو اس میں بھی فقراء و مساکین اور
تمام اہل اسلام کا حق ہوگا اور اس میں کچھ مال غنیمت ہے اس میں بھی
سب کا حق ہے پھر ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مال
عطا فرمایا اور (تم نے اس کے حاصل کرنے میں) اپنے گھوڑے اور
سواریاں نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ اور قتل و قتال کے بغیر جو مال
ہاتھ آ گیا) راوی زہری نے نقل فرمایا: البتہ یہ مال خاص رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گاؤں عربیہ یا عریۃ کے اور فدک اور فداں اور
فلاں مگر اس مال کے حق میں بھی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو اللہ نے
اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گاؤں والوں سے وہ اللہ اور رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں کا اور یتامی اور مساکین کا اور مسافروں کا
ہے پھر ارشاد ہے کہ ان فقراء کا بھی اس میں حق ہے جو کہ اپنے مکان

چھوڑ کر آئے اور اپنے مکانات سے نکال دیئے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کر دیئے گئے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں آچکے تھے اور ایمان لاچکے تھے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو کہ ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت کریمہ نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا کہ جس کا حق اس مال میں نہ ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو البتہ تم لوگوں کے بعض اور باندی ہی رہ گئے ان کا حصہ اس مال میں نہیں ہے (وہ محروم ہیں) اور اگر میں زندہ رہوں گا تو البتہ خدا چاہے تو ہر ایک مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری حصہ میں اس قسم کے مال کو تقسیم نہ کرنے سے متعلق مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس قسم کا مال کہ جس کے حصہ دار تمام اہل اسلام ہوں اور علاوہ اس کے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا بھلا وہ کس طرح سے تقسیم ہو سکتا ہے اور وہ مال ترکہ کی طرح نہیں ہے کہ اس کی تقسیم تمام ورثہ پر کی جائے وہ تو ایک طرح سے وقف ہے جس کا نظم ہمیشہ کے لئے رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے اور حدیث بالا کے ختم پر جو ارشاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دو جو بات تھیں جو کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال حضرت ﷺ کے ورثہ میں تقسیم نہیں فرمایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔

آخر کتاب فتح النبی، آخر فتح النبی

(۳۹)

کتاب البیعة

بیعت سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: تابع داری کرنے پر بیعت

۳۱۵۶: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی آپ جو حکم صادر فرمائیں گے ہم اس کو سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے لیے امیر سردار بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جس کو ہمارے اوپر حاکم قرار دیں گے ہم لوگ اسکی بھی فرمانبرداری کریں گے اور ہم لوگ ہمیشہ حق کے ماتحت رہیں گے چاہے ہم جس جگہ پر بھی ہوں اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۳۱۵۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے دشواری میں اور آسانی میں (آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی)۔

باب: اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم

اس کی مخالفت نہیں کریں گے

۳۱۵۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

۱۹۰۸: الْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

۳۱۵۶: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ أَتَانَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْبُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْصَبِ وَالْمَكْرِهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ.

۳۱۵۷: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَتَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْبُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۱۹۰۹: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا تُنَازَعَ

الْأَمْرَ أَهْلَهُ

۳۱۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی (مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں گے ہم لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج۔ ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

باب: سچ کہنے پر بیعت کرنا

۳۱۵۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہم سچ کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے۔

باب: انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۶۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

باب: کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا

۳۱۶۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول

مُسْکِنُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْبُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشِطِ وَالْمَكْرِهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ أَوْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةً لَانِمَ۔

۱۹۱۰: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

۳۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْبُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشِطِ وَالْمَكْرِهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

۱۹۱۱: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

۳۱۶۰: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ أَبَاهُ الْوَلِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَبُسْرِنَا وَمَنْشِطِنَا وَمَكْرَاهِنَا وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْعَدْلِ أَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِمَ۔

۱۹۱۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْأَثَرِ

۳۱۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی و دشواری اور خوشی و رنج پر ایک حالت میں اور یہ کہ کسی کو ہم پر ترجیح دی جائے گی تو ہم جھگڑا نہیں کریں گے اور حق جہاں بھی ہوگا ہم اس کے پابند رہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ وَبُحَيٍّ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَيَّارَ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ وَأَمَّا يُحَيُّ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَآثَرِهِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نَسَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُ قَالَ شُعْبَةُ سَيَّارُ لَهُ بِذِكْرِ هَذَا الْعَرَفُ حَيْثُمَا كَانَ وَذَكَرَهُ بُحَيُّ قَالَ شُعْبَةُ إِنْ كُنْتُ رَدْتُ فِيهِ شَيْئًا فَهُوَ عَنْ سَيَّارٍ أَوْ عَنْ بُحَيٍّ۔

۴۱۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ذمے (امیر المؤمنین کی) فرمانبرداری کرنا لازم ہے چاہے تم خوش ہو یا غمگین ہو چاہے سختی ہو یا آسانی۔ اگرچہ تمہارے اوپر دوسرے کا مقام بڑھایا جائے (اور وہ تم سے زیادہ حق دار نہ ہو) جب بھی فرمانبرداری کرنا لازم ہے یہاں تک کہ خلاف شرع نہ ہو اور جو شریعت کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی فرمانبرداری لازم نہیں ہے۔

۴۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَارِثٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَعُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَآثَرِهِ عَلَيْكَ۔

باب: اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی

چاہیں گے

۴۱۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بیعت کی رسول کریم ﷺ سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر ایک مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ سامنے تو تعریف ہو اور پس پشت برائی ہو جیسا کہ اہل نفاق کی عادت ہے۔

۴۱۶۴: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور فرماں برداری کرنے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۱۹۱۳: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى النَّصِيحِ لِكُلِّ

مُسْلِمٍ

۴۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّصِيحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي رَزَاعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ جَرِيرٌ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۱۹۱۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا تَقْرَأَ

۳۱۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يُبَايِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعَاهُ عَلَى أَنْ لَا تَقْرَأَ۔

باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۳۱۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد سے فرار نہیں ہوں گے۔

۱۹۱۵: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْمَوْتِ

۳۱۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى آتَى هَؤُلَاءِ مَا يَبْعَثُ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

باب: مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۶۶: حضرت یزید بن ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے حدیبیہ والے دن نبی سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مرنے پر (یعنی تادم فتح)۔

۱۹۱۶: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْجِهَادِ

۳۱۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ابْنَ أَبِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَايَعَ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَايَعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَلَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

باب: جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۶۷: حضرت یحییٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اس روز کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت فرمالیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت کہاں باقی ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر۔

ہجرت سے متعلق بحث:

گزشتہ حدیث مبارکہ میں ہجرت سے وہ ہجرت مراد ہے کہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب تھی ایسی ہجرت تو مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کے بعد ختم ہو گئی لیکن قیامت تک وہ ہجرت باقی ہے جو کہ کفار و مشرکین کے علاقوں سے اہل اسلام کی جانب ہوتی ہے اس وجہ سے حضرات محدثین کرام رحمہم فرماتے ہیں کہ جب دین کے فرائض پر کفار کے علاقوں میں عمل ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت لازم اور فرض ہے اور یہی حکم دارالحرب سے ہجرت کا ہے اور دارالحرب وہ ہے کہ جہاں کا اقتدار اعلیٰ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہو اور جس جگہ شعائر اسلام پر از روئے قانون حکومت پابندی عائد ہوگی ہو ایسی ہی جگہ سے ہجرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ”کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہیں تھی کہ تم وہاں پر ہجرت نہ کرتے۔“ گویا کہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے اگرچہ ہجرت کرنے سے ہی ممکن کیوں نہ ہو افسوس کہ ہمارے اکثر

مسلمان بھائی قوانین اسلام پر عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی اس کو اہمیت دیتے ہیں اور ایک عجیب سا دوغلا پن ہے کہ نام مسلمان کا اور کام اس کے برعکس۔ (جاقمی)

۳۱۶۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے تھے کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو گے اور چورئ اور زنا کا ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے اور کوئی بھی تم میں سے بہتان تراشی نہیں کرے گا اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان (یا زبان) سے اور تم شریعت کے کام میں میری مافرمانی نہیں کرو گے اور جو شخص پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اس سے باز آ جائے تو) پھر دنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی (جیسے کہ زنا کی حد قائم ہو جائے یا چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اس سے گناہ کا کفارہ ہے۔

١٩٨- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
صَالِحِ بْنِ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ
الْحَوَلَانِيُّ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ تَبَاعُرُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ
شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ
وَلَا تَعَصُرُونِي لِيُْمَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى فَأَجْرُهُ عَلَى
اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعَرِيقٌ بِهِ فَهُوَ لَهُ
كُفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ سَعَرَهُ اللَّهُ
فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ أَنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ
خَالِفَةُ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ-

حدود سے گناہ معاف ہوتے ہیں یا نہیں:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ کی معافی ہو جاتی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زانی پر نہ سزا دینا اور قاتل سے قصاص لیے جانے کے باوجود ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے جس وقت تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی اولاد کو نہ مارے گا اور ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہیں اٹھائے گا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو خواتین کی بیعت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کے اولاد نہ ہو اور خاتون اس خیال سے کہ شوہر کا ترکہ گھر کے باہر کے لوگوں کو نہ مل جائے وہ کسی دوسری خاتون کا بچہ نہ لے کر اپنا بچہ نہ کرتی تھیں تو یہ ایک طریقہ کا بہتان ہے کیونکہ یہ جھوٹ اٹھانا ہے دونوں ہاتھ کے درمیان سے یعنی شرم گاہ سے کہ وہ بچہ ان کی شرم گاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اب مذکورہ بالا تشریح کے مطابق خواتین کے لیے تو تشریف کے مطابق حدیث درست ہو جائے گی لیکن مردوں کے لیے اس کی تطبیق درست نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ایک نفل کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی نسبت پوری جماعت کی جانب کر دی جاتی ہے جیسے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: تَسْتَخْرِجُونَ حِلْمَةَ تَيْبُونَهَا یعنی تم لوگ زبور نکالتے ہو اور اس کو پہن لیتے ہو جبکہ زبور صرف خواتین ہی استعمال کرتی ہیں مرد نہیں استعمال کرتے لیکن

نسبت مردوں کی جانب کی ہے اور بعض نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث کے جملے ((بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ)) سے نفس اور ذات مراد ہے کیونکہ انسان زیادہ تر کام ہاتھ اور پاؤں سے ہی انجام دیتا ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَالِحٍ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَاقٍ عَلَيْهِ النِّسَاءُ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَلَنَّا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِمَا بَعَثَهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَنْ آصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَلَنَالَهُ عُقُوبَةٌ لَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَلَهُ عُقُوبَةٌ فَلَامَرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَفْوُهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَابُهُ

۳۱۶۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرتے کہ جن باتوں پر خواتین نے بیعت کی ہے یعنی تم لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہ کرو اور اپنی اولاد کو تم قتل نہ کرو اور تم بہتان نہ اٹھاؤ۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو اس پر ہم نے عرض کیا: کس وجہ سے نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ پھر ہم نے آپ سے بیعت کی ان امور پر کہ ہمارے میں سے جو شخص کسی بات کا ارتکاب کرے پھر دنیا میں وہ اس کی سزا پائے تو اس کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص یہ نہ پائے تو اس کو چاہے اللہ عزوجل مغفرت فرمادے یا اس کو دل چاہے عذاب میں مبتلا فرمادے۔

۱۹۱۷: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْهَجْرَةِ

۳۱۷۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَرَبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي جِئْتُ أَبَايَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَتِيمَيْنِ قَالَ أَوْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأُصْحِبْكُهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا

۳۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ اور تم ان کو رضامند کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے۔

خلاصہ الباب: مطلب یہ ہے کہ والدین کو راضی کرنا زیادہ ضروری ہے اور ان کی خوشی ہجرت کرنے سے زیادہ اہم ہے اس لیے تم ان کو خوش کرو۔

۱۹۱۸: بَابُ شَأْنِ الْهَجْرَةِ

۳۱۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي

باب: ہجرت ایک دشوار کام ہے

۳۱۷۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے آنحضرت ﷺ سے ہجرت سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت زیادہ مشکل ہے تو کیا تمہارے پاس ایسا ہے جو

سَعِيدٌ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيُحَلِّكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ
فَهَلْ لَكَ مِنْ أَبِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي
صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ
فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ
کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم ہذا اور ہستیوں
کے پیچھے جا کر عمل کرو کیونکہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ناسخ نہیں فرمائے
گا۔

ہجرت مشکل ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت کو جو مشکل فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیز واقارب اور احباب سب
کو چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جانا سخت دشوار کام ہے اور اس فیصلہ ہجرت پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اس لیے جو فیصلہ کرو وہ سوچ کر
کرو اور حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا یعنی ہر ایک نیک عمل پر اجر
عطا فرمائے گا چاہے وہ عمل کسی جگہ رہ کر کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِنْ كُنْ مِنْكُمْ حِزْبٌ لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُعَذِّبَنَّهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا۔

باب: یاد یہ نشین کی ہجرت سے متعلق

۱۹۱۹: بَابُ هِجْرَةِ الْبَادِي

۳۱۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي
كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ تَهْجُرَ مَا
تَكْرَهُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهِجْرَةُ
هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْخَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا
الْبَادِي فَجَبُّ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا
الْخَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلَاءً وَأَعْظَمُهَا أَجْرًا۔

۳۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم
چھوڑ دو جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک برا ہے اور فرمایا: ہجرت دو قسم کی
ہیں ایک ہجرت وہ ہے کہ جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی
ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن
ضرورت کے وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی
حکم دیا جائے تو وہ اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے لئے بہت
ثواب ہے۔

باب: ہجرت کا مفہوم

۱۹۲۰: بَابُ تَقْسِيرِ الْهِجْرَةِ

۳۱۷۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ
عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ

۳۱۷۳: حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن
عباسؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ
مہاجرین میں تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا اور بعض
انصار بھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ (اس وقت) مدینہ منورہ
مشرکین کا ملک تھا پھر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے

مِنَ الْأَنْصَارِ مُهَاجِرُونَ لِأَنَّ الْمَدِينَةَ كَانَتْ دَارَ بَرٍّ لِمَجَاعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِئَلَّا الْعَقِيدَ.

۱۹۲۱: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْهَجْرَةِ

۳۱۷۴: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عِيْسَى بْنِ سَجِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ رَافِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَدَةَ أَنَّ أَبَا قَاطِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي بِعَمَلٍ أَسْتَقِيمَ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا.

۱۹۲۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ فِي

انقطاع الهجرة

۳۱۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ تَعْنِي قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَايَعُ أَبِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَايَعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَ قَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ.

۳۱۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَارُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هَجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَأَنْفِرُوا.

ہجرت اور جہاد:

تھے (عقبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مکی کے نزدیک ہے) مذکورہ حدیث میں گاؤں والے سے مراد جنگل وغیرہ میں رہنے والا ہے۔

باب: ہجرت کی ترغیب سے متعلق

۳۱۷۴: حضرت ابو قاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا کام بتادیں کہ میں جس پر قائم رہ سکوں اور اس کو (پابندی سے) انجام دیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہجرت پر قائم رہو اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے (یعنی وہ سب سے زیادہ نیک کام ہے)

باب: ہجرت منقطع ہونے کے سلسلہ میں اختلاف سے

متعلق حدیث

۳۱۷۵: حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جس روز کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۳۱۷۶: حضرت صفوان بن اُمیہ جو سب سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے ہجرت کی ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیت باقی ہے تو جس وقت تم سے جہاد میں شرکت کرنے کے لیے کہا جائے تو تم لوگ جہاد کے لئے نکل پڑو۔

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس کے بعد ہجرت کا حکم باقی ہے یا نہیں اس میں

اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اب ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جہاد کی طرح ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے اور جس حدیث میں نہ ف مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد ہجرت بند ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ نے ہجرت بند ہو گئی باقی اور جگہ سے ہجرت کا حکم باقی ہے اور اب جہاد کا سلسلہ اس وجہ سے باقی ہے کیونکہ اس میں ہاں بچے سب پتہ چھوڑنا پڑتا ہے اس وجہ سے جہاد کرنے والے کو ہجرت کرنے والے سے زیادہ حق ثواب ملے گا۔

۳۱۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْثِيُّ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُفِيَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ رِيَّةً فَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَأَنْفِرُوا۔

۳۱۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس روز فتح مکہ ہوا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔

۳۱۷۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بَحْثِيِّ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۳۱۷۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب ہجرت (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

۳۱۷۹: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ مَسَاوِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَقَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ۔

۳۱۷۹: حضرت عبداللہ بن واقد سعدی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ہمارے میں سے ایک کچھ مطلب رکھتا تھا میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرمادیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

۳۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوْلَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّمِرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَقَدْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ أَصْحَابِي فَقَضَى

۳۱۸۰: حضرت عبداللہ بن واقد سعدی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرمادیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

حَاجَّتَهُمْ وَكَنتُ أَحْرَهُمْ دُخُولًا فَقَالَ حَاجَّتُكَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَتَى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ۔

۱۹۲۳: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا أَحَبَّ

وَكْرَهَ

۴۱۸۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا قَالَ
جَرِيرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَكَ أَبَايُكَ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا أَحَبَّتَ وَفِيمَا كَرِهْتَ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ أَوْ تَسْطِيعُ ذَلِكَ يَا جَرِيرُ أَوْ تُطِيقُ ذَلِكَ
قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ لِمَا بَقِيَ وَالنَّصِحَ لِكُلِّ
مُسْلِمٍ۔

۱۹۲۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى فِرَاقِ

الْمُشْرِكِ

۴۱۸۲: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتْيَاءِ
الزَّكَاةِ وَالنَّصِحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ
الْمُشْرِكِ۔

۴۱۸۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُحَيْلَةَ عَنْ
جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ۔

۴۱۸۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
جَرِيرٌ عَنْ مُسْوَرٍّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُحَيْلَةَ
الْحَدَلِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُبَايِعُ

باب: ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہیے وہ حکم پسند ہوں یا

نا پسند

۴۱۸۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے سننے اور بہانے کی حکم کی فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتا ہوں چاہے وہ حکم مجھ کو پسند ہوں یا نا پسند ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے جریر! جیسو تم اس کی طاقت رکھتے ہو تم اس طریقہ سے کہو کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں فرماں برداری کروں گا پھر تم بیعت کرو اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

باب: کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے

متعلق

۴۱۸۲: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے علیحدہ ہونے پر چاہیے وہ مشرک میرا رشتہ دار اور دوست ہی ہو۔

۴۱۸۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آگے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا روایت بیان کیا۔

۴۱۸۴: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں بھی آپ سے

بیعت کروں اور آپ ابھی طرح سے واقف ہیں تو آپ شرط فرمائیں جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو گے نماز ادا کرو گے زکوٰۃ دو گے مسلمانوں کے خیر خواہ رہو گے اور مشرکین سے علیحدہ رہو گے۔

۳۱۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی کئی حضرات کی موجودگی میں بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے چوری نہیں کرو گے زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے۔ بہتان نہیں قائم کرو گے۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے میری نافرمانی نہیں کرو گے (یعنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے) اور شریعت کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پھر تمہارے میں سے جب کوئی شخص اپنی بیعت کو کھل کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی حرکت کرے تو دنیا میں بھی اس کو سزا مل جائے گی تو وہ شخص پاک ہو گیا اور جو اللہ عزوجل اس کے جرم کو چھپائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس کو عذاب دے۔ چاہے معاف فرمادے۔

باب: خواتین کو بیعت کرنا

۳۱۸۶: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جس وقت رسول کریم ﷺ سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور جاہلیت میں تو ایک خاتون نے میری مدد کی تھی نوحہ میں تو اس کا بدلہ (اور حق) اتارنے کے لئے مجھ کو بھی اس کے نوحہ میں شرکت کرنا ہے میں جاری ہوں پھر آپ سے بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اور زیادہ برا ہے)۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور شریک ہو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں (اس نوحہ میں شرکت کے لئے) گئی اور نوحہ میں شرکت کر کے واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۳۱۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی اس پر کہ ہم نوحہ (میں

فَقُلْتُ هَا رَسُولُ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أَتَابِعَكَ وَاسْخِرْ طَعْلِي فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أَتَابِعُكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَتُقِيَمَ الصَّلَاةُ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَأْصَحَ الْمُسْلِمِينَ وَتَفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ۔

۳۱۸۵ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي نَافْعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَافْعَةَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَاطِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ تَابِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَتَابِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَرْبُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ آبَدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَقْضُوا بِي فِي مَعْرُوفٍ لِمَنْ وَلِي مِنْكُمْ فَاجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَضَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ ظُهُورُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذْبَةٌ وَإِنْ شَاءَ عَقْرَلَةٌ۔

۱۹۲۵: بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۳۱۸۶ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَابِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدْتَنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَادَّهَبُ فَاسْعِدْهَا ثُمَّ أَجِئُكَ فَأَتَابِعُكَ قَالَ إِذْهَبِي فَاسْعِدِيهَا قَالَتْ فَدَهَبْتُ فَاسْعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَتَابِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۱۸۷ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَتَانَا حَمَادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

مُحَمَّدٌ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
بِالْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا نَنُوحَ۔

۴۱۸۸: حضرت امیر بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انصاری خواتین کے ساتھ اور ہم
نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس پر
کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور پوری نہیں
کریں گے اور زنا نہیں کریں گے اور بہتان نہیں اٹھائیں گے دونوں
ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہیں کریں گے شریعت کے کام
کی۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی کہو کہ ہم سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ حضرت
امیرہ جیہنہ نے عرض کیا: ہم نے کہا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت
رحم ہے کہ ہماری طاقت کے مطابق ہم سے بیعت کرنا چاہتے ہیں ہم
نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آئیں اور ہم سے ہاتھ ملائیں۔
آپ نے فرمایا: میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا ایک خاتون سے
کہہ لینا (یعنی ایک خاتون کی معرفت کوئی پیغام دے دینا) ایسا ہے کہ
جیسے متعدد خواتین سے کہنا۔

باب: کسی میں کوئی بیماری ہو تو اس کو بیعت کس طریقہ سے
کرے؟

۴۱۸۹: ایک شخص سے روایت ہے جو کہ شریک کی اونا د میں سے تھا اور
اس کا نام عمر تھا اس نے اپنے والد سے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں میں
سے ایک شخص کو زخمی تھا آپ نے اس سے پہلوا یا کہ جاؤ تم جاؤ میں نے
تم سے بیعت کر لی (یعنی تم کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا) اور ان سے
ہاتھ نہ ملایا کیونکہ کو زخمی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔

باب: نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟

۴۱۹۰: حضرت ہر ماس بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
بیعت کرنے کو اور میں ایک نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ

۴۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
السَّكْدَرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَسُوءٍ مِنَ
الْأَبْصَارِ يُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ يُبَايِعُكَ عَلَى
أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقَ وَلَا تُزْنِيَ وَلَا
تَأْتِيَ بِبَهْتَانٍ تَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَآرْجُلِنَا وَلَا
تَعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ
قَالَتْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَاهِلَمُ يُبَايِعُكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَا نَبَا
امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لَامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلَ قَوْلِي لَامْرَأَةٍ
وَاحِدَةٍ۔

۱۹۲۶: بَابُ بَيْعَةِ مَنْ

بِهِ عَاهَةٌ

۴۱۸۹: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ
يُقَالُ لَهُ عَمْرُو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَلَدٍ ثَقِيفٍ
رَجُلٌ مَحْدُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْجِعْ فَقَدْ
بَايَعْتُكَ۔

۱۹۲۷: بَابُ بَيْعَةِ الْغُلَامِ

۴۱۹۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ
عَنِ الْهَرَمَاسِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى النَّبِيِّ

وَأَنَا عَلَامٌ لِّمَا يُعْنَى فَلَمْ يُبَايَعْنِي۔

نہیں ملایا۔

۱۹۲۸: بَابُ بَيْعَةِ الْمَمَالِكِ

باب: غلاموں کو بیعت کرنا

۳۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَاءَ عَبْدُ قَبَايَعِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيه فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَ بَيْنَ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ۔

۳۱۹۱: حضرت جابر بن جابر سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو آپ نے دو کالے غلاموں کو اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کسی کو بیعت نہ کرتے جس وقت تک کہ آپ ﷺ خود دریافت نہ فرمالیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

۱۹۲۹: بَابُ اسْتِقَالَةِ الْبَيْعَةِ

باب: بیعت فسخ کرنے سے متعلق

۳۱۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيُّ وَعَكًا بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلِنِي بَيْعِي قَابِي لَمْ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلِنِي بَيْعِي قَابِي فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبْرِ تُفِي حَتَّى تَنْصَعُ طَبْعَهَا۔

۳۱۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی باشندہ نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی اسلام پر پھر اس کو مدینہ منورہ میں بخار آ گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ فرمادیں۔ آپ نے انکار کیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیعت فسخ فرمادیں۔ آپ نے انکار فرمایا آخر کار وہ نکل کر چلا گیا اس پر آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ ایک بھنی کی طرح ہے جو کہ (انسان کے) میل کچیل کو نکال دیتا اور صاف شفاف (موتی کی طرح) رکھتا ہے۔

۱۹۳۰: بَابُ الْمُرْتَدِّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ

باب: ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر

الْهَجْرَةِ

رہنا

۳۱۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَزِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحِجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِيكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آذَنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

۳۱۹۳: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کی خدمت میں گئے تو حجاج نے کہا کہ اکوع کا لڑکا تو مرتد ہو گیا جب تم نے مدینہ منورہ کی رہائش چھوڑ دی اور کچھ کہا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی جنگل میں رہائش اختیار کرنے کی۔

۱۹۳۱: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ

باب: اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ح وَآخِرَتِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَقَالَ عَلِيُّ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

۳۱۹۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

۳۱۹۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقْنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَ النَّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

۳۱۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي يَسُوفٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَ أَطَقْتُمْ.

۱۹۳۲: بَابُ ذِكْرِ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ

وَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ

۳۱۹۸: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّوْدِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكُفَّةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ خَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكُفَّةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ قَالَ لَسِمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيمَا مَنَ

۳۱۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے آپ فرماتے کہ جس جگہ تک تم قوت ہے (وہاں تک عمل کی کوشش کرو) یہ ارشاد آپ نے شفقت و محبت کی وجہ سے فرمایا۔

۳۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے کہ جہاں تک تم کو قوت ہے تم لوگ وہاں تک کوشش کرو۔

۳۱۹۶: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی آپ نے ہم کو سکھلادیا اس قدر کہ جہاں تک مجھ میں قوت ہے میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۳۱۹۷: حضرت امیرہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے چند خواتین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکتا ہے اور تم میں جہاں تک قوت ہے۔

باب: جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے

ہاتھ میں دے دے تو اس پر کیا واجب ہے؟

۳۱۹۸: حضرت عبدالرحمن بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو ہم لوگ ایک منزل پر اترے ہمارے میں سے کوئی تو اپنا خیمہ کھڑا کرنا اور کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو

يَضْرِبُ حِجَابَهُ وَمِمَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِمَّا مَنْ هُوَ فِي حَشْرَتِهِ إِذَا نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاحْتَمَعْنَا فَقَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَطَبْنَا فَقَامَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَلِيلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّةٌ عَلَى مَا يَنْعَمُهُ حَرًّا لَهُمْ وَيُذِرَهُمْ مَا يَتَلَعَّمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هِدَاهِ جُعِلَتْ عَالِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنْ آخِرُهَا سَبُصِيَّتُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُكْرَوْنَهَا تَجِيءُ فَيَنْفَقُ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ السُّوَيْسُ هِدَاهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَكْشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هِدَاهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَكْشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَخْرُجَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيَذْكُرْكَ مَوَاتَكَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَسَابٍ إِلَى أَشْيٍ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَثَمَرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطِعهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ بِنَارِغَةٍ فَاطْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخِرِ لَقَدْ نَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا فَإِنْ نَعِمَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

گھاس کھلا رہا تھا کہ اس دوران رسول کریم ﷺ نے منادی کرنے کے لئے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنا یا اور فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی گذرے ہیں ان پر لازم تھا کہ جس کام میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے اور تمہاری یہ امت اس کی بھڑائی شریعت میں ہے اور اس کے آخر میں بلا ہے اور قسم قسم کی باتیں ہیں جو کہ بُری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ٹلے نہیں پانے گا کہ دوسرا اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس وقت ایک فساد ہوگا تو مؤمن کہے گا کہ میں اب ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے تم میں جو چاہے دوزخ سے بچنا اور جنت میں جانا وہ میرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے اس طریقہ سے پیش آئے جس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آئیں اور جو شخص بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور دل سے اس کے ساتھ اقرار کرے تو پھر اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے کہ جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو۔ عبدالرحمن بن عوف نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آیا اور میں نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

باب: امام کی فرمانبرداری کا حکم

۳۱۹۹ حضرت یحییٰ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جبہ الوداع میں آپ فرماتے تھے کہ اگر تم پر ایک حبشی نام حکمران ہو تو یقیناً اللہ کی کتاب کے مطابق وہ حکم کرے تو تم اس کے حکم کو سنو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔

۱۹۳۳: بَابُ الْحَضِّ عَلَى طَاعَةِ الْإِمَامِ

۳۱۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَصِينٍ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاطِيعُوا.

باب ۱۹۳۴: بَابُ التَّرَغِيبِ فِي طَاعَةِ

الإمام

۴۲۰۰ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ سَهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

باب ۱۹۳۵: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ

۴۲۰۱ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْقُبُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ۔

باب ۱۹۳۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ

۴۲۰۲ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوٌ وَإِنْ قَامَا مِنْ ابْتغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبَهَتَهُ أَحَرُّ كُلِّهِ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَشُمُوعَةً وَعَصَى

باب ۱۹۳۴: امام کی فرماں برداری کرنے کی فضیلت سے متعلق

حدیث

۴۲۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی تو اس نے میری فرمانبرداری کی اور جس نے نافرمانی کی میرے مقرر کردہ حاکم کی اس نے میری نافرمانی کی۔

باب: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول اور حاکم کی

فرمانبرداری کرو

۴۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے ایمان والو! فرمان برداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر (حاکم) کی۔ یہ آیت حضرت عبداللہ بن عمر ازہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ٹکڑے کا سردار بنا کر روانہ فرمایا (یعنی چھوٹے لشکر کا)۔

باب: امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق

۴۲۰۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ شخص جو کہ خالص اللہ عزوجل کی رضا مندی کے لئے جہاد کرے اور امام کی فرماں برداری کرے اور مال دولت راہ خدا میں خرچ کرے اس کا سونا اور چاندی کا تمام مہربان ہے اور دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کو دھوکا دے یعنی ریا کاری کے لئے جہاد کرے اور نام آوری کے لیے جنگ کرے اور اپنے امام (حاکم) کی نافرمانی کرے اور ملک میں فساد پھیلانے (اس کا مطلب

یہ ہے کہ عوام پر ظلم و ستم کرے خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کرے
غریبوں کو ایذا پہنچائے (تو وہ برابر بھی نہ لوئے گا بلکہ اس کو عذاب ہوگا۔

باب: امام کے لئے کیا باتیں

لازم ہیں؟

۴۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امام ایک ڈھال کی مانند ہے کہ جس کی آڑ میں (یعنی جس کے نظم و انتظام میں) لوگ لڑائی کرتے ہیں اس کی جہت و بُد آفت سے بچے رہتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر حکم کرے انصاف کے مطابق تو اس کو ثواب ہوگا اور جو شخص اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال ہوگا۔

باب: امام سے اخلاص قائم رکھنا

۴۲۰۴: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین کیا ہے خلوص یعنی سچائی۔ لوگوں نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ (یہ کہ اس کی عبادت کرے سچے دل سے اس سے خوف رکھے سچے دل سے نہ کہ ریاکاری کے واسطے) اور اس کی کتاب کے ساتھ یقین رکھے (یعنی اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یقین رکھے اور تمام مسلمانوں اور امام کے ساتھ (اخلاص قائم رکھے)۔

۴۲۰۵: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دین انیمیت خموس (اور سچائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مسلمانوں کے امام کے ساتھ تمام مسلمانوں کے ساتھ۔

الإِمَامَ وَ أَفْسَدَ فِي الإِمَامِ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

۱۹۳۷: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَمَا

يَجِبُ عَلَيْهِ

۴۲۰۳: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ وَزْرًا۔

۱۹۳۸: بَابُ النَّصِيحَةِ لِلْإِمَامِ

۴۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ سَأَلْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَمْرُو عَنْ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي حَدَّثَ أَبِي حَدَّثَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَنْبِيَائِهِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَنْبِيَائِهِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے اور مسلمانوں کے عوام و خواص (دونوں کے لیے) بلاشبہ دین نصیحت ہے۔

۴۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص کے واسطے۔

باب: امام کی طاقت کا بیان

۴۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حاکم نہیں ہے لیکن اس میں دو بٹانے (یعنی دو طاقت) ہیں ایک تو وہ طاقت جو کہ اس کو بھلائی کے کام کا حکم دیتی ہے (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتی ہے) اور برے کام سے روکتی ہے دوسری طاقت وہ ہے کہ جو کہ بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی (یعنی برائی کا حکم دیتی ہے اور گناہ کی بات کی تلقین کرتی ہے) پھر جو شخص اس کی برائی سے بچ گیا تو وہ توبہ کی اور یہی طاقت اکثر و بیشتر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کام کی جانب ہلانے والی ہے)۔

۴۲۰۹: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز و جل نے نہ تو کسی نبی کو بھیجا اور نہ ہی کسی خلیفہ کو لیکن اس میں دو طاقتیں رکھ دیں ایک تو وہ جو کہ نیکی اور بھلائی کے کام کا حکم

۴۲۰۶ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْإِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقَدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ بَنِي عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْظٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ وَ عَنْ سَمِيِّ وَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْإِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۱۹۳۹: باب بَطَانَةُ الْإِمَامِ

۴۲۰۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْيٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي مَعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ وَالٍ إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْتُوهُ خَبَالًا فَمَنْ رُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ رُقِيَ وَهُوَ مِنَ النَّاسِ تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا۔

۴۲۰۹ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ
لَهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَحْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ
بِطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ
وَ تَحُصُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ
عَرُودَ عَنِ۔

کرتی ہیں اور دوسری وہ جو کہ برائی کی جانب بلاتی ہے لیکن اللہ عزوجل
کی اس طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک طاقت کی پابند اور
ماتحت رہتی ہے جس طریقہ سے کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ
ہر ایک انسان کے لئے ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ! کیا آپ ﷺ کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں۔ لیکن
اللہ عزوجل نے اس کو میرے تابع اور ماتحت فرما دیا ہے۔

بطانہ کیا ہے؟

عربی میں بھانہ و راصل کپڑے کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اس جگہ انسانی قوت اور طاقت مراد ہے کیونکہ وہ بھی انسان
کے اندر چھپی ہوئی ہوتی ہے اس کو انسانی ضمیر سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں بہر حال انسان میں خیر اور شر والی دونوں طاقت و دیعت کی
ہوئی ہوتی ہیں اور رسول کریم ﷺ کو آپ کا ضمیر صرف خیر اور نیک کام کی تلقین کرتا تھا اور آپ کی شر کی قوت خیر کی قوت کے ماتحت
تھی۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۰: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض
کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے
تھے: دنیا میں نہ تو کوئی پیغمبر بھیجا گیا اور نہ ہی کوئی خلیفہ۔ اس کا
مطلب یہ ہوا کہ جس میں دو خصلتیں نہ ہوں ایک تو وہ جو کہ بھلائی کا
حکم کرتی ہے برے کام سے روکتی ہے اور دوسری وہ قوت جو کہ
بگاڑنے میں کوتاہی اور کمی نہیں کرتی پھر جو شخص بڑی عادت سے محفوظ
رہا تو وہ بچ گیا۔

۴۲۱۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ
عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ
عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَعَثَ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا
كَانَ تَعْدُو مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ
بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ
حَدًّا لَسَنَ وَلِيٍّ بِطَانَةِ الشُّرِّ فَقَدْ وَفَّقَنِي۔

باب: وزیر کی صفات

۴۲۱۱: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی چھوٹی بہن
سے سنا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے حکمران ہو
پھر خدا اس کی بھلائی چاہے تو اس کو نیک وزیر عطا فرمائے گا (ساحب
بصیرت: عقل مند اور منصف مزاج معاملہ فہم) اور اگر حکمران کوئی
بات بھول جائے گا تو وہ اس کو یاد دلانے گا اور جو شخص یاد رکھے گا تو اس
کی مدد کرے گا۔

۱۹۴۰: باب: وزیر الإمام
۴۲۱۱ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَانٍ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ
قَانٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ
نُصَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ بَعْمَلًا فَأَرَادَ اللَّهُ
خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَالِحًا إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ
ذَكَرَ غَفَلَ۔

خوش قسمت بادشاہ:

حدیث شریف مذکورہ بالا میں جو آخری حصہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بادشاہ کے وزراء عقل مند مدبر، مخلص اور صاحب بصیرت ہوں تو اس کی حکومت با اثر اور مضبوط مستحکم حکومت ہوتی ہے اور ملک و ملت کی اس سے ترقی ہوتی ہے اور دیگر ممالک میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جس بادشاہ کے وزراء درباری لوگ جاہل، احمق، حقوق انسانی سے نا آشنا، انہ نیت کے دشمن ہوں ان کے ہر کام میں خود غرضی ہو تو وہ حکومت غیر مستحکم جلد اس کی عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے رسوائی، ذلت، شکست و ریخت اس کا عقد دین جاتی ہے اور اہل دنیا کے سامنے اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا دور حاضر میں اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے عدل و انصاف کے تمام تقاضے فراموش کر دیئے گئے ہیں لاچار، ضعیف، کمزور آدمی کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ظلم کو ظلم ہی نہیں سمجھا جا رہا اسد می اقدار کی وجہیاں اڑا دی گئی ہیں وقت کے حاکم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے باغی اور ان کو دقینوسی خیال کرتے ہیں اللہ تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اخلاص اور عدالت فاروقی کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (جامی)

۱۹۴۱: بَابُ جَزَاءِ مَنْ أَمَرَ

باب: اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص

بِمَعْصِيَةِ فَأَطَاعَ

گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۴۲۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ رَبِيعِ الْأَيْمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَقِيَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا قَارًا قَدْ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّمَا قَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكُرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَرَوْا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ خَيْرًا وَقَالَ أَبُو مُوسَى فِي حَدِيثِهِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۴۲۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو سردار مقرر کیا (حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) انہوں نے آگ جلائی اور حکم کیا لوگوں کو اس کے اندر (امتحان کے لیے) گھس جانے کا۔ (یہ امتحان اس لیے تھا کہ یہ لوگ میری فرماں برداری کرتے ہیں یا نہیں) تو بعض نے ارادہ کیا اس میں گھسنے کا اور بعض لوگ بھاگ کر اور فرار ہو کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جو کہ گھسنا چاہتے تھے اگر تم گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے) اور جو لوگ نہیں گھسے ان کو اچھا کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے نافرمانی کے سائے کسی کی فرماں برداری نہیں چاہیے اور فرماں برداری نیک کام میں کرنا چاہیے۔

۴۲۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر (بادشاہ یا) حکمران کا حکم ماننا اور فرماں برداری کرنا لازم ہے

۴۲۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ

وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ
فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔
چاہے اس کو پسند ہو یا نہ ہو جس وقت گناہ کا حکم ہو تو اس کو سن سے
اور فرمانبرداری نہ کرے۔

غیر شرعی نظام چلانے والے حاکم کے لیے لائحہ عمل:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی حکمران یا بادشاہ خلاف شریعت کام کرنے کا حکم دے تو اولاً افہام و تفہیم سے کام لیا جائے اور اگر وہ حاکم وغیرہ لوگوں کے سمجھانے سے بھی خلاف شرع راستہ ترک نہ کرے تو حتی الامکان کوشش کے باوجود نا کامی رہے تو ایسے حاکم کو اس کے عہدہ سے الگ کرنا ضروری ہے آج کل ووٹ کی حکومت ہے تو ووٹ کے ذریعہ اس کو بدل دیں اور ایسے شخص کو ووٹ نہ دیں جو کہ خلاف شرع کام کرے یا خلاف شرع کام کرنے کا اندیشہ ہو اور اگر کسی بھی طرح اس کو علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم دل سے ہی اس کو برا سمجھیں کہ یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسا کہ حدیث ((وَذَلِكَ أضعفُ الايمان)) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

۱۹۴۲: باب ذِکْرُ الْوَعِيدِ لِمَنْ أَعَانَ امِيرًا

باب: جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اس

سے متعلق

عَلَى الظُّلْمِ

۴۲۱۴: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نو شخص تھے تو آپ نے فرمایا: دیکھو میرے بعد حکمران ہوں گے جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چالپوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم، زیادتی کرنے میں ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔

باب: جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم و زیادتی کرنے میں

اس کا اجر و ثواب

۴۲۱۵: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے۔ پانچ ایک قسم کے اور چار ایک

۴۲۱۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمِ الْقَدْرِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بَسَقَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مِنْ صَدَقْتَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَتْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يُضِدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ۔

۱۹۴۳: باب مَنْ لَمْ يُعِنْ امِيرًا

عَلَى الظُّلْمِ

۴۲۱۵: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرُ

عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمِ الْعَدَوِيِّ
عَنْ كُتَيْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَنَحْنُ بِسَعَةِ خَمْسَةِ وَأَرْبَعَةِ أَخَذَ الْعَدَوِيُّ مِنَ
الْعَرَبِ وَالْأَخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ
سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ
فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ
بِيَنِي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ
يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعَنْهُمْ
عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ بِيَنِي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرِدُ عَلَى
الْحَوْضِ۔

قسم کے تھے یعنی عربی اور نجفی (عرب کے علاوہ دوسرے ملک کے
باشندگان اب تک معلوم نہیں کہ ان میں سے پانچ کون تھے اور چار
کون؟) آپ نے فرمایا تم لوگوں نے سامیرے بعد حاکم ہوں گے
جو شخص ان کے پاس جائے پھر ان کے جھوٹ کو سچ کرے اور ظلم پر ان
کی مدد کرے وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں ہوں نہ وہ میرے خوش پر
آئے گا اور جو ان کے پاس نہ جائے نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہے اور نہ
ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ وہ خوش (کوثر) پر
آئے گا۔

۱۹۴۴: بَابُ فَضْلِ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ

باب: جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی

فضیلت

۴۲۱۶: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ
چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حق بات کہنا ظالم
حکمران کے سامنے۔

۴۲۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلَيْمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ
رَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرُزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ
كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

خلاصہ الباب ☆ علماء کرام نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ جہاد سے بھی بڑھ کر افضل ہے اس لیے ہے کہ جہاد میں موت آجاتا
یعنی نہیں اور اس میں موت کا آنا کافی حد تک یقینی ہے۔

باب: جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اس کا اجر

۴۲۱۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں کہ آپ نے فرمایا تم
لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو
شریک نہیں قرار دو گے زنا کاری نہیں کرو گے آخر آیت تک (جو کہ
مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے) پھر جو شخص تمہارے میں سے اپنی
بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ عزوجل پر ہے اور جو شخص

۱۹۴۵: بَابُ ثَوَابِ مَنْ وَفَى بِمَا يَأْتِيهِ عَلَيْهِ
۴۲۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْحَوَّلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ يَا بَعْزُنِي
عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا
تَزْنُوا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ
عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَرَّ اللَّهُ

عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَذِّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرْلَهُ۔

اس کام میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اللہ عزوجل اس کو چھوڑ دے (دنیا میں کوئی سزا نہ ملے) تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے کہ چاہے اسکو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

باب: حکومت کی بُری خواہش

سے متعلق

۱۹۴۶: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى

الْإِمَارَةِ

۴۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ حکومت کا لالچ کرتے ہو حالانکہ خدمت (اور اقتدار کا) انجام آخر کار ندامت اور حسرت ہے اس لیے کہ جب کسی کو حکومت یا اقتدار حاصل ہوتی ہے تو بہت کم کام محسوس ہوتا ہے اور جب حکومت یا اقتدار کا زوال ہوتا ہے تو غم اور صدمہ ہوتا ہے۔

۴۲۱۸: أَحْبَبَنِي مُحَمَّدٌ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي دُنُبٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَذَامَةً وَحَسْرَةً فَيَنْعَمَتِ الْمَرْضِعَةُ وَبَنَسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ معنی خیز ترجمہ اور حاصل حدیث ہے بہر حال جس حکومت کا انجام آخر کار صدمہ اور افسوس ہو تو اس کی آرزو کرنا عقل کے خلاف ہے۔ گویا کہ اقتدار کی تمنّا کرنا اچھا نہیں اگر محض لالچ کی بنیاد پر ہو کیونکہ اس کا انجام بھیانک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہاں اگر اقتدار کی تمنّا محض اس لئے ہو کہ نا اہل جاہل دین دشمن احکامات الہیہ سے نا آشنا قوانین قرآن کے منافی عمل کرنے والا حکمران مسلط ہو تو اس وقت احوال کی اصلاح کی غرض اور بغیر کسی لالچ کے اقتدار کے حصول کی تمنّا بھی کی جائے اور کوشش بھی مضائقہ نہیں محض بادشاہ ہوانے تشبیہ کرانے کے لئے ہو تو اس کا انجام آخر کار صدمہ ذلت اور رسوائی ہوتا ہے ایسے اقتدار کی آرزو اپنے کو ذلیل اور رسوا کرنے کے مترادف ہے۔ (جامی)

درمذکور کتاب (تبیغ)

(۴۰)

کتاب العقیدہ

عقیدہ کے آداب و احکام

۴۲۱۹: أَحَبُّنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيدَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْعُقُورَ وَكَأَنَّهُ عَمْرَةَ الْإِسْمِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَسَأُكَ أَحَدُنَا يُولَدُ لَهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسُوكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَسُوكَ عَنْهُ عَنِ الْعَلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ عَنْ الْمُكَافَأَتَيْنِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْتَهَتَانِ تَذْبَحَانِ جَمِيعًا۔

۴۲۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول کریم ﷺ سے عقیدہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا۔ آپ نے اس بات کو ناگوار خیال فرمایا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کر رہے ہیں اس عقیدہ سے متعلق جو کہ بچے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اپنے بچے کی جانب سے قربانی کرنا تو کرے اور لڑکے کی طرف سے (عقیدہ میں) دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری۔ راوی داؤد نے نقل کیا کہ میں نے حضرت زید بن اسلمؓ سے دریافت کیا برابر والی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملتی جلتی صورت میں دونوں ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

عقیدہ کا مفہوم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں عقیدہ اور عقوق دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور عقوق اور عقوق کے معنی ہیں نافرمانی کرنا اور والدین کی نافرمانی کے لیے عقوق الوالدین استعمال ہوتا ہے اور عقیدہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جس وقت کہ بچے کی پیدائش ہوتی ہے وہ بال جو کہ اس کے سر پر ہوتے ہیں اس کو عقیدہ کہتے ہیں پھر اس جانور کو کہا جائے گا کہ جو کہ ساتویں دن یعنی بچے کی ولادت کے ساتویں یا ۱۴ویں یا ۲۱ویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور عقیدہ کے بارے میں افضل یہ ہے کہ بچے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور لڑکے کی طرف سے ذبح کی جائے وہ ان بکریوں میں

دوسرے کے مشابہ رنگ اور عمر میں ہوں تو بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ایسی دو بکریاں افضل ہیں جو کہ عمر کے اعتبار سے برابر ہوں اور عقیدہ میں جو بال کاٹے جائیں ان کے برابر چاندی یا چاندی کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہے احادیث سے ثابت ہے کہ عقیدہ کرنے سے بچے قات اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۲۰ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَفْسٌ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَبْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَى عَنِ الْحُسَيْنِ رَأْسَهُ -

۳۲۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیدہ کیا۔

باب: لڑکے کی جانب سے عقیدہ

۳۲۲۱: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیدہ کرنا چاہے تو قربانی کرو اس کی جانب سے اور تم اس کے بالوں کو دُور کرو۔

۱۹۴۸: بَابُ الْعَقِيقَةِ عَنِ الْغُلَامِ

۳۲۲۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَ حَبِيبٌ وَ يُونُسُ وَ قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامْطُؤُوا عَنْهُ الْأَذَى -

۳۲۲۲: حضرت اُمّ کرزہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی جانب سے عقیدہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔

۳۲۲۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَلِىِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ -

باب: لڑکی کی جانب سے عقیدہ کرنا

۳۲۲۳: حضرت اُمّ کرزہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیدہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری ہے۔

۱۹۴۹: بَابُ الْعَقِيقَةِ عَنِ الْجَارِيَةِ

۳۲۲۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ -

باب: لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟

۳۲۲۴: حضرت اُمّ کرزہؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۵۰: بَابُ كَمْ يَعْقَى عَنِ الْجَارِيَةِ

۳۲۲۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَاحٍ بْنِ ثَابِتٍ
عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْحَدِيثِ
أَسْأَلُهُ عَنْ لُحُومِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَى
الْعَلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ
ذُكْرَانَا كُنَّ أُمَّ إِنَاءَ.

۴۲۲۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي يَزِيدَ عَنْ سَبَاحٍ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْعَلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ
الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أُمَّ إِنَاءَ.

۴۲۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ
عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكُثْبَيْنِ كُثْبَيْنِ.

۱۹۵: مَتَّى يَعْقُ

۴۲۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَيْجٍ عَنْ
سَعِيدِ ابْنِ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهْنٌ بِعَقِيقَتِهِ
تَذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

بچہ کے گروی ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جو بچہ کے گروی ہونے کا فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رہن رکھی ہوئی
چیز یا گروی رکھی گئی چیز کو چھڑانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح لڑکے کو بھی عقیقہ کر کے چھڑانا چاہئے اس سلسلہ میں حضرت علامہ خطابی
فرماتے ہیں کہ اس پر محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شفاعت کے متعلق ہے یعنی یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی بچہ صغریٰ میں ہی

کی خدمت میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کا دریافت کرنے کے لئے
حاضر ہوئی میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ لڑکے پر دو بھریاں ہیں
(یعنی عقیقہ میں) اور لڑکی پر ایک بھری نہ کرہوں یا مؤنث اس میں کوئی
حرج نہیں ہے (یعنی جائز دونوں ہیں اختلاف افضل اور غیر افضل کا
ہے کہ لڑکے کے لئے دو بھریاں اور لڑکی کے لئے ایک بھری)۔

۴۲۲۵: حضرت ام کرزہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: (عقیقہ میں) لڑکے کی طرف سے دو بھریاں اور لڑکی کی
طرف سے ایک بھری کی جائے۔ مذکورہوں یا مؤنث اس میں کوئی
حرج نہیں۔

۴۲۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کا دو مینڈھوں سے عقیقہ فرمایا (یعنی دو مینڈھے عقیقہ میں ذبح
فرمائے)۔

باب: عقیقہ کون سے دن کرنا چاہیے؟

۴۲۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک لڑکا اپنے
عقیقہ میں گروی ہے اور قرہ بانی کی جائے (یعنی عقیقہ یہ جائے) اس
کی جانب سے ساتویں دن اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام
رکھا جائے۔

فوت ہو یہ ۱۰۱۰ء اپنے مہربان بات کی شفاعت نہ کرے گا اگر والدین نے اس کا عقیقہ نہ کیا ہوگا۔ قولہ کل غلام ارید سہا مطلق المولود ذکر آخان ان اشئ رہین ای مرہون والناس خیر کلام فعن احمد هذا فی الشفاعۃ یرید انہ اذا لم یعق عنہا غنات طفلا لم یشفع فی والدین الخ

(زیر الرئی ص ۱۸۸ اعلیٰ نسائی مطبوعہ رجمہ دیوبند)

۴۲۲۸ أَحَبُّ مَا هُوَ بِنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَأَلَ الْحَسَّ بْنَ سَمْعٍ حَدِيثَهُ فِي الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ۔

۴۲۲۸: حضرت حبیب بن شہید نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے فرمایا تم حسن سے دریافت کرو عقیقہ کی حدیث تو انہوں نے سنی سے سنی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہؓ سے سنی ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن نے حضرت سمرہؓ سے سنی کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے)۔

(۴)

کتاب الفرع والعتیرة

فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث مبارکہ

- ۴۲۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ۔
- ۴۲۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ السَّبِّحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَهُمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْفَرْعِ وَالْعَتِيرَةِ وَقَالَ الْآخَرُ لَا فَرْعَ وَلَا عَتِيرَةَ۔
- ۴۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہے۔
- ۴۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

فرع ایک اصطلاحی لفظ ہے شریعت کی اصطلاح میں فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے یعنی جینھے بچے کو کہا جاتا ہے یہ پہلے پہل کا بچہ بہت عزیز ہوتا تھا اور جاہلیت میں اس بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت کسی کے پاس ایک سوانٹ کی تعداد پوری ہو جائے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لئے ذبح کرتا اس کو فرع کہا جاتا تھا اور عتیرہ وہ بکری ہے جو کہ رجب کے مہینہ میں بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اسلام کے شروع دور میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کیا کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو: لا فرع فی الاسلام وہی اول ولد تنتج الناقة و فی شرح السنة كانوا يذبحونه لهتهم في الجاهلية و قد كان المسلمون يفعلونه في بدو اسلام ثم نسخ ولا عتيرة و هي نشاة تذبح في رجب يتقرب بها اهل الجاهلية والمسلمون صدر الاسلام۔ ترجمہ: نسائی شریف ص ۱۸۸ تا ۱۹۰ طبعہ رحمہ اللہ۔

۴۲۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَمْلَةَ قَالَ أَنَبَانَا مِنْ حَنْفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وَ قُوفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَصْحَابَةٌ وَ عَتِيرَةٌ قَالَ مُعَاذٌ كَانَ أَبُو عَوْنٍ يَغْتَبِرُ بِبَصْرَتِهِ عَنِّي فِي رَجَبٍ۔

۴۲۳۱: حضرت حنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم بوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا کہ اسے لوگوں پر ایک گھر کے لوگوں پر ہر سال قربانی ہے (یعنی دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) اور ان کے ذمہ ایک عتیرہ ہے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابی عون عتیرہ کرتے تھے ماہ رجب میں یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔

۴۲۳۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمُجِيدِ أَبُو عَلِيٍّ الْخَلْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ وَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ لَئِنْ تَوَكَّنْتَهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا لَتَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ تُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَلْيَصِقْ لَحْمُهُ يَوْمَئِذٍ فَتُكْفِيَهُ إِيَّاءَكَ وَ تَوَلَّيْنَاكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْعَتِيرَةُ قَالَ الْعَتِيرَةُ حَقٌّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيُّ الْخَلْفِيُّ هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ أَخَذَهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَ يَسْرُ وَ شَرِيكَ وَ آخَرُ۔

۴۲۳۲: حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ہے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے نہ کیا جائے نہ کہ بتوں کی رضامندی کے لئے جیسا کہ مشرکین کرتے تھے) پھر اگر تم (یا کوئی شخص) فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم راہ خدا میں اس کو دے دو (یعنی راہ جہاد میں لگا دو) یا کسی غریب مسکین بیوہ کو دے دو تو بہتر ہے اس کے کانٹے سے۔ ماں کے جسم کا گوشت پوست لگ جائے گا (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں سوہ جائے گی) پھر تم دودھ کے برتن کو اُلت کر رہ دو گے (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو جائے گا اور وہ دودھ دینا بند کر دے گی) اور (صدمہ کی وجہ سے) وہ ماں پاگل ہو جائے گی۔ بوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر عتیرہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی حق ہے۔

۴۲۳۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ زُرَّارَةَ بْنِ كَرِيمٍ ابْنِ الْخُرَيْثِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّه سَمِعَ جَدَّهُ الْخُرَيْثَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّه لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى مَاقِيهِ الْعَصَاءِ فَاتَتْهُ مِنْ أَحَدِ شِقَائِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَآمِي اسْتَغْفِرُكَ فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ لَكُمْ ثُمَّ أَتَتْهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

۴۲۳۳: حضرت حارث بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے جو کہ مضربہ تھی میں ایک طرف کو چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر میں دوسری جانب چلا گیا اس خیال سے کہ شاید ہو سکتا ہے آپ خاص میرے واسطے دعا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ پھر ایک

أَرْجُوا أَنْ يَخْصِيَنِي ذَوْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اسْتَغْفِرُنِي فَقَالَ بَيِّدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَتَانِيرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَن شَاءَ
عَتَرَ وَمَن شَاءَ لَمْ يَغْتِرْ وَمَن شَاءَ قَرَعَ وَمَن شَاءَ لَمْ
يُقَرَّعْ فِي النَّفْسِ أَصْحَبَتُهَا وَقَبَضَ أَصَابِعُهُ إِلَّا
وَاحِدَةً۔

آدمی نے عرض کیا: عتیرہ اور فرع میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا فرق فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (۱۰ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک) لازم ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انگلیاں بند فرما دیں علاوہ ایک انگلی کے۔

اعضاء کی تشریح:

اعضاء اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے کان چھوٹے ہوئے ہوں (کسی نشان وغیرہ کی وجہ سے) یا وہ اونٹنی چھوٹے ہاتھ والی ہو۔ العضاء، وهو علم لها منقولاً ناقة عضاء، ای مثقوقة الاذن و قال بعد فهم انما كانت مثقوقة الاذن والاول اكثر و قال الزمخشري ای ان قال وهي قصيرة اليد نهايه بحواہ زهر الربی علی سنن نسائی ص ۱۸۹ تحت فائدہ حاشیہ نمبر ۱ مطبوعہ رحیمہ دیوبند۔

۳۲۳۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَرَّازَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَنبَأَنَا
هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَرَّازَةَ السَّهْمِيُّ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ
لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ يَا
أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَمِي اسْتَغْفِرُنِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ
لَكُمْ وَهُوَ عَلَى نَافِيَةِ الْعُضَاءِ لَمْ اسْتَدْرْتُ مِنْ
الْبَيْتِ الْآخِرِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۳۲۳۴: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں میری ملاقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اعضا، نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دوسری جانب سے گھوم کر آیا (اور آگے مثل حدیث بالا بیان کی)۔

۱۹۵۳: باب تَفْسِيرُ الْعَتِيرَةِ

باب: عتیرہ سے متعلق حدیث

۳۲۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي
أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِيلٌ عَنْ أَبِي
الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذَكَرَ لِلْبَيْتِ ﷺ قَالَ كُنَّا
نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَذْنَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي آيِ

۳۲۳۵: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس ماہ میں تمہارا دل چاہے تم اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرو اور تم نیک کام کرو اور تم اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے

شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا۔

۳۲۳۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ وَرَبِّمَا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ وَرَبِّمَا ذَكَرَ أَبَا فَلَانَةَ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ وَهُوَ بِمَنْى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْبَحُوا فِي آيِ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرِغُ فَرْعًا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرْعٌ تَغْذُوهُ مَا يَشْتَكُ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبْحَتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔

۳۲۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ وَأَخْسَبِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٍ مِنْ هَذِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاجِى لَوْ أَنَّ ثَلَاثَ كَيْفَمَا تَسْعَكُمُ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْعَتِيرِ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا أَذْبَحُوا وَإِنَّ هَذِهِ الْإِيَّامَ أَيَّامُ أَكْلِ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَفْرِغُ فَرْعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرْعٌ تَغْذُوهُ عَنْمَكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبْحَتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ

غرباء و مساکین کو کھلاؤ (صدقہ خیرات دو اور راہ خدا میں خرچ کرو)۔

۳۲۳۶: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے منی میں آواز دی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دور جاہلیت میں رجب میں عتیرہ کرتے تھے پھر آپ ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذبح کرو جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم لوگ اللہ عزوجل کے لئے نیکی کرو اور تم (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ ہم لوگ فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام گھاس کھانے والوں میں یعنی چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اس کی ماں کو کھلانے دو (یعنی جانور کی مادہ کو دودھ پلانے دو اور گھاس کھانے دو) اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے اور وزن اٹھانے یعنی وزن لادنے کے لائق ہو جائے تو تم اس جانور کو ذبح کرو اور اس کا گوشت تقسیم کرو۔

۳۲۳۷: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیہ ہذیل کا فرد تھا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے تاکہ تم لوگوں کو وہ گوشت کافی ہو جائے یعنی اس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ جمع کرو۔ بلکہ اس کو کھا لویا صدقہ کر دو تاکہ تمام محتاجوں کو مل جائے اور کوئی شخص بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن اب تم لوگوں کو اللہ عزوجل نے دولت مند بنا دیا تو تم لوگ کھاؤ اور خیرات دو اور اس کو رکھ لو اور چھوڑ دو اور یہ دن ۱۰ ۱۱ ۱۲ ذی الحجہ ہیں کھانے اور پینے کے اور یا د الہی میں مشغول رہنے کے۔ یہ بات سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ہم لوگ تو ماہ رجب میں دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دور جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بہریوں میں فرع ہے لیکن

خیر۔

کھلانے دے اس کی والدہ کو جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاکٹ دو اور
تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

باب: فرع کے متعلق احادیث

۴۲۳۸: حضرت نبیہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو
آواز دی اور عرض کیا ہم لوگ تو ماہِ رجب میں دو رہا بیت میں
عسیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے
فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا
دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الہی کے لیے اور کھانا کھاؤ
مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لوگ دور جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے جس وقت وہ تیار ہو
جائے تو کاکٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۴۲۳۹: حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم وہ
دور جاہلیت میں عسیرہ کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم
لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے واسطے۔ جس مہینہ میں پس جس
قدر ہو سکے تم لوگ نیکی کرو اللہ عزوجل کے لئے اور کھانا
کھلاؤ۔

۴۲۴۰: حضرت ابو زینرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ! ماہِ رجب میں ہم لوگ وہ دور جاہلیت میں جانور ذبح کیا
کرتے تھے۔ پھر ہم لوگ وہ جانور کھانا کرتے تھے اور جو کوئی ہمارے
پاس آتا تھا ہم لوگ اس کو کھاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے نعمت و کرم کے بیان کیا کہ جو اس
حدیث کا راوی ہے کہ میں اس کو نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی ماہِ رجب کی
قربانی کو)۔

۱۹۵۴: باب تفسیر الفرع

۴۲۳۸: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَخْبَانَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي
الْمَلِیحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ
إِنَّا كُنَّا نَعْتَرُ غَبِيرَةً يَعْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ
فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَذْبَحُوهَا فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِيعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي
الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتَّى إِذَا
اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ
خَيْرٌ۔

۴۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْرَافِيلَ عَنْ أَبِي عُلَيْبَةَ
عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ
فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِیحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ نُبَيْشَةَ
الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتَرُ
غَبِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَذْبَحُوا لِلَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
وَأَطِيعُوا۔

۴۲۴۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ وَ عَنْ وَكِيعٍ
ابْنِ عَدُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دَرَبِنْ لَقِيتُ بِي عَامِرَ الْعُقَيْلِيِّ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَتَأْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَكِيعٌ ابْنُ عَدُسٍ فَلَا
ادْعَاءَ۔

۱۹۵۵: باب جُلُودُ الْمَيِّتَةِ

۴۲۴۱. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَنِ سَادِ مَيْتَةٍ مَلَقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوْ انْتَحَت بِأَهَابِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ غَرْزَ جَلٍّ أَكَلَهَا.

۴۲۴۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ الْحَرِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَنْهُ وَتَا اسْتَعِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ بَشَّابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَادِ مَيْتَةٍ تَكَانَ أَعْصَاهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ خَلَا تَسْمَعُهُ بِجِلْدِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكَلَهَا.

۴۲۴۳. أَخْبَرَنَا عَبْدُ النَّسِيلِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَدِيثٍ عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَفْصِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوا جِلْدَهَا فَانْتَفَعُوا بِهِ قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكَلَهَا.

۴۲۴۴. أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دُبَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ

باب: مردار کی کھال سے متعلق

۴۲۴۱: حضرت ميمونہ جيھما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری دیکھی جو کہ پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ بکری کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت ميمونہ جيھما کی۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں تھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس بکری کی کھال سے نفع حاصل کرتیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بکری مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے صرف مردار کا کھانا حرام فرمایا ہے (نہ کہ اسکی کھال بال یا سینٹوں سے نفع حاصل کرنا)۔

۴۲۴۲: حضرت ابن عباس جيھما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو کہ آپ نے سیدہ ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے کس وجہ سے نفع نہیں اٹھایا اس کی کھال سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ وہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۴: حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی کھال پر کس وجہ سے دباغت نہیں دی اور اس کھال سے نفع نہیں

مَنْذَجِبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرْتَنِي مِيمُونَةُ أَنَّ شَاةً
مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا دَفَعْتُمْ إِيَّاهَا بِهَا فَاسْتَمَعْتُمْ
بِهِ۔

دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے:

یعنی کہ اگر کوئی گائے اونٹ بکری کوئی بھی حلال جانور مر جائے تو اس کا گوشت تو بالکل ناپاک ہے کھانے کی ممانعت
ہے مگر کھال کو مختلف خارجی کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے شریعت مطہرہ میں دباغت سے کھال بالکل پاک صاف ہو جاتی
ہے اگرچہ اس کی مشک بنوا کر اس سے پانی پی کیوں نہ پیا جائے دباغت کے بعد کھال اسی طرح سے کام میں لائی جاسکتی ہے
جس طرح سے مذبوہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے مردہ جانور کی بھی کھال کا ایسا ہی حکم ہے کیونکہ انسان اور خنزیر
کی کھال کے علاوہ ہر کھال دباغت بعد پاک ہو جاتی ہے مزید تفصیل تھوڑا آگے چل کر (حدیث مبارکہ ۴۲۵۸ کے ضمن میں)
پڑھ لیں۔ (جامی)

۴۲۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جو کہ میمونہ حبشہ کی تھی آپ
نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کس وجہ سے دباغت کر کے استعمال نہیں
کی (یعنی اس طریقہ سے وہ کھال ضائع ہونے سے بچ جاتی)۔

۴۲۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ سُفْيَانَ عَنْ
عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ
النَّبِيُّ ﷺ بِشَاةٍ لَمِيمُونَةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ أَلَا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا
بِهَا لَدَيْكُمْ فَانْتَفَعْتُمْ۔

۴۲۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال
سے کس وجہ سے نفع نہیں حاصل کیا؟

۴۲۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ
مُفِيرَةً عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِيُّ
ﷺ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا بِهَا۔

۴۲۴۷: حضرت سودہ حبشہ سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو ہم نے
اس کی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ ہم لوگ اس میں نمینہ بناتے تھے
یہاں تک کہ وہ بکری پرانی ہو گئی۔

۴۲۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْقَيْسِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ
قَالَ أَبَاتَا الْفَضْلِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي
حَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
سُودَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا تَمَتْ شَاةٌ لَنَا لَدَيْنَا
مُسْكُهَا فَمَا زِلْنَا نَبْذِلُ فِيهَا حَتَّى صَارَتْ شَاةً۔

۴۲۴۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کھال پر دباغت ہو گئی تو وہ کھال پاک
ہو گئی۔

۴۲۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَغْلَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ
طَهِّرَ۔

۴۲۴۹: حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہما سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ

۴۲۴۹: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ

ہم لوگ جہاد کے لئے مغربی ممالک جاتے ہیں وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس پانی اور وہ ۱۰۰۰ جن مشنیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے (جواباً) کہا: جس چیز سے دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ میں نے کہا: یہ تم اپنی عقل و فہم سے کہہ رہے ہو یا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۴۲۵۰: حضرت سلمہ بن محقق عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ہاتھ سے پانی منگایا۔ اس نے عرض کیا میرے پاس تو وہ پانی مرے ہو۔ ہاں فوراً مشک میں ہے (یعنی میرے خیال میں وہ پانی پاک نہیں)۔ آپ نے فرمایا تم نے دباغت کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تو وہ کمال دباغت سے پاک ہو گئی۔

۴۲۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کرنے سے وہ کمال پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت دینے سے وہ (کھال) پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

خَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَكْرِمٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْحَبِيرِ عَنْ ابْنِ وَغْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُوا هَذَا الْمَغْرِبَ وَإِنَّهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قَرَبٌ يَكُونُ فِيهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُورٌ قَالَ ابْنُ وَغْلَةَ عَنْ زَيْدِكَ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۲۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُورِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبِّبِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِي إِلَّا فِي قِرْبَتِي لِي مَيْتَةٌ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ دَبَّغْتَهَا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّ دَبَّاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرِ النَّسَائِيٍّ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دَبَّاغَهَا طَهُورٌ۔

۴۲۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دَبَّاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۳: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاتُ الْمَيْتَةِ دَبَّاغُهَا۔

۳۲۵۳: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذِكَاةُ الْمَمْنَةِ دِبَاغُهَا۔

۱۹۵۶: بَابُ مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُودُ الْمَمْنَةِ

۳۲۵۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قُرَيْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ بْنَ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سَيْعٍ أَنَّ مَمْنُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهَا أَنَّ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يَجْرُونَ شَاةَ لَهُمْ يَمْلِكُ الْيَحْصَانُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَمْنَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَطُ۔

۳۲۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ أَبِي الْمُقْصِلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمِعُوا مِنَ الْمَمْنَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۳۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى اللَّهِ ﷻ أَنْ لَا تَسْتَمِعُوا مِنَ الْمَمْنَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۳۲۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ هِلَالِ الْوَرَّانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جُهَيْنَةَ أَنْ لَا تَسْتَمِعُوا مِنَ الْمَمْنَةِ

۳۲۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ممداری پانی اس کی (کھال کی) دباغت کرتا ہے۔

باب: مردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟
۳۲۵۵: حضرت میمونؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبیلہ قریش کے کچھ لوگ ایک بھری ہوئی گدھے کی طرح سے گھسٹتے ہوئے آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہی انہی بوندہ کہ تم اس کی کھال نکال لیتے۔ انہوں نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پاک کر دیتا پانی اور آٹا (نامی گھاس یا چھال وغیرہ) جس سے چم اٹھا لیا جاتا ہے۔

۳۲۵۶: حضرت عبداللہ بن عکیمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر فرمایا تھا وہ میرے سامنے پڑھا گیا میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ نہ فائدہ حاصل کرو مردہ کی کھال یا پچھے سے (یعنی کھال کو دباغت سے قبل نفع نہ اٹھاؤ کیونکہ بغیر دباغت کے خون اور رطوبت وغیرہ ہاتھ کو لگ جائیں گی کہ تن کل نمک و کیمیکل وغیرہ سے دباغت دی جاتی ہے وہ جی درست ہے)۔

۳۲۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عکیمؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ نہ نفع اٹھاؤ مردار کی کھال یا پچھے سے۔

۳۲۵۸: حضرت عبداللہ بن عکیمؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے حضرات کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ مردہ کی کھال یا پچھے سے نفع نہ حاصل کرو۔

بَابُ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ مَا
فِي هَذَا الْبَابِ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيثُ
الزَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَنْ مَيْمُونَةَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ

مردار کی کھال سے متعلق امام نسائی رحمہ اللہ کی رائے:

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ جس وقت مردار کی کھال کی دباغت ہو جائے تو تمام مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے زیادہ صحیح حضرت زہری رحمہ اللہ کی روایت ہے انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انہوں نے حضرت ميمونہ بنی منقر سے روایت نقل کی (جو کہ سابق میں گزر چکی ہے) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مردار کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے (واضح رہے کہ انسان کی کھال اس کی عظمت اور اس کے احترام کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کبھی پاک نہیں ہوتی) جمہور علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ سنن نسائی شریف کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ مَا فِي هَذَا الْبَابِ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيثُ الزَّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ (متن سنن نسائی شریف)

باب: مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع

حاصل کرنا

۴۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم فرمایا کہ جس وقت اس پر دباغت ہو جائے۔

۱۹۵۷: بَابُ الرُّحْصَةِ فِي الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ

الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۴۲۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِيْنٍ بِرَأْيِهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُؤْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

باب: درندوں کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی

ممانعت

۴۲۶۰: حضرت ابو بلح سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد

۱۹۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ

الْبِئَاءِ

۴۲۶۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ

ابن ابی عروبة عن قتادة عن أبي المليح عن أبيه
أن النبي ﷺ نهى عن جلود السباع۔

۳۲۶۱: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ
عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقْدَامِ ابْنِ
مَعْدَى ثَمَرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَرِيرِ
وَالذَّهَبِ وَمِثَالِهِ السُّوَرِ۔

۳۲۶۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ
عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ لِمُقْدَامِ بْنِ مَعْدَى
ثَمَرٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبُوسِ جُلُودِ السَّبَاعِ
وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ

۳۲۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ
ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَافٍ عَنْ جَابِرِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ
وَهُوَ بِسُكَّةٍ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ حَرَّمَ
بَيْعَ الْحَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْجَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا
السُّفْنُ وَيُدَهَّنُ بِهَا الْجُلُودُ وَتَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ
فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ
قَاتِلِ اللَّهَ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمُ
الشُّحُومَ حَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۱۹۶۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ حَرَّمَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ

۳۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

سے سنا آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

۳۲۶۱: حضرت مقدم بن معدکرب جیسو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتے کے پار جاموں (پچھوتا بنانے) سے یعنی چیتے کی کھال کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۳۲۶۲: حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدم بن معدکرب جیسو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ عزوجل کی قسم کہ تم کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

باب: مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۳۲۶۳: حضرت جابر بن عبد اللہ جیسو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اور آپ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے (کہ آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے شراب مردار، سوراخوں کو فروخت کرنے اور خریدنے سے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربی تو استعمال ہوتی ہے اور اس کو کشتیوں پر لگاتے ہیں اور کھالوں پر ملتے ہیں اور رات میں روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہیں وہ حرام ہے پھر ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کر دے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی حرام فرمادی تو اس کو (پہلے تو) گلایا پھر اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمت لگائی۔

باب: حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت سے

متعلق حدیث

۳۲۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہوں نے سنا کہ

اللہ عزوجل سمرہ کو تباہ کر دے ان کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل یہودیوں کو تباہ کر دے جس وقت ان پر چہ پی حرام ہوئی تو (پہلے) اس کو گلایا (اور اس کا تیل فروخت کیا)۔

يُبْعُ حُمْرًا أَنْ سَمُرَةً بَاعَ حُمْرًا قَالَ قَاتِلَ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ نَعْنَمْ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتِلَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَبَتْ عَلَيْهِمُ الشُّجُورُ فَجَسَدُوا قَالِ مُفَيَّانٍ لَبِيَّ ذُوؤَدَ۔

باب: اگر چوہا کھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟

۳۲۶۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا کھی میں گر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ چوہے کو (کھی کے اندر سے) نکال دو اور باقی کھی کھا لو۔

۱۹۶۱ باب الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ ۳۲۶۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي غَسَّاسٍ عَنْ مُسْنُونَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ بَدَنَتِ فَبَيَّ السَّيُّ فَقَالَ الْقَوْمُ وَمَا خَوَّلَهَا وَكُمُوفَ۔

کھی میں اگر چوہا گر جائے؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ کھی میں گرے تو اس کے اثرات تمام کھی میں نہیں پہنچیں گے اور وہ چوہا نکال دینے سے کھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر کھی چبے والا ہے تو چوہا اُترنے سے وہ ناپاک ہو گیا۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیل بت ہے۔

آرمر یہ تفصیل متصوہ ہو تو اور وہ وروی کتاب: پیشی زیورس ۷۵: "حصہ اول میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

۳۲۶۶: اس روایت کا مضمون حسب سابق ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ کھی جما ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ چوہا اور جو اس کے چاروں طرف تھی ہے اس کو نکال کر پھینک دو۔

۳۲۶۶ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّوْرِيُّ وَ مُسْنَدُ بْنُ نَحْيٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّامِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَدَانَةَ عَنْ أَبِي غَسَّاسٍ عَنْ مُسْنُونَةَ أَنَّ السَّيَّ سِيلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمَنِ جَامِدٍ فَقَالَ خَدُّهَا وَمَا خَوَّلَهَا فَالْقَوْمُ۔

۳۲۶۷: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے پاس کا کھی نکال کر پھینک دو اور اگر وہ کھی پتلا ہے تو اس کے نزدیک مت جاؤ (یعنی کہ تمام کھی خراب ہو گیا)۔

۳۲۶۷ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُوْدُوْرَةَ أَنَّ مَعْمَرًا ذَكَرَهُ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي غَسَّاسٍ عَنْ مُسْنُونَةَ عَنْ السَّيِّ تَنَسَّلَ عَنْ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ فَقَالَ بَنِي حَنَانٍ

جَامِدًا فَالْقَوُّهَا وَمَا حَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَانِعًا فَلَا تَقْرَبُوهَ۔

۳۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردار بکری کے پاس سے گزر رہا تو آپ نے فرمایا: کاش اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار لیتے پھر اس سے نفع حاصل کرتے (یعنی اس کی کھال کو دباغت دے کر نفع اٹھاتے)۔

۳۲۶۸ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمٍ بْنُ عُثْمَانَ الْقُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي الْحَطَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَمْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيْتَةٍ لَقَالَ مَا كَانَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الشَّاةِ لَوْ اتَّقَعُوا بِأَهْلِهَا۔

باب: اگر مکھی برتن میں گر جائے؟

۳۲۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح سے اس میں غرق کر دے (کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں شفا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے)۔

۱۹۶۲: باب الذباب يقع في الإناء
۳۲۶۹ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذَّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسُقْهُ۔

حرکت کر (مقبضہ و تضرع و تضرع)

(۳۳)

کتاب الصيد والذبائح

شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۹۶۳: باب الأمر بالتسمیة

عند الصيد

۳۲۷۰: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ بِمُصَرِّفٍ لِرَأْيِهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ نَضْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ إِنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقُلْ فِإِذْ بَعَثَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمُ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَ كَلْبُكَ بِحَدَابٍ فَقَتَلَنَ فَلَمْ يَأْكُلْ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّكَ لَا تَذِي أَيْهَا قَتَلَ.

۱۹۶۴: باب النهي عن أكل ما لم يذكر

اسم الله عليه

۳۲۷۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: شکار اور ذبح کرنے کے وقت

بسم الله کہنا

۳۲۷۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو تو بسم اللہ کہو پھر اگر تم اس شکار کو زندہ پاؤ تو تم اس کو ذبح کر دو۔ بسم اللہ کہہ کر اور اگر شکار کو کتا مار دے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو اس لیے کہ اس نے پکڑا تمہارے واسطے اور اگر وہ کتا اس میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے (اور جب تم اس میں سے کھائے) اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا کہ سدھ ہوا نہیں ہے پھر اس کا شکار اس طرح سے درست ہوگا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ وہ کتے بھی شریک ہو گئے (جن کو ان کے مالکوں نے بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا) مثلاً مشرکین و کفار کے کتے تھے) تو شکار میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس کا علم نہیں ہے کہ کون سے کتے نے اس کو مارا؟

باب: جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس چیز کو کھانے کی

ممانعت

۳۲۷۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفَيْدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَآخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَغَشِيَتْ أَنْ يَكُونَ أَخَذَ مَعَهُ فَتَقْتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

معراض اور موقوזה کی تحقیق:

سے دریافت کیا کہ معراض کے شکار سے متعلق تو آپ نے فرمایا اگر جانور پر وہ لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑی لکڑی پڑی ہے تو وہ موقوזה ہے (جس کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے) پھر میں نے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت تم اپنا کتا چھوڑ دو اور وہ شکار کو پکڑ لے لیکن اس میں سے وہ نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہ ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تم کو ڈر ہو کہ شاید وہ دوسرے کتے نے بھی پکڑ لیا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتوں پر۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک لفظ معراض بیان فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح یہ ہے کہ معراض وہ تیر ہے کہ جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوک دار اور چھلی ہوئی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا کہ معراض وہ وزن دار لکڑی ہے کہ جس میں دونوں جانب یا ایک جانب لوہا لگا ہوا ہو اس کو پھینک کر مارتے ہیں کبھی اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی شکار پر وہ معراض ترچھا پڑتا ہے اور اس ترجمے پن سے بھی جانور مر جاتا ہے۔ المعراض بكسر مهم خلتبه ثقليته او عصا في طرفها حديدة او يسهم لا ريش له بان نفذ في اللحم و قطع شيئا من الجلد ... زهر الرطب على النسائي ص: ۱۹۲ ج ۲ اور موقوזה وہ جانور ہے جو کہ کسی وزن دار چیز سے مارا جائے جیسے کہ پتھر لاٹھی اور لوہے وغیرہ سے کہ قرآن کریم میں اس کی حرمت مذکور ہے۔

۱۹۶۵: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ

۴۲۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ سَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أُرْسِلُ الْكَلْبُ الْمُعْلَمُ لِيَأْخُذَ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعْلَمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَآخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا

باب: سدھائے ہوئے کتے سے شکار

۴۲۷۲: حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم شکاری کتا (سدھایا ہوا) اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو پھر وہ جانور اس کو پکڑ لے تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ شکار مار ڈالے۔ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: میں معراض (بغیر پد کا تیر) پھینکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم جب جانور چھوڑ دو اور اس کے تمہارے تیر کی نوک لگ جائے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر وہ تیر آڑا

لگے تو نہ کھاؤ۔

تَاْكُلُ۔

باب: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار

سے متعلق

۳۲۷۳: حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ملک میں ہوں کہ جس جگہ شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اس کتے سے بھی جو کہ شکاری نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیر سے مارے تو وہ اللہ کا نام لے تو وہ بھی کھاؤ اور جو اس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آئے اور ذبح کر لو تو تم کھاؤ (اور اگر وہ جانور مردہ حالت میں ملے تو وہ حرام ہے)۔

باب: اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

۳۲۷۴: حضرت عدی بن حاتم جونیڈی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سدھائے ہوئے کتوں کو اپنے شکار پر چھوڑتا ہوں پھر وہ کتے شکار پکڑ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم شکاری کتوں کو چھوڑ دو پھر وہ شکار پکڑ لیں تو تم وہ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں لیکن یہ لازم ہے کہ اور کوئی کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں معراض (جس کی تشریح گزر چکی ہے) پھر وہ (لوک سے) گھس جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر گھس جائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر وہ شکار ایسا ہو کہ جس پر معراض تر چھا پڑے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ (وہ حلال نہ ہوگا)۔

باب: اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو

بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو

۱۹۶۶: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ

بِمُعَلَّمٍ

۳۲۷۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيَّوَةَ ابْنِ شَرِيحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ أَنَا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِي يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوِيسٍ وَ أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِقَوِيسِكَ فَإِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَإِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَإِذَا ذُكِرَتْ ذِكَاةُ فَكُلْ۔

۱۹۶۷: بَابُ إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

۳۲۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُهَيْرٍ أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ بِكَلَابِي الْمُعَلَّمَةِ فَأَمْسُكَنَ عَلَيْكَ فَأَكُلُ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ بِكَلَابِكَ الْمُعَلَّمَةِ فَأَمْسُكَنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرَوْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ أُرْمَى بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْرِقُ قَالَ إِنْ خَرِقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۶۸: بَابُ إِذَا وَجَدَ كَلْبَهُ كَلْبًا لَمْ يُسَمَّ

عَلَيْهِ

۴۲۷۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سَلِيمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ لَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَخَالَطَتْهُ الْكَلْبُ لَمْ نَسَمَ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَذَرِي أَهْلَهَا قَتْلَهُ.

۱۹۶۹: بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا

غَيْرَهُ

۴۲۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ لَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ لَسَمْتَ كُلَّ رَأٍ وَجَدْتَ كَلْبًا آخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ نَسَمَ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۲۷۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُرَاقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَحِيلًا وَرَبِطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُرْسِلْ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا لَوْ أَخَذَ لَا أَذَرِي أَهْلَهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ نَسَمَ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۲۷۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هُرَاقَةَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ

۴۲۷۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جو کہ بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑے گئے تھے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کتے نے اس کو مارا۔

باب: جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے

کتے کو پاؤ

۴۲۷۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا بسم اللہ کہہ کر چھوڑو تو تم (وہ شکار کھاؤ) اور اگر تم دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاؤ تو تم وہ شکار چھوڑ دو کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ہمارا پڑوسی تھا اور ہم لوگوں کے پاس وہ آتا جاتا تھا اور اس نے دنیا کو نہرین نامی شہر میں چھوڑ (ترک و دنیا کر) رکھا تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ میں دوسرا کتا پاتا ہوں مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ اس نے شکار کو کھڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے تو بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۸: حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

ذکر

۳۲۷۹. أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
الْعَلَلِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ فَسَمِّتْ
فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى
نَفْسِهِ وَإِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ فَوَجِدْتَ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا
تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمِّتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمِ
عَلَى غَيْرِهِ۔

۳۲۸۰. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ
عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ
الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ قُسْرُوفٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَاجِدْهُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ
لَا أَفَرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِّتَ
عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمِ عَلَى غَيْرِهِ۔

۱۹۷۰: بَابُ الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

۳۲۸۱. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ أَنَبَاتًا وَكَثِيرًا وَحَارِثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ
صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا
أَصَابَ بِعَرُضِهِ فَهُوَ وَفَيْدٌ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ كَلْبِ
الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ
اللَّهِ عَلَيْهِ وَفَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قَاتِلُ
أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ وَجِدْتَ مَعَهُ كَلْبًا غَيْرَ
كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ

۳۲۷۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم ﷺ سے عرض کیا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا: جب
تم اپنا کتا چھوڑو بسم اللہ پڑھ کر تو تم اس کے شکار روکھا لو اور اگر جو
کتا اس شکار میں سے کچھ کھالے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ۔ اس لیے
کہ اس نے وہ شکار اپنے (کھانے کے) واسطے پکڑا ہے (نہ کہ
تمہارے کھانے کے لیے ورنہ وہ کتا تمہارا شکار کیوں کھاتا) اور
جس وقت تم اپنا کتا چھوڑو پھر تم اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تو تم وہ
شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے
کتے پر۔

۳۲۸۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں (شکار کی طرف) اپنا کتا چھوڑتا
ہوں پھر میں اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں (یعنی میرے
سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کی طرف
لگ جاتا ہے) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار پکڑا۔ آپ نے
فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ
کہ دوسرے کے کتے پر۔

باب: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟

۳۲۸۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم ﷺ سے معراض کے شکار سے متعلق عرض کیا۔ اس پر آپ نے
فرمایا: اگر (وہ تیر) لوک کی طرف سے مارے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر
ترچھا پڑے تو وہ موقوفہ ہے (یعنی اس شکار کا کھانا حرام ہے) پھر میں
نے شکاری کتے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جس
وقت تم اپنا کتا خدا کا نام لے کر چھوڑ دو تو تم وہ شکار کھاؤ۔ میں نے
عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار دے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار دے البتہ
اگر اس میں سے وہ شکار کھالے تو تم نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے
ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور (اس دوسرے کتے) نے شکار مار دیا ہو تو تم وہ

اِسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کُلِّیْکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

شکار نہ کھاؤ (اور اگر زندہ ہو تو اس شکار کو باقاعدہ ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا درست ہے) کیونکہ تم نے اللہ کا نام دوسرے کتے پر لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَعِيْنٍ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِمٍ وَالطَّائِي أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا امْسِكْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَمْسِكْ عَلَيْكَ۔

۴۲۸۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے شکار نہ کھائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر کتا وہ شکار کھا لے (یا منہ مارے) تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ اس نے وہ شکار اپنے واسطے پکڑا نہ کہ تمہارے واسطے۔

۱۹۷۱: بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۳: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاحِ قَالَ أَخْبَرَنِي مِهْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكُنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ لَّا ضَبَحَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ۔

باب: کتوں کے مارنے کا حکم

۴۲۸۳: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا: ہم (مدینہ ہجرت) اس کمرہ میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا یا تصویر ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے کتوں کو ہلاک کیے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَشْنَى مِنْهَا۔

۴۲۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے کہ جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرہ دینے والے کتے تھے۔

۴۲۸۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَالِغًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اونچی آواز سے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرما رہے تھے پھر وہ کتے ہلاک کیے جا رہے تھے لیکن شکاری یا جانوروں (یا کھیتی) کی حفاظت کرنے والے کتے نہ مارے

جائیں۔

۴۲۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے سب قسم کے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا سوائے شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کے لئے رکھے ہوئے کتے کے۔

باب: آپؐ نے کس طرح کے کتے ہلاک کرنے کا حکم

فرمایا؟

۴۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اگر کتے ایک ہی قسم کے نہ ہوتے جس طریقہ سے کہ جانوروں کی قسمیں ہوتی ہیں تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دیتا تو تم لوگ ان کتوں میں سے ایک کالے سیاہ رنگ والے کتے کو مار ڈالتو کیونکہ وہ عام طریقہ سے ایذا پہنچانے والا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کتا کھیت کی حفاظت کے لیے ہوتا ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے تو ان کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط منہا ہوگا۔

باب: جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا

داخل نہ ہونا

۴۲۸۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے فرشتے) اس مکان (یہ دکان وغیرہ) میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو یا کوئی جنبی شخص ہو۔

فَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئَ.
۴۲۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُمَرَ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ
إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَا شِئَ.

۱۹۷۲: بَابُ صِفَةِ الْكِلَابِ الَّتِي أَمَرَ

بِقَتْلِهَا

۴۲۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَوَلَّى
أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَا مَرْتٌ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا
مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَيْهَمَ وَأَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ
بِكَلْبٍ حَرْبٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ
أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ.

۱۹۷۳: بَابُ امْتِنَاعِ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُولِ

بَيْتٍ فِيهِ كَلْبٌ

۴۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ
مُذْرِبٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجْمٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ
لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے دوری اور کتا پالنے کی وعید شدید:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں کتوں کے مارنے کا حکم ہے جو کہ منسوخ ہو گیا البتہ بلا ضرورت شرعی کتا پالنے کی وجہ سے روزانہ دو قیراط کم ہونے سے متعلق مذکور ہے تو واضح رہے کہ اس قیراط کے بارے میں اللہ عزوجل کو ہی علم ہے حاصل یہ ہے کہ کتا پالنے والے شخص کے اعمال میں روزانہ ثواب کم ہوتا رہے گا اور ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم رہے گا۔ قیراطان لعل الاختلاف حسب اختلاف الزمان فاو لا في امر الكلاب حتى امر بقتلي ثم فسخ القتل و بين انه يتقص من

الاجر قیراطان ثم خلف من ذلك الى قیراط۔ زہر الربی حاشیہ نسائی ص ۱۹۲ ج ۲۔ حاصل عبارت یہ ہے کہ بعض روایت کے مطابق ایک قیراط کم ہونے اور بعض روایت کے مطابق دو قیراط کم ہونے کا حکم باقی رہا اور قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور قیراط عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تین اشیاء جس جگہ ہوں وہاں پر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جیسا کہ دیگر احادیث میں بھی ہے اور تصویر چاہے ہاتھ سے بنائی ہو یا کمرہ سے کھینچی گئی ہو سب کا ایک ہی حکم ہے اور تصویر کی حرمت اور اس سے متعلق تفصیلی بحث کتاب تصویر احکام تصویر میں ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے اور جنسی وہ شخص ہے کہ جس کو کہ غسل کی حاجت ہو تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تو رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہ ہوں گے۔

آگے ایک اور حدیث شریف میں بلا ضرورت شرعی کتاب پالنے کی وعید مذکور ہے حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جانور کے گھسے کی حفاظت یا شکار کرنے یا بھیتی بازی کی حفاظت کے علاوہ کتاب پالنے تو وہ شخص مذکورہ بالا وعید کا مستحق ہے اور قیراط کم ہونے سے متعلق عمل میں کمی کی تشریح بیان کی جا چکی ہے۔

۴۲۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

۴۲۸۹: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتاب ہو یا تصویر ہو۔

۴۲۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَمِلِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّيِّدِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مِمَّنْ رَوَى النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهُ مِمَّنْ رَوَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ اسْتَكْمَرْتُ عَلَيْكَ مِنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهُ كَذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جُرُوءٌ كَلْبٍ تَحْتَ نَصْدِ ثِيَابِهِ فَأَخْرَجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَضَخَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ

۴۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز فجر کے وقت غمگین اور مایوس حالت میں بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آج نماز فجر کے وقت سے آپ کا چہرہ اتر ا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آج رات ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر تمام دن وہ اسی طرح رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ ایک کتے کا پلا ہمارے تحت کے نیچے تھا آپ نے حکم فرمایا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا۔ شام کے وقت حضرت جبریل امین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے تو گزشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن ہم لوگ اس

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَدَ كُنْتُ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي
الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْنَنَا فِيهِ كَلْبٌ
وَلَا صُورَةٌ قَالَ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ
الْيَوْمِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ -

۱۹۷۴: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي امْسَاكِ الْكَلْبِ

لِلْمَاشِيَةِ

۴۲۹۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ بْنُ سُؤَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ
فِي رَاطِنٍ إِلَّا ضَارِبًا أَوْ صَاحِبَ مَا شِئَ -

۴۲۹۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُقَاتِلٍ
بْنِ مُشْرِجٍ بْنِ خَالِدٍ السَّعْدِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ
ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَقَدْ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي
زُهَيْرٍ الشَّامِيُّ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْتَنَى
كَلْبًا لَا يُبْغِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ
يَوْمٍ فِرَاطٍ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ -

۱۹۷۵: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي امْسَاكِ الْكَلْبِ

لِلصَّيْدِ

۴۲۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِبًا أَوْ كَلْبًا مَا
شِئَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ فِرَاطِنَ -

۴۲۹۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ

مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا کوئی تصویر ہو چنانچہ
اس صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کیے جانے کا حکم
فرمایا۔

باب: جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی

اجازت

۴۲۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ
اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتیا ریوز
کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوز کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست
ہے۔

۴۲۹۲: حضرت سفیان بن ابی زہیر شامی بیہودہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نہ کھیت کی
حفاظت کے لیے اور نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے (بلکہ شوقیہ)
کتا پالے تو اس شخص کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم
ہوگا۔ سائب بن یزید نے حضرت سفیان بیہودہ سے عرض کیا: کیا تم نے
یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی
ہاں! قسم اس مسجد کے پروردگار کی! (میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے)۔

باب: شکار کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت

سے متعلق

۴۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر بیہودہ نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو
قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتیا ریوز کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوز کی
حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر بیہودہ نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ مَا شِبَّهَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٍ۔

۱۹۷۶: بَابُ الرَّخْصَةِ فِي أَمْسَاتِ الْكَلْبِ

لِلْحَرْثِ

۳۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ مَا شِبَّهَ أَوْ زَرَعَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٍ۔

۳۲۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ زَرَعَ أَوْ مَا شِبَّهَ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٍ۔

۳۲۹۷: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلَبٍ صَيْدٍ وَلَا مَا شِبَّهَ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطٍ كُلَّ يَوْمٍ۔

۳۲۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِبَّهَ أَوْ كَلَبَ صَيْدًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلَبَ حَرْثٍ۔

ارشاد فرمایا جو شخص کتابالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتابالے ریوڑ کا کتابالے جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

باب: کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کتابالے کی

اجازت

۳۲۹۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتابالے علاوہ (بکریوں وغیرہ کی حفاظت کے) گلے کے یا کھیت یا شکار کے لیے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۳۲۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتابالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتابالے ریوڑ کا کتابالے جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کتابالے لیکن ریوڑ کا کتابالے کھیت کی (حفاظت کے علاوہ) کے لیے کتابالے تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۳۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتابالے لیکن ریوڑ کا کتابالے یا شکار کا کتابالے (یعنی ان دو قسم کے کتے کے علاوہ کتابالے) تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا کھیت کا کتابالے بھی معاف ہے (یعنی باغ، باغیچے اور کھیت کی حفاظت کرنے والا کتابالے اگر کسی نے پال لیا تو وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔)

باب: کتے کی قیمت لینے کی ممانعت

۴۲۹۹: حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت لینے سے اور طوائف کی اجرت اور نجوی کی اجرت لینے (دینے) سے۔

۴۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال اور جائز نہیں ہے کتے کی قیمت اور مزدوری اور اجرت نجوی کی اور طوائف کی۔

باب: ۱۹۷۷: النہی عن ثمن الکلب

۴۲۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخُرَيْثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ عَقِبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَيْتِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۴۳۰۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجَدَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَجَاحٍ بِاللَّخْمِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَيْتِيِّ۔

کتے کی فروخت اور نجوی کی اجرت:

کتے کی خرید و فروخت حرام ہے بعض حضرات نے شکاری کتے کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ قولہ عن ثمن الکلبالی ان قال و قد وردت فيه احادیث کثیر و فما کان علی هذا الحكم فثمناه حرام ثم لما ابیح الانقطاع بالکلب لا بصطلياد زہر الربی علی النسائی ص ۱۹۵ ج ۲۔ باب النہی عن ثمن الکلب خلاصہ یہ ہے کہ کتے کی قیمت لینا دینا اور طوائف کی مزدوری اور پیشین گوئی کرنے والے کی اجرت سب حرام ہیں۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے اور حدیث مذکورہ سے بھی شکاری کتے کی قیمت لینا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔

کتے کی بیچ سے متعلق بحث سابق میں بھی گزر چکی ہے اور نجوی سے مراد ہے وہ شخص جو کہ قال نکالتا ہے اور مستقبل کے حالات بتلاتا ہے (یعنی دست شناس) یا چنڈت اور سفلی عمل کر کے اجرت لینے والا شخص بھی اس حکم میں داخل ہے اور اس کو بھی اجرت دینا حرام ہے۔ اسی طرح سے طوائف کی زنا کاری کی اجرت بھی حرام ہے۔

۴۳۰۱: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُونُسَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكُتْبِ مَهْرُ الْبَيْتِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكُتْبُ الْعَجَامِ۔

۴۳۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بری اور گندی آمدنی ہے طوائف کی کتے کی قیمت اور اجرت اور مزدوری پچھنے لگانے والے کی (یعنی سیٹھی لگانے کی)۔

۱۹۸۷: بَابُ الرُّحْصَةِ فِي ثَمَنِ كَلْبٍ

الصَّوْمِ

۴۳۰۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَقْسَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَالْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَبِيبُ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَسَ هُوَ بِصَحِيحٍ۔

۴۳۰۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَّاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي بِكَلْبٍ مُكَلَّبَةٍ لَا تَلِينُ فِيهَا قَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ بِكَلْبِكَ فَكُلْ كُلُّكَ وَإِنْ لَقُلْنُ قَالَ وَإِنْ لَقُلْنُ قَالَ أَلَيْسَ لِي قَوْلِي قَالَ مَا رَأَيْتُكَ سَهْمَكَ فَكُلْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيهِ أَكْرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ أَوْ تَجِدَهُ لَقَدْ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ لَقَدْ أَتَنَنْ قَالَ ابْنُ سَوَّاءٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَالِكٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

شکاری کتے کی قیمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت درست نہیں ہے حجاج کی تہاء بن مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی دلیل کمزور ہے۔ بہر حال شکاری کتے کی قیمت لینے کی اجازت ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے: قوله ليس بصحيح حيرى ابو حنيفة في سننوه عن الهثيم عن عكرمة عن ابن عباس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في كلب صيد وهذا سند جيد الخ (زبر الربي على انسابي ص: ۱۹۰ ج ۲)

باب: شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق

حدیث رسول ﷺ

۴۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تھی اور کتے کی قیمت لینے سے لیکن شکاری کتے کی (یعنی شکاری کتے کی قیمت درست ہے)۔

۴۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ ان کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارے کتے پکڑیں پھر اس میں سے نہ کھائیں تو تم اس کو کھاؤ۔ اس نے عرض کیا: اگرچہ مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں پھر اس نے عرض کیا: اب حیرکان کا حکم شرع ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارا حیر مارے اس کو کھاؤ۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر شکار حیر کھا کر غائب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی حیر کا نشان نہ ہو اور اس میں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں کے بعد مل جائے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو آ رہی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے (اس لیے کہ سڑا ہوا گوشت امراض پیدا کرتا ہے)۔

۱۹۷۹: اِلَالِيسِيَّةٌ تَسْتَوْحِشُ

۴۳۰۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِكَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحَلِيفَةِ مِنْ يَهَامَةَ لَمَّا صَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ أَوْلَهُمْ فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَذَفَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ لَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنْ الشَّاءِ بَيْنَهُمْ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَدَّ بَعِيرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ بِسِيرَةٍ فَطَلَبُوهُ فَأَغْبَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِهِمْ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَهْدِيهِ الْبَهَائِمَ أَوْ إِبْدَتَا وَابِدِ الْوَحْشِ لَمَّا عَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا۔

باب: اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو کہ تھامہ میں ہے رفاف عرق نامی جگہ کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور رسول کریم ﷺ تمام لوگوں کے پیچھے تھے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ لوگوں سے پیچھے رہتے تھے (تاکہ سب کے حالات سے باخبر رہیں اور جو شخص تھک جائے تو اس کو سوار کر لیں) تو جو حضرات آگے تھے تو انہوں نے مال غنیمت کی تقسیم میں جلدی کی اور مال غنیمت تقسیم ہونے سے قبل جانوروں کو ذبح کیا اور انہوں نے دیکھیں چڑھا دیں۔ جس وقت رسول کریم ﷺ پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ دیکھیں الٹ دی گئیں۔ پھر جانوروں کو تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر و متعین کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی کم تعداد میں تھے (ورنہ لوگ اس بھاگے ہوئے اور بگڑے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کرتے) اور وہ لوگ اس اونٹ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار اس کے ایک آدمی نے ایک تیر مارا تو اللہ نے اس اونٹ کو روک دیا (یعنی تیر کھانے کے بعد اسی جگہ ٹھہر گیا) اس پر رسول کریم نے فرمایا یہ جانور (جیسے کہ اونٹ) گائے، بیل، بکرا، بکری، دنبہ وغیرہ) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی جانور تو جو تم لوگوں کے ہاتھ نہ آئے تو تم اس کے ساتھ اس طریقہ سے کرو (یعنی تم اس کے تیر مارو پھر اگر وہ جانور مر جائے تو تم اس کو کھا لو اس لئے کہ اگر اپنے اختیار سے کسی وجہ سے باقاعدہ جانور ذبح نہ کر سکو تو مذکورہ طریقہ سے بسم اللہ پڑھ کر تیر مارنے سے بھی وہ جانور حلال ہو جاتا ہے اس آخری صورت کو شریعت کی اصطلاح میں زکوۃ اضطراری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

باب: اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں

جائے؟

۱۹۸۰: فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ

فِي الْمَاءِ

۴۳۰۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَخْوَلُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ وَلَا تَذِرِ الْمَاءَ فَكَلَّةً أَوْ سَهْمَكَ۔

۴۳۰۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اللہ عزوجل کا نام لے کر تیرا مارو پھر اگر وہ جانور مرا ہوا یعنی مردہ حالت میں ملے تو تم اس کو کھا لو لیکن جس وقت وہ پانی میں گر جائے اور علم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے یا تیر کے زخم سے مرا تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

۴۳۰۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَصْبَغٍ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ سَهْمَكَ وَكَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ لَقَتَلْ سَهْمَكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ بَاتَ عَيْنُ لَيْلَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ آثَرَ فَسِئْ غَيْرَهُ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۴۳۰۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے شکار کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت تم تیر مارو یا اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑو پھر تمہارے تیرت شکار مر جائے تو تم اس کو کھا لو۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے (یعنی ایک رات گزرنے پر وہ پکڑا جائے) آپ نے فرمایا: اگر تمہارے تیر کے علاوہ اور کسی صدمہ (چوٹ) کا اس میں نشان نہ پاؤ تو تم اس کو کھا لو اور اگر پانی میں گرا ہوا ہو تو اس کو نہ کھاؤ۔

۱۹۸۱: فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ

فَيَغِيبُ عَنْهُ

۴۳۰۷: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْوَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَتَانَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عِدِيِّ ابْنِ حَارِثٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّا أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةُ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَسْتَبِي الْأَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ آثَرَ سَبَّحْ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری لوگ ہیں اور ہمارے میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر شکار غائب ہو جاتا ہے ایک رات اور دو رات (تک وہ غائب رہتا ہے یعنی جنگل وغیرہ میں چھپ جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ مردہ حالت میں پایا جاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تیر اس کے اندر موجود ہو اور کسی دوسرے درندے (شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے) کھانے کا اس میں کوئی نشان نہ ہو اور تم کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ جانور تمہارے ہی تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْمَاعِيلُ

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابن مسعود قالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي
يُسَيْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ
تَرَ فِيهِ آثَرَ غَيْرِهِ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لِقَتْلِهِ فَكُلْ۔

۴۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَسْرَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْعَيْدَ لَأَطْلُبُ الرِّهْءَ بَعْدَ لَيْلَةٍ
قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ شَيْءٌ
فَكُلْ۔

۱۹۸۲: الصَّيْدُ إِذَا

الْتَمَسَ

۴۳۱۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ بِالْمَعْلُولِ قَالَ
خَدَّيْنَا مَعْنُ قَالَ أَبَانَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَفْعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ
فَلْيَأْكُلْهُ إِلَّا أَنْ يَتَيْنَ۔

۴۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَسَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثِيَّ بْنَ قَطْرِ
عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ
كُلِّي لِيَأْخُذَ الصَّيْدَ وَلَا أَجِدُ مَا أَذْكِيهِ بِهِ فَأَذْكِيهِ
بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا جِئْتَ وَادْكُرْ
اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۱۹۸۳: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم
اپنا تیر جانور میں پاؤ اور اس کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پاؤ اور
تم کو یقین ہو کہ وہ جانور تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا
لو۔

۴۳۰۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یا
رسول اللہ! میں شکار کے تیر مارتا ہوں پھر اس میں اس کا نشان ایک
رات گزرنے کے بعد تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر اس کے اندر پاؤ اور اس کو کسی
دوسرے درندے نے کھایا ہو تو تم وہ شکار کھا لو (یعنی وہ شکار حلال
ہے)۔

باب: جس وقت شکار کے جانور سے بد بو آنے لگ

جائے؟

۴۳۱۰: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا شکار تین دن کے بعد
پائے تو اس کو تم کھا لو لیکن جب اس میں بد بو پیدا ہو جائے (تو تم وہ
شکار نہ کھاؤ)۔

۴۳۱۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتا
ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں پھر یا
لکڑی سے (جو کہ دھار دار ہوتی ہے) شکار ذبح کرتا ہوں آپ
نے فرمایا: جس چیز سے دل چاہے تم اللہ کا نام لے کر جانور کا خون
بھاؤ۔

باب: معراض کے شکار سے متعلق

۴۳۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض
کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَمَنْ عَلَيْكَ لَأَكُلَ مِنْهُ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتِ الْكِلَابُ بِغَيْرِ الْمُعَلَّمَةِ وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ لَأَمْسُكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَلَئِنْ أَرَمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَأَصِيبُ لَأَكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَيْتَ فَخَرَقَ لِكُلِّ وَادَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۴: مَا أَصَابَ بِعَرَضٍ مِّنْ صَيْدٍ

الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّرِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ لِكُلِّ وَادَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۵: مَا أَصَابَ بِعَرَضٍ مِّنْ

صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِالْبُرَاقِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعْصِنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيَّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ لِكُلِّ وَادَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۴۳۱۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَغَيْرُهُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِيَّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدٍ

شکار پکڑتے ہیں تو اس کو کھانا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم سکھائے اور سدھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو اور وہ پھر شکار پکڑ لیں تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں جس وقت تک کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: معراض پھینکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم معراض پھینکو اللہ کا نام لے کر اور وہ (اندر) کھس جائے (یعنی نوک کی جانب سے اندر داخل ہو) تو تم کھا لو اور اگر آڑا پڑے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

باب: جس جانور پر آڑا معراض

پڑے

۴۳۱۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے معراض سے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت دھار کی جانب سے وہ لگے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا ہو کر شکار کے لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوفہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے)۔

باب: معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اس سے

متعلق حدیث

۴۳۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت اس کے نوک لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا پڑے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوفہ ہے جو کہ حرام ہے)۔

۴۳۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت وہ معراض نوک (اور دھار) کی جانب

الْمُعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِيدِهِ لِكُلِّ وَمَا أَصَابَ
بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفِيْدٌ۔

سے لگے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑا لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ وہ
موقوفہ ہے۔

۱۹۸۶: اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

باب: شکار کے پیچھے جانا

۴۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى ح وَأَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا
وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتِنَ
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى۔

۴۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو وہ شخص سخت
(دل) ہو جائے گا اور جو کوئی شکار کے مشغلہ میں لگا رہا تو وہ دوسری
باتوں سے غافل ہو جائے گا اور جو کوئی بادشاہ کے ساتھ رہے گا تو وہ
آفت میں مبتلا ہوگا (چاہے دین کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار
سے)۔

تین ناپسندیدہ لوگ:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ آبادی کو چھوڑ کر جنگل میں رہنے والا شخص سخت مزاج ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں
رحم دلی اور نرم دلی اور خوش مزاجی انسانوں اور آبادی میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے اور لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے
سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہے اس طریقہ سے ہر وقت شکار کی دھن میں لگنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے انسان نہ دنیا
کے کام کا رہتا ہے اور نہ ہی دین کے کام کا اور حاکم اور بادشاہ وقت کے ساتھ رہنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے ابن
ماجہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

۱۹۸۷: الدَّرَبُ

باب: خرگوش سے متعلق

۴۳۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُوسَى بْنِ حُلَيْحَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارْتَبٍ قَدْ
شَوَّاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَأَمْسَكَ الْأَغْرَابِيُّ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّي
أَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا
فَصُمْ الْغَرَّ۔

۴۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ
(خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور وہ) ایک خرگوش بھون کر لایا اور
اس نے آپ کے سامنے وہ خرگوش پیش کیا۔ آپ نے ہاتھ روک لیا
اور وہ خرگوش نہیں کھایا اور آپ نے (وہ خرگوش دوسرے حضرات کے
سامنے رکھ دیا اور) دوسروں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس دیہاتی شخص
نے بھی وہ خرگوش نہیں کھایا۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے نہیں کھا
رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہے تو
چاندنی راتوں میں روزہ رکھا کرو (یعنی ۱۳ اور ۱۵ رات میں)۔

۳۳۱۸: حضرت ابو حنیفہؒ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ کون آدمی ہم لوگوں کے ساتھ تھا قاحہ والے دن (قاحہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک خرگوش آیا اور جو شخص اس کو لے کر حاضر ہوا تھا اس نے عرض کیا میں نے دیکھا کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کھا لو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ۱۳ ویں ۱۴ ویں اور ۱۵ ویں تاریخ چاندنی راتوں میں تم نے کیوں روزے نہیں رکھے؟

خلاصہ الباب ۵۶ مطلب یہ ہے کہ چاندنی راتوں میں روزے رکھنا زیادہ بہتر تھا۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ خرگوش حلال ہے اور آپ ﷺ نے جو اس وقت خرگوش نہیں کھایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خرگوش آپ ﷺ کو پسند نہ ہوگا۔

۳۳۱۹: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مر الظہر ان نامی جگہ جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔ میں نے ایک خرگوش کو چھوڑا پھر اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس خرگوش لایا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سر میں میرے ہاتھ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے قبول فرمایا۔

۳۳۲۰: حضرت ابن صفوانؓ نے عرض کیا: میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کو ذبح کرنے کیلئے کچھ نہیں پایا تو ان کو پھر سے ذبح کیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کو کھاؤ۔

باب: گوہ سے متعلق حدیث

۳۳۲۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا گوہ سے متعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ نے فرمایا: نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا

۳۳۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْحَوْتِكِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَرْبَعٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُهَا تُذَمَّى فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ إِنَّهُ قَالَ كُلُوا فَقَالَ رَجُلٌ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْضِ الْغَرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ

۳۳۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَلَجْنَا أَرْبَابَ بَنِي الظُّهْرَانِ فَأَخَذْنَاهَا فَبَجْنَتْ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا لَبَنَيْنِ بِفَخَذْنَاهَا وَرَزَقْنَاهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهُ.

۳۳۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَاصِمٍ وَدَاوُدُ بْنُ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ مَا أَذْكِيهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرُوءَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

۱۹۸۸: الْغَضَبُ

۹۳۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعَ عَنِ الصَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا

اُخْرَمَهُ۔

ہوں۔

۴۳۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِأَكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ۔

۴۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۳: كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ يَدَهُ لِتَأْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَ مَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَحَمٌ حَبٌّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامُ الضَّبِّ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَاهُهُ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ۔

۴۳۲۳: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جو حضرات موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں گوہ نہیں ہوتا تو مجھ کو اس سے نفرت محسوس ہوتی ہے پھر حضرت خالد نے ہاتھ بڑھایا اور وہ کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۴۳۲۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ جَبَلٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَتِمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمٌ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْرِ الْآ تَخْبِرُنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَأْكُلُ فَأَخْبَرْتَهُ أَنَّهُ لَحْمٌ ضَبٍّ فَتَرَكَهُ قَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ طَعَامٌ لَيْسَ لِي أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَاهُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ إِلَيَّ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَضْرَتِهَا۔

۴۳۲۴: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ کو گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کوئی بھی چیز تناول نہیں فرماتے جس وقت تک کہ تحقیق نہ فرما لیتے کہ کیا ہے۔ بعض خواتین نے عرض کیا: آپ کو ہلا دیں کہ آپ کیا کھائیں گے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ یہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے وہ چھوڑ دیا اور تناول نہیں فرمایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ملتا تو مجھ کو اس میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ بات سن کر میں نے وہ گوشت اپنی جانب کھینچ لیا اور اس کو کھایا اور اس وقت آپ سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَذَتْ خَالِئِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقِطًا وَسَمْنًا وَ أَضْبًا فَآكَلَ مِنْ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضْبَ تَقْدَرًا وَآكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ محترمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بنیر لکھی اور گوہ (ایک جانور ہے) کا حصہ بھیجا (لیکن) آپ نے بنیر اور کھئی تو تناول فرمایا لیکن گوہ نہیں کھائی اگر گوہ حرام ہوتی تو وہ آپ کے دسترخوان مبارک پر کس طریقہ سے حافی جاتی؟ (یہ جملے راوی کے خیالات ہیں) اور نہ ہی آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۶: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي بُرَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سِيلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبَابِ فَقَالَ أَهَذَتْ أُمُّ حَفْصٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا فَآكَلَ مِنْ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَابَ تَقْدَرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهَا۔

۴۳۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت ام حنفیہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھئی اور بنیر اور گوہ بھیجا اور آپ نے کھئی اور بنیر کھالیا اور گوہ کو نفرت کی وجہ سے اور کراہت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا۔ اگر گوہ کھانا حرام ہوتا تو وہ آپ کے دسترخوان پر کس طرح سے کھایا جاتا؟ اور آپ دوسروں کو کھانے کا کس وجہ سے حکم فرماتے؟

۴۳۲۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ بِالنَّبَخِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدٍ فَنَزَلَتْ مَنَزِلًا فَآصَابَ النَّاسُ ضَبَابًا فَتَأَخَذْتُ حَبًّا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَتَأَخَذَ عُرْدًا يَغْدُو بِهِ أَصَابِعُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيخَتْ ذَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَقْرِي أَنَّ الذَّوَابَّ هِيَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكَلُوا مِنْهَا قَالَ لَمَّا أَمَرَ بِأَكْلِهَا وَلَا تَهَى۔

۴۳۲۷: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم لوگ ایک منزل پر ٹھہر گئے اس جگہ لوگوں نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی میں نے ایک گوہ لے کر بھون لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس کی انگلیاں شمار کرنا شروع فرمادیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کی صورت مسخ فرمادی (بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنا دیئے) اور وہ لوگ زمین کے جانور بن گئے لیکن میں واقف نہیں ہوں کہ وہ کون سے جانور ہیں؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ تو اس کو کھا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس کو کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

۴۳۲۸: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ

وَدِيعَةً قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِصَبٍ
فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيَقْلِبُهُ وَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مَسَحَتْ لَا
يُذْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أَذْرَى لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا۔

۴۳۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ
بْنِ وَهَبٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِيْعَةَ
أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِصَبٍ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مَسَحَتْ
وَاللَّهِ أَعْلَمُ۔

ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی نہ معلوم اس نے کیا کیا تھا۔
میں واقف نہیں ہوں شاید ہو سکتا ہے کہ یہ اسی امت میں سے
ہو۔

۴۳۲۹: حضرت ثابت بن وديع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گولہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ
کر دیکھنے لگے اور آپ نے فرمایا: ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی اور
اللہ عزوجل اچھی طرح سے واقف ہے (وہ جانور گولہ ہوگا یا کوئی اور
دوسرا جانور ہوگا)۔

۱۹۸۹: الضَّبْعُ

باب: بگو سے متعلق حدیث

۴۳۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُمَيْرٍ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبْعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا فَقُلْتُ
أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۴۳۳۰: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
دریافت کیا کہ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے
عرض کیا: وہ شکار ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض
کیا: تم نے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے
کہا: جی ہاں۔

بگو سے متعلق مسئلہ:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بگو حرام ہے: و قال ابو حنیفہ و اصحابہ ہو حرام و بہ قال
سعید بن المسیب و الثوری۔ البتہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک گنجائش ہے اور حلال ہے۔ و هو
حلال عند الشافعی و احمد..... زہر الری علی النسائی ص ۱۹۸ ج ۲۔

۱۹۹۰: بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی حرمت سے متعلق

۴۳۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاسْكَلُهُ
حَرَامٌ۔

۴۳۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانت والے درندے کا کھانا حرام
ہے (یعنی جو کہ دانتوں سے شکار کرتا ہے جیسے کہ شیر، بھیڑیا، بلی
وغیرہ)۔

۴۳۳۲: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۴۳۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے۔

۴۳۳۳: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا ہال اونٹ جاز نہیں ہے اور نہ ہی دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ ہی بٹمہ (یعنی وہ جانور جس کو تیروں سے یا بندوق وغیرہ کی گویوں سے نشانہ بنایا جائے)۔

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۴۳۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غزوہ خیبر کے روز منع فرمایا گدھوں کے گوشت (کھانے) سے اور آپ نے اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۴۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں کھایا کرتے تھے۔

الْمُشَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۴۳۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بَحِيرٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ النَّبْطِيُّ وَلَا يَحِلُّ مِنَ السَّبَاعِ كُلُّ ذِي نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجْتَمَةُ۔

۱۹۹۱: الْإِذْنُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۴۳۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَآخَمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى وَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ وَآذِنَ فِي الْخَيْلِ۔

۴۳۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ۔

۴۳۳۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ۔

۴۳۳۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۱۹۹۲: تَحْرِيمُ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ

۳۳۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ أَكْلُ لَحْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ۔

۳۳۳۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۳۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لَحْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالُ قَالَ لَا۔

۱۹۹۲: تَحْرِيمُ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ

الْأَهْلِيَّةُ

۳۳۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۳۳۴۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَ مَالِكُ

باب: گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق

۳۳۳۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے طلال نہیں ہے گھوڑے اور فحروں اور گدھوں کے گوشت کھانا۔

۳۳۳۹: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گھوڑوں، فحروں اور گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے۔

۳۳۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے حضرت عطاء نے کہا کہ کیا فحروں کا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اکثر اسی طرف ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے۔

باب: بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق

حدیث

۳۳۴۱: حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کے نکاح سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیر والے دن منع فرمایا۔

۳۳۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدھوں کے

گوشت سے ممانعت فرمائی۔

رَأْسَامَةُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَنَعَةِ
النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۴۳۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بستی کے گدھوں کے گوشت
سے خیبر والے روز۔

۴۳۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ ح وَ أَنبَأَنَا
عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ
الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لیکن اس روایت میں
خیبر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۳۴۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنَعَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۵: حضرت براء جلیل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر
کے روز بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا چاہے وہ گوشت پکا
ہوا ہو یا کچا ہو۔

۴۳۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ
خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِيجًا وَ نَبَاتًا۔

۴۳۴۶: حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی جلیل سے روایت ہے کہ ہم نے
غزوہ خیبر کے روز گدھے پکڑ لیے۔ جو کہ گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا
گوشت پکانے کے لئے چڑھا دیا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
طرف سے آواز دینے والے یعنی آپ کے منادی کرنے والے نے
آواز لگائی کہ رسول کریم نے گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے تو
ہم نے (یہ حکم سن کر) ان دیگوں کو پلٹ دیا اور وہ گوشت پھینک دیا۔

۴۳۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ
الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَصَبْنَا
يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا
فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَرَّمَ
الْحُمُرَ فَكَفَفُوا الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا فَكَفَفَانَاهَا۔

۴۳۴۷: حضرت انس جلیل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ
خیبر کے روز صبح ہی صبح پہنچے اور خیبر کے لوگ (یعنی یہودی لوگ) اپنی
کھیتی کرنے کے لیے اسلحہ لے کر باہر نکلے۔ انہوں نے جس وقت ہم
لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگ گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لشکر اور تمام دوز تے
ہوئے قلعے میں چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

۴۳۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبَاً وَ سَلَّمَ
خَيْبَرَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا وَ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ فَلَمَّا
رَأَوْنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيسُ وَ رَجَعُوا إِلَى

الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ كَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ لَمَّا قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ حَرَبْتُ خَيْرُ إِنَّا إِذَا تَرَكْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ قَسَاءَ صَبَاحِ الْمُتَدَرِّينَ لَأَصْنَأَ لِبِهَا حُمْرًا فَطَبَخْنَاهَا فَتَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ۔

اور فرمایا: اللہ عزوجل بڑا ہے اللہ عزوجل بڑا ہے خیر خراب اور برباد ہو گا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے نزدیک اتریں تو وہ صبح بہت بری ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی وہ مارے جاتے ہیں خراب ہوتے ہیں (یہ آپ کا معجزہ تھا پھر اسی طرح ہوا اور خیر کا قلعہ آخر کار فتح ہو گیا اور خیر کے کچھ یہود تو قتل اور ہلاک کر دیئے گئے اور کچھ یہود وہاں سے فرار ہو گئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہاں پر گدھے پکڑے اور ان کو پکایا کہ اس دوران رسول کریم ﷺ کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ تم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتا ہے وہ ایک ناپاکی ہے۔

گدھے کا گوشت:

گدھے کا گوشت حرام ہے البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو گدھا وحشی ہو جس کو کہ عربی میں حمار وحشی کہا جاتا ہے اس کی اجازت ہے البتہ ہمارے اطراف میں جو گدھے پائے جاتے ہیں ان کو عربی میں حمار اہلی کہا جاتا ہے ان کا گوشت ناجائز ہے۔ ولا یحل ذوناب ولا الحشرات والحمير والاهلیہ بخلاف الوحشیۃ خانہا وبنہا حلال و قوله بخلاف الوحشیۃ و ان صارت اہلیۃ و وقع علی الاکاف۔ فتاویٰ شامی ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ نعمانیہ دیوبند۔

۴۳۳۸: حضرت ابو ثعلبہ خنی جی سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے خیبر کی جانب گئے اور وہ لوگ بھوکے تھے۔ انہوں نے بستی کے کچھ گدھے پائے ان کو ذبح کیا پھر یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اعلان کیا کہ بستی کے گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اس آدمی کے لئے جو کہ مجھ کو رسول تصور کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۴۳۳۹: حضرت ابو ثعلبہ خنی جی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۴۳۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ أَنَّنَا بَقِیَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفْعٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِبَاعٌ فَوَجَدُوا فِيهَا حُمْرًا مِنْ حُمُرِ الْإِنْسِ فَلَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحَدَّثَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ إِلَّا أَنْ لُحُومَ الْحُمْرِ الْإِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ۔

۴۳۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِیَّةٍ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِهْلِيَّةِ۔

۱۹۹۴: بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ

الْوَحْشِ

۳۳۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ هُوَ ابْنُ قُضَّالَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْجِمَارِ-

۳۳۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعْرٍ عَنْ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْضُ أَقَابِ الرُّوحَاءِ وَهُمْ حُرْمٌ إِذَا جِمَارٌ وَحْشٍ مَغْفُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ قَبُولُكَ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَبَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْرٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْجِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَانَكُمْ هَذَا الْجِمَارُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا يَحْيَى بِقَتْلِهِ بَيْنَ النَّاسِ-

۳۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَابَ جِمَارًا وَحْشِيًّا فَاتَى بِهِ أَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرَمُونَ وَهُوَ خَلَالٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُهُمْ فَقَالَ لَنَاهُلُ مِنْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوا لَنَا فَاتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ-

۱۹۹۵: بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ

الدَّجَاجِ

باب: وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

۳۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر والے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا اور ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے کھانے (یعنی گدھے کا گوشت کھانے) سے منع فرمایا۔

۳۳۵۱: حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے روحا کے پتھروں میں (روحہ مدینہ منورہ سے تیس یا چالیس میل پر واقع ہے) اور ہم لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے کہ اس دوران ہم لوگوں کو ایک گورخر نظر آیا جو کہ زخم خوردہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو اس کا مالک (یعنی میں نے اس کا شکار کیا ہے) آ رہا ہوگا۔ پھر ایک شخص قبیلہ بنی نہر کا حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وحشی گدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس گوشت تمام حضرات میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

۳۳۵۲: حضرت ابوقتاہہ رضی اللہ عنہ نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تمام لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن حضرت ابوقتاہہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا وہ اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے انہوں نے وہ کھالیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا چاہیے۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے (اس لیے کہ احرام والوں کے لئے شکار کا کھانا درست ہے) اور کیا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم وہ ہم کو ہدیہ دے دو پھر وہ لے کر آئے آپ نے اس میں سے کھایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب: مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدَمِ بْنِ أَبِي مُوسَى أَنِي بَدَجَاجِيَةً فَتَحَتِي رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ مِنَّا لِدَرْتِهِ فَخَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَذُنٌ لِّكُلِّ قَائِي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْفِرَ عَنْ يَمِينِهِ۔

۴۳۵۳: حضرت زہد مؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کے پاس ایک (بکی ہوئی) مرغی آئی۔ اس کو دیکھ کر ایک آدمی ایک طرف کو ہو گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس مرغی کو ناپاکی کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھ کو کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی کہ میں اب اس کو نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: تم نزدیک آ جاؤ اور اس کو کھالو میں نے رسول کریم ﷺ کو اس (مرغی) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے حکم کیا اس کو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۴۳۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدَمِ الْجَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَدِمَ طَعَامُهُ وَقَدِمَ فِيهِ طَعَامِيهِ لَحْمٌ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلَى قَلَمٍ يَدُنْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَذُنٌ قَائِي لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ۔

۴۳۵۴: حضرت زہد مؓ جرمیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس دوران ان کا کھانا آ گیا اس کھانے میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک آدمی قبیلہ بنی تمیم کا جو کہ لال رنگ کا جیسے کہ وہ غلام ہو (یعنی دوسرے کسی ملک کا باشندہ تھا جیسے کہ ترکی اور ایران کے باشندے ہوتے ہیں) وہ نزدیک نہیں آیا حضرت ابو موسیٰؓ نے اس شخص سے کہا کہ تو نزدیک آ جا۔ کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ (یعنی مرغی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

مرغی کا شرعی حکم:

مرغی اگر چہ ناپاکی بھی کھاتی ہے لیکن وہ دوسری پاک اشیاء بھی کھاتی ہے تو اس کا گوشت درست اور جائز ہے لیکن جو مرغی صرف ناپاکی ہی کھائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے: فیہ جواز اکل الدجاجة الا فسیحہ و وحشیة و هو بالاتفاق الا عن بعض علی سبیل الورع الا ان بعضهم استثنی الجلالة و هو ما یاکل الا قدراً الخ زہر الرئی علی سنن نسائی ص: ۱۹۹ ج ۲۔

۴۳۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ بِشْرِ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكِيمِ عَنْ مَعْمُورِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي مَغْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ السَّبَاعِ۔

۴۳۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خیبر والے دن ہر ایک بچے والے درندے کی ممانعت فرمائی یعنی جو جانور بچہ سے شکار کرے۔

۱۹۹۶: اباحۃ اکل

العصافیر

۳۳۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أُنْثَى قَتَلَ عُصْفُورًا لَمَّا فَوْقَهَا يَغْيِرُ حَقَّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرْمِي بِهَا۔

۱۹۹۷: باب مہتۃ البحر

۳۳۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُّورُ مَاءُ الْحَلَالِ مَبْتَنٌ۔

۳۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقِيلَ زَادُنَا حَتَّى كَانُوا يَكُونُونَ لِلرَّجُلِ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ ثَمْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَآيَنَ تَقَعُ الثَّمَرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَا هَا فَآتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا بِحَوْبٍ لَذَّةُ الْبَحْرِ فَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۳۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

باب: چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۳۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑا جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے باز پرس کرے گا کہ تُو نے کس وجہ سے اس کو ناحق جان سے مارا؟ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے (یعنی بلا وجہ مار کر پھینک چھوڑ دینا قطعاً جائز نہیں)۔

باب: دریائی مرے ہوئے جانور

۳۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

۳۳۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تین سو افراد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ہمارا سامان سفر ہماری گردنوں پر تھا (یعنی سفر میں کھانے پینے وغیرہ کھانے کا سامان ناکافی تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! ایک کھجور میں انسان کا کیا ہوتا ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے (بھی) کس قدر طاقت رہتی تھی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس آئے تو وہاں پر ایک مچھلی پائی جس کو کہ دریائے پھینک دیا تھا اس میں سے ہم لوگ اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۳۳۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ تین سو سواروں کو

عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثِمِائَةَ رَاكِبٍ أَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَزَّ صُدَّ عَمْرُ قُرَيْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَأَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ قَالَ فَلَقِيَ الْبَحْرُ ذَابَةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَا مِنْ وَدَكِهِ فَثَابَتْ أَجْسَامُنَا وَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ صَلْعًا مِنْ أَصْلَاعِهِ فَنَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ جَمَلٍ وَأَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ لَمَرٌ تَحْتَهُ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَّ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَّ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَّ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ قَالَ سَفِيَانُ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَأَلَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَأَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا أَفَلَّةً مِنْ وَدَكٍ وَنَزَلَ فِي حَاجٍ عَلَيْهِ أَرْبَعَةُ نَقَرٍ وَكَانَ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ جَرَابٌ فِيهِ تَمْرٌ لَكَانَ يُعْطِيَانَا الْقَبْصَةَ ثُمَّ صَارَ إِلَى التَّمْرِ فَلَمَّا لَقَدْ نَاهَا وَجَدْنَا لَقْدَهَا.

رسول کریم ﷺ نے روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر قریش کے قبیلے کے لوٹنے کو (اس جگہ لفظ خطب سے معنی درخت کے پتے چبانے کے ہیں) تو ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پڑے رہے قافلہ کے انتظار میں۔ ایسی بھوک لگی کہ آخر کار ہم لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے پتے چبانے لگے۔ پھر سمندر نے ایک جانور پھینکا جسے منبر کہتے ہیں۔ اس کو ہم نے آدمی مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے بجائے استعمال کرنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جسم پھر موٹے تازے اور فرپ ہو گئے (جو کہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے لی اور سب سے سب اونٹ لیا اور سب سے پہلے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے پیچے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک لگی تو ایک آدمی نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین دوسرے ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے۔ اس کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے منع فرمایا کہ زیادہ جانور ذبح کرنے کی وجہ سے سواری کے جانور نہیں رہیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تم لوگوں کے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اس کی آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابو عبیدہ کے پاس اس وقت کھجور کا ایک تھیلا تھا وہ ہم کو ایک منھی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دیتے لگ گئے ہم کو جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ اس کا نہ ملنا کیونکہ ایک ہی کھجور اگر کم از کم روزانہ ملتی رہتی تو کچھ تسلی ہوتی۔

۳۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک (چھوٹے) لشکر میں بھیجا ہم لوگوں کی سفر کی تمام خوراک وغیرہ ختم ہو گئی تو ہم کو ایک مچھلی ملی جس کو کہ دریائے کنارے پر ڈال دیا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا اس میں سے

۳۳۶۰ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقِدْنَا زَادَنَا فَمَرَرْنَا بِحَوْبٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهُ

فَتَهَانَا أَبُو عُبَيْدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْ سَبِيلُ اللَّهِ كُلُّوْا فَاكَلْنَا مِنْهُ أَيَّامًا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا فَقَالَ إِنْ كَانَ بَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ فَاتَّبِعُوا بِهِ الْيَتَامَى.

۳۳۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدِّمِ الْمُقَدِّمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ لِلثَّمَانِيَةِ وَبِضْعَةِ عَشَرَ وَرَوَدْنَا جَوَابًا مِنْ تَمْرِ فَأَعْطَانَا قُبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا أَنْ جُزْنَا أَغْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَسْطُهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا لَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا لَقْدَهَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ الْخَبْطَ بِقَبْسِنَا وَنَسْفُةٌ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى سُبِينَا جَنْشِ الْخَبْطِ ثُمَّ أَجَزْنَا السَّاحِلَ فَإِذَا دَابَّةٌ مِنْهُ الْكَبِيبُ يُقَالُ لَهُ الْقَنْبَرُ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَأْكُلُوهُ ثُمَّ قَالَ جَنْشِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْ سَبِيلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّونَ كُلُّوْا بِأَسْمِ اللَّهِ لَمْ نَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَصِيقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ لِي مَوْضِعَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ لَمَّا أَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ جِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَرَحَلَ بِهِ أَجْسَمَ بَعِيرٍ مِنْ أَبَا عِبرِ الْقَوْمِ فَاجَارَ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ فَلَمَّا كُنَّا نَتَّبِعُ عِصْرَاتِ قُرَيْشٍ وَذَكَّرْنَا لَهُ مِنْ أَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ

کچھ کھانے کا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پھر کہا ہم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے پیچھے ہوئے ہیں اور اس کے راستہ میں نکلے ہیں تم لوگ کھاؤ تو کتنے روز تک اس میں کھاتے رہے جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں سے کچھ باقی ہو تو وہ تم ہمارے پاس بھیج دو۔

۳۳۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم لوگ تین سو دس اور چند لوگ تھے (یعنی ہماری تعداد تین سو دس سے زائد تھی) اور ہمارے ہاتھ کھجور کا ایک تھیلا کر دیا (اس لیے کہ ہمدی ہی واپسی کی امید تھی) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک مٹھی ہم کو دے دی جس وقت وہ پوری ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی ہم لوگ اس کو اس طریقہ سے چوس رہے تھے کہ جیسے کوئی لڑکا چوسا کرتا ہے اور ہم لوگ اوپر سے پانی پی لیتے تھے جس وقت وہ بھی نہ لی تو ہم کو اس قدر معلوم ہوئی آخر کار یہاں تک نوبت آگئی کہ ہم لوگ اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے پھر ان کو پھانک کر ہم لوگ اس کے اوپر پانی پی لیتے۔ اسی وجہ سے لشکر کا نام جیش خبط (یعنی چوں کا لشکر) ہو گیا جس وقت ہم لوگ سمندر کے کنارہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک جانور پایا۔ جو کہ ایک نیلہ کی طرح سے تھا جس کو کہ غنہ کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے اس کو نہ کھاؤ پھر کہنے لگے کہ یہ رسول کریم ﷺ کا لشکر ہے اور راہِ خدا میں نکلا ہے اور ہم لوگ بھوک کی وجہ سے بے چین ہیں (کیونکہ سخت اضطراری حالت میں تو مردار بھی حلال اور جائز ہے) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ (ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) اس کے بعد ہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ گوشت اس کا پکانے کے بعد خشک کیا (تاکہ راستہ میں وہ کھا سکیں) اور اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی آگئے یعنی داخل ہو گئے ہم لوگ جس وقت نبی کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم نے کس وجہ سے تاخیر کی؟ ہم نے عرض کیا قریش کے

رَزَقَكُمُوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

قافلوں کو تلاش کرتے تھے اور ہم نے آپ سے اس جانور کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کا رزق تھا جو کہ اس نے تم کو عطا فرمایا۔ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۹۹۸: الضَّفْدَةُ

باب: مینڈک سے متعلق احادیث

۳۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَدَيْنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا ذَكَرَ ضَفْدَةً فِي دَوَاحٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَنَاهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا۔

۳۳۶۲: حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (یعنی دوا و علاج کرنے والے) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک مارنا:

شریعت میں مینڈک مارنا جائز ہے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی مینڈک مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اس کا آواز نکالنا یعنی مینڈک کا ٹر کرنا اور اصل اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا ہے اس لیے اس کا مارنا جائز ہوا۔ ہاں اپری میڈیکل وغیرہ کے سٹوڈنٹ اس کو بیہوش کر کے اس پر جو تجربات کر کے ابتدائی طور پر سیکھنے کا عمل شروع کرتے ہیں اس کی اجازت ہے۔ (جامی)

۱۹۹۹: الْجَرَادُ

باب: مٹی سے متعلق حدیث شریف

۳۳۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَرْطَى قَالَ عَزَّوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَزَّوَاتٍ لَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ۔

۳۳۶۳: حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مٹی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ چھ عزوات میں شریک تھے اور ہم ان عزوات (اور جہاد) میں مٹیاں کھاتے تھے۔

۳۳۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَرْطَى قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَرْطَى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ عَزَّوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ عَزَّوَاتٍ لَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ۔

۳۳۶۴: حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے مٹی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ چھ عزوات میں شریک تھے اور ہم ان عزوات (اور جہاد) میں مٹیاں کھاتے تھے۔

۲۰۰۰: قَتْلُ النَّمْلِ

باب: چیتوئی مارنے سے متعلق حدیث

۳۳۶۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۳۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَلَوَّحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَنَّ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ نُسِخَ.

۴۳۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِتَرْجَمَتِهَا فَحَرَّقَ عَلَى مَا فِيهَا فَلَوَّحَى اللَّهُ إِلَيْهِ لَهْلَأَ نَمْلَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَئِنْ الْأَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ لِيَأْتِيَهُمْ يُسَبِّحُونَ.

۴۳۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قُتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.

نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک مرتبہ ایک پیغمبر کے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ان چیونٹیوں کے تمام بل (یعنی ان کے رہنے کی تمام جگہیں اور سوراخ) جلا دیئے جائیں تو اللہ عزوجل نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہارے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے ایک اُمت کو قتل کر دیا جو کہ پاکی بیان کرتی تھی اپنے پروردگار کی۔

۴۳۶۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے حکم فرمایا تو چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا۔ جب اللہ عزوجل نے ان کو وحی بھیجی کہ تم نے اس چیونٹی کو کس وجہ سے نہیں جلا یا کہ جس نے تمہارے کاٹا تھا۔

۴۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفہ اسی مضمون کی روایت مذکور ہیں۔

(۳۳)

کتاب الضحایا

قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۳۶۸: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عید الاضحیٰ کا چاند (یعنی ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند) دیکھے پھر وہ قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے (یعنی نہ کاٹے) جس وقت تک کہ قربانی کرے۔

۴۳۶۹: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخن نہ کترائے اور بال نہ منڈائے ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ ویں تاریخ تک (یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے)۔

۴۳۷۰: حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے روز آجائیں تو بال اور ناخن نہ لے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اور خواتین سے الگ رہے اور خوشبو نہ لگائے۔

۴۳۷۱: حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۳۶۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَسْلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ خُبْرَةً عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَصِيحُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يَصِيحَ۔

۴۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ الْبُيُوتُ قَالَ حَدَّثَنَا عَالِدُ بْنُ يَرْبُودَ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصِيحَ فَلَا يَقْلِمُ مِنْ أَظْفَارِهِ وَلَا يَحْلِقُ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي عَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

۴۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ الْأَحْلَافِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصِيحَ فَلَدْخَلَتْ أَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ فَلَدْكَرَتْهُ لِعَكْرِمَةَ فَقَالَ لَا يَغْتَرِلُ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ۔

۴۳۷۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ارشاد فرمایا: جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی جب ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو جائے) تو پھر تمہارے میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو جائے تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھوئے (یعنی نہ کتروائے)۔

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَبِّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْغِيَ فَلَا يَغْسِلْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا۔

۲۰۰۲: بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْأُضْحِيَّةَ

۳۳۷۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَنُوبٍ وَذَكَرَ آخَرِينَ عَنْ عُبَّادِ بْنِ عَيْسٍ الْقَتَنِانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَوْ جُلَّ أَمْرُ يَوْمِ الْأُضْحَى عِبَادًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ لَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْأُضْحِيَّةَ أَتُنْفِي الْأُضْحِيَّةَ بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتَقْلِمُ أَظْفَارَكَ وَتَقْصُ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ لِذَلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

عید الاضحیٰ کی بابت کچھ احکام:

مطلب یہ ہے کہ یکم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے تاکہ حجاج کرام سے مشابہت ہو جائے واضح رہے کہ یہ ممانعت تمزیکی ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ ممانعت تحریمی مراد نہیں ہے: قوله فلا یؤخذ من شعر والنج جملہ الجمهور علی التمییزہ قیل التمشیہ بالمحرم النج زہر الرئی ص: ۲۱ حاشیہ نسائی شریف۔ واضح رہے کہ بکرا، بکری، کائے، بیل، بھینس وغیرہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے یعنی اونٹ ذبح کرنے کے لیے اس کے حلقوں میں نیزہ مارا جائے رسول کریم ﷺ کا یہی عمل مبارک تھا۔

باب: امام کا عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان

۳۳۷۳: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔

۲۰۰۳: بَابُ ذِيهِ الْإِمَامِ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلَّى

۳۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرٍ بْنِ قَرْظَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ

يَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى۔

۳۳۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نحر کیا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نحر نہیں کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح فرماتے تھے۔

۳۳۷۴. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ يَوْمَ الْأَضْحَى بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ إِذَا لَهُ يَنْحَرُ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى۔

باب: لوگوں کا عید گاہ میں قربانی کرنا

۳۳۷۵: حضرت جندب بن جحشؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقر عید میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح (قربانی) کر لے۔

۳۳۷۵. أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ أَصْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِقَاصِي النَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَأَى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

نماز عید الاضحیٰ سے متعلق:

شرعی طور پر شہر یا گاؤں جہاں بھی نماز عید الاضحیٰ درست ہے ان علاقوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہاں سے لوگ نماز عید الاضحیٰ ادا کرنے کے بعد قربانی کریں اگر شہر یا گاؤں میں نماز عید الاضحیٰ ادا کر لی گئی ہو تو دوسرے شخص کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور وہ مقام کہ جہاں نماز عید درست نہیں یعنی اگر چھوٹا سا گاؤں اور دیہی علاقہ ہو تو وہاں کے رہنے والے نماز عید سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۳۰۰۵: بَابُ مَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

الْعَوْرَاءِ

باب: جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ کائے

جانور کی قربانی

۳۳۷۶: حضرت ابو ضحاکؓ سے روایت ہے کہ جس کائے (مسیبہ بن فیروز تھا اور وہ بنی شیبان کا مولیٰ (غلام) تھا کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

۳۳۷۶. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى نَبِيِّ آسَدٍ عَنْ أَبِي الصَّخَّاءِ عُبَيْدِ بْنِ قَيْوُزٍ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلرَّاهِ حَدَّثَنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاجِ
قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَبَدَى أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ
الْعَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرَتُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا
وَالْعَرْجَاءُ الْبَيْنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الْبَيْنُ لَا تُنْقِي
قُلْتُ أَيْيَ أَكْرَهَ أَنْ يَكُونَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَأَنْ
يَكُونَ فِي الْبَيْنِ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعُهُ وَلَا
تَحَرِّمَهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۲۰۰۶: بَابُ الْعَرْجَاءِ

۳۳۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ يَحْيَى وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا
أَنبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ قَيْرُزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مِنَ الْأَضَاجِ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَكَذَا
بَيْنَهُ وَبَدَى أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ لَا
يَجُزْنَ فِي الْأَضَاجِ الْعَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرَتُهَا
وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيْنُ ظَلْعُهَا
وَالْكَسِيرَةُ الْبَيْنُ لَا تُنْقِي قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ
نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْأَذْنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ
فَدَعُهُ وَلَا تَحَرِّمَهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۲۰۰۷: بَابُ الْعَجْفَاءِ

۳۳۷۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ
قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَرِثِ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ

ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براءؓ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودانہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

باب: لنگڑے جانور سے متعلق

۳۳۷۷: حضرت عبد بن فیروز کہتے ہیں میں نے براء بن عازبؓ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم ﷺ نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے ہوتے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براءؓ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودانہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

باب: قربانی کے لیے دہلی گائے وغیرہ

۳۳۷۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے جانور میں چار عیب درست نہیں ہیں اس کے بعد وہ ہی چار عیب بیان فرمائے جو کہ اوپر مذکور ہیں۔

ذَكَرَ آخَرَ وَ قَدَّمَ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَأَصَابِعِي الْقَصْرُ مِنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ يَقُولُ لَا يَحُورُ مِنَ الصَّحَابَةِ الْقَوْرَاءُ الْبَيْنُ عَوْرَتُهَا وَالْعَرَحَاءُ الْبَيْنُ عَوْرَتُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الْبَيْنُ لَا تَقِي.

۲۰۰۸: بَابُ الْمُقَابَلَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ طَرَفُ

أُذُنِهَا

۴۳۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْغَنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نَصْحِي بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَشْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

۲۰۰۹: بَابُ الْمُدَابَرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ مَنْ

مَوْجِرِ أُذُنِهَا

۴۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَغْوَيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ وَكَانَ رَجُلٌ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْغَنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نَصْحِي بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَشْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

باب: وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہوا ہو

اس کا حکم

۴۳۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا (یعنی قربانی کے جانور میں مذکورہ اشیاء دیکھنے کا حکم فرمایا کہ یہ دونوں اعضاء بالکل درست ہیں یا نہیں؟) اور ہم کو ”مقابلہ“ سے منع فرمایا کہ (جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو) اور مدابرہ سے منع کیا اور بَشْرَاءَ سے منع فرمایا اور خرقاء سے منع فرمایا۔

باب: مدابرہ (پچھے سے کان کٹا جانور)

سے متعلق

۴۳۸۰: حضرت علی کریم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان دیکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ہم عوراء، مقابلہ، مدابرہ، بَشْرَاءَ اور خرقاء، جانور کی قربانی نہ کریں۔

۲۰۱۰: بَابُ الْخَرْقَاءِ وَهِيَ الَّتِي تُخَرِّقُ أَذْنَهَا
 ۳۳۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
 بَكْرِ ابْنُ عَمَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ
 النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُضْحِيَ بِمُقَابِلَةِ أَوْ
 شَرْقَاءِ أَوْ خَرْقَاءِ أَوْ جَذْعَاءِ۔
 باب: خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے متعلق
 ۳۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا مقابلہ مذاہرہ شرقاء اور جذا
 (کہ جس جانور کے کان کٹے ہوں) اس کی قربانی کرنے سے منع
 فرمایا۔

۲۰۱۱: بَابُ الشَّرْقَاءِ وَهِيَ مَشْقُوقَةُ الْأَذْنِ
 ۳۳۸۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
 شُعْبَةُ ابْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ ابْنُ خُثَيْمَةَ
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا
 يُضْحِي بِمُقَابِلَةٍ وَلَا مُذَاهِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءٍ وَلَا خَرْقَاءٍ
 وَلَا غَوْرَاءٍ۔
 باب: جس جانور کے کان چدے ہوئے ہوں اس کا حکم
 ۳۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قربانی کی جائے مقابلہ اور مذاہرہ
 اور شرقاء اور خرقاء اور غوراء کی۔

۳۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
 خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كَهْبَلٍ
 أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَبَةَ بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ
 عَلِيًّا يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ
 الْعَيْنَ وَالْأَذْنَ۔
 ۳۳۸۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
 ﷺ نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کا اچھی طرح دیکھنے کا
 حکم فرمایا۔

خلاصۃ الابواب ☆ قربانی ایسے جانور کی درست ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ ہو اور نذر شتہ حدیث میں مذکور ہمد
 ((وَأَنْ لَا تُضْحِيَ)) کا مطلب ہے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اور مذاہرہ
 جانور ہے کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور "بتراء" وہ جانور ہے کہ جس کی دم کٹی ہوئی ہو اور خرقاء وہ جانور ہے کہ جس کے
 کان میں گول سوراخ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عیب جانور میں ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

باب: قربانی میں عصباء (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی)

سے متعلق

۲۰۱۲: بَابُ

الْعُضْبَاءِ

۳۳۸۴: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ
 ۳۳۸۴: حضرت جری بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

ابن حَبِیب عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كُتَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُصْحَى بِأَعْضَابِ الْقُرُونِ لَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا عَضَبَ النَّصَفِ وَالْأَكْبَرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۲۰۱۳: بَابُ الْمُسِنَّةِ وَالْجَذَعَةِ

۴۳۸۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ أَعْيَنَ وَأَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي النَّفِيلِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُعْسَرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ۔

۴۳۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَفْتِسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ لَبِيقَى عَتُودَ لَمْ تَكُنْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَحَّ بِهَ أَنْتَ۔

۴۳۸۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْقَتَادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ صَحَّ بِهَا۔

۴۳۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ أَضَاحِيَّ فَأَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِي

علیؑ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا سینک ٹوٹا ہوا چھو پھر میں نے حضرت سعید بن مسیبؓ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ جس وقت آدھا یا آدھے سے زیادہ سینک ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے (لیکن اگر آدھا یا آدھے سے کم سینک ٹوٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے)۔

باب: قربانی میں قومہ حسنہ اور جذعہ سے متعلق

۴۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کرلو۔

۴۳۸۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں حضرات صحابہ کرام کو تقسیم کرنے کے لئے دیں پھر ایک بکری بچ گئی ایک سال کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔

۴۳۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو قربانیاں تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک جذعہ آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قربانی تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر

جَذْعَةٌ فَقَالَ صَحَّ بِهَا۔

لو۔

۴۳۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قربانی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے ایک جذعہ سے (اس کی تشریح گزری چکی ہے)۔

۴۳۸۹ أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَامِرٍ قَالَ صَحَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَذْعٍ مِنَ الضَّانِ۔

۴۳۹۰: حضرت عاصم بن کلیب نے سنا اپنے والد سے کہ ہم لوگ سفر میں تھے کہ بقر عید کے دن آگئے تو ہمارے میں سے کوئی تو دو یا تین جذعہ دے کر ایک مُسنہ خریدنے لگا قربانی کے لیے ایک آدمی کھڑا ہوا (قبیلہ) مزینہ سے اس نے عرض کیا: ہم لوگ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو یہی دن آگیا پھر ہمارے میں سے کوئی شخص دو یا تین جذعہ دے کر مُسنہ لینے گیا۔ آپ نے فرمایا: جذعہ بھی اسی کام میں آسکتا ہے کہ جس کام پر مٹی (مُسنہ) آسکتا ہے۔

۴۳۹۰ أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسْنَةَ بِالْجَذْعَتَيْنِ وَالثَلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسْنَةَ بِالْجَذْعَتَيْنِ وَالثَلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْجَذْعَ يَوْهِي مِمَّا يَوْهِي مِنْهُ الشَّيْءُ۔

مُسنہ اور جذعہ:

شریعت کی اصطلاح میں مُسنہ وہ جانور کہلاتا ہے جو کہ قربانی کرنے کی عمر کو پہنچ گیا ہو اور اس کی عمر قربانی کی عمر کے نصاب میں یک دن بھی کم نہ ہو اگر ایک دن بھی مقررہ عمر سے کم ہو گا تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ قربانی درست ہونے کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال ہے اور گائے، بیل، بھینس میں دو سال اور بھیڑ، بکرا، بکری کی عمر ایک سال یعنی مذکورہ بیان کردہ عمر میں پوری ہونے کے بعد مذکورہ جانور اگلے سال میں لگ گئے ہوں یعنی اونٹ پانچ سال کا مکمل ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگ گیا ہو اور بیل، بھینس گائے دو سال کے بعد تیسرے سال میں لگ گئے ہوں اور بھیڑ، دنبہ، چھ ماہ پورے ہو کر سات ماہ میں لگ گئے ہوں۔

والمثنى من الابل خمس سنين و طعن في السادسة و من البقر سنتان و طعن في الثالثة و من الغنم سنة و طعن في الثانية شرح الموطا علی حاشیہ نسائی ص: ۲۰۳ ج ۲۔

اور حدیث مذکورہ کے آخری جملے فتذبخوا جذعة من الضان کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے واسطے مُسنہ (جس کی تشریح اوپر مذکور ہے) کی قربانی مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو یعنی وہ بھیڑ جو کہ ابھی ایک سال کی نہ ہوئی ہو تو اس کی قربانی کر لو لیکن بکری، بکرا ایک سال سے کم عمر ہوں تو ان کی قربانی نہ کرو۔

شریعت کی اصطلاح میں مٹی اور مُسنہ ایک ہی ہے اور مزینہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

۴۳۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ ۴۳۹۱: ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو بقر عید سے دو روز قبل ہم لوگ دو جذعہ دے کر ایک مُسنہ

لینے لگ گئے (قربانی کرنے کے واسطے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں پر مٹی کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے۔

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الْأَضْحَى يَوْمَئِذٍ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِي مَا تُجْزِي مِنْهُ الثَّنِيَةُ۔

باب: مینڈھے سے متعلق احادیث

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے (یعنی بھیڑوں کے مذکر کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور آپ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا۔

۲۰۱۴: بَابُ الْكَبْشِ

۴۳۹۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْحِي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أَضْحِي بِكَبْشَيْنِ۔

۴۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

المح سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ المح سے مراد کالے سفید یا کالے سرخ مینڈھے ہیں یا کالے اور سفید اور اس میں سفید رنگ کالے رنگ سے نسبتاً زیادہ ہو۔

۴۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی دو امح مینڈھوں کی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی جانب جھک گئے اور آپ نے ان کو ذبح فرمایا۔ (خلاصہ)۔

۴۳۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَى وَكَبَّرَ وَرَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا۔

۴۳۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَا إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصِرًا۔

۴۳۹۶: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۳۹۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَامَ
أَنْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى
كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ لَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جَذِيعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ
لَفَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

۴۳۹۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ
الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ
مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ لِحَبْلٍ يَمُشِي فِي سَوَادٍ وَ
يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ يَنْظُرُ فِي سَوَادٍ۔

۲۰۱۵: بَابُ مَا تُجْزَى

عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

۴۳۹۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ
عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَجْعَلُ فِي قَلْبِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ يَبْعَثُ فِي
شُعْبَةٍ وَأَكْبَرُ عَلَيْهِمْ آتِي سَمْعُهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ وَحَدَّثَنِي بِهِ سُفْيَانُ عَنْهُ وَاللَّهُ تَعَالَى
أَعْلَمُ۔

۴۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ غَزْوَانَ
قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ
أَبْنٍ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيَاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ
لَحَضَرَ النَّحْرُ لَأَشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشْرَةٍ
وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

قربانی کے دن (یعنی یوم النحر میں) دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ پھر ایک
بکریوں کے جھنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو ہم لوگوں میں
تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۷: حضرت ابوسعید بنی سعد سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک مینڈھ سے قربانی فرمائی جو کہ سینک والا تھا اور موٹا تازہ عمرہ چلتا
تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے
چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کا لے رنگ کے تھے اور
باقی سفید تھے۔

باب: اونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی

ہے؟

۴۳۹۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے وقت ایک اونٹ کے برابر
دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اس دوران
عید الاضحیٰ کا دن آگیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے
میں سات آدمی۔

۲۰۱۶: بَابُ مَا تُجْزَى عَنْهُ الْبَقْرَةُ فِي

الضَّحَايَا

۳۴۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَنَذْبَحَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا.

۲۰۱۷: بَابُ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ

۳۴۰۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَلْبَانَا أَبِي عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ح وَآلِنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ لَدَ كَرَّ أَحَدُهُمَا مَا لَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ لِبَلَّتْنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَجَّلْتُ نُسُكِي لَا طَعِيمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آعِدْ ذَبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِكَتِكَ وَلَا تَقْضِي جَذْعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

۳۴۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحَرِّ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَيْتَ شَاءَ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ

باب: گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے کافی ہے؟

۳۴۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج تمتع کرتے تھے تو ہم گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کرتے تھے اور اس میں شرکت کرتے تھے۔

باب: امام سے قبل قربانی کرنا

۳۴۰۱: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الاضحی کے روز کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ جو شخص ہم لوگوں کے قبیلہ کی جانب چہرہ کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی قربانی کرتا ہے تو وہ شخص قربانی نہ کرے جس وقت تک کہ نماز نہ پڑھ لے یہ بات سن کر میرے ماموں (حضرت ابو براء بن دینار رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو جلدی سے قربانی کر لی ہے اپنے گھر کے لوگوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے واسطے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: تم دوسری قربانی کرو (اس لیے کہ وہ قربانی درست نہیں ہوئی) حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو کہ ابھی تک ایک سال کا نہیں ہوا ہے اور وہ بکری کا بچہ میرے نزدیک بہتر ہے بکریوں کے گوشت سے) آپ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو یہ بہتر ہے تمہاری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تمہارے بعد جذعہ (قربانی میں کرنا) درست نہیں ہے۔

۳۴۰۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم کو بقر عید کے دن نماز کے بعد خطبہ (عید الاضحی) سنایا تو فرمایا جس شخص نے ہماری جیسی نماز پڑھی پھر ہمارے جیسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس کسی نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے اس پر حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے تو نماز سے قبل قربانی کی۔ میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی

يَوْمُ أَكَلِ وَشَرِبِ فَتَعَبَلْتُ لَأَكَلْتُ وَأَطَعْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلُوكَ شَاءَ لَحْمٍ قَالَ فَإِنْ عِنْدِي عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَهَلْ تُجِزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَكِنْ تُجِزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہے۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ۔ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا قربانی میں وہ درست ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے علاوہ دوسرے کسی نے لئے درست نہ ہوگا۔

وضاحت:

نماز عید الاضحیٰ سے قبل قربانی درست ہے یا نہیں اس سلسلہ میں ضروری تشریح حدیث: ۴۳۷۴ میں گزر چکی ہے اس طریقہ سے جذعہ کے بارے میں بھی وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔

نماز سے قبل قربانی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو نماز سے قبل قربانی سے متعلق فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قربانی کرنے کا اجر و ثواب نہیں ملے گا اور اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص نے گوشت کھانے کے لئے قربانی کی۔ مذشتہ احادیث کی شرح میں اس موضوع پر عرض کیا جا چکا باقی قربانی سے متعلق تفصیلی مسائل و احکام "تاریخ قربانی" مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت مفتی حبیب الرحمن خیر آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب "قربانی" میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۴۳۰۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ يُسْتَهَي فِيهِ اللَّحْمُ لَذَّكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةً قَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَرَخَصَ لَهُ فَلَا آذِرِي أَبْلَغْتُ رُخْصَتَهُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا لَمْ أَنْكَفَأْ إِلَى كُتَيْبٍ فَلَذَّ بَحْمَهُمَا۔

۴۳۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عید کے دن ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ پھر ان کرے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو گوشت کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کی حالت بیان کی۔ آپ نے اس کو سچا سمجھا پھر وہ شخص بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے جو کہ گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی (یعنی قربانی کے لئے ذبح کرنے کی) میں واقف نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی جانب گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۴۳۰۴: حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول

۴۳۰۴: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ح وَابْنَانَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ
يَسَارٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ نَسَارٍ أَنَّ اللَّهَ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ
لَأَمْرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْبَدَ قَالَ عِنْدِي عَنَاقُ جَذَعَةٍ
مِنْ أَحَبِّ إِلَيَّ مِنْ مُسْتَيْنٍ قَالَ أَذْبَحُهَا لِي
خَدِيبُ عَبْدُ اللَّهِ لَقَالَ إِنِّي لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعَةً
لَأَمْرَهُ أَنْ يَذْبَحَ.

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ذبح کیا آپ نے ان کو دوبارہ
ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایک
بکری کا جذعہ ہے جو میرے خیال میں دو مستنوں سے بہتر ہے۔
آپ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرو۔ حضرت عبید اللہ کی روایت
ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس
تو اب کچھ نہیں ہے علاوہ ایک جذعہ کے۔ آپ نے فرمایا: تم اس
کو ذبح کرو۔

۴۴۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
الْأَسْوَدِ بْنِ قَبِيصٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ
صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَضْحَى ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا
النَّاسُ لَدْ ذَبَحُوا ضَحَايَا هُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا
انْصَرَفَ رَأَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ
لَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى
وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۴۰۵: حضرت جندب بن سفیان جیٹو سے روایت ہے کہ ہم نے
ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقر عید کی۔ لوگوں
نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز بقر عید سے قبل۔ اس پر آپ نے
فرمایا: جس وقت ان کو نماز سے قبل دیکھا تو انہوں نے قربانیوں کو
ذبح کر دیا کہ جس نے کہ نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری قربانی
کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ شخص ذبح کرے اللہ عزوجل کے
نام پر۔

۲۰۱۸: بَابُ إِبَاحَةِ الذَّهَبِ بِالْمَرْوَةِ

۴۴۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ أَصَابَ أَرْبَعِينَ وَلَمْ يَجِدْ خَدِيدَةً
يَذْبَحُهَا بِهِ لَمَّا كَانَا بِمَرْوَةٍ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اضْطَلْتُ أَرْبَعِينَ فَلَمْ أَجِدْ
خَدِيدَةً أَذْكِيهِنَّ بِهِ لَمَّا كُنْتُ بِمَرْوَةٍ أَفَأَكُلُ قَالَ
كُلْ.

باب: دھاردار پتھر سے ذبح کرنا

۴۴۰۶: روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان بن یزید نے دو خرگوش پکڑے
اور ذبح کرنے کے لئے ان کو چھری نہیں مل سکی تو انہوں نے ایک تیز
(یعنی دھاردار) پتھر سے ذبح کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دو
خرگوش پکڑے ہیں لیکن جب مجھ کو چھری نہیں ملی تو میں نے تیز پتھر
سے ہی کاٹ لیا میں ان کو کھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: تم کھاؤ۔

۴۴۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاضِرُ بْنُ
الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَنْبًا نَبَّ فِي شَاةٍ

۴۴۰۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیہ
نے بکری کے دانت مارا (تو وہ مرنے لگی) پھر اس کو تیز (اور دھاردار)
پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت
دیدی۔

فَذَبَحُوهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا۔

۲۰۱۹: بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْعُودِ

۳۴۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ بْنَ قُكَيْرٍ عَنْ عِدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ كَلْبِي فَأَخَذُ الصَّيْدَ فَلَا أَجِدُ مَا أَذْكِيهِ بِهِ فَأَذْبَحُهُ بِالْمَرْوَةِ وَيَأْتِعْصَا قَالَ أَنْهِيَ الدَّمَ بِمَا يَشْتِ وَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۴۰۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فَلَقِيتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعَى فِي بَيْتِ أَحَدٍ فَعَرَضَ لَهَا فَتَحَرَّهَا بِوَيْدٍ فَقُلْتُ لَزَيْدٍ وَتَدَّ مِنْ خَشَبٍ أَوْ حَبِيدٍ قَالَ لَا بَلْ خَشَبٌ فَاتَى النَّبِيُّ ﷺ لَسَّالَةً فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا۔

۲۰۲۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الذَّبْحِ بِالظُّفْرِ

۳۴۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ إِلَّا بَيْسَ أَوْ ظُفْرَ۔

۲۰۲۱: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالْيَسَنِ

۳۴۱۱: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ وَغَدًا وَلَيْسَ

باب: تیز لکڑی سے ذبح کرنا

۳۴۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (شکار کی طرف) کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھ کو ذبح کرنے کے لئے (چاقو وغیرہ) نہیں ملتا تو میں ذبح کرتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خون بہادو کہ جس سے دل چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔

۳۴۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انصاری شخص کی اونٹنی (گھاس) چرا کرتی تھی احد پہاڑ کی جانب پھر اس کو عارضہ ہو گیا (یعنی وہ علیل ہو گئی) تو اس شخص نے اس اونٹنی کو ایک کھوٹی سے نحر کر دیا حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کھوٹی لکڑی کی تھی یا لوہے کی؟ تو انہوں نے کہا: لکڑی کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

باب: ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۳۴۱۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن کے علاوہ (یعنی ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)۔

باب: دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت

۳۴۱۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کل دشمن سے ملیں گے (اور ہم کو وہاں پر جانور بھی ملیں گے) ہم لوگوں کے ساتھ چھری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام

مَعَنَا مَدَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ
وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ بَيْنًا
أَوْ ظَفَرًا وَسَاحِدَتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ
وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمَدَى النَّجَسَةِ۔

لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ۔ جس وقت تک کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور
میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے جانور کی تو اس
سے ذبح کرنا کس طرح سے درست ہوگا اور ناخن چھری ہے جشیوں
کی۔

ناخن سے ذبح کرنا:

ناخن سے ذبح کرنا بالکل ممنوع ہے اور یہ کہ جشی کیا کرتے تھے کہ وہ ناخن نہیں کٹاتے تھے کہ اس سے جانور ذبح کریں
گے ناخن سے ذبح کرنا ویسے بھی ہر طرح معیوب اور وحشت والا عمل ہے اور یہ طریقہ کافر و مشرکوں میں تھا ہر معاملہ ان سے مشابہت
سے اجتناب ضروری ہے۔ (جامی)

۲۰۲۲: بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْدَادِ

الشُّفْرَةِ

باب: چاقو چھری تیز کرنے

سے متعلق

۴۳۱۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ
شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ السَّيِّئَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ
شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَاتَّخِذُوا الْفِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ
فَاتَّخِذُوا الذَّبْحَةَ وَلْيَجِدْ أَحَدُكُمْ شُفْرَتَهُ وَلْيَبْرِحْ
ذَبْحَتَهُ۔

۴۳۱۲: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم ﷺ سے دو باتیں سن کر یاد کر لیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل
نے سب پر احسان فرض قرار دیا ہے تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم
اچھی طرح سے قتل کرو (یعنی اس طریقہ سے قتل کرو کہ مقتول کو کسی
طریقہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ایسا نہ ہو کہ اس کو تکلیف دے دے
کر قتل کرو) اور جس وقت تم (جانور) ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے
ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَ

ذَبْحِهِ مَا يُنْحَرُ

باب: اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور دوسرے

جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو حرج نہیں

۴۳۱۳: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ أَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ
عَنْ عَسْقَلَانَ بَلَّغٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ قَاطِمَةَ بِنْتِ
الْمُسَدِّرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا
فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّاهُ۔

۴۳۱۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ
ہم نے ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نحر کیا
پھر اس کو کھایا۔

۲۰۲۴: بَابُ ذِكَاةِ الْتِي قَدْ نَمِبَ فِيهَا

السَّيْبُ

۴۳۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ بَشَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ فِتْبًا نَمِبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا.

۲۰۲۵: بَابُ ذِكْرِ الْمُتَرَدِّيةِ فِي الْبَيْرِ الَّتِي لَا

يُوصَلُ إِلَى حَلِيقَتِهَا

۴۳۱۵: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِي وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَيْحِهَا لَأَجْزَأَكَ.

۲۰۲۶: بَابُ ذِكْرِ الْمُتَفَلِّتَةِ الَّتِي لَا يُقَدَّرُ

عَلَى اخْذِهَا

۴۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قُوَّةَ لِلْعَدُوِّ عَدَاً وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْتَهُرَ الدَّمَ وَذِكْرَ اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفْرَ قَالَ لَأَصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهَبًا فَتَدَّ بَعِيرٌ قَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ النَّعَمِ أَوْ قَالَ الْإِبِلِ آوَابَ كَأَوَابِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا.

باب: جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا ذبح

کرنا

۴۳۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اس کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمادی۔

باب: اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ مرنے

کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح حلال کریں؟

۴۳۱۵: حضرت ابو عشاء سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اس نے نقل کیا: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا حلق اور سینہ میں لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر جانور کی ران میں تیر مار دیا جائے تو کافی ہے۔

باب: بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا

طریقہ

۴۳۱۶: حضرت رافع بن رافع سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمن سے ملنے والے ہیں (یعنی دشمن سے کل ہمارا مقابلہ ہونے والا ہے) اور ہم لوگوں کے پاس چھری (چاقو) نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے خون بہہ جائے اور اللہ عزوجل کا نام لیا جائے تو تم کھاؤ اس کو لیکن ناخن اور دانت (سے ذبح نہ کرو) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول کریم ﷺ کو لوٹ ملی اس میں سے (یعنی مال غنیمت ملا) اس میں ایک اونٹ بگڑ گیا آدمی نے اس کے تیر مارا وہ کھڑا رہ گیا آپ نے فرمایا: ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے کہ جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے

(یعنی تمہارے ہاتھ نہ آئے تو تم اسکے ساتھ اسی طرح سے کرو۔)

۳۳۱۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی بیچ بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست ہوگا) دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن جھنشی لوگوں کی چھری ہے (اور چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۳۳۱۷ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَايَةَ ابْنِ رِافَعَةَ عَنْ وَالِيعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قُوَّةَ لَعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ لَيْسَ الْيَسَنِ وَالظُّفْرِ وَسَاحِدَتُكُمْ أَمَّا الْيَسَنُ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَعُذَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ إِبِلٍ أَوْ عَنَمٍ قَدْ يَمُهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا۔

۳۳۱۸ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدٍ الرَّحْدَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُجِدْ أَعْدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُجِدْ ذَبِيحَتَهُ۔

۳۳۱۸: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر شے پر احسان لازم فرمایا ہے (مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں پر رحم کرنا چاہیے) تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم بالکل اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو جب ذبح کرو تو اس کو تیز کر لو اور تم جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۷: بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

۳۳۱۹ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ أُنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدٍ الرَّحْدَاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُجِدْ

باب: عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا
۳۳۱۹: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک چیز پر احسان لازم فرمایا ہے تو تم عمدہ طریقہ سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو اور تم جانور کو راحت پہنچاؤ (یعنی آرام سے اور تیز چاقو چھری سے ذبح کرو)۔

أَحَدُكُمْ شَفَرَتَهُ وَلَيُريحَ ذَبِيحَتَهُ۔

۳۳۲۰: حضرت شداو بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام لوگوں پر رحم و کرم کرنا چاہیے) تو جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری تیز کر لو اور جس وقت ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۳۳۲۱: حضرت شداو بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام مخلوق کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرنا چاہیے) تو جس وقت تم قتل کرو تو تم اچھی طرح قتل کرو (یعنی مقتول کو تکلیف پہنچا کر قتل نہ کرو) اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جب ذبح کرنے لگو تو تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو اور جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۳۳۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ ائْتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُريحَ أَحَدُكُمْ شَفَرَتَهُ ثُمَّ لَيُريحَ ذَبِيحَتَهُ۔

۳۳۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَأَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ بَيْنَمَا حَافِظُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ لِيُريحَ أَحَدُكُمْ شَفَرَتَهُ وَلَيُريحَ ذَبِيحَتَهُ۔

باب: قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے پہلو

پر پاؤں رکھنا

۳۳۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے اور سفید تھے سینک والے تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت تکبیر اور بسم اللہ پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے تھے اور اپنا پاؤں مبارک ان جانوروں کے پہلو پر رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ دریافت کیا کہ تم نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۰۲۸: بَابُ وَضْعِ الرَّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ

الضَّحِيَّةِ

۳۳۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ يَكْبَرُ وَيُسَبِّحُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِعًا عَلَى صَفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۰۲۹: بَابُ تَسْمِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى

الضَّحِيَّةِ

۴۴۲۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِعًا رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا۔

۲۰۳۰: بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَيْهَا

۴۴۲۴ أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَعْقِبٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَغِي النَّبِيَّ ﷺ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِعًا عَلَى صَفَاحِهِمَا لَدَمًا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ۔

۲۰۳۱: بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ

۴۴۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطْوُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔

۲۰۳۲: بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ غَيْرَ الضَّحِيَّةِ

۴۴۲۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَوِثُ بْنُ مَسْكِيٍّ قَرَأَا عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ

باب: قربانی ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے

کا بیان

۴۴۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے سفید اور سینک دار تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان کو ذبح فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اور آپ اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

باب: قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے متعلق

۴۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دو مینڈھوں کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا جو کہ کالے اور سفید تھے سینک دار اور بسم اللہ پڑھی (یعنی بسم اللہ اکبر پڑھا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ان کے پہلو پر رکھے ہوئے۔

باب: اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے متعلق

۴۴۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو سینک دار سیاہ و سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اور تکبیر کہی۔

باب: ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے

۴۴۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچاؤنوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

بَعْضُ بَدَنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ۔

۲۰۳۳: بَابُ نَحْرُ مَا

يُذَبِّحُ

۴۳۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا قَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلْنَا لَحْمَهُ خَالَفَهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔

۴۳۲۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَوْمًا وَنَحَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

۲۰۳۴: بَابُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ

عَزَّوَجَلَّ

۴۳۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ ابْنِ حَبَّانَ بِعَيْنِ مَنْصُورًا عَنْ غَابِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَأَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ لَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَرَى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَازِلَ الْأَرْضِ۔

باب: جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو نحر کرے تو

درست ہے

۴۳۲۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پھر ہم نے اس کو کھالیا اس کے خلاف حضرت عبد بن سلمان نے روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۳۲۸: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم نے دور نبوی میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا پھر اس کو کھالیا۔

باب: جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی

دوسرے کے واسطے

۴۳۲۹: حضرت عامر بن وائلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پوشیدہ باتیں بتاتے تھے جو کہ دوسرے حضرات سے نہیں ملے تھے یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھ کو کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں لیکن ایک مرتبہ میں اور آپ مکان میں تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک بات تو یہ کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے ایسے شخص پر جو کہ اپنے والد پر لعنت بھیجے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل اس شخص پر لعنت بھیجے جو کہ ذبح کرے اللہ عزوجل کے علاوہ کسی اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے اس شخص پر جو کہ کسی بدعتی شخص کو پناہ دے اور چوتھی یہ کہ اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کہ زمین کی نشانی دے۔

بدعتی کو پناہ دینا:

بدعتی شخص کو پناہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور اس کے کام میں تعاون کرے اور شریعت کا یہ اصول سب جگہ ہے یعنی گناہ گار شخص یا اس کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی نیک کام میں تعاون کرو اور گناہ اور برائی کے کام میں تعاون نہ کرو اور حدیث شریف کے آخر میں مذکور زمین کے نشان مٹانے کا مطلب ہے کہ جیسے کوئی شخص مینار وغیرہ یا سڑک پر لگے ہوئے نشان مٹائے۔

۲۰۳۵: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنَ لُحُومِ

باب: تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور رکھ

چھوڑنا ممنوع ہے

الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ

۴۴۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (یعنی قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا چاہیے)۔

۴۴۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُوَكَّلَ لُحُومُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۱: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی تو انہوں نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے نماز ادا کی پھر بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے کہ قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھا جائے۔

۴۴۳۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي يَوْمٍ عِيدٍ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلَّى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنْ تُسَيِّكَ أَحَدٌ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۴۳۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ (یعنی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھو)۔

۴۴۳۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۴۰۳۶: بَابُ الْإِذْنِ فِي

ذَلِكَ

۴۰۳۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخُرُثِيُّ بْنُ
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ
الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثِ نَمَلٍ قَالَ
كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا۔

۴۰۳۴ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ أَنَا
الْمَلِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ
الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدِمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ
لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ مَا آتَا بِإِكْلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ
فَانْعَلِقَ إِلَى أَخِيهِ لِأَمِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بِدْرِيًّا
فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بِعِنْدِكَ أَمْرٌ نَقَضًا
لِمَا كَانُوا يُهْوَأُونَ عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ
ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۰۳۵ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ
النُّعْمَانِ وَكَانَ أَخَا أَبِي سَعِيدٍ لِأَمِّهِ وَكَانَ بِدْرِيًّا
فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ فِيهِ أَمْرٌ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ نَهَاَنَا أَنْ نَأْكُلَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ
لَنَا أَنْ نَأْكُلَهُ وَنَدَّخِرَهُ۔

باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور اس کو

کھانا

۴۰۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ
(اس کے بعد کھانے) سے منع فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھاؤ اور سفر کا توشہ
کرو اور رکھ چھوڑو۔

۴۰۳۴: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک
مرتبہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان
کے سامنے قربانی کا گوشت رکھ دیا (وہ گوشت خشک کر کے رکھا گیا
تھا) انہوں نے کہا کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ
اپنے ماں شریک بھائی کے پاس پہنچے کہ جن کا نام حضرت قتادہ بن
نعمان تھا اور وہ غزوہ بدر میں موجود تھے ان سے دریافت کیا تو
انہوں نے فرمایا: تمہارے بعد نیا حکم صادر ہوا ہے جس کی وجہ سے
وہ حکم کہ تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھانے کا منسوخ ہو
گیا۔

۴۰۳۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمائی
تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ماں
شریک بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے
والوں میں سے تھے ان کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو
انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے۔
ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس باب میں ایک تازہ حکم ہوا ہے کہ پہلے رسول
کریم ﷺ نے ہم کو منع فرمایا تھا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد
کھانے سے پھر اجازت عطا فرمائی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی۔

قربانی کا گوشت:

بلا ضرورت شئی قربانی کے گوشت کا ذخیرہ نہ کرنا ضروری ہے افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کا ایک حصہ رشتہ داروں کو دے دے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام کا تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور قربانی کا گوشت فروخت کرنا ناجائز ہے عہدت ملاحظہ ہو بقول نہاکم قال جماہیر و العلماء بیاح الاکل والامساك و بعد الثلاث والنہی منسوخ عن: ۲۰۷۷ ن ۲ زہر الربی علی السائی۔ نیز حاشیہ نسائی میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک نقل کرتے ہوئے تحریر ہے: روی الامام ابو حنیفہ عن علقمنا عن عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ عن ابیہ ان النبی صل ۲ وسلم قال کنت نہتیکم عن لحوم الاضاحی ان امسکوها فوق ثلاثة ايام لیوسع موسعکم علی فقیر فکلوا و تزودو

(ص: ۲۰۸ زہر الربی علی السائی)

۴۴۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے روکا تھا زیارت قبور سے لیکن اب تم قبور کی زیارت کر سکتے ہو اور زیارت (قبور) کر کے اپنے نیک اعمال میں اضافہ کرو اور دوسرے قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے اب تم کھاؤ اور رکھو جس وقت تک تم چاہو تیسرے نبیذ بنانے سے بعض برتن میں اب جس برتن میں دل چاہے پو لیکن وہ شراب نہ پو جو کہ نشہ پیدا کرے۔

۴۴۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ النَّفْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ آعِينَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَرِثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ دِقَارٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلِتَزِدَّكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا وَامْسِكُوا مَا بَيْنَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي آتِي رِغَاءٍ بَيْنَكُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ وَامْسِكُوا۔

۴۴۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور برتنوں میں علاوہ مشکیزہ کے اور زیارت قبور سے لیکن اب تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ جب تک دل چاہے اور تم لوگ سفر کے لئے توشہ جمع کرو اور

۴۴۳۷: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ

النَّبِيذِ إِلَّا فِي سَقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُّوا مِنْ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَلْيَنْهَ تَذَكُّرُ الْآخِرَةِ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مَسْكٍ۔

۴۰۳۷: بَابُ الْإِدْخَارِ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

۴۴۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذَلَّتْ دَالَّةٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَسْتَفْعُونَ مِنْ أَضَاحِهِمْ يَحْمِلُونَ مِنْهَا الرِّدَّكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْبِغَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نَهَيْتُ مِنْ إِمْسَاكِ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّالَّةِ الَّتِي ذَلَّتْ كُلُّهَا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

۴۴۳۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنَى الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ أَلْ مُحَمَّدٍ ﷺ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَصَحَّحْتُ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ أَلْ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خَبَرٍ مَا دَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۴۴۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا

رکھ چھوڑو اور جس شخص کا دل چاہے قبور کی زیارت کا تو وہ قبروں کی زیارت کرے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں پوئیکن تم لوگ ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو۔

باب: قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا

۴۴۳۸: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید الاضحی کے دن غرباء و محتاجوں کا ایک مجمع مدینہ منورہ پہنچا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تین روز تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو رکھ لو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی چربی اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور اس کی کھالوں سے مشکیں بنایا کرتے تھے پھر اب کیا بات پیش آ گئی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے منع فرما دیا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان غرباء اور محتاجوں کے اندیشہ کی وجہ سے ممانعت کی تھی جو مجمع کر آ کر جمع ہو گیا تھا پس اب تم لوگ کھاؤ اور اس کو رکھ لو اور صدقہ کرو۔

۴۴۳۹: حضرت عبدالرحمن بن عابسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ لوگ محتاج اور ضرورت مند تھے تو آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جو کوئی مال دار ہو تو وہ غریب کو کھلائے پھر کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی آل و اولاد کو دیکھا (یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کو دیکھا) وہ حضرات پندرہ روز کے بعد بکری کے پائے کھایا کرتے تھے تو میں نے عرض کیا ایسی قلیف کس وجہ سے تھی؟ تو ان کو نبی آگئی اور انہوں نے کہا محمد ﷺ کی آل نے تین روز مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۴۴۴۰: حضرت عابسؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ
بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ
قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ قَالَتْ كُنَّا
نَحْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا ثُمَّ يَأْكُلُهُ.

۴۴۴۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ
عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سَيَوْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحَدَرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِمْسَاكِ
الْأَضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُّوْا وَأَطِيعُوا.

۲۰۳۸: بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُودِ

۴۴۴۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْقِلٍ قَالَ
ذَلِيَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَاتَّزَمْتُهُ قُلْتُ لَا
أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَتَبَسَّمُ.

۲۰۳۹: بَابُ ذَبِيحَةِ مَنْ

لَمْ يَعْرِفْ

۴۴۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ
بْنُ شَيْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوا يَأْتُونَا بِلَحْمٍ وَلَا
يَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوا.

۲۰۴۰: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا

تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۴۴۴۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

صدیقہؓ سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے
فرمایا: ہم لوگ ایک مہینہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پائے اٹھا کر
رکھا کرتے تھے (یعنی ایک ماہ کے بعد آپ بکری کے پائے کھایا
کرتے تھے)۔

۴۴۴۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع
فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: ہم لوگ کھاؤ اور کھاؤ (جس وقت تک دل
چاہے)۔

باب: یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور

۴۴۴۲: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ خیبر وائے
دن ایک مشک چربی کی ہم کو ہاتھ لگی میں اس مشک سے چمٹ گیا اور
میں نے کہا کہ میں یہ مشک کسی کو نہیں دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے میرے اس کہنے کی وجہ
سے۔

باب: وہ جانور جس جس کا علم نہ ہو کہ بوقت ذبح اللہ کا نام

لیا گیا یا نہیں؟

۴۴۴۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ
لوگ ہم لوگوں کے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو علم نہیں تھا کہ ان
لوگوں نے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم کھاتے وقت خدا
کا نام لے لو اور کھاؤ۔

باب: آیت وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ

عَلَيْهِ کی تفسیر و تشریح

۴۴۴۴: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا آیت کریمہ: وَلَا تَأْكُلُوا

يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي هُرُودُ بْنُ أَبِي وَكَيْعٍ وَهُوَ هُرُودُ بْنُ عَنَتْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَاْكُلُوهُ وَمَا

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ اللہ عزوجل پر ذبح کرے (یعنی خدا کے نام پر جو جانور ذبح ہو) یعنی خدا جس جانور کو موت دے دے تو تم لوگ اس کو تو نہیں کھاتے ہو اور جس کو تم خود ذبح کرتے ہو اس کو کھاتے ہو؟

خلاصۃ الابواب ☆ حدیث ۴۴۳۷ میں مذکور جملہ ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) سے لے کر ((إِلَّا فِي سَبَقَاءِ)) کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم لوگ جن برتنوں میں شراب وغیرہ بناتے تھے ان میں اب نبیذ بنانے سے بھی بچو کیونکہ اب ان کو نبیذ وغیرہ یا کسی بھی استعمال میں لانے سے پھر تم کو شراب کی یاد آئے گی البتہ مشکیزہ میں نبیذ بنا لو اور حدیث شریف کے آخری جملہ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) واضح رہے کہ آج کل جیسے افیون چرس گانجا بھنگ وغیرہ کے استعمال کی ممانعت بھی مذکورہ حدیث سے مستنبط ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے بھی ممانعت کا حکم ہے۔

حدیث سابقہ ۴۴۳۹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر لیا جائے یعنی افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ گھر والوں کے لئے رکھ لے ایک حصہ دوسروں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں وہ تمام گوشت خود بھی استعمال کرنے کے لئے رکھ سکتا ہے لیکن بلا ضرورت شرعی مذکورہ گوشت ذخیرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت اور عدم ممانعت دونوں مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مالی حالات کافی کمزور تھے اس لیے آپ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں جب مالی حالات بہتر ہوتے چلے گئے تو تین روز سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا۔ بہر حال اب ممانعت والی روایت منسوخ ہے سابق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

مشرکین کا اعتراض:

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ قدرتی موت (طبعی موت) سے جو جانور مر جائے یعنی جس کو اللہ عزوجل مارے (ذبح کرے) تو اس جانور کو تو تم مسلمان لوگ نہیں کھاتے ہو البتہ جس جانور کو تم مارتے یعنی خود ذبح کرتے ہو تو اس کو تم حلال کہتے ہو اور اس کو تم کھاتے بھی ہو تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اصل چیز بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لینا ہے یعنی ہم لوگ اللہ عزوجل کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس وجہ سے وہ حلال ہے اور جو خود مر جاتا ہے تو اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اور وجہ سے وہ حرام ہوا۔

ذَبَحْتُمْ أَنْتُمْ أَكَلْتُمُوهُ۔

۲۰۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُجْتَمَةِ

۴۴۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ تَجِيبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُ الْمُجْتَمَةُ۔

۴۴۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِذَا أَنَا بِرُؤُوسٍ دَجَاجَةٍ فِي دَارِ الْأَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۴۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْبَلْبَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّاسِ وَهُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا

مشکلہ کیا ہے؟

شریعت میں مشکلہ کہتے ہیں کہ زندہ رہتے ہوئے جانور کے ہاتھ پاؤں کا نایا زندہ جانور کے اعضاء جسمانی کوٹھی کرتا بہر حال مشکلہ کرنے کی سخت ممانعت فرمادی گئی۔

بِالنَّبْلِ لِكُفْرِهِ ذَلِكَ وَقَالَ لَا تَمْلُؤُوا بِالْبَهَائِمِ۔

۴۴۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ عَرَضًا۔

۴۴۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمَيْمَنِيُّ بْنُ عَمْرِو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ۔

باب: مجتمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا
۴۴۳۵: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجتمہ (جانور) درست نہیں ہے (یعنی وہ جانور کہ جس کو کہ گولیوں کا نشانہ لگانے کے لئے کھڑا کیا جائے پھر وہ جانور مر جائے)۔

۴۴۳۶: حضرت ہشام بن زید نے نقل کیا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پر لوگ حاکم کے مکان میں ایک مرغی کا نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طریقہ سے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۳۷: حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اس کو باندھ کر) آپ نے اس حرکت کو برا خیال کیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

۴۴۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی اس پر جو کہ جاندار کو نشانہ بنانے (یعنی تیر یا گولی وغیرہ سے)۔

۴۴۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو مثلہ کرتے۔

۴۴۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ بناؤ جان دار کو نشانہ (یعنی اس کو باندھ کر یا کسی بھی طرح اس سے نشانہ بازی نہ کرو)۔

۴۴۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

باب: جو کوئی بلا وجہ کسی چڑیا کو ہلاک کرے؟

۴۴۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور پھر اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

۴۴۵۳: حضرت ثرید بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چڑیا کو بے مقصد اور بے وجہ مار ڈالے تو وہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے چیخ چیخ کر کہے گی کہ اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھ کو بلا فائدہ قتل کیا۔

۴۴۵۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۲۰۴۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهَا ۴۴۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا لَمَّا قَوْلُهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمَّا حَقَّتْهَا قَالَ حَقَّتْهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعَ رَأْسَهَا قَبْلَ مَنِيِّهَا۔

۴۴۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَاوَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ خَلْفٍ بَعْنَى ابْنِ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ الْأَخْوَلِ عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّا فُلَانًا قَتَلْنِي عَبَثًا وَلَمْ يَنْتَفِعْ مِنِّي بِمَنْفَعَةٍ۔

بے فائدہ قتل:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جس جانور کو بغیر فائدہ کے خواہ مخواہ قتل کیا جائے تو وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں فریاد کرے گا یعنی اگر جانور کو قتل کرے سے مقصد کھانا ہو تو اس میں حرج نہیں لیکن بے فائدہ جانور کو مار دینا مکروہ اور گناہ ہے۔

۲۰۴۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْجَلَالَةِ
 ۲۴۵۴: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 سُهَيْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ
 طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
 مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ
 مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ
 لَحْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَالَةِ وَعَنْ رُكُوبِهَا
 وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِهَا۔

باب: جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق
 ۲۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
 ﷺ نے خیبر والے دن منع فرمایا بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور
 جلالہ سے یعنی اس کا گوشت کھانے سے اور اس پر سوار ہونے سے
 (ایسا نہ ہو کہ ناپاک پسینہ جسم کو لگ جائے)۔

۲۰۴۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ
 ۲۴۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَجَنَّمَةِ
 وَلَبَنِ الْجَلَالَةِ وَالشَّرْبِ مِنْ فِي السَّقَاءِ۔

باب: جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت

۲۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: مجنمہ سے اور جلالہ
 (جانور) کے دودھ پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے
 سے۔

جلالہ کیا ہے؟

شریعت میں جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو صرف ناپاک کھانا ہو یا جس کی زیادہ تر خوراک ناپاک ہو چاہے وہ جانور
 گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی ہو یا دوسرا کوئی اور جانور ہو ایسے جانور کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کئی روز تک باندھ کر یا قید کر کے پاک
 خوراک کھلائی جائے تو اس صورت میں اس کا گوشت کھانا درست ہوگا مفتی یہ قول ہی ہے اور لفظ مجنمہ تشریح سابق میں گزر چکی اور
 مذکورہ بالا حدیث شریف میں پانی کی مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اگر
 مشک میں کوئی جانور وغیرہ یا کوئی نقصان دہ شے گر گئی ہو اور اس سے نقصان پہنچ جائے۔

رَحْمَةُ رَبِّ الْغَافِلِينَ

(۳۳)

کتاب البیوع

خرید و فروخت کے مسائل و احکام کی بابت احادیث مبارکہ

باب: خود کما کر کھانے کی ترغیب

۳۳۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ جیہنم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین کمائی وہ ہے جو انسان (اپنے ہاتھ سے) کمائے یعنی اپنی محنت (اور جدوجہد) سے حاصل کرے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی آمدنی میں (شامل) ہے پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے۔

۲۰۳۵: بَابُ الْكَسْبِ عَلَى الْكَسْبِ

۳۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَامَةَ الشَّرْحِيسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَطْبَعَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ وَلَدَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ۔

بیٹے کی آمدنی سے کھانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باپ اور بیٹے کی آمدنی سے متعلق بھی اشارہ فرمایا گیا بہر حال مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر باپ اور بیٹا اگر ایک ساتھ کام انجام دے رہے ہوں تو تمام مال باپ کا شمار ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ باپ کے لیے بیٹے کا مال کھانا درست ہے۔

۳۳۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ جیہنم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی بہترین آمدنی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی آمدن سے کھاؤ۔

۳۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ لَه عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنْ أَوْلَادُكُمْ مِنْ أَطْبَ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۳۳۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ جیہنم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ

۳۳۵۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

۳۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۳۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

باب: آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق احادیث

۲۰۴۶: بَابُ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

۳۳۶۰: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا اور میں اب آپ کے بعد کسی شخص کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ فرماتے تھے کہ حلال سے کھلا ہوا اور جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے اور نہ کھلا ہوا ہے (جیسے کہ زنا چوری شراب نوشی وغیرہ) اور ان دونوں سے درمیان میں بعض اس قسم کے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں (اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) اور میں تم کو ان سے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک روش دکھائی ہے اور اللہ عزوجل کی روش حرام اشیاء میں اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔ پس جو شخص اللہ عزوجل کی قائم ہوئی روش کے گرد یعنی اللہ تعالیٰ کی روش سے دور نہ رہے اور اس کے پاس چلا جائے تو نزدیک ہے کہ وہ اس روش کے اندر داخل ہو جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے بچے تو قریب ہے کہ وہ حرام کاموں سے بھی نہ بچے۔ قریب ہے کہ وہ شخص حرام اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جائے گا اور جو شخص مشکوک کاموں میں مبتلا ہو جائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص ہمت کرے یعنی جو کام حرام ہیں ان کو بھی کرنے لگ جائے۔

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ غَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ بَعْدَهُ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْفَحْلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُنْهِيَةً قَالَ وَسَاءَ ضَرْبُ لَكُمْ بَيْنَ ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَسَى حَسَى وَإِنَّ حَسَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَرَأَى مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْحَسَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَ الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّهُ مَنْ يَرْتَعِ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ وَإِنَّ مَنْ يُخَالِطُ الرِّبَا يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ۔

۳۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس وقت کہ کوئی شخص

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُوَ دَاوُدَ الْجَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُكَالِي الرَّجُلُ مِنْ آيَةٍ أَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ۔

۴۴۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هُدَيْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غَبَارِهِ۔

۴۰۴۷: بَابُ التِّجَارَةِ

۴۴۶۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرُو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ لِقَوْلٍ لَا حَتَّى اسْتَأْمَرَ تاجِرِيْنِ فَلَانٍ وَيَلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَلَا يَرْجُدُ۔

۴۰۴۸: بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى التَّجَارِ مِنَ التَّوَقُّعِ

فِي مَبَايِعَتِهِمْ

۴۴۶۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا نُورِكَ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتِمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ تَبْعِهِمَا۔

اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ دولت کس جگہ سے حاصل کی؟ حلال سے یا حرام سے؟

۴۴۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایسا دور آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود اگر خود نہیں کھائے گا تو اس پر سود کا اثر تو پہنچ ہی جائے گا۔

باب: تجارت سے متعلق احادیث

۴۴۶۳: حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیمت کی علامات میں سے یہ ہے کہ دولت پھیل جائے گی اور اس کی زیادتی ہو جائے گی اور کاروبار و تجارت کھل جائے گی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک آدمی (سامان) فروخت کرے گا پھر وہ کہے گا کہ نہیں جس وقت تک کہ میں فداں تاجر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں تلاش کریں گے لیکن وہیں کوئی نہیں مل پائے گا۔

باب: تاجروں کو خرید و فروخت میں کس ضابطہ پر عمل کرنا

چاہیے؟

۴۴۶۴: حضرت حکیم بن حزام غوث سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اگر وہ سچ بات کہیں گے اور جو کچھ عیب ہو اس کو نقل کر دیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے قیمت میں اور عیب پوشیدہ کریں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت رخصت ہو جائے گی اور نقص سے بدلہ نشان ہوگا۔

باب: جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنا

۴۳۶۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی گناہوں سے) اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ لوگ خراب اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنا تہہ بند لٹکانے والا تکبر اور غرور کی وجہ سے اور دوسرے اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور احسان کر کے احسان جٹلانے والے (واضح رہے کہ یہ تمام گناہ کبیرہ ہیں)۔

۴۳۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی جانب اللہ عزوجل نہیں دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ جو کہ کچھ نہیں دیتا لیکن احسان رکھتا ہے یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جٹلاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو کہ ٹخنوں کے نیچے تہہ بند لٹکاتا ہے اور تیسرے وہ شخص جو کہ جھوٹ بول کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے (یہ تمام گناہ کبیرہ گناہ ہیں)۔

۴۳۶۷: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ (خرید) فروخت میں بہت (یعنی بالکل) قسم کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم سے مال فروخت ہوتا ہے پھر مال کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور جس وقت لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص ہر ایک بات میں قسم کھاتا ہے تو اس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔

۴۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن آمدنی مٹ جاتی ہے (یعنی برکت ختم ہو جاتی ہے)۔

۲۰۴۹: باب الْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ
۴۳۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَدْرِكٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خُرَيْشَةَ بْنِ الْحَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَةً وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَانُ عَطَاءٌ ۝

۴۳۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خُرَيْشَةَ بْنِ الْحَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الَّذِي لَا يُعْطَى شَيْئًا إِلَّا مَنَةً وَ الْمُسْبِلُ إِزَارَةً وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْكَذِبِ ۝

۴۳۶۷: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ ۝

۴۳۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلْسَلْعَةِ مَحَقَةٌ لِلْكُسْبِ ۝

۲۰۵۰: بَابُ الْحَلْفِ الْوَاجِبِ لِلْخَدِيْعَةِ فِي

الْبَيْعِ

باب: دھوکہ دہور کرنے کے لئے قسم کھانے

سے متعلق

۴۳۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فُضْلٍ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيلِ مِنْهُ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لِدُنْيَا إِنْ أَعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَقِيْلَ لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلَى بِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْآخَرُ۔

۴۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا یعنی قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب نظر (رحمت) سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی راستہ میں (یعنی سفر میں) موجود ہے اور وہ شخص مسافر کو پانی دینے سے منع کرے اور دوسرے وہ شخص جو کہ کسی امام سے بیعت کرے دنیا داری کے لیے اگر وہ اس کو دنیا دے دے تو وہ شخص بیعت مکمل کرے اور اگر نہ دے تو پوری نہ کرے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ عصر کے بعد کسی شخص سے بھاؤ کرے پھر وہ یعنی (فروخت کرنے والا) یہ کہے کہ یہ چیز اس قدر قیمت میں خریدی گئی ہے اور اس پر وہ قسم کھائے اور دوسرا اس بات کو سچ سمجھے لیکن درحقیقت اس شخص نے اس قدر قیمت ادا نہیں کی تھی بلکہ خریدنے والے شخص سے زیادہ قیمت لینے کی وجہ سے کہہ دیا تھا۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

حدیث ۴۳۶۸ کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھا کر سامان فروخت کرنے سے مال تو فروخت ہو ہی جائے گا لیکن مال کی اصل برکت ختم ہو جائے گی اور جس طریقہ سے زیادہ قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح سے کم قسم کھانا بھی اور زیادہ اور بار بار قسم کھانے سے انسان کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے اس وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے۔

پانی نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی کو پانی نہ دینے سے متعلق جو وعید بیان فرمائی گئی ہے تو اس وعید کا تعلق حالت قیام میں بھی ہے یعنی کسی کو پانی دینے سے منع کرنا یہ بھی اس وعید میں شامل ہے جیسا کہ آیت کریمہ: وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ کی تفسیر میں علماء و مفسرین نے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ میں مذکور عصر کی نماز کے بعد سے خاص وقت عصر مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آمد و رفت وغیرہ کا کوئی بھی وقت مراد ہے بہر حال قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر سامان زیادہ قیمت میں فروخت کرنا سخت گناہ ہے۔

۲۰۵۱: بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَتَّعِدْ

الْيَمِينِ بَقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ

۳۳۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُذَامَةَ عَنْ جَوْهَرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرْزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبِيعُهَا وَنَسْتَبِيعُ أَنْفُسَنَا الشَّمَايِرَ وَنُسَمِّئُ النَّاسَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمِ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا بِهِ أَنْفُسَنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بِعَمَلِكُمُ الْحَيْفُ وَاللُّغْوُ فَشُرْبُوهَا بِالصَّدَقَةِ.

۲۰۵۲: بَابُ وَجُوبِ الْعِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِينَ قَبْلَ

اِقْتِرَاقِهِمَا

۳۳۷۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْثَبِ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي غَرْزَةَ عَنْ قُذَامَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْعِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ بَيَّعَا وَصَدَقَا بُرِّرَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكُتِمَا مُحِلٌّ بَرَكَةٌ فِي بَيْعِهِمَا.

۲۰۵۳: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ فِي

لَفْظِ حَدِيثِهِ

۳۳۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْعِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ

بَاب: جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے تو اس کو

صدقہ دینا

۳۳۷۰: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کرتے تھے اور ہم لوگ اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (یعنی لوگ ہم کو دال کہتے تھے) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام اس سے عمدہ تجویز فرمایا جو نام کہ ہم نے رکھا تھا یعنی آپ نے ہمارا نام تجارتی تجویز کیا اور ارشاد فرمایا: اے تاجرو کی جماعت اتم لوگوں کے فروخت کرنے میں قسم آتی ہے اور بے ہودہ اور لغو باتیں بھی آتی ہیں تو تم اس کو صدقہ کے ساتھ شامل کر دو۔

بَاب: جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا

شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے

۳۳۷۱: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک وہ الگ نہ ہوں اگر وہ عیب کو ظاہر کر دیں اور وہ سچ بات بولیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں خیر و برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور (عیب) چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی خیر و برکت رخصت ہو جائے گی۔

بَاب: نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا

اختلاف

۳۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خریدنے والے اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار حاصل ہے قیمت واپس لینے کا اور سامان واپس دے دینے کا۔ اس طریقہ سے اگر نقصان کا علم ہو جس وقت تک دونوں الگ نہ ہوں لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط لازم نہ کر لی گئی ہے یعنی سامان کی واپسی

مَا لَمْ يَفْتَرِ مَا لَا يَبِيعُ الْخِيَارِ-

۳۳۷۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِ مَا أَوْ يَكُونَ بَيْعًا-

۳۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَبَايَعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِ مَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ-

۳۳۷۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيَمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلِيٌّ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْبَيْعَانِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِ مَا أَوْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ-

۳۳۷۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِ مَا أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَر-

۳۳۷۷: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَبَاتُ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِ مَا أَوْ يَكُونَ بَيْعٌ خِيَارٍ وَرَبَّمَا قَالَ نَافِعٌ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَر-

۳۳۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ

کا اقرار کر لیا گیا ہو تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل ہے۔

۳۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو۔

۳۳۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے لیکن (بیع کا) اختیار حاصل رہتا ہے۔

۳۳۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو اشخاص معاملہ کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے۔

۳۳۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔

۳۳۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۳۳۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس

بِالْجِبَارِ حَتَّى يَفْتَرَقَا أَوْ يَكُونَ بَيْعُ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَرْ-

وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا اس کو منظور اور قبول کر لے)۔

۳۷۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْجِبَارِ حَتَّى يَفْتَرَقَا وَ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ تَكَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَبَيَّعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتَرَكَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ-

۳۷۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو شخص معاملہ کریں سامان کے فروخت کرنے کا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے شخص کو اختیار دے دے پس اگر اختیار دے دے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع مکمل ہو جائے گی (البتہ اختیار باقی رہے گا شرط کی وجہ سے) اگر بیع کر لے کے بعد الگ ہوئے اور کسی شخص نے بیع کے معاملہ کو ختم نہیں کیا تو بیع لازم اور نافذ ہو گئی)۔

۳۷۸۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُتَبَايِعِينَ بِالْجِبَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرَقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ جِبَارًا قَالَ نَافِعٌ لَّكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجَبُهُ لَارَقَ صَاحِبَهُ-

۳۷۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کو اختیار ہے اپنی بیع میں جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اس میں شرط ہو اختیار کے استعمال کی تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع نے نقل فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جس وقت کوئی چیز اس قسم کی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے (خریدنے کے بعد تاکہ وہ نسخ نہ کر سکے)

۳۷۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَفْتَرَقَا إِلَّا بَيْعُ الْجِبَارِ-

۳۷۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

۲۰۵۴: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

باب: زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ

ابن دینار فی لَفْظِ هَذَا الْحَدِيثِ

۳۷۸۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَا يَبِيعُ بَيْنَهُمَا

۳۷۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہو جاتی جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی

حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيْعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيْعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَيْعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۳۳۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَا بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

۳۳۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى

ہے لیکن بیع کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔

۳۳۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۳۳۸۷: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیع اور خرید کو اختیار کہیں تک علیحدہ نہ ہوں یا ان کی بیع بالخیار ہے۔

۳۳۸۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق

مکمل کرے اور تین مرتبہ اختیار کر لیں۔

يَتَفَرَّقَا أَوْ يَأْخُذَ كُلٌّ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هُوَ
وَيَتَخَايَرَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۴۳۸۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کرے۔

۴۳۸۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَسْمَعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ يَأْخُذْ أَحَدُهُمَا مَا رَضِيَ مِنْ صَاحِبِهِ أَوْ هَوَىٰ۔

۲۰۵۵: بَابُ وَجُوبِ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِينَ

قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِأَيِّدِهِمَا

باب: جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک ان کو اختیار ہے

۴۳۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن یہ کہ بیع کا معاملہ خود اختیار کے ساتھ ہو تو اس میں اختیار حاصل رہے گا۔ علیحدہ ہونے کے بعد بھی اور جہاں نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ رہنا اس اندیشہ سے کہ وہ شخ نہ کریں۔

۴۳۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا الْكَلْبِيُّ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُقْبَبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةٌ بَيْنَهُمَا وَلَا يَجُزُّ لَهُ أَنْ يَفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يُسْقِطَهُ۔

۲۰۵۶: بَابُ الْخِدْيَةِ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا
۴۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی سے معاملہ عرض کیا مجھ کو بیع کے معاملہ میں دھوکہ دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا: جس وقت تم کوئی شے فروخت کرو تو تم کہہ دو کہ یہ دھوکہ نہیں ہے (یعنی مجھ کو علم نہیں) بیع میں تو مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے اور جس وقت کوئی شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا تو لوگ اس شخص پر رحم کھاتے اور اس کا نقصان جائز خیال کرتے۔

۴۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخَذَّعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ لَكَ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ يَقُولُ لَا خِلَابَةَ۔

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناقص العقل تھا) وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کے متعلقین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو کہ (میرے سامان میں)

۴۳۹۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ لِي عَقْدِيهِ ضَعْفٌ كَانَ يَبِيعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ اتُّوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ لَدَعَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ لَهَا هَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصِيرُ

عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا بَعْتَ لِقُلٍّ لَا عِلَاقَةَ

۲۰۵۷: باب

الْمُحَقَّلَةِ

۳۳۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمْ الشَّاةَ أَوْ الْبَقَّةَ فَلَا يُحَقِّلُهَا.

جانور کے سینہ کا دودھ:

واضح رہے کہ اس طرح کا جمع کیا ہوا دودھ ڈاکٹری اور طبی دونوں اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً بھی یہ فعل منع ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۰۵۸: باب النَّهْيُ عَنِ الْمَصْرَاقِ وَهُوَ أَنْ

يُرْبِطَ أَحْتِلَافَ النَّاقَةِ أَوِ الشَّاةِ وَتَتْرُكَ مِنَ

الْحَلَبِ يَوْمَئِذٍ وَالثَلَاثَةِ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا

لَبَنٌ فَيَزِيدَ مُشْتَرِبَهَا فِي قِيمَتِهَا لِمَا بَرَى

مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا

۳۳۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالنَّعَمَ مِنْ ابْتِغَاءٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ امْسَكْهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرْوَدَهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ تَمْرٍ.

بستی سے باہر نکل کر خریدنے کی ممانعت:

۳۳۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے جا کر قافلہ سے نہ ملو اور نہ بند کرو دودھ اونٹ اور بکری کا اور اگر کوئی اس قسم کا جانور خریدے (یعنی جس کا دودھ جمع کر لیا گیا ہے) تو اس کو اختیار ہے اگر دل چاہے تو رکھ چھوڑے اور دل چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے اس دودھ کے عوض جو خریدار نے استعمال کیا۔

حدیث شریف کا عربی متن کے جملہ ((الرُّكْبَانُ لِلْبَيْعِ)) کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو یعنی باہر گاؤں

دھوکہ نہیں ہے۔

باب: کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت

کرنے سے متعلق

۳۳۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص بکری یا اونٹنی فروخت کرے تو اس کے سینہ میں دودھ جمع نہ کرے۔

وغیرہ سے جو شخص غلہ وغیرہ لے کر شہر اور آبادی میں داخل ہو رہا ہے اور اس آنے والے کو بستی کے نرخ کا علم نہ ہو تو دھوکہ دے کر اور غلط بیانی کر کے تم اس سے غلہ وغیرہ سستا خرید لو پھر شہر میں گراں فروخت کرو یہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔

۴۴۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ ابْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اشْتَرَى مَضْرَاءً فَإِنْ رَضِيَهَا إِذَا حَلَبَهَا فَلْيُمْسِكْهَا وَإِنْ كَرِهَهَا فَلْيُرَدِّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَعْمَرٍ۔

۴۴۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دودھ پھرا ہوا جانور خریدے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کر دے۔

۴۴۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مِنْ ابْتِاعَ مُحَقْلَةً أَوْ مَضْرَاءً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا أَمْسَحَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَعْمَرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۴۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر دل چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کرے نہ کہ گیسوں کا۔ (کیونکہ عرب میں گیسوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے اس وجہ سے کھجور کی قیمت کے برابر واپس کرنے کا حکم فرمایا۔)

۲۰۵۹: بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

باب: فائدہ اسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو

۴۴۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَوَكَيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَلْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَّابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۴۴۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ جلیلہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا نفع اور فائدہ ضمان کے ساتھ ہے۔

ایک قانون شریعت اور فقہاء کرام رضی اللہ عنہم کا استنباط:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک شریعت اسلام کا بنیادی قانون بیان فرمایا گیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رضی اللہ عنہم نے مذکورہ حدیث شریف سے بہت سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ اگر کسی کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی شخص ہے کیونکہ مال کے نفع کا حق دار بھی دراصل وہی شخص تھا۔ مثال کے طور پر کسی شخص نے کوئی غلام خریدا خریدار نے اس غلام سے محنت مزدوری کرانے کے بعد اس سے اجرت حاصل کی۔ پھر اس غلام میں عیب نکل آیا اور وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کیا تو اس کی مزدوری کا روپیہ خریدار کا ہوگا۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب فتاویٰ کا مطالعہ سودمند رہے گا۔ خاص طور پر فتاویٰ درالعلوم دیوبند ج: ۴۰ پر متعلقہ حصے کا۔ (جاسی)

۲۰۶۰: بَابُ بَيْعِ الْمُهَاجِرِ

لِلْأَعْرَابِيِّ

۴۳۹۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلْقِي وَآنَ يَبِيعَ مُهَاجِرٌ لِلْأَعْرَابِيِّ وَعَنِ التَّصْرِيفِ وَالتَّجْشِ وَأَن يَسْتَأْمَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَأَن تَسَالَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أَخِيهَا۔

باب: مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا

ممنوع ہے

۴۳۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تلقی سے اور مہاجر کو گاؤں کے باشندہ کا مال فروخت کرنے اور تصریف اور تجش سے اور اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے اور عورت کا اپنی سوکن کے لئے طلاق کہنے سے یعنی شوہر سے (عورت کے) سوکن کی طلاق کے لئے کہنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے گاؤں دیہات سے شہر میں مال لا کر فروخت کرنے جو شخص آرہا ہے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص سے شہر اور بستی کا کوئی شخص بستی اور شہر کے نرخ کم تلا کر اس سے سامان غلہ وغیرہ نہ خریدے کیونکہ باہر سے آنے والا دیہاتی عموماً شہر کے نرخ سے ناواقف ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کے باقی اجزاء سے متعلق تشریح سابق میں عرض کی جا چکی۔

۲۰۶۱: بَابُ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَاكِدِ

۴۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُثَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَاكِدٍ وَإِنْ كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ۔

باب: کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۴۳۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ نُوحٍ قَالَ أَتَانَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَيْتَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَاكِدٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ۔

۴۵۰۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَيْتَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَاكِدٍ۔

۴۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی باہر والے کا مال فروخت کرے۔

۳۵۰۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۳۵۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی کسی یاہر کے شخص کا مال و اسباب فروخت نہ کرے لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو کہ جس کا دل چاہے گا اور جس طرح سے لوگوں کا دل چاہے گا وہ مال و اسباب فروخت کریں اللہ عز و جل رزق عطا فرماتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

۳۵۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۳۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بستی سے) آگے جا کر قافلہ سے ملاقات نہ کرو مال و اسباب خریدنے کے لئے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال پر مال فروخت نہ کرے اور نہ نجش کرے کوئی شہری شخص کسی دیہات والے کے لیے۔

۳۵۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَهْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ لُقَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجَشِ وَالْعَلَقِ وَأَنَّ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۳۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی نجش سے اور قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور کسی شہری (یعنی بستی کے شخص) کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے۔

خلاصہ الباب ☆ مثلاً کوئی آدمی دیہات سے غلہ وغیرہ لے آیا فروخت کرنے کی غرض سے اور اس کا خیال یہ تھا کہ میں یہ غلہ گیسوں کا دل وغیرہ جو مارکیٹ میں ریٹ چل رہا ہے اس کے مطابق فروخت کروں وہاں کے رہنے والے شہری یا گاؤں کے رہنے والے نے اس سے کہا کہ تم یہ چیز میرے ذمہ کر دو جب ریٹ بڑھے گا اور غلہ میں کمی ہوگی تو میں فروخت کر دوں گا تو شریعت مطہرہ نے اس عمل سے منع فرمایا اور اس عمل کو ناجائز قرار دیا کیونکہ اس سے سارے عمل میں دیہاتی آدمی کا نقصان ہے اس لئے کہ وہ مارکیٹ کے ریٹ سے بے خبر ہوتا ہے یہ شخص اس کو دھوکہ میں رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچ کر خود خوب نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو عدم واقفیت کی بناء پر نقصان میں رکھنا چاہتا ہے جس کا شریعت نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (جاسی)

”نجش“ کا مطلب ہے کسی شخص سے اس کی ملکیت والی شے خریدنا مقصد نہ ہو لیکن دوسرے آدمی سے اس کو قیمت زیادہ ادا کرنے کی نیت سے کسی چیز کی قیمت خواہ مخواہ بڑھانا اس سے چونکہ خریدار کا نقصان ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو منع فرمایا گیا اور قافلہ سے آگے جا کر ملنے کی وجہ سابق میں عرض کی جا چکی کہ اس طریقہ کار سے دیہات سے آنے والے شخص کا نقصان ہوتا ہے اور وہ اپنی بیع کم قیمت میں دے بیٹھتا ہے اس وجہ سے اس سے بھی منع کیا گیا کہ کوئی بستی والا دیہات سے آنے والے کی شے فروخت نہ کرے۔

۲۰۶۲ : باب

باب: قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت
سے متعلق

التَّلَقِّي

۳۵۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلَقِّي.

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ
لَأَبِي أُسَامَةَ أَخَذَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْجَلْبِ
حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا السُّوقَ لِأَقْرَبِهِ أَبُو أُسَامَةَ وَقَالَ
نَعَمْ.

۳۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَائِدٍ قَالَ أَنبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَنْ يُتَلَقَّى الرَّكْبَانُ وَأَنْ يُبَاعَ حَاضِرٌ لِذَا قُلْتُ
لَأَبِي عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِذَا قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ
بِسْمَارٍ.

۳۵۰۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَبَّاجُ بْنُ مُعَمَّدٍ قَالَ أَنبَأَنَا جُرَيْجٌ قَالَ أَنبَأَنَا
هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْفَرْدُوسِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سَعْدٍ
يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ لَمَنْ تَلْقَاهُ
فَاشْتَرِ مِنْهُ فَإِذَا آتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ.

۲۰۶۳: باب سَوْمُ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۳۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تلقی سے یعنی آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت (اس کی تفسیر گزر چکی)

۳۵۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے جس وقت تک کہ وہ (گاؤں کا فروخت کرنے والا) خود بازار میں نہ آجائے اور خود بھاؤ نہ دیکھ لے (یعنی مارکیٹ میں اس سامان کی جو قیمت ہے وہ خود آ کر معلوم نہ کر لے)

۳۵۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قافلوں کی ملاقات سے ممانعت فرمائی (بستی سے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کیلئے فروخت کرنے سے طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری آدمی فروخت نہ کرے دیہات کے رہنے والے شخص کے واسطے تو انہوں نے کہا شہری آدمی دلال (یا ایجنٹ) نہ بنے باہر والے شخص کا۔

۳۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال لے کر آئے اس قافلہ سے نہ ملو (یعنی بستی اور آبادی کے باہر جا کر) اور اگر کوئی شخص قافلہ سے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال والا شخص بازار میں آئے (اور مشاہدہ کرے کہ مجھ کو دھوکہ دیا گیا کہ مارکیٹ میں اس کی شے کی قیمت زیادہ ہے) تو اس کو اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو بیع فتح کر لے اور اپنا مال واپس لے لے۔

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق

۳۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی شہری شہر اور بستی سے باہر والے شخص کو اور تم لوگ نہ بخش کرو اور نہ بھاؤ لگائے کوئی شخص دوسرے مسلمان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يُسَاوِمِ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ مَلَاقِ أَخِيهَا لِتَكْتُمِي مَا فِي إِيَّانِهَا وَلْتُخَيِّجَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا۔

بھائی کے قیمت لگانے کے بعد جس وقت اس کی قیمت مقرر ہو چکی ہو اور فروخت کرنے والا فروخت کرنے کو مستعد ہو گیا اور نہ پیغام (تکاح) بھیجے اور نہ مطالبہ کرے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا تاکہ پلٹ لے جو اس کے برتن میں آتا تھا اور تکاح کرے جو اس کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھا ہے اس کو ملے گا۔

آپسی بھائی چارگی کے رہنما اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور آپسی بھائی چارگی کے جذبہ کے قوش نظر چند ریزیں ورہنما اصول تجارت وغیرہ بیان فرمائے گئے ہیں پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی گاؤں دیہات سے کوئی شے فروخت کرنے بستی میں آ رہا ہو تو چونکہ وہ بستی اور شہر کے نرخ سے ناواقف ہو گا اس لیے بستی کے باہر جا کر اس کی چیز کی قیمت نہ لگاؤ۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے کسی شے کی قیمت لگا دی تو تم اس چیز کی قیمت نہ لگاؤ اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی دل شکنی ہوگی اس طریقہ سے دوسرے مسلمان بھائی کو دل آزاری سے بچانے کے لیے یہ حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی عورت سے کسی کارشتہ تکاح جارہا ہو تو جس وقت تک وہاں سے دوسرے کارشتہ کا مسئلہ ایک طرف نہ ہو جائے اس وقت تک اپنا رشتہ نہ بھیجو ساتھ ہی ساتھ ازدواجی نظام سے متعلق یہ اصول بھی ارشاد فرمادیا گیا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر سے کہے کہ پہلے تم اپنی پہلی بیوی (یعنی سوکن) کو طلاق دو بلکہ جس کی تقدیر میں جس قدر رزق ہے وہ اس کو ملتا رہے گا۔

۴۰۶۳: بَابُ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

باب: اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے سے متعلق

۴۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَاللَّبِثُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

۴۵۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَتَعَاقَ أَوْ يَنْزِلَ۔

۴۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ فروخت کرتے کوئی تمہارے میں سے اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر۔

۴۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر جس وقت تک کہ دوسرے شخص سے بھاؤ ہو رہا ہو جب تک دخل اندازی نہ کرے۔

۴۰۶۵: بَابُ النَّجَشِ

باب: نجش کی ممانعت

۴۵۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۴۵۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجَشِ۔

نے نجش سے منع فرمایا۔

۳۵۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هُغَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِجَدٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْفِيَ مَا فِي إِنْثَاهَا۔

۳۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے فروخت کرنے پر فروخت نہ کرے شہری اور دیہاتی کو اور تم لوگ (سامان فروخت کرنے میں) نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۳۵۱۴: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِجَدٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْكُنِي بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا۔

۳۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری کسی باہر والے کا سامان فروخت نہ کرے اور تم لوگ نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۲۰۶۶: بَابُ الْبَيْعِ فِيمَنْ يَزِيدُ

باب: بیلام سے متعلق

۳۵۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَعَبَسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَعْظَرُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي هَكِيمٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ قَدَحًا وَجَلَسًا فِيمَنْ يَزِيدُ۔

۳۵۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک کبیل بیلام فرمایا۔

۲۰۶۷: بَابُ بَيْعِ الْمَلَامَةِ

باب: بیع ملامہ سے متعلق احادیث

۳۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ جَبَّانٍ وَأَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۳۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامہ اور بیع منابذہ سے۔

خلاصۃ الابواب ☆

نخس اور بہن کی طلاق کی ممانعت:

حدیث ۴۵۱۴ میں نخس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور کسی نے اس کی مقرر کردہ قیمت پر رضامندی ظاہر کر کے خریدار بن گیا اور ایک اور شخص آ کر اسے بہکانا شروع کر دے کہ میں تم سے زیادہ ریٹ پر خریدنا چاہتا ہوں یہ طریقہ بالکل غلط اور نامناسب ہے پہلے بھی ایسا مضمون گزر چکا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ کہ کوئی بھی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ وہ بھی اسی طرح عورت اور اس کی بہن ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اگر مجھے طلاق ہو تو میرا کیا بنے گا کتنی بڑی آزمائش بن جائے گی اگر اپنے لئے یہ بات پسند نہیں تو دوسری سوکن کو بھی طلاق دلوانا اس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہ بات اہل ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ جس کی قسمت میں جس انداز سے لکھا ہے وہ مل کر رہے گا کسی کو بے گھر کرنا اس کے لئے خاوند کو اکسانا بالکل نامناسب اور جہالت ہے۔ (جائی)

بیع من یزید کیا ہے؟

حدیث ۴۵۱۵ میں جو بیع من مزید استعمال ہوا ہے آج کی اصطلاح میں اس کو نیلام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس کو ہراج سے تعبیر کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی فروخت کا اعلان وغیرہ کرے اور کہے کہ کون شخص اس شے کی قیمت زیادہ دے گا؟ بہر حال رسول کریم ﷺ سے نیلام کرنے کا ثبوت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیع ملامسہ اور بیع منابزہ:

مذکورہ بالا دونوں اقسام دور جاہلیت میں رائج تھیں اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص کا کپڑا مچھولیا کرتا تھا یعنی فروخت کرنے والا شخص اور خریدنے والا شخص بوقت بیع ایک دوسرے کے کپڑے مچھولیا کرتے تھے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور اس طرح کرنے سے بیع لازم ہو جاتی تھی اس طرح کی بیع کو بیع ملامسہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس طرح کی بیع کو ناجائز قرار دیا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "قوله فنهی عنها کلها فی الصحیحین من حدیث ابی ہریرہ نہی رسول اللہ ﷺ عن الملامسۃ زاد مسلم اما الملامسۃ فان للمس کل منهما توب صاحبہ بغیر تامل للیزم الامس البیع من غیر خیاری عند الرویة" ... (رد المحتار الشامی ص: ۱۰۹ ج ۲) نعمانیہ دیوبند اور اسلام نے ساتھ ہی ساتھ بیع منابزہ کو بھی ناجائز قرار دیا اور یہ بیع بھی زمانہ جاہلیت میں رائج تھی کہ خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا شخص خریدار کی جانب اپنا کپڑا پھینک دیا کرتا تھا تو یہ بیع لازم ہو جاتی تھی وہ لوگ نہ تو ایجاب و قبول کرتے اور نہ کسی فریق کو اختیار رویت حاصل ہوتا تھا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "والمنازۃ ان ینبذ کل واحد منهما توبہ الی الآخرہ ولان ینظر کل واحد منهما الی توب صاحبہ علی جعل النبذ بیعا و ہذہ بیوعا یتعارفونہا فی الجاہلیۃ" الخ (رد المحتار ص: ۱۰۹ ج ۲ نعمانیہ دیوبند)

۲۰۶۷: تَفْسِيرُ ذَلِكَ

۴۵۱۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثْمِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَفَّاحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَةِ لِمَنِ الثُّوبُ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرَحُ الرَّجُلِ قُوَّةَ إِلَى الرَّجُلِ بِالنَّجَسِ قُلَّ أَنْ يَقْلِبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ.

۲۰۶۹: بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

۴۵۱۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالطَّوْبِيُّ عَنْ يَسْكُنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي وَفَّاحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ.

۴۵۱۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَالتَّمُودِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

۲۰۷۰: بَابُ تَفْسِيرِ ذَلِكَ

۴۵۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بْنِ بَهْلُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَلَامَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَةُ أَنْ يَتَّبَعَ

باب: مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر

۴۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) ملاسہ سے وہ کپڑے کا چھوٹا ہے اور اس کو نہ دیکھنا (یعنی اندر کی جانب سے وہ کیسا ہے؟) اور آپ نے منع فرمایا منابذہ سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے نہ تو اس کو الٹا کرے اور نہ ہی اس کو دیکھے۔

باب: بیع منابذہ سے متعلق حدیث

۴۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملاسہ اور بیع منابذہ سے۔

۴۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ملاسہ اور منابذہ سے۔

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر

۴۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع منابذہ سے اور بیع ملاسہ سے اور بیع ملاسہ یہ ہے کہ دو شخص رات میں دو کپڑوں پر معاملہ کریں اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ لگائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور وہ اس کی

جانب پھینکے اور اس پر بیچ ہو۔

الرُّجُلَانِ بِالثُّوبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْبَسُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُو الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَ يَبْذُو الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ لِيَتْبَاعَا عَلَى ذَلِكَ۔

۴۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیچ ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ (خریدار فروخت کرنے والے کے) کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی جانب نہ دیکھے اور بیچ منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی جانب پھینک دے اور وہ اس کو اُٹھ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ لِمَنْ الثَّوْبَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرُحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يَقْبَلَهُ۔

۴۵۲۲: حضرت ابوسعید دجہلی سے روایت ہے کہ رسول کریم نے دو قسم کے لباس کی ممانعت ارشاد فرمائی اور دو قسم کے فروخت کرنے سے منع فرمایا بیچ ملامسہ اور بیچ منابذہ میں اور بیچ منابذہ یہ ہے کہ دوسرے شخص سے کہا جائے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیچ صحیح ہوگئی اور بیچ ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے نہ تو اس کو کھولے اور نہ کپڑا الٹ کر دیکھے جس وقت وہ کپڑا چھوئے یعنی کپڑے کو ہاتھ لگائے تو بیچ لازم ہوگئی اور دو قسم کے لباس کو بیان نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک موٹے پر ہو اور دوسرا موٹھا کھلا ہوا ہے دوسرے یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور کپڑا اس طریقہ سے باندھے کہ ستر کھلی رہے۔

۴۵۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبَسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمَلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ بَيْعِي الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَمْسَهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرَهُ وَلَا يَقْبَلَهُ إِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی اور دو قسم کی بیچ سے منع فرمایا۔ ایک تو بیچ ملامسہ سے اور دوسری بیچ منابذہ سے اور یہ دونوں بیچ دور جاہلیت میں رائج تھیں۔

۴۵۲۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الزُّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبَسَتَيْنِ وَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَهِيَ بَيْعٌ كَانُوا يَتْبَاعُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیوع کی ممانعت فرمائی ایک تو بیچ منابذہ سے دوسرے بیچ

۴۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْوَلِيدِ عَنْ خَبِيبٍ عَنْ

حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمَلَامَسَةُ وَزَعَمَ أَنَّ الْمَلَامَسَةَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ ابْيَعْكَ قُرْبَى بَنُو بَيْتِكَ وَلَا يَنْظُرَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى قُرْبَى الْآخَرِ وَلَكِنْ يُلِمُّسُهُ لَمَسًا وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ ابْدَعْ مَا مَعِيَ وَتَبْدَعْ مَا مَعَكَ لِشَرِّى أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَلَا يَذْرِى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمَّ مَعَ الْآخَرِ وَنَحْوَاهُ مِنْ هَذَا الْوَصْفِ۔

لامسہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیع لامسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف اس کو ہاتھ لگائیں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جو تمہارے پاس ہے اس کو پھینک دو اور دوسرا کہے کہ جو تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو لیکن کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کس قدر ہے جو اس کے مشابہ ہو۔

۲۰۷۱: باب بیع الحَصَاةِ

۳۵۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْفَرَرِ۔

باب: کنکری کی بیع سے متعلق

۳۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کنکری کی بیع سے اور دھوکہ کی بیع سے۔

۲۰۷۲: باب بیع الثمر قبل أن يبدؤ صلاحه

صَلَاةُ

۳۵۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

باب: پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے پہلے

۳۵۲۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ فروخت کرو پھل کو درخت پر جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

۳۵۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

۳۵۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

۳۵۲۸: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَارِثُ ابْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

۳۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی پختگی کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے (یعنی جب تک پھل نہ پک جائے)۔

حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الشَّعْرَ حَتَّى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ وَلَا تَتَّبِعُوا الشَّعْرَ بِالشَّعْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً.

۳۵۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَامَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبِيعُوا الشَّعْرَ حَتَّى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ.

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَأَنْ يُبَاعَ الشَّعْرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَ أَنْ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالذَّنَابِيرِ وَالذَّرَاهِمِ وَ رَخَصَ فِي الْقَرَائِنِ.

۳۵۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَبِيعَ الشَّعْرَ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْقَرَائِنَ.

جائے تو اس وقت تک ان کو فروخت نہ کرو) اور نہ فروخت کرو پھلوں کے بدلے پھل کو یعنی درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اور اس کے برابر خشک پھلوں کے عوض میں پھل فروخت نہ کرو کیونکہ اس میں کمی بیشی کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابن شہاب نے نقل کیا کہ جو مجھ سے حضرت سالم نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پھل کو اسی پھل کے عوض میں فروخت کرنے سے۔

۳۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی بہتری کی حالت معلوم نہ ہو جائے۔

۳۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) منابرہ حراہہ اور محافلہ سے اور آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جس وقت تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے عوض اور آپ نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی۔

۳۵۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی حراہہ اور محافلہ سے اور پھلوں کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور آپ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

خلاصہ الباب ☆ درختوں پر کچے پھلوں اور بیج کا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کیونکہ کسی کو معلوم نہیں درختوں پر پھل کچا جس قدر ہے دیے ہی وہ پک جائے گا بلکہ آندھی طوفان بارش وغیرہ یا کسی اور آفت کی وجہ سے درخت بھی گر سکتے ہیں پھلوں میں کیڑا لگ کر باغ اجڑ سکتا ہے لہذا جب تک پھل پک نہ جائیں یا فروخت کے قابل نہ ہو جائیں تب تک فروخت کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں لڑائی جھگڑا اور جان تک کا خطرہ ہو سکتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

مخابرہ حراہہ محافلہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ کہتے ہیں کہ زمین کی پیداوار کے حصے کو اجرت یا کرایہ وغیرہ پر دی جائے یعنی ایک شخص کسی

کو زمین دے تاکہ وہ زمین کے اندر مل چلائے اور بیج ڈالے اور زمین سے جو بھی پیداوار ہو اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا آدھا زمین کا مالک خود لینے کے لیے کہے تو رسول کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اجرت مجہول ہے اور ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی پیداوار نہ ہو کیونکہ زمین میں پیداوار ہونا یا نہ ہونا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور بیع حراہہ کی صورت یہ ہے کہ درخت کے اوپر جس مقدار میں پھل لگے ہیں اس کا اور درخت سے اتارے گئے پھل کے عوض درختوں پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کیا جائے مثال کے طور پر کسی نے اندازہ کر لیا کہ درخت کے اوپر سے ایک سو من آم وغیرہ حاصل ہوں گے تو زمین پر موجود اور درخت سے اترے ہوئے سو من آم ان مجہول آم کے عوض دیئے جائیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ درخت سے کس مقدار میں پھل اترے گا اس میں کی بیشی لازماً ہوگی اور محالہ یہ ہے کہ گیہوں کی مقدار کا اندازہ کیا کہ گیہوں کی بالیوں میں سے کتنے من غلہ نکلے گا پھر اس مقدار میں گیہوں کے عوض فروخت کر دے یہ بھی ناجائز ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر یہ تمام صورتیں پائی جاتی ہیں جو کہ شرعاً قطعاً ناجائز ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور لفظ عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عربی لفظ عربیہ کی جمع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت مسکین کو دے دیتے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے دشواری محسوس کرنے کی وجہ سے ان کو دیئے گئے درخت کے پھل جو کہ درخت پر ہی لگے ہیں اس مقدار کے درخت سے اترے ہوئے پھل دے دیتے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور غرباء کی مدد کی ایک بہترین صورت ہے۔ (جائی)

۴۵۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھجور کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

۴۵۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُطْعَمَ.

باب: پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس

شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے

جائیں گے

۴۰۷۳: بَابُ شِرَاءِ الْعِمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ

صَلَاحَهَا عَلَى أَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتَرَمَّحَهَا إِلَى

أَوَانٍ إِذَا كُفِّهَا

۴۵۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت بیان فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی، جس وقت تک کہ ان کے رنگ پُرکشش نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنگ کے پُرکشش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائیں یعنی وہ پکنے کے قریب ہو جائیں اور اب کوئی مصیبت کا احتمال نہ رہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر اللہ عزوجل پھلوں کو روک دے اور وہ نہ پکیں (یعنی پھل پختہ نہ ہوں) تو تمہارے میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لے گا۔

۴۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْعِمَارِ حَتَّى تَزْهِيَ قِلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَزْهِي قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَا يَأْخُذُ.

باب ۲۰۷: وَضْعُ الْجَوَائِحِ

۳۵۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَحَّاحٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ بَعَثَ مِنْ أَخِيكَ تَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ بِهِ شَيْئًا بِهِ تَأْخُذُ مَالُ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

۳۵۳۵: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ تَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ أَخِيهِ وَذَكَرَ شَيْئًا عَلَى مَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ قَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ.

۳۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْأَعْرَجُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ الْجَوَائِحَ.

۳۵۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَمَارٍ بَتَاغَهَا فَكَثُرَ ذَنْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَنْلَعْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذُّوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ.

باب ۲۰۷: بَيْعُ الثَّمَرِ سِنِينَ

۳۵۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قُتَيْبَةُ قَبْلَكَ بِالْكَافِ وَالصَّوَابُ عَتِيقٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ

باب: پھلوں پر آفت آنا اور اس کی تلافی

۳۵۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرو پھر اس پر مصیبت نازل ہو جائے تو تم کو اس کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں (آخر تم کس شے کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے؟)۔

۳۵۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ نے کچھ فرمایا اسی طرح سے یعنی آخر کار کس بات میں سے تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟

۳۵۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کا نقصان ادا کرایا۔

۳۵۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے پھل کی خریداری کی اُن پر آفت آنے سے قبل اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ دے دو چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات کیا۔ جس وقت اس شخص کا قرض پورا نہ ہوا آپ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تم اب اسے لے لو جو کچھ تم کو مل گیا وہ کافی ہے اور کچھ نہیں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مل رہا ہے اس پر قناعت کرو دراصل ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب پھلوں پر قدرتی آفت آجائے تو تم کو بالکل کچھ بھی نہ ملتا)۔

باب: چند سال کے پھل فروخت کرنا

۳۵۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چند سالوں کا پھل فروخت کرنے سے۔

النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ مِثْنَيْنِ۔

۲۰۷۶: باب بَيْعِ التَّمْرِ

بِالتَّمْرِ

۳۵۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۳۵۴۰: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةِ أَنْ يُبَاعَ مَا فِي رُؤُوسِ النَّخْلِ بِتَمَرٍ يَكْبَلُ مُسْمًى إِنْ زَادَ لِي وَإِنْ نَقَصَ لِعَلَى۔

۲۰۷۷: باب بَيْعِ الْكُرْمِ

بِالزَّيْتِ

۳۵۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَبِضَى اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ وَالْمُرَابَنَةِ بِبَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْكُرْمِ بِالزَّيْتِ كَيْلًا۔

۳۵۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ زَالِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَنَةِ۔

۳۵۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

باب: درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت

کرنا

۳۵۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

۳۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزانہ سے اور مزانہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر کی کھجور ایک مقررہ ناپ کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکل آئے تو زیادہ خریدار کی ہے اور اگر کم نکل آئے تو اسی کا نقصان ہے۔

باب: تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے

متعلق

۳۵۴۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزانہ کی ممانعت فرمائی اور (بیچ) مزانہ درخت پر لگی ہوئی (تازہ) کھجور کو خشک کھجور (یعنی درخت سے اتاری گئی کھجور) کے عوض فروخت کرنا ناپ کر اور تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنا ناپ کر۔

۳۵۴۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیچ) محاقلہ اور بیچ مزانہ کی ممانعت فرمائی۔

۳۵۴۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت حطافہ مائی (اس مضمون کی تشریح سابق میں عرض کی جا چکی)

۳۵۳۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں خشک اور تر کھجور کے دینے کی اجازت عطا فرمائی (عرایا کی تشریح گذر چکی)۔

۳۵۳۳: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ رَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

باب: عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۳۵۳۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی بیج میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۲۰۷۸: بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخُرُصِهَا تَمْرًا
۳۵۳۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا تَبَاعًا بِخُرُصِهَا۔

۳۵۳۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی بیج میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخُرُصِهَا تَمْرًا۔

باب: عرایا میں تر کھجور دینا

۳۵۳۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ میں رخصت اور اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۲۰۷۹: بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ
۳۵۳۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ۔

۳۵۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں۔

۳۵۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخُرُصِهَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ۔

۳۵۳۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

۳۵۳۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ وَرَخَصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخَرِصَتِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا وَطَبَا.

۳۵۵۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّلَيْفَةُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُرَابَاةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ إِذِنْ لَهُمْ.

۳۵۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرِصَتِهَا.

۲۰۸۰: بَابُ إِشْتِرَاءِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ

۳۵۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ لَيْسَ حَوْلَهُ أَنْقُصُ الرُّطْبُ إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ.

۳۵۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَعْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِیَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّطْبِ بِالثَّمَرِ فَقَالَ أَنْقُصُ إِذَا بَيْسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ.

۲۰۸۱: بَابُ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ الثَّمَرِ لَا يَعْلَمُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کی خرابی کا علم نہ ہو اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی تاکہ اس کو لوگ فروخت کر کے ترکھور کھا سکیں۔

۳۵۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) مرابنہ سے یعنی درخت کے اوپر کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنے سے لیکن عرایا والوں کو اجازت دی اسلئے کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۳۵۵۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی عرایا کی بیع میں پھلوں کا اندازہ کر کے۔

باب: ترکھور کے عوض خشک کھجور

۳۵۵۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو ترکھور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ ترکھور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ نے منع فرمایا۔

۳۵۵۳: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو ترکھور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ ترکھور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع فرمایا۔

باب: کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض

فروخت کرنا

۳۵۵۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کھجور کا ایک ڈھیر فروخت کرنے سے کہ جس کی ناپ کا علم نہ ہو (یعنی جس ڈھیر کے وزن کا علم نہ ہو اس ڈھیر کے فروخت کرنے میں اندیشہ ہے کہ زیادتی کا) ترک کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ۔

مَكِيلَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ

۳۵۵۳: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يَعْلَمُ مَكِيلَهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ۔

ترک کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ:

واضح رہے کہ ترک کھجور درحقیقت وہ بھی کھجور ہی ہے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب ترک کھجور رکھ دی جاتی ہے تو وہ ضرور خشک ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ہر صورت ناجائز ہے تفصیل کے لیے فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ اور شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

باب: اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت

کرنا

۳۵۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کیا جائے غلہ کا ایک ڈھیر غلہ کے ڈھیر کے عوض اور نہ ہی وزن کیے ہوئے غلہ کے عوض۔

۲۰۸۲: بَابُ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

۳۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ۔

باب: غلہ کے عوض غلہ فروخت کرنا

۳۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاہرہ سے ممانعت فرمائی۔ مزاہرہ یہ ہے کہ اپنے باغ میں لگی ہوئی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے اور اگر کھیت ہو تو اس کو غلہ کے عوض وزن کر کے فروخت کرے ان تمام کی ممانعت فرمائی۔

۲۰۸۳: بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

۳۵۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَاهِرَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرُ حَائِطِهِمْ وَإِنْ كَانَ نَحْلًا يَتَمَرُ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ مَكْرَمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَيْبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلٍ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَيْلَهُ۔

۳۵۵۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مخاہرہ مزاہرہ اور محافلہ سے اور پھلوں کے فروخت سے

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَالَفَةِ وَعَنْ بَيْعِ
التَّمْرِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذَلِكَ إِلَّا بِالدَّنَانِيرِ
وَالدَّرَاهِمِ -

۲۰۸۴: باب بیع التمر السبل حتی

یبعض

۳۵۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ
التُّخْلِةِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنْ السُّبُلِ حَتَّى يَبْصُرَ
وَيَأْمَنَ الْقَاعَةُ لَهَا الْبَاعُ وَالْمَشْتَرَى -

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
ﷺ أَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَجِدُ
الصَّبْحَاءِ وَلَا الْعِدْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتَّى نَزِيدَهُمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثُهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ أَشْرَبَهُ -

۲۰۸۵: باب بیع التمر بالتمر متفاضلاً

۳۵۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْهَرِثُ بْنُ
مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ
الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ
سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْرِ قَبَاةٍ
بِتَمْرِ جَمِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلْ تَمْرَ خَيْرٍ
هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ

جس وقت تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور ممانعت فرمائی پھلوں
کے فروخت کرنے سے لیکن روپیہ اور اشرافی کے عوض (بیع درست
ہے)۔

باب: بایں اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ

سفید نہ ہو جائیں

۳۵۵۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ممانعت فرمائی کھجور
کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ پرکشش رنگین نہ ہو جائیں
اور (گیہوں کے) بایں فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ سفید نہ ہو
اور آفت کا اندیشہ نکل جائے اور آپؐ نے ممانعت فرمائی فروخت
کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۳۵۵۹: حضرت ابوصالحؓ نے ایک صحابی سے سنا اس نے کہا: یا رسول
اللہ! ہم لوگ (کھجور کی اقسام) صبحانی اور عذق کے عوض جس وقت
تک کہ زیادہ نہ دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کھجور کو پہلے چاندی کے بدلہ
فروخت کرو پھر اس کے عوض صبحانی اور عذق (کھجور کی اقسام) خرید
لے۔

باب: کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا

۳۵۶۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے اور حضرت
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا
عالم بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجوریں جس کو جنیب کہتے ہیں لے کر آیا۔
آپؐ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں
خدا کی قسم! ہم لوگ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے
کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو بعد تمام
کھجور پہلے روپیہ کے عوض فروخت کرو پھر روپیہ ادا کر کے جنیب لے کر
لیں۔

مِنْ هَذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعِ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ اتَّبَعَ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيًّا۔

۳۵۶۱: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَانْفِطُ لَهُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ خَلَلْنَا سَعِيدَ عَنْ قَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِتَمْرِ رِيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْلًا فِيهِ يَسُّ فَقَالَ أَنَّى لَكُمْ هَذَا قَالُوا ابْتَعَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ هَذَا لَا يَصِحُّ وَلَكِنْ بِعِ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هَذَا حَاجَتَكَ۔

۳۵۶۲: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبِيعَ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جَنْطَةِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ۔

۳۵۶۳: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حُمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي جَنْطَةِ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۳۵۶۴: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حُمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُفَّةُ بْنُ عَبْدِ الْغَايِرِ قَالَ حَدَّثَنِي

۳۵۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں "ریان" (کھجور کی اعلیٰ قسم کا نام ہے) پیش کی گئی اور آپ کی کھجور میں "بعل" کھجور تھی جو کہ خشک تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اپنی کھجوروں کو فروخت کر (نقد رقم پر) پھر جو ضروری ہو تو وہ خرید لے۔

۳۵۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملوان کھجور ملا کرتی تھی ہم لوگ اس میں سے دو صاع دے کر ایک صاع خریدا کرتے تھے۔ آپ کو یہ اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع فروخت نہ کیے جائیں ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیبوں کے عوض ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلہ میں دو درہم کے۔

۳۵۶۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ "ملوان کھجور" دو صاع ادا کر کے ایک صاع وصول کیا کرتے تھے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو صاع کھجور کے نہ دو ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیبوں کے عوض ایک صاع کے اور نہ دو درہم عوض ایک درہم کے۔

۳۵۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں "یرنی" کھجور لے کر حاضر ہوئے (یہ کھجور کی ایک اعلیٰ قسم ہوتی ہے) آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت

أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَتَى بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِي فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ آوَهُ عَنِ الرِّبَا لَا تَقْرَبُهُ۔

بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو صاع ادا کر کے اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بیچ تو یہ تو بالکل سود ہے نزدیک نہ جا (ہرگز) اس کے قریب بھی نہ چلک۔

۳۵۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ قَالِكِ بْنِ أَرْوَسٍ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّ سَمْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّهْبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّبَرُّ بِالتَّبَرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

۳۵۶۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے لیکن جب بالکل نقد معاملہ ہو اسی طرح سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض سود ہے لیکن نقد اور گیہوں گیہوں کے بدلہ ہے لیکن نقد در نقد اور گھو گھو کے عوض سود ہے لیکن بالکل نقد ہو (تو وہ سود میں داخل نہیں ہے)۔

باب بیع التمر بالتمر

۳۵۶۶: أَخْبَرَنَا وَاسِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لُصْلُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدَا يَدٍ لَمَنْ زَادَ أَوْازَ ذَاذَ فَقَدْ آرَبَنِي إِلَّا مَا اخْتَلَفْتُ الْوَالِدُ۔

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۳۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کھجور کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور گھو گھو کے عوض اور نمک نمک کے عوض بالکل ہی نقد۔ پس جس نے زیادہ کیا تو وہ سود ہو گیا۔ لیکن جب جنس بدل جائے (یعنی گیہوں یا چاول کھجور کے عوض ہو تو زیادہ اور کم لینا درست ہے)

باب بیع التبر بالتبر

۳۵۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ بَسَّارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةِ ابْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عِبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّهْبِ بِالنَّهْبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالتَّبَرِّ بِالتَّبَرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ قَالَ أَخَذَهُمَا

باب: گیہوں کے عوض گیہوں فروخت کرنا

۳۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح گھو گھو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں

وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا
بِيَدٍ وَأَمَرْنَا أَنْ يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ
بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ
كَيْفَ شِئْنَا قَالَ أَحَدُهُمَا لَعَنَ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ
أَرَبَىٰ-

یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک
نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر
برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے
کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کو جو کے عوض اور جو کو گیسوں
کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس طرح سے دل
چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ
دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا۔)

۳۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عبید جیؓ اور حضرت مسلم بن یسار جیؓ
سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان جیؓ
دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ
جیؓ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے
کے عوض چاندی کو چاندی کے عوض کھجور کو کھجور کے عوض گندم کو گندم
کے عوض اور جو کو جو کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی
(واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی
مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک نمک
کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر برابر
بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا
اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کو جو کے عوض اور جو کو
گیسوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس
طرح سے دل چاہے)۔

باب: جو کے عوض جو فروخت کرنا

۳۵۶۹: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسلم
بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت
رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت
عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی

۳۵۶۸: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ
أَبِي سَيْرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُبَيْدٍ وَكَانَ يُدْعَى ابْنُ هُرْمُزٍ قَالَ جَمَعَ
الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ
حَدَّثَهُمْ عِبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
بِالْفِضَّةِ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ
بِالشَّعِيرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ
الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً يَسَوَاءً مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا
مَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ أَرَبَىٰ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا
أَنْ يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ
بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا كَيْفَ شِئْنَا-

۳۵۸: باب: بَيْعُ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۳۵۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ
عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ
وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عِبَادَةُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ

بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ
قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ سِوَاهُ
بِسِوَاهُ مِثْلًا بِمِثْلِ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْازَ ذَاذَ
فَقَدْ أَرَبَى وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ يَبِيعَ الذَّهَبُ
بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقُ بِالذَّهَبِ وَالْبُرُّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرُ
بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَلَمَّا بَلَغَ هَذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ
فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَحِّحْنَاهُ وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَلَمَّا
ذَلِكَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَامَ لِقَاءَ الْحَدِيثِ فَقَالَ
لنَحْدِثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ زُجِرَ
مُعَاوِيَةَ خَالَفَهُ لِقَاءَهُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ بَسَّارٍ عَنْ
أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ۔

۳۵۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ
ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ لِقَاءَهُ عَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ بَسَّارٍ
عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ وَكَانَ بَذْرِيئًا وَكَانَ بَابِعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْحَةً
لَا يَمُحُ أَنْ عُبَادَةَ لَمَّا خُطِبْنَا فَقَالَ أَمَّا النَّاسُ
إِنَّكُمْ لَقَدْ أَحَدَنْتُمْ بَيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا إِنْ
الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزَنًا بِوزنِ بَرِّهَا وَعَيْنُهَا وَإِنْ
الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا بِوزنِ بَرِّهَا وَعَيْنُهَا وَلَا
بِأَسَ يَبِيعُ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ
أَكْثَرُهَا وَلَا تَصْلُحُ النَّسِيبَةُ إِلَّا إِنْ الْبُرُّ بِالْبُرِّ
وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مُذَيًّا بِمُذَيٍّ وَلَا بِأَسَ يَبِيعُ
الشَّعِيرُ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهَا
وَلَا يَصْلُحُ نِسْبَةُ إِلَّا وَإِنْ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ مُذَيًّا
بِمُذَيٍّ حَتَّى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُذَيًّا بِمُذَيٍّ قَمَنْ زَادَ

ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیسوں کو
گیسوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح
ہو کوہ کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع
فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں
سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک
نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن
برابر برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض
فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کوہ کے
عوض اور ہو کو گیسوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم
زیادہ جس طرح سے دل چاہے)۔

۳۵۷۰: حضرت عبادہ بن صامت (بدری) سے روایت ہے کہ اور
رسول کریم کے دست مبارک پر جنہوں نے بیعت کی تھی۔ اس بات پر
کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی شخص سے برائی
کرنے والے کی برائی سے یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت
جس نے خطبہ دینے کمرے ہو گئے اور کہا کہ اے لوگو! تم نے وہ بیوع نکالی
کہ جن سے میں واقف ہوتا یا دیکھو کہ تم لوگ سونے کو سونے کے عوض
برابر برابر تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو اور تم لوگ چاندی کو فروخت کرو چاندی
کے عوض وہ سکہ کی شکل میں ہو یا اور کچھ اس میں حرج نہیں ہے چاندی
کو فروخت کرنا سونے کے عوض اور چاندی زیادہ ہو لیکن بالکل نقد لازم
ہے اس میں میعاد درست نہیں لیکن نقد لازم ہے ایک اب دے
اور ایک میعاد پر یہ لازم نہیں ہے سن لو! غور سے سن لو تم لوگ گیسوں کو
گیسوں کے عوض فروخت کرو اور ہو کوہ کے عوض برابر برابر ٹاپ کا اور
اگر جو کو گیسوں کے عوض فروخت کرے تو زیادہ ادا کرنے میں کسی قسم کا
کوئی حرج نہیں ہے لیکن بالکل نقد لازم ہے اور ادھار کا معاوضہ
درست نہیں ہے تم لوگ غور سے سن لو مطلع ہو جاؤ جو بیوع ناجو۔

أَوْ اسْتَرَادَ فَقَدْ آرَبَىٰ-

عوض میں فروخت کرو برابر تاپ کر یہاں تک کہ آپ نے نمک کو بیان کیا۔ اس کو بھی برابر تاپ کر فروخت کرو کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کھایا اور سود کھلایا۔

۳۵۷۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونا سونے کے عوض فروخت کرو اور سکہ برابر برابر چاندی چاندی کے عوض دو چاندی سکہ کی صورت میں ہو یا ڈھیلے کی شکل میں ہو برابر تول کر نمک کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور جو کے عوض برابر برابر۔ جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا (یعنی کمی زیادتی کا لین دین کیا) وہ سود ہو گیا۔

۳۵۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ بِالْمِثْقَلِ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ بَهْرُهُ وَغَيْثُهُ وَزَنًا بِوِزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ بَهْرُهُ وَغَيْثُهُ وَزَنًا بِوِزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ زَادَ فَقَدْ آرَبَىٰ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبُ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ-

۳۵۷۲: حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوالتوکل بازار میں لوگوں کے پاس سے گزرے (ان کو دیکھ کر) بہت سے لوگ ان کی جانب بڑھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم تمہارے صرف کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور جو کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض برابر برابر فروخت کرو۔ جو آدمی زیادہ گفتگو کرے یا زیادہ دے تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں دونوں برابر ہیں۔

۳۵۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّ بِهِمْ فِي السُّوقِ لِقَامَ إِلَيْهِ قَوْمٌ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ لِنَسْأَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ خَيْرُهُ قَالَ فَإِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلَىٰ ذَلِكَ أَوْ زَادَ فَقَدْ آرَبَىٰ وَالْآخِذُ وَالْمُعْطَىٰ لِيهِ سَوَاءٌ-

بیع صرف اور دیگر تشریح حدیث:

صرف سے مراد بیع صرف ہے اور بیع صرف شریعت کی اصطلاح میں چاندی سونا یعنی نقدین کی بیع کو چاندی سونے کے بدلہ میں بیع کرنے کو کہا جاتا ہے اور حدیث مذکورہ کے اصل عربی متن کے جملہ ((قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ

رَسُولِ اللَّهِ) کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا تمہارے اور رسول کریم ﷺ کے درمیان حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۳۵۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو سب جہنمیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے اگر میں اس ملک میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے۔

۳۵۷۳: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ ح وَآبَتَانَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّعَبُ الْكَيْفَةُ بِالْكَيْفَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبُ الْكَيْفَةَ بِالْكَيْفَةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُبَادَةُ أَيْ وَاللَّهِ مَا أَكُنَّ لِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضِي يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ أَلَيْسَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ۔

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا

۳۵۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرو برابر برابر وزن کر کے کم زیادہ نہ ہو (اور اگر ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر اور اشرفی کو روپیہ دے کر خرید لے)۔

۳۵۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْدِينَارُ بِالْدِينَارِ وَالْدِرْهَمُ بِالْدِرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

باب: روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا

۳۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ کو روپیہ کے عوض فروخت کرو۔ کسی زیادتی نہ ہو یہ ارشاد (حکم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم لوگوں سے ہے۔

۳۵۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدِيُّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ الْدِينَارُ بِالْدِينَارِ وَالْدِرْهَمُ بِالْدِرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا ﷺ۔

۳۵۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو وزن کر کے برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر جس کسی نے زیادہ دیا تو وہ سود ہو گیا۔

۳۵۷۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاللَّعَبِ وَزَنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِطَّةُ بِالْفِطَّةِ۔

وَرَبَا يَوْزَنٍ مِّثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ اَزْدَادَ فَقَدْ أَرَىٰ-

۲۰۹۱: بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۳۵۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشَفُّوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِشَئٍ جَزْءٍ-

۳۵۷۸: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاسْمَعِيلُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِشَئٍ جَزْءٍ وَلَا تُشَفُّوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ-

۳۵۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةَ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ-

۲۰۹۲: بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرْزُ وَالذَّهَبُ

بِالذَّهَبِ

۳۵۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ حَنَسِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ قُصَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَعَبٌ وَخَرْزٌ بِائْتِي عَشَرَ دِينَارًا فَقُضِلَتْهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اِثْنَيْ عَشَرَ

باب: سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا

۳۵۷۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرو سونے کو سونے کے عوض، لیکن برابر برابر اور تم لوگ ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور کسی کو ان میں سے جو ادھار ہونفقہ کے عوض فروخت نہ کرو۔

۳۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے اور چاندی کو (ایک دوسرے کے عوض) فروخت کرنے سے لیکن برابر اور ہم وزن اور فرمایا: تم لوگ نہ فروخت کرو ادھار کو نقد کے عوض اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگر چہ کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۳۵۷۹: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابودرداء نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

باب: نگینہ اور سونے سے جڑے ہوئے

ہار کی بیع

۳۵۸۰: حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک سونے کے ہار کی خریداری کی جس میں نگینے موجود تھے اور یہ بار بارہ اشرفیوں کا خریدا۔ جس وقت میں نے اس کا سونا علیحدہ کیا تو وہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ جب رسول کریم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: فروخت نہ کیا جائے جس

دِينَارٌ اَلَّذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ۔

وقت وہ سونا علیحدہ نہ کیا جائے (جبکہ سونے کے عوض فروخت کرنا منظور ہو)۔

۳۵۸۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنَشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَزَزٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْفِصْلُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ لَمْ يَبْعَهَا۔

۳۵۸۱: حضرت فضالہ بن عییدؓ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر والے دن ایک ہار پایا (یعنی غزوۂ خیبر سے روز راستہ میں مجھے ایک ہار ملا) جس میں سونا اور تانگ تھے۔ میں نے اس کو فروخت کرنا چاہا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم اس کو الگ کر لو (یعنی اس کا سونا تم الگ کر لو اور اس کے تانگے الگ کر لو پھر اس کو فروخت کرو)۔

۲۰۹۳: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ

نِسْبَةٌ

باب: چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۳۵۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ مُفَيَّانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكَ لِي وَدَقًا بِنِسْبَةٍ لَفَجَاءَ بِي فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ بَعْتُهُ فِي السُّوقِ وَمَا عَابَهُ عَلَى أَحَدٍ فَاتَّيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا يَدًا فَلَا تَأْسَ وَمَا كَانَ نِسْبَةً فَهُوَ رَبَانِيٌّ قَالَ لِي أَلَيْسَ زَيْدٌ بْنُ أَرْقَمَ فَاتَّيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ۔

۳۵۸۲: حضرت ابو منہالؓ سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے (سونے کے عوض) ادھار چاندی فروخت کی پھر مجھ سے آ کر عرض کیا میں نے کہا کہ یہ بات جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے وہ چاندی (سونے کے عوض ادھار) سرعام فروخت کی ہے یہ بات سن کر کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کے بعد میں براء بن عازبؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے بیان فرمایا: رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہم لوگ یہ فروخت با کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ قرض کا ہو تو یہ سود ہے پھر مجھ سے بیان کیا کہ زید بن ارقمؓ فی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات فرمائی۔

۳۵۸۳: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَغَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَا كُنَّا نَاجِرِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ

۳۵۸۳: حضرت براء بن عازبؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقمؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں دور نبویؐ میں تجارت کیا کرتے تھے ہم نے آپ ﷺ کو یہ معاملہ صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر بالکل نقد یہ معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ ادھار کا ہو تو جائز نہیں

اللّٰهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا
بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَيْسِنَةً فَلَا يَصْلَحُ۔

بیع صرف کیا ہے؟

بیع صرف کی صورت یہ ہے کہ سونے یا چاندی (یعنی نقدین) کو سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ معاملہ بالکل نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہو تو جائز نہیں ہے۔

۳۵۸۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ
مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ
أَبَا الْيَمْنَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ
الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي
وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ
مِنِّي وَأَعْلَمُ لَقَالَا جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۳۵۸۴: حضرت ابو الیمنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
براء بن عازب سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے
فرمایا: تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرو
کیونکہ وہ میرے سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ واقف ہیں
(یعنی زیادہ علم رکھتے ہیں) پھر دونوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
چاندی کو سونے کے عوض اور بطور قرض فروخت کرنے سے (منع
فرمایا)۔

۲۰۹۳: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعِ

الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

۳۵۸۵: وَلَهُمَا قُرْبَى عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَيْبُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ
بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ
بِالْفِضَّةِ كَيْفَ بَشْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ بَشْنَا۔

۳۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ كَثِيرٍ
الْحِمْيَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ
عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ
إِلَّا عِيًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا يَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا
عِيًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبَايَعُوا

باب: چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے

عوض فروخت کرنا

۳۵۸۵: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت
کرنے سے اور سونے کو سونے کے عوض جس طریقہ سے ہم زیادہ
چاہیں یا کم چاہیں اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے عوض جس طرح
چاہے۔

۳۵۸۶: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت
فرمائی لیکن بالکل ہی نقد برابر اور سونے کو سونے کے عوض فروخت
کرنے سے لیکن نقد برابر برابر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو جس
طریقہ سے دل چاہے اور چاندی کو چاندی کے جس طریقہ سے

الذَّهَبُ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ يَسْتَمُّ وَالْفِضَّةُ بِالذَّهَبِ كَيْفَ يَسْتَمُّ
دل چاہے۔

۳۵۸۷: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود نہیں ہے لیکن ادھار میں۔

۳۵۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِئَةِ

۳۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تم لوگ جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو قرآن کریم میں پایا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہ تو میں نے قرآن کریم میں پایا ہے اور نہ ہی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: سود نہیں ہے لیکن ادھار میں (اگرچہ اس کو برابر فروخت کرے)۔

۳۵۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ ابَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي يَقُولُ أَشِينَا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شِينَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِئَةِ

۳۵۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا بقیع میں تو میں اشرفیوں کے عوض فروخت کیا کرتا تھا اور میں روپیہ وصول کرتا تھا حضرت حصہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اونٹ فروخت کرتا ہوں منافع میں تو اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپیہ وصول کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اگر تم ان کے بھاؤ سے لے لو جس وقت کہ تم دونوں علیحدہ نہ ہوں ایک کا دوسرے کے ذمے باقی چھوڑ کر۔

۳۵۸۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّادِ بْنِ خَرَّبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَائِيرِ وَ أَخَذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ أَتَى أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالدَّنَائِيرِ وَ أَخَذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْرَقَا وَبَيْنَكُمَا مَتَى

باب: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے

عوض سونا

لینے سے متعلق

۲۰۹۵: بَابُ اخْذِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

الذَّهَبُ مِنَ الْوَرِقِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاضِلِ

النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

۳۵۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاعٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تَفَارِقْهُ وَ بَيْتَكَ وَبَيْتَهُ لَبَسَ.

۳۵۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سونا چاندی کے عوض اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرتا تھا۔ میں ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: ”جس وقت تم فروخت کرو تو تم اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو جس وقت تک وہ تمہارے اور اس کے درمیان رہے یعنی بالکل حسب صاف کر کے علیحدہ ہو۔“

۳۵۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَنبَأَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَائِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالذَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَائِيرِ.

۳۵۹۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مکر وہ خیال فرماتے تھے روپیہ مقرر کے اشرفیاں لینا اور اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو۔

۳۵۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنبَأَنَا مَوْمِلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِغَنَى فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَائِيرِ وَالذَّنَائِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ.

۳۵۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو اور روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینے کو (یعنی جو چیز طے ہوتی وہی چیز لینا لازمی سمجھتے تھے)۔

۳۵۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْهَدَيْلِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَائِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ.

۳۵۹۳: حضرت ابراہیم بن ابراہیم برا خیال کرتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۳۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ.

۳۵۹۴: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں خیال کرتے تھے۔

۳۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِمِثْلِهِ قَالَ أَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كَذَا وَجَعَلْتُهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ.

۳۵۹۵: مضمون مابق حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۹۶: بَابُ اخْذِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

باب: سونے کے عوض چاندی لینا

۳۵۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يَسَّارِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ رُبِّكَ أَسْأَلُكَ أَيُّهُ الْإِبِلُ بِالْبَيْعِ بِالْذَّنَابِيرِ وَآخِذُ الذَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسَعِيرٍ يَوْمَهَا مَا لَمْ تَفْتَرِ قَا وَيَبْنُكُمَا حَسْبُكَ.

باب: الزيادة في الوزن

۳۵۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَارِبُ بْنُ دِنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا لَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَنَ لِي وَزَادَنِي.

قرض سے زیادہ واپس کرنا:

۳۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ٹھہر جائیں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع (نامی جگہ) میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں اشرفیوں کے عوض اور میں روپیہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت اور حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھوؤ سے لے لو جس وقت تک کہ علیحدہ نہ ہو ایک دوسرے پر بقایا چھوڑ کر۔

باب: تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق

۳۵۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگائی اس میں وزن کر کے دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے۔

حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ نے واجب قرض کی مقدار سے اپنی خوشی سے زیادہ عطا فرمایا یہ جائز ہے جیسا کہ آپ کے مذکورہ عمل مبارک سے ثابت ہے اور اگر خوشی سے زیادہ واپس دینا نہ ہو بلکہ قرض دینے والا شخص معاملہ کر کے زیادہ وصول کرے تو یہ سود ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

۳۵۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور میرے قرض سے زیادہ دیا۔

۳۵۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَسْمَعِينَ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَزَادَنِي.

باب: الرجحان في الوزن

۳۵۹۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ آتَا وَمَخْرَلَةَ الْعَبْدِيِّ بَرًّا مِنْ هَجَرَ قَاتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنَى وَزَانُ يَزَنُ بِالْأَجْرِ نَأْتُرِي مِنْ سَرَاوِيلَ فَقَالَ لِلْوَزَانِ زِنْ وَارْجِحْ.

۳۵۹۹: حضرت سويد بن قیس سے روایت ہے اور ابھر (نامی جگہ) سے محرق عیدی کپڑا لے کر آئے تو رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ (مقام) منی میں تھے وہاں پر ایک وزن کرنے والا تھا۔ آپ نے ایک پانچامہ خریدا اور تولنے والے شخص سے فرمایا: تم وزن کرو اور جھکتا ہو وزن کر لو (یعنی جب تول کر دو تو زیادہ دو)۔

۳۶۰۰: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے قبل میں نے ایک پانچ ماہ فروخت کیا تو آپ نے جھکتا ہوا تول عطا فرمایا یعنی آپ نے مجھ کو زیادہ وزن عنایت فرمایا۔

۴۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ (اور پیمائش) مدینہ منورہ کے حضرات کی معتبر ہے اور وزن اہل مکہ کا۔

بَشَّارٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ قَالَ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَأَرْجَحَ لِي۔

۴۶۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَلَائِكِيِّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَابْنِ أَبِي مُعَمَّدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِكْيَالُ عَلَى مِكْيَالِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ عَلَى وَزْنِ أَهْلِ مَكَّةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ۔

باب: غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا نہ ناپ نہ کر لے

۴۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلہ خریدے تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک ناپ یا تول نہ دے۔

۴۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۴۶۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک اس کو ناپ نہ دے۔

۴۶۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں یہ ہے کہ جس وقت تک قبضہ نہ کر لے (جب تک بیع نہ کرے)۔

۲۰۹۹: باب بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ

يَسْتَوْفَى

۴۶۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ سَيْبِكَيْنِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَبْضُضَ۔

۴۶۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ۔

۴۶۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْلِكُهُ وَالَّذِي قَبْلَهُ حَتَّى يَبْضُضَ۔

۳۶۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى الطَّعَامُ.

۳۶۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا وہ غلہ ہے۔

۳۶۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَحْسَبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

۳۶۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو نہ فروخت کرے جس وقت تک اس پر وہ قبضہ نہ کر لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ ہر ایک شے غلہ کی مانند ہے (اس کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے)۔

۳۶۰۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صُلَيْمٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِيعُ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِبَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ.

۳۶۰۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غلہ اس وقت تک فروخت نہ کرو جس وقت تک اس کو نہ خرید لو اور اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۳۶۰۹: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجَشْمِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۶۰۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۶۱۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوِسِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ قَالَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ ابْتِيعْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيهِ قَبْلَ أَنْ أَقْبِضَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ.

۳۶۱۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صدقہ کا غلہ خریدا اور قبضہ کرنے سے قبل اس سے نفع حاصل کیا (یعنی وہ غلہ فروخت کر کے) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ تم اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۲۱۰۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتَرِيَ مِنْ

باب: جو شخص غلہ تاپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا

الطَّعَامِ بِكُلِّ حَتَّى يُسْتَوْفَى.

درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۳۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۳۶۱۱: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنِ الْمُضَرِّ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَاعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

باب: جو شخص غلہ کا انبار بغیر ناپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اٹھانے سے قبل فروخت کرنا

۲۱۰۱: بَابُ بَيْعِ مَا يُشْتَرَى مِنَ الطَّعَامِ جُزْأً قَبْلَ أَنْ يُنْقَلَ مِنْ مَكَانِهِ

۳۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ دو ربوہی میں غلہ خریدا کرتے تھے پھر ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے جو کہ ہم کو اس کی جگہ سے اس کو اٹھانے کا حکم کرتا یعنی جس جگہ سے وہ غلہ خریدا ہے (اور دوسری جگہ فروخت کرنے سے قبل لے جانے کا حکم کرتا)۔

۳۶۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِالنَّقَالِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَا فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ نَبِيعَهُ۔

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم ﷺ کے دور میں بازار کی بلندی پر غلہ خریدا کرتے تھے انبار کے انبار (یعنی لوگ بہت زیادہ مقدار میں غلہ خریدتے تھے) تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی یعنی اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر نہ لے جائیں۔

۳۶۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى السُّوقِ جُزْأً فَتَهَاؤُهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

۳۶۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ دو ربوہی صلی اللہ علیہ وسلم میں سواروں سے غلہ خریدا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اس غلہ کو) اس جگہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس کو بازار میں نہ لے جائیں۔

۳۶۱۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرُّكْبَانِ فَتَهَاؤُهُمْ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِمْ الَّذِي ابْتَعُوا فِيهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ إِلَى سُوقِ الطَّعَامِ۔

۳۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ دو ربوہی

۳۶۱۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ

نبوی میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑ رہی ہے کہ وہ غلہ کا انبار (ڈھیر) خرید کر اسی جگہ فروخت کریں۔ جب تک کہ وہ اس کو گھرنے لے آئیں۔

مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا الطَّعَامَ جُزْأً أَنْ يَبْعُوهُ حَتَّى يُوَدَّ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

۲۱۰۲: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ وَيَسْتَرْهُنُ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالْثَمَنِ رَهْنًا

۳۶۱۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ خَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِي طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعَةً۔

باب: کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے لئے اس کی چیز رہن رکھے

۳۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلہ ادھار خریدا اور آپ نے اپنی زمین اس یہودی کے پاس گروی رکھی۔

۲۱۰۳: بَابُ الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

۳۶۱۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قُتَادَةُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَبْزِ شَعِيرٍ وَاهَالَةٍ سَبْعَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنْ دِرْعَالَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ وَآخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ۔

باب: مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا

۳۶۱۷: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ہو کی روٹی اور دو والی چربی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں رہن رکھی تھی اور آپ نے اپنے مکان کے لئے اس سے دو لے لیے۔

۲۱۰۴: بَابُ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَ

الْبَائِعِ

۳۶۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبْعُ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانٍ فِي بَيْعٍ وَلَا يَبْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب: اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو

۳۶۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں جائز ہے بیع قرض اور بیع فسخ اور بیع میں دو شرط مقرر کرنا اور جائز نہیں ہے اس شے کو فروخت کرنا جو کہ تیرے پاس موجود نہیں ہے (یعنی جس پر تمہارا قبضہ نہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ ((بيع ماليس عندك)) مذکورہ جملہ جو کہ اس حدیث شریف میں آیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

چیز کہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو بلکہ وہ کسی اور کے ملک میں ہو اس کی بیع کرنا جائز ہے گویا کہ کسی اور کی چیز کو بیچنے کا تصور کرنا بھی جائز ہے مثلاً کسی کا بھاگا ہوا غلام ہو اس کی بیع کرنا یا وہ پرندہ جو کہ ہوا میں اڑ رہا ہو یا کسی کا جانور بھاگا جا رہا ہو اور کوئی کہے کہ میں یہ جانور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں یا کسی کی کوئی چیز پڑی ہو اس کو کوئی فروخت کرنا شروع کر دیں سب صورتیں جائز ہیں۔ (جامی)

۳۶۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بیع لازم نہیں ہوتی کہ جس کا انسان مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسرے کی ملک ہو تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گی) اور جو کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو (مثلاً اڑنے والا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی کی بیع باطل ہے)۔

۳۶۲۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی شے خریدتا ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہوتی میں وہ شے بازار سے خرید کر اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس شے کو فروخت نہ کرو جو تمہارا پاس نہ ہو (یعنی تم جس چیز کے مالک نہ ہو اس کو فروخت نہ کرو)۔

باب: غلہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق

۳۶۲۱: حضرت عبداللہ بن ابی الجہاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سلف سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ دو ربیوی میں سلف کیا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی سلف کیا کرتے تھے گیہوں، بوہ اور کھجور میں۔ ان لوگوں سے جن کے پاس علم نہ ہو یہ چیزیں ہوتی تھیں یا نہیں؟

باب: خشک انگور میں سلم کرنا

۳۶۲۲: حضرت ابن ابی مجالد سے روایت ہے کہ بیع سلم سے متعلق حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما نے آپ سے میں

۳۶۱۹: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَادِ بْنِ الْقَوَامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ مَطَرٍ بِالْوَرِاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

۳۶۲۰: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَتَبِعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَتْبَاعُهُ لَهُ مِنَ الشَّوْطِ قَالَ لَا يَبِيعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب: السلم في الطعام

۳۶۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ السَّلَفِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَمُحَمَّدٍ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالْتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ لَا أَذْرِى أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب: السلم في الزبيب

۳۶۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ

وَقَالَ مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ مَرَّةً مُحَمَّدٌ قَالَ تَعَارَى
أَبُو بَرْدَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خُذَّادٍ فِي السَّلَامِ
فَارْتَلَوْا إِلَى ابْنِ أَبِي أَرْفَى فَسَالَتْهُ فَقَالَ كُنَّا
نُسَلِّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي
بَكْرٍ وَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبَرِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْبِ
وَالْتَمَرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نَرَى عَنْهُمْ وَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۲۱۰۷: بَابُ السَّلَفِ فِي الثَّمَارِ

۴۶۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي
الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنِينَ
وَالْفَلَاحِ فَتَهَا هُورٌ وَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيَسْلِفْ
فِي كُلِّ مَعْلُومٍ وَ وَزِنْ مَعْلُومًا إِلَى آخِرِ مَعْلُومٍ۔

۲۱۰۸: بَابُ اسْتِسْلَافِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِقْرَاضِهِ
۴۶۲۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ
مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاتَّاهُ بِتَقَاضَاهُ بِكَرَّةٍ فَقَالَ
لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَاتَّبِعْ لَهُ بَكْرًا فَاتَّاهُ فَقَالَ مَا
أَصْبْتُ إِلَّا بِكَرٍّ وَتَابِعِيَا خِيَارًا فَقَالَ آعِطِهِ فَإِنَّ
خَيْرَ الْمُسْلِمِينَ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى

بحث کی تو مجھ کو لوگوں نے حضرت ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں
نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول کریم
ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
میں بیع سلم کیا کرتے تھے گیسوں جو اور خشک انگور میں ان لوگوں سے کہ
جن کے پاس یہ اشیاء ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابن ابی
اوزئی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح سے بیان
کیا۔

باب: پھلوں میں بیع سلف سے متعلق

۴۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور (اس وقت) لوگ (بیع) سلف سے
کرتے تھے۔ مجھ میں ۲ سال ۳ سال کی مدت پر۔ آپ نے ممانعت
کی اور فرمایا: جو شخص (بیع) سلف کرے تو وہ پتائش مقرر کرے (زیادہ
وزن مقرر کرے اور مدت مقرر کرے)۔

باب: جانور میں سلف سے متعلق

۴۶۲۴: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ایک شخص سے سلم کی ایک نو جوان اونٹ میں (یعنی آپ نے ایک بچہ
اونٹ کا جو کہ جوانی کے قریب ہو اس کو دیا کہا) چہ وہ شخص اپنے اونٹ
کا تقاضا کرتے ہوئے آیا آپ نے ایک شخص سے فرمایا جو اس
کے لیے ایک اونٹ کا جوان بچہ خریدو وہ آیا اور کہنے لگا یہ رسول اللہ
ﷺ مجھے تو ملا نہیں لیکن ایک رہا تو اس نے اپنی ساتویں سال میں لگا
ہو۔ آپ نے فرمایا تم اس کو دو۔ دو مسلمان بھی بہتہ وہی
ہے جو کہ قرض اچھی طرح سے ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو
جواد کرنا ہے اس سے زیادہ یا اعلیٰ قسم کا مال دے)۔

۴۶۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا رسول
کریم ﷺ نے ذرا ایک اونٹ تھا وہ شخص آپ نے پاس (اونٹ کا)
تقاضا کرنے کے لیے آیا آپ نے فرمایا دے دو (یعنی وہ اونٹ ادا کر

دو۔ لوگوں کو نہ ملا کر زیادہ دانت کا اونٹ۔ اس (واجب) اونٹ سے (زیادہ بہتر) ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی اونٹ کو دے دو اس نے عرض کیا آپ نے میرا حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے میں وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے ادا کرے (یعنی جیسا اونٹ دینا واجب تھا آپ نے اس سے عمدہ اونٹ دلوادیا۔)

۴۶۲۶: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اونٹ کا ایک جوان بچہ دیا تھا تو میں اس کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا: اچھا میں تم کو ایک ”بختی“ اونٹ (یعنی ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہے) ادا کروں گا۔ آپ نے ادا فرما دیا تو میرے مال سے عمدہ مال ادا کیا اور ایک دیہاتی شخص اونٹ کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو اسی دانت کا اونٹ دے دو۔ لوگوں نے اس کو ایک بڑا اونٹ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یہ تو میرے اونٹ سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہے جو کہ (قرض) اچھی طرح ادا کرے (یعنی جیسا اور جس قسم کا قرض لیا ہے اس سے اعلیٰ قسم کا قرض ادا کرے)۔

باب: جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا

۴۶۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی جانور کے عوض ادھار فروخت کرنے سے اور اگر نقد فروخت کرے تو وہ درست ہے۔

باب: جانور کو جانور کے عوض کم یا زیادہ میں

فروخت کرنا

۴۶۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور

لَسِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ الْأَهْلِ فَجَاءَ بِتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَلَمْ يَعْطُوا إِلَّا سِنًا لَوْرَقَ بَيْنَهُ قَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْ لَسِيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ لِقَاءَ.

۴۶۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ هَارِثٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَرَبِيًّا ابْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاتَّبَعْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَجَلُ لَا أَفْضِيكَهَا إِلَّا لِحَبِيبَةٍ فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ لِقَائِي وَجَاءَهُ أَهْرَاسِي بِتَقَاضَاهُ سِنَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ سِنًا فَأَعْطُوهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ بَيْنِي فَقَالَ خَيْرُكُمْ لِقَاءَ.

۲۱۰۹: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِنَةً

۴۶۲۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبَرْبَدٌ بْنُ زُرَيْجٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ قُضَّالَةَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَيْسِنَةً.

۲۱۱۰: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا يَدًا

مَتَقَاضِلًا

۴۶۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ لِقَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ لِقَبَاءِ سَيِّدِهِ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبِيعْ أَحَدًا بَعْدَ ذَلِكَ حَتَّى يُسْأَلَ أَعْبَدُ هُوَ۔

۲۱۱۱: باب بیع حبلى الحبلۃ

۴۶۲۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبْلِ الْحَبْلَةِ رِبَا۔

۴۶۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ۔

۴۶۳۱: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثُوبِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ۔

۲۱۱۲: باب تفسیر ذلك

۴۶۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْعَرِثِيُّ بْنُ مُسْكِيٍّ بِرَأْيِهِ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا بِتَبَايَعَةِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَتَّاعُ جَزُورًا إِلَى أَنْ تُسَجَّ النَّاقَةُ ثُمَّ تُسَجَّ الْبَيْتُ فِي بَطْنِهَا۔

۲۱۱۳: باب بیع السبعین

۴۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

اس نے رسول کریم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ہجرت پر آپ کو اس کا علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آگیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ آپ نے دو سیاہ رنگ کے غلام کے عوض اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی دوسرے سے بیعت نہیں کی۔ جس وقت تک دریافت نہیں کر لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر آزاد ہوتا تو اس سے بیعت کر لیتے۔

باب: پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنا

۴۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچہ کے بچہ میں سلم کرنا حرام ہے (سلم سے مراد بیع سلم ہے)۔

۴۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے۔

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق

۴۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے یہ ایک دوہر جاہلیت کی بیعت تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ خریدتا تھا اور وہ رقم دینے کا وعدہ کرتا جس وقت تک کہ اونٹنی کے بچہ کی پیدائش ہو جائے اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

باب: چند سالوں کے لئے پھل فروخت کرنا

۴۶۳۳: حضرت جابر جعفیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّيِّينِ۔

۳۶۳۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ التَّيِّينِ۔

۲۱۱۴: بَابُ الْبَيْعِ إِلَى الْأَجَلِ

الْمَعْلُومِ

۳۶۳۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي خَفْصَةَ قَالَ أَبَانَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قَطْرِيَّيْنِ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِيهِمَا ثَلَاثًا عَلَيْهِ وَ قَدِمَ لِفُلَانِ الْيَهُودِيِّ بَرِّمِ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ أَرْسَلْتُ إِلَيْهِ لَأَشْتَرَيْتُ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَا لِي أَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكْذَبُ قَدْ عَلِمَ آتِي مِنْ اتَّقَاهُمْ لِلَّهِ وَآذَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

۲۱۱۵: بَابُ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ

السَّلْعَةَ عَلَى أَنْ يُسَلِّفَهُ

سَلْفًا

۳۶۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۳۶۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چند سالوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

باب: ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے

سے متعلق

۳۶۳۵: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپر دو چادریں تھیں قطر (نامی ہستی) کی آپ جس وقت بیٹھتے اور جب آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوتے۔ چنانچہ ایک یہودی کا کپڑا (ملک) شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو روانہ فرماتے اور آسانی کے وعدہ پر وہ دو کپڑے خریدتے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس روپیہ کے ادا کرنے کا انتظام ہوگا تو ادا کر دیں گے) آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیج دیا اس شخص نے کہا میں محمد کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مال ہضم کر لیں یا میرے کپڑے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا۔ وہ جانتا ہے میں تو سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

باب: سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے ہاتھ

ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی مال

میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث

۳۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی بیع اور سلف سے اور بیع میں دو شرط کرنے سے (جیسے کہ کسی نے ایک کپڑے کی خریداری کی اس شرط پر

عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَشُرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرَبْحٍ مَالَهُمْ
بُضْمَنْ۔ کہ اس کو تم دھلوادینا اور اس کو تم سلوادینا اور اس شے کے نفع سے کہ
جس کا تادان اپنے ذمہ نہ ہو۔

بیع سے متعلق ضروری ہدایت

مذکورہ بالا حدیث شریف کے جملے ((و شُرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرَبْحٍ مَالَهُمْ يُبْضَمَنْ)) کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شے کے نفع سے منع فرمایا جس کا تادان اپنے ذمہ نہ ہو جیسے کہ غیر شخص کے مال سے نفع حاصل کرنا جیسے کہ ایک جانور خریدا۔ لیکن ابھی تک وہ جانور فروخت کرنے والے کے پاس ہے اس کے کرایہ لینے کا۔ خریدنے والا شخص دعویٰ کرے کہ یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ جانور جب تک خریدنے والے کے قبضہ میں نہیں آیا اس وقت تک اگر وہ جانور ہلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا نقصان نہیں ہے بلکہ نقصان فروخت کرنے والے کا ہے اس وجہ سے نفع بھی فروخت کرنے والے کا ہی ہوگا۔ ((مَالَهُمْ يُبْضَمَنْ)) کے جملہ کا مطلب یہی ہے۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۶: بَابُ شُرْطَانٍ فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ

باب: ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے

أَبِيعُكَ هَذِهِ السِّلْعَةَ إِلَى شَهْرٍ بَكْنَا وَالِي

ایک ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ

شَهْرَيْنِ بَكْنَا

میں اتنے (زائد)

۳۶۳۷: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيْيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَيْعَ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَلَا شُرْطَانٍ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٍ مَا لَهُ بُضْمَنْ۔

۳۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع اور سلف درست نہیں ہے اور نہ دو شرائط بیع میں اور نہ نفع اس شے کا جو کہ قبضہ میں نہیں آئے۔

۳۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَاوِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَ عَنْ شُرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ وَعَنْ بَيْعٍ مَا لَيْسَ عَنْكَ وَ عَنْ رِبْحٍ مَالَهُمْ يُبْضَمَنْ۔

۳۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سلف اور بیع سے اور ایک بیع میں دو شرائط کرنے سے اور جو شے اپنے پاس نہیں ہے اس کو فروخت کرنے سے اور جس شے کا نقصان اپنے ذمہ نہیں ہے اس کا نفع لینے سے۔

۲۱۱۷: بَابُ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ

باب: ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے

أَبِيعُكَ هَذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ تَقْدًا

کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو

وَبَيَّأْتَنِي دِرْهَمٍ نَسِيمَةً

۳۶۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَبِقُتُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

۲۱۱۸: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتَّى تَعْلَمَ

۳۶۴۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ.

۳۶۴۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ وَأَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ أَنَا أَبُو أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالثُّنْيَا وَرَخَصَ فِي الْعَرَابَا.

۲۱۱۹: بَابُ النَّخْلِ يَبَاعُ أَصْلُهَا وَيَبْسُ ثَمَرُهَا

الْمُشْتَرَى ثَمَرُهَا

۳۶۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا أَمْرٍ أَمَرَ النَّخْلُ لَمْ يَبَاعَ أَصْلُهَا فَلِلَّذِي أَمَرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِكَ الْمُتَبَاعُ.

سوروپے میں

۳۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک بیچ میں دو بیچ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

باب: فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی ممانعت

۳۶۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محافلت، مزابنت اور مخابرت سے (ان اصطلاحی الفاظ کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے) اور ممانعت فرمائی استثناء سے لیکن جس وقت اس کی مقدار (مول بھاؤ) معلوم ہو۔

۳۶۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی محافلت، مزابنت، مخابرت اور معاوہہ سے (اس آخری لفظ کا مطلب ہے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنا) اور آپ نے ممانعت فرمائی ثنیا سے اور اجازت عطا فرمائی عراس کی۔

باب: کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل

کس کے ہیں؟

۳۶۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی درخت کھجور کا فروخت کرے جس کو کہ وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اسی شخص کے ہیں مگر یہ کہ خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں وصول کروں گا اور فروخت کرنے والے رضامند

ہو جائیں تو اسی کو ملیں گے۔

خلاصۃ الباب ۳۶۴۰: نمبر والی حدیث میں جو لفظ مٹایا آیا ہے اس سے مراد استثناء ہے یعنی کہ کسی کا کچھ حصہ الگ کر دینا اور اسے اپنے لئے مختص کرنا جبکہ مستثناء کرنے والا اس چیز کو فروخت کر رہا ہو مثلاً باغ والا آدمی جب پھل فروخت کر رہا ہو اور یوں کہے کہ اس باغ کے پھل میں سے کچھ حصہ اپنے لئے مختص کرنا ہوں کہ یہ حصہ میرا ہے باقی مشتری کے لئے ہے یہ شرط رکھنا جائز نہیں جب تک کہ اس کا صحیح انداز نہ ہو۔

باب ۳۱۴۰: الْعَبْدُ يَبَاعُ وَيَسْتَتْنِي الْمُشْتَرِي

باب: غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط

مَالُهُ

مقرر کرے

۳۶۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤْتَرَ لَقَمَرُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ لِمَالِهِ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِيَ الْمُبْتَاعُ۔

۳۶۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت خریدے اس کو پسند کرنے کے بعد تو اس کے پھل فروخت کرنے والے کو ملیں گے لیکن جس وقت خریدار شرط مقرر کرے اسی طرح جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے شخص کا ہے لیکن یہ کہ خریدنے والا شخص شرط مقرر کرے۔

باب ۳۱۴۱: الْبَيْعُ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ

باب: بیع میں شرط لگانے سے

الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

متعلق حدیث

۳۶۴۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَانَا جَمَلِي فَأَرَدْتُ أَنْ أُسَيِّدَهُ فَلَحِقَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لِي فَضَرَبَهُ فَسَارَ سِيرًا لَمْ يَسِرْ مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُ بِوَقْفِهِ قُلْتُ لَا قَالَ بَعْضُهُ فَبَعَثَهُ بِوَقْفِهِ وَاسْتَنْبَتُ حُمَلَانَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا بَلَّغْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَعَيْتُ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ أَتُرَانِي إِنَّمَا مَا

۳۶۴۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا کہ میرا اونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کو میں آزاد کر دوں کہ اس دوران رسول کریم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور آپ نے اس اونٹ کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے اس کو مارا پھر اونٹ اس طرح چلا (یعنی دوڑا) کہ وہ کبھی ایسا نہیں چلا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ تم فروخت کر دو ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم میں) میں نے کہا میں تو فروخت نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کر دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط مقرر کر لی۔ ہم لوگ جس وقت مدینہ منورہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر

كَسْتُكَ لِأَخَذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ رَسُولِ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي خَدَمْتَ أَقْدَسَ فِي حَاضِرٍ هُوَ أَوْ فِي مِثْلِهِ أَوْ فِي قِيمَتِهِ وَصُولِ نَبِيٍّ كِي (میں لوٹ کر جانے لگا تو) آپ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہارے اُونٹ کی کم قیمت لگائی تھی کیونکہ تمہارا اُونٹ لے لوں پس تم اپنا اُونٹ لے لو اور روپیہ بھی لے لو۔

آپ ﷺ کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے رسول کریم ﷺ کا ایک معجزہ معلوم ہوا وہ یہ کہ آپ ﷺ کے مارنے کی وجہ سے وہ تھکا ہوا اُونٹ تیز چلنے لگا اور آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اس میں تیزی اور چستی آگئی اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ سے آپ ﷺ کا حسن اخلاق بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اس شخص کی چیز بھی (یعنی اُونٹ بھی) واپس کیا اور اس کی رقم بھی واپس فرمادی۔

۴۶۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ پانی کے اُونٹ پر جہاد کیا پھر آپ نے حدیث بیان فرمائی اس کے بعد بیان کیا کہ اُونٹ تھک گیا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کو ڈانٹا وہ اُونٹ تیز ہو گیا یہاں تک کہ تمام لشکر سے آگے ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! میں سمجھ رہا ہوں کہ تمہارا اُونٹ تیز ہو گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کی برکت سے میرا اُونٹ تیز ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور تم اس پر چڑھ جاؤ (یعنی اس پر سوار ہو جاؤ) مدینہ منورہ تک پہنچنے تک میں نے اس کو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اگرچہ مجھ کو اُونٹ کی سخت ضرورت تھی لیکن مجھ کو شرم محسوس ہوئی آپ سے (کہ آپ فرما رہے ہیں فروخت کرنے کے لئے اور میں اس کو نہ دوں) جس وقت جہاد سے فراغت ہو گئی اور ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو میں نے آپ سے آگے جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نکاح کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: باکرہ لڑکی سے کیا ہے (یعنی کنواری لڑکی سے کیا ہے) یا غیر کنواری سے میں نے عرض کیا غیر کنواری یعنی ثیبہ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد عبد اللہ قتل کر دیئے گئے تھے اور وہ کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تھے۔ تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس میں ایک کنواری لڑکی لاؤں۔ اس وجہ

۴۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنُ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاصِيحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ ثُمَّ ذَكَرْتُ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَإِذَا جِئْتُ الْجَمَلَ فَرَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَشَطَّ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَبِيشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أَرَى جَمَلَكَ إِلَّا قَدْ اتَّشَطَّ قُلْتُ بَرَكَيْتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأَنْ يَنْبِيَهُ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ لِبَعْتُهُ وَكَانَتْ لِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَذَنُوبَنَا اسْتَأْذَنَهُ بِالْتَّعْجِيلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثٌ عَهْدٍ بِعُورٍ قَالَ أَبْكَرًا تَزَوَّجْتُ أَمْ قَبْلًا قُلْتُ بَلْ قَبْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أُصِيبَ وَتَرَكَ جَوَارِيَ أَبْكَارًا أَفْكَرَهُنَّ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ قَبْلًا نَعْلِمُهُنَّ وَتَوَدَّهِنَّ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لِي أَنْتِ أَهْلُكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ أَخْبَرْتُ خَالِي

بَيَّعِي الْجَمَلُ فَلَا مَنِي فَلَمَّا قَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَعَنَ
الْجَمَلِ وَالْجَمَلِ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔

سے میں نے شیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ ان کو تعلیم دے اور ادب
سکھلائے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس
رات میں جائیں۔ میں جب گیا تو میں نے اپنے ماموں سے اونٹ
فروخت کرنے کی حالت بیان کی۔ انہوں نے مجھ پر ملامت کی جس
وقت نبی ﷺ تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر حاضر
ہوا۔ آپ نے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اونٹ بھی واپس فرما دیا اور
ایک حصہ تمام لوگوں کے برابر عطا فرمایا (مال غنیمت میں سے)۔

۳۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَ كُنْتُ عَلَى
جَمَلٍ فَقَالَ مَا لَكَ فِي آخِرِ النَّاسِ قُلْتُ أَعْمَا
بِعَبْرِي فَأَخَذَ بِلَذِيهِ ثُمَّ رَجَعَهُ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا
فِي أَوَّلِ النَّاسِ يُهْمُنِي رَأْسُهُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ
الْمَدِينَةِ قَالَ مَا قَعَلَ الْجَمَلُ بَعِينِهِ قُلْتُ لَا بَلْ
هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بَعِينِهِ قُلْتُ لَا بَلْ
هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بَعِينِهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِوَقِيَّةٍ أَرَكْبُهُ
فَإِذَا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَيْنَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ
الْمَدِينَةَ جِئْتُ بِهِ فَقَالَ لِبَلَالٍ يَا بَلَالُ زِنْ لَهُ
أُوقِيَّةً وَزِدْهُ فِرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَيْءٌ زَادَنِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقَارِفْنِي
فَجَعَلْتُهُ فِي كَيْسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ
أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا۔

۳۶۴۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول
کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا۔ آپ
نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ جو تم سب لوگوں کے آخر میں رہتے ہو یعنی تمام
لوگوں کے پیچھے رہتے ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ تھک
چکا ہے۔ آپ نے اس کی دم پکڑ لی اور اس کو ڈانٹ دیا۔ پھر وہ
(اونٹ) ایسا ہو گیا کہ میں لوگوں کے آگے تھا۔ جس وقت ہم لوگ
مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کو کیا
ہوا؟ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا: نہیں! آپ اونٹ
ویسے ہی لے لیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کو فروخت کر دو۔ میں
نے اس کو ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے عوض خرید لیا تو اس پر سوار ہو
کر جس وقت مدینہ منورہ میں پہنچے تو تم اس کو ہمارے پاس لے کر آنا۔
چنانچہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں آیا تو اونٹ آپ کے پاس لے
گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! ایک
اوقیہ چاندی تم ان کو وزن کر کے دے دو اور زیادہ دے دو۔ میں نے کہا
کہ یہ وہ شے ہے جو کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو زیادہ عطا فرمائی ہے
وہ کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ میں نے اس کو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ
میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ حرہ کے دن ملک شام کے لوگ آئے وہ
لوگ ہم لوگ سے لے گئے جو لے گئے۔

حرہ کیا ہے؟

حرہ ۶۳ھ میں ماہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا اس روز یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھا آیا اور دراصل حرہ عربی میں سیاہ رنگ کی زمین کو کہتے ہیں جو
کہ مدینہ کے نزدیک ہے بہر حال ملک شام کے لوگ اس روز آئے اور لوٹ کرے گئے اس روز مدینہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے۔

۳۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاصِيحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاصِيحٌ سَوْءٌ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْنِيهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ أَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا وَ قَدْ أَعْرَضْتُكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ هَيَّأَتْهُ قَدْ هَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَذْبَرْتُ دَعَانِي فَخِفْتُ أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ۔

۳۶۳۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے بیکار (بدرے) اونٹ پر سوار تھا۔ میں نے کہا کہ ہمارے واسطے ہمیشہ ہی برا اونٹ رہتا ہے ہائے افسوس۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کو فروخت کرتے ہو اے جابر! میں نے عرض کیا: وہ ویسے ہی آپ ﷺ کا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے میں نے اس کو لے لیا اس قدر قیمت میں اور میں نے اس پر تم کو مدینہ منورہ تک چڑھ کر (یعنی سوار ہو کر) سفر کرنے کی اجازت دی۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں اس کو تیار کر کے لے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اس کو قیمت دے دو میں جس وقت تک واپس آ جاؤں۔ آپ نے پھر بلایا میں نے خوف محسوس کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ واپس نہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اونٹ بھی تمہارا ہے تم اس کو لے جاؤ۔

۳۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَآتَا عَلِيٌّ نَاصِيحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ إِفْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ۔

۳۶۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) اور میں ایک اونٹ پر جو کہ پانی کا تھا سوار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قیمت میں کیا تم اس اونٹ کو فروخت کرو گے؟ اللہ عزوجل تجھ کو بخش دے۔ میں نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کا ہے یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنے میں فروخت کرو گے خدا تجھ کو بخشے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ کا ہے یا رسول اللہ! راوی حضرت ابو نضر نے عرض کیا اس حدیث کا خدا بخشے ایک کلمہ ہے جس کو مسلمان کہتے تھے کہ تم اس طرح سے کرو اس طرح سے کرو۔

۲۱۲۲: بَابُ الْبَيْعِ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ

فِيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

۳۶۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

باب: بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط

باطل ہوگی

۳۶۳۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید ان لوگوں نے یہ شرط مقرر کی کہ اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ میں نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو روپیہ دے (یعنی خریدے) پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار عطا فرمایا شوہر کی جانب سے۔

عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَأَشْرَطْتُ أَهْلَهَا وَلَاَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطَيْتُهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ لَقَدْ عَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

عورت کے اختیار سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ دل چاہے وہ شوہر کے پاس رہے چاہے اس سے علیحدہ ہو جائے اس لیے کہ آزاد ہونے پر باندی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس شوہر کے پاس رہے کہ جس سے نکاح باندی ہونے کی حالت میں ہوا تھا یا نہ رہے اس نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا یعنی انہوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی چاہی اس کا شوہر آزاد تھا۔

۳۶۵۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ارادہ فرمایا آزاد کرنے کے لئے لیکن ان کے مالک نے شرط مقرر کر دی ولاء کی (یعنی اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم خرید لو اور اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت حاضر کیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لئے وہ صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ تحفہ اور ہدیہ ہے۔

۳۶۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعَبْدِيِّ وَأَنَّهُمْ اشْتَرَوْهَا وَلَاَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَيْتُهَا فَأَعْطَيْتُهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَمُ فَقِيلَ هَذَا نَصِيقٌ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرٌ ث۔

۳۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ فرمایا ایک باندی خریدنے کے لئے آزاد کرنے کا اس کے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ ولاء ہم کو ملے گی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا: یہ شرط تم کو خریدنے سے نہ روک دے اس لیے کہ ولاء اس کو ملے گی جو کہ آزاد کرے پس صحیح درست ہے اور شرط ان کی باطل ہے۔

۳۶۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَفْقَهُمَا فَقَالَ أَهْلُهَا يَبْعُكُمَا عَلَى أَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى۔

۲۱۲۳: بَابُ بَيْعِ الْمَغَانِمِ قَبْلَ أَنْ تُقَسِّمَ

۴۶۵۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقَسَّمَ وَعَنِ الْحَبَالِيِّ أَنَّ يُوْطَأَنَّ حَتَّى يَضَعَنَّ مَالَهُنَّ بَطُونَهُنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ الْبَاعِ-

۲۱۲۴: بَابُ بَيْعِ الْمَشَاعِ

۴۶۵۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رُبْعَةٌ أَوْ خَالِطٌ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُوْذِنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُوْذِنَهُ-

۲۱۲۵: بَابُ التَّسْهِيلِ فِي تَرْكِ الْإِشْهَادِ عَلَى

الْبَيْعِ

۴۶۵۴: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ خَمْرَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّةَ حَدَّثَتْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِاعَ قَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ وَاسْتَبْعَهُ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ قَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ يَتَقَرَّضُونَ لِلْأَعْرَابِيِّ فَيَسْوُمُونَهُ بِالْقَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل

۴۶۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے مال غنیمت فروخت کرنے سے جس وقت تک تقسیم نہ ہو اور حاملہ خواتین کے ساتھ (جو کہ جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں) ہم بستری کرنے سے جس وقت تک کہ ان کے بچہ کی پیدائش ہو اور ہر ایک دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (جیسا کہ شیر بھڑیا، چیتا وغیرہ)۔

باب: مشترک مال فروخت کرنا

۴۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر ایک مشترک شے میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ فروخت کرے کہ جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کر لے اگر فروخت کرے تو دوسرا شریک اس کے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جس وقت تک اجازت نہ دے۔

باب: کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی

ضروری نہیں

۴۶۵۴: حضرت عمار بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تاکہ وہ شخص گھوڑے کی قیمت وصول کر کے جلدی سے رخصت ہو جائے اس وجہ سے رسول کریم ﷺ جلدی کر کے روانہ ہوئے اور وہ دیہاتی شخص دیر سے روانہ ہوا اور لوگوں نے اس دیہاتی شخص سے معلوم کرنا شروع کر دیا اور وہ گھوڑا واپس کرنے لگ گئے ان کو علم نہیں تھا کہ رسول کریم ﷺ اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں یہاں تک کہ بعض حضرات نے آپ کی قیمت خرید میں اضافہ کر دیا اس وقت اس دیہاتی شخص نے رسول کریم ﷺ کو آواز دی

ابْتَاَعَهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السُّؤْمِ عَلَى مَا ابْتَاَعَهُ بِهِ مِنْهُ لَمَّا دَخَلَ الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُ مُبْتَاَعًا هَذَا الْقَرْمَسَ وَالْأَبْعَثَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَهُ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا بَعْتُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ابْتَعْتَهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلْوُ ذُؤُنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَا جَعَانِ وَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ أَيْ قَدْ بَعْتُكَ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَعْتَهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِعَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ-

اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو ٹھیک! نہیں تو میں (دوسرے شخص کے ہاتھ) فروخت کر دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ اس کی آواز سن کر کھڑے رہ گئے اور ارشاد فرمایا: واہ! کیا تم یہ گھوڑا مجھ کو فروخت نہیں کر چکے ہو اور میں یہ گھوڑا کیا تم سے نہیں خرید چکا؟ (یعنی میں تو خرید چکا ہوں اور معاملہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے) یہ بات سن کر اس دیہاتی شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو نہیں فروخت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ رسول کریم ﷺ کے طرفدار ہو گئے اور اس دیہاتی کی طرف بھی کچھ لوگ ہو گئے اور دونوں کے درمیان بحث و مباحثہ ہونے لگا اس دیہاتی نے مطالبہ کیا کہ تم گواہ لے کر آؤ اس بات پر کہ میں یہ گھوڑا تم کو فروخت کر چکا ہوں۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے شہادت دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں یہ بات جان چکا ہوں کہ آپ سچے ہیں رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت دو گواہ کے برابر کی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حضرت خزیمہ کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر فرمایا وہ صرف اور صرف حضرت خزیمہ کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اس کو معمول بنایا جائے اور وہ معاملہ بھی خاص تھا اور تھا بھی رسول اللہ ﷺ سے متعلق اور ہر صاحب عقل و دانش یہ سمجھ سکتا ہے کہ صحابی رسول ﷺ کی گواہی اور بعد میں آنے والوں کی گواہی برابر تو نہیں ہو سکتی اور ان کا ایمان جیسی قدر نبی کریم ﷺ پر پختہ ہو سکتا ہے اور کسی کا ہو سکتا ہے بہر حال یہ محض حضرت خزیمہ کی خصوصیت ہے اس کو عام معاملات میں بطور دلیل پیش کرنا کہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہو سکتی ہے نامناسب ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (جامی)

۲۱۲۶: بَابُ اخْتِلَافِ الْمُتَبَايعِينَ

فِي الثَّمَنِ

در میان قیمت میں اختلاف سے متعلق

۴۶۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت فروخت کرنے والا اور خریدنے والا شخص دونوں قیمت کے متعلق ایک دوسرے سے اختلاف

۴۶۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَمَّدٍ

بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتْرُكَا۔

کریں کہ فروخت کرنے والا شخص زیادہ قیمت بتلائے اور خریدنے والے شخص کم قیمت بتلائے اور دونوں کے پاس گواہ (یا شرعی ثبوت) نہ ہوں تو فروخت کرنے والا جو ہے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے اور خریدنے والے کو اس قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ وصول کرے تو وہ چھوڑ دے اس کا اختیار ہے۔

۴۶۵۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَالْأَلْفَطُ لِبِرَاهِيمَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُيَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سَلْعَةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَ بِكَذَا وَ قَالَ هَذَا يَعْثُرُهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي يَمِثِلُ هَذَا قَامَرَ الْبَالِغِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يَخْتَارَ الْمُبْتَاعُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۴۶۵۶: حضرت عبدالملک بن عبید جیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ جیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر دو حضرات آئے کہ جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تو سامان اتنی قیمت میں لیا ہے دوسرے نے کہا میں نے اس قدر قیمت میں سامان فروخت کیا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ جیؓ نے فرمایا حضرت ابن مسعود جیؓ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا انہوں نے کہا کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا۔ آپ نے حکم فرمایا فروخت کرنے والے کو حلف اٹھائے پھر اختیار خریدار کو عطا فرمایا چاہے اس قدر قیمت میں (جو کہ بالغ نے حلف سے بیان کیے) سامان وصول کرے ورنہ چاہے چھوڑ دے۔

۴۱۲۷: بَابُ مُبَايَعَةِ أَهْلِ

الْكِتَابِ

۴۶۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنِيسِينَ وَأَعْطَاهُ دَرْعًا لَهُ رَهْنًا۔

باب: یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنے سے

متعلق

۴۶۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص سے غلہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدِرْعَةُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ لِأَهْلِهِ۔

۴۶۵۸: حضرت عبداللہ بن عباس جیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی ایک یہودی کے پاس آپ کی زرہ گروی تھی دو تہائی صاع پر جو کہ اپنے گھروالوں کے لئے آپ نے لیے تھے۔

باب ۲۱۲۸: بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع سے متعلق

۳۶۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ قَبْلَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقَتَوِيُّ بِشَمَائِلَ يَمَانِيَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلَا هَيْلَكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِيذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ.

۳۶۶۰: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَغْفُوبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ قَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِشَمَائِلَ يَمَانِيَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ لِقَبِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى قَرَابَتِهِ أَوْ عَلَى ذِي رَجِيحِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَهُنَا وَهَهُنَا.

۳۶۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ.

۳۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو کہ (قبیلہ) بنی عذره کا تھا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کچھ مال دولت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کون شخص مجھ سے اس کو خریدتا ہے؟ یہ بات سن کر حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے آپ نے اس کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: پہلے تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو تم اپنے رشتہ داروں کو دے دو پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طریقہ سے یعنی سامنے اور دائیں اور بائیں جانب اشارہ کیا (یعنی ہر ایک جانب سے غریب و فقراء کو صدقہ خیرات کرو)۔

۳۶۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہ جس کا نام ابو مذکور تھا اپنے غلام کو کہ جس کا نام یعقوب تھا اپنی وفات کے بعد آزاد کر دیا (یعنی اس طریقہ سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے شریعت میں ایسے غلام کو مدبر بتانا کہا جاتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا: اس غلام کو کون شخص خریدتا ہے چنانچہ حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں پس وہ آٹھ سو درہم انہوں نے ادا کر دیئے اور آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص محتاج ہو تو وہ پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بیوی بچوں پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں یا عزیز و اقارب پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر غریب و یتیم پر خرچہ کرے۔

۳۶۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت فرمایا۔

باب ۲۱۲۹: بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

۴۶۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بِرَبِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكَ لَذَكَرْتُ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي وَأَعْيِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَمَنْ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَشَرَطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

باب: مکاتب کو فروخت کرنا

۴۶۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے واسطے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم اپنے لوگوں سے کہو اگر ان کو منظور ہو تو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کر دوں (یعنی اس قدر رقم دے دوں تاکہ تم وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو سکو) اور تمہارا ترکہ میں وصول کروں گی چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منظور ہو تو خدا کے لیے میرے ساتھ سلوک کریں اور تمہارا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم خرید لو اور آزاد کر دو ترکہ اس کو ملے گا جو کہ آزاد کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ اس قسم کی شرائط طے کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو شخص اس قسم کی شرط کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔ اگر ایک سو شرائط مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ کی شرط قبول اور منظور کرنے کے لائق ہے اور بھروسہ اور اعتماد کرنے کے لائق ہے۔

مکاتب کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث میں کتابت میں مدد حاصل کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تم میری مدد کرو تاکہ میں بدل کتابت ادا کر سکوں۔ واضح رہے شریعت کی اصطلاح میں مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اس کا آقا یہ کہہ دے کہ تم اگر اس قدر سرمایہ مجھ کو ادا کر دو تو تم میری جانب سے آزاد ہو۔

باب ۲۱۳۰: بَيْعُ الْمُكَاتَبِ يَبَاعُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ

باب: اگر مکاتب نے اپنے بدل کتابت میں کچھ بھی نہ دیا

مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْئًا

ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۶۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا اے

۴۶۶۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَتَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ

يُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بِرَبْرَةَ إِلَى فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتِبْتُ أَهْلِي عَلَى بَيْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةً فَأَعْيِنِي وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفَسَتْ فِيهَا أَرْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذَلِكَ جَمِيعًا وَيَكُونُوا وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بِرَبْرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ ذَلِكَ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ مِنْهَا ابْتِاعِي وَأَعْيِفِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ لَمَّا بَالَ النَّاسُ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ بِأَنَّهُ شَرِطَ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرِطُ اللَّهِ أَوْ تَقَى وَالْمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے اپنے لوگوں سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ۔ تم میری مدد کرو اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ معاوضہ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا کی جانب توجہ اور رغبت ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں یہ تمام (یعنی ساتوں اوقیہ) ان کو ادا کر دوں گی۔ لیکن ولاء تمہاری میں وصول کروں گی چنانچہ حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں (یعنی اپنے متعلقین) کی جانب گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو اللہ کیلئے مجھ سے سلوک کریں لیکن ولاء ہم لیں گے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے خاندان سے بربرہ رضی اللہ عنہا کا لینا (حضرت بربرہ رضی اللہ عنہا کا خریدنا) مت چھوڑنا تم ان کو خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا پھر رسول کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان کی پھر فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اس قسم کی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو کوئی اس قسم کی شرط مقرر کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو ہی شرائط (مقرر کر دے) کیوں نہ ہوں اور اللہ عزوجل کا حکم قبول کرنے کے زیادہ نمایاں شان ہے اور خدا تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کا فروخت کرنا

۳۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے کی اور اس کے بہہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۳۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور بہہ کرنے سے۔

۲۱۳۱: باب بیع الولاء

۳۶۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هَبْتِهِ۔

۳۶۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

نہی عن بیع الولاء وعن حیثہ۔

۳۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور بہہ کرنے سے۔

۳۶۶۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ حَيْثِهِ۔

باب: پانی کا فروخت کرنا

۳۶۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پانی کے فروخت کرنے سے۔

باب: بیع الماء

۳۶۶۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى التَّيْمَنِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ ثَوْبِ السَّخْتَنِيَّيْنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۳۶۶۸: حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے پانی کے فروخت کرنے سے۔

۳۶۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالََا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْيَمْنَاهِ يَقُولُ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ عُمَرَ وَ قَالَ مَرَّةً ابْنُ عَبْدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ قَالَ قُتَيْبَةُ لَمْ أَفْقَهُ عَنْهُ بَعْضَ حُرُوفِ أَبِي الْيَمْنَاهِ كَمَا أَرَدْتُ۔

باب: ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا

۳۶۶۹: حضرت ایاس جوہنی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بچے ہوئے پانی کے فروخت کرنے سے اور قیمہ نے بچا ہوا ولہط کا پانی فروخت کیا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو جوہنی نے اس کو برا خیال کیا۔

باب: بیع فضل الماء

۳۶۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو عَنْ أَبِي الْيَمْنَاهِ عَنْ إِيَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَ بَاعَ قَيْمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ لَكَرِهَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو۔

۳۶۷۰: حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو۔

۳۶۷۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا الْيَمْنَاهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ إِيَّاسَ بْنَ عَبْدِ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا فَضْلَ الْمَاءِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

خلاصۃ الباب ☆ ”واضح طائف کے نزدیک ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جگہ مذکورہ صحابی نے بیچا ہوا پانی فروخت کیا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیچا ہوا پانی فروخت کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کنواں یا چشمہ وغیرہ یا آج کل کے اعتبار سے پانی کا قن وغیرہ ہو تو پلانے کے لئے پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ عام مفسرین نے آیت کریمہ سورہ ماعون کی تفسیر میں ماعون کے تحت لکھا ہے یعنی پینے کے پانی سے روکنا ماعون کی وعید میں داخل ہے بہر حال کھیت کے سیراب کرنے کے لئے پانی فروخت کرنے کی گنجائش ہے لیکن پینے کے لئے نہیں یعنی پینے کا پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔

باب: شراب فروخت کرنا

۲۱۳۴: باب بَيْعِ الْخَمْرِ

۳۶۷۱: حضرت ابن وہب مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انکور کے شیرہ کے بارے میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کی خدمت میں شراب کی مشکیں تحفہ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے پھر اس نے آہستہ سے ایک آدمی کے کان میں کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا کہ کیا کہا۔ میں نے ایک اور شخص سے جو کہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کان میں کیا کہا؟ اس نے کہا میں نے اس سے کہا کہ تم اس کو فروخت کر دو۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس کا پین حرام فرمایا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام فرمایا ہے اس پر اس نے دووں مشک کا منہ کھول دیا اور اس میں جس قدر شراب تھی وہ سب بہہ گئی۔

۳۶۷۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ جو بیٹھا سے روایت ہے کہ جس وقت سود کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے وہ آیات کریمہ پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۳۶۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَهْلَةَ الْمِصْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْضَرُ مِنَ الْعَنْبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا لَسَا رَوَّكُمُ اللَّهُ مَا سَارَ كَمَا أَرَدْتُ لَسَأَلْتُ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَتْهُ قَالَ أَمْرُهُ أَنْ يُبَيْعَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا لَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا۔

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ الرِّبَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَتَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

باب: کتے کی فروخت سے متعلق

۲۱۳۵: باب بَيْعِ الْكَلْبِ

۳۶۷۳: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرِو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ -

۳۶۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَخْبَانَا الْمُفَضِّلُ ابْنُ لُصَالَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْ أَسْبَاءَ حَرَمَتُهَا وَثَمَنُ الْكَلْبِ -

۲۱۳۶: بَابُ مَا اسْتَنْهَى

۳۶۷۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَخْبَانَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ مَلَكَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّتُورِ إِلَّا كَلْبَ صَبِيٍّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُنْكَرٌ -

۲۱۳۷: بَابُ بَيْعِ الْخَنْزِيرِ

۳۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَتَّابُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ لَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا الشُّفْنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَ يَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَكُلُوا ثَمَنَهُ -

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کہتے کی قیمت سے اور طوائف کی مزدوری اور نجوی شخص کی آمدنی سے۔

۳۶۷۴: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اس میں کہتے کی قیمت بھی حرام فرمائی۔

باب: کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟

۳۶۷۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کہتے اور بلی کی قیمت سے لیکن شکاری کہتے کی قیمت سے (امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے)۔

باب: خنزیر کا فروخت کرنا

۳۶۷۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں بلاشبہ خدا کے رسول نے حرام قرار دیا ہے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور بتوں کے فروخت کرنے کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مردہ کی چربی سے تو کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس کو جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو ان لوگوں نے اس کو پکھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

۴۱۳۸: بَابُ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ

باب: اونٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر

چڑھانے کی اجرت لینا

۴۶۷۷: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْأَرْضِ لِلْخَرِثِ بِبَيْعِ الرَّجُلِ أَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَقَدْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۷۷: حضرت جابر بن جریجؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مذکر کو (مادہ پر) چڑھانے کی اجرت لینے سے اور کھیتی کرنے کے لئے زمین فروخت کرنے سے (یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کسی دوسرے شخص کو فروخت کرے تاکہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے اور حصہ بھی لے) آپ نے ان امور سے منع فرمایا۔

۴۶۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إسماعيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ح وَآبَا حَمِيدٍ عَنْ مُسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ غَسْبِ الْفَحْلِ-

۴۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی مذکر (یعنی نر) کو مادہ پر (کو دووانے کی) یعنی نر کو مادہ سے جفتی کو ممنوع فرمایا۔

۴۶۷۹: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمِيدِ الرَّوَاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْخَرِثِ عَنْ آتِسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّغِيِّ أَخَذَ بَنِي كَلَابٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ غَسْبِ الْفَحْلِ لِقَاءَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا نَكْرَهُ عَلَى ذَلِكَ-

۴۶۷۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ بنی صغیہ کا جو کہ قبیلہ بن کلاب کی ایک شاخ ہے خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے مذکر (نر کو) مادہ پر کو دووانے کی اجرت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ہم لوگوں کو بطور ہدیہ تحفہ پہنچاتا ہے۔

۴۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُبِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَبَامِ وَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ غَسْبِ الْفَحْلِ-

۴۶۸۰: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بچپنے لگانے (یعنی فصد لگانے) والے شخص کی آمدنی سے اور نر کو دووانے کی مزدوری سے۔

۴۶۸۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ عَنِ

۴۶۸۱: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو دووانے کی مزدوری سے (یعنی آپ نے جانور سے جفتی

کرنے کی اجرت کو) ناجائز فرمایا۔

۴۶۸۲: حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ کتے کی قیمت سے اور نر کے کو دووانے کی اجرت سے (یعنی مزدوری لینے سے)

باب: ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق

۴۶۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر ایک آدمی اپنا بچا ہوا سامان بالکل اسی طرح اس کے پاس پائے تو اس کے لئے وہ زیادہ حقدار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۴۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی آدمی نادار اور غریب ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کی کوئی شے اس طرح مل جائے تو وہ شخص اس چیز کی شناخت کرے تو وہ شے اس شخص کی ہے کہ جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

۴۶۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر جو کہ اس نے خریدے تھے آفت آ گئی عہد نبوی میں اور وہ شخص بہت زیادہ مقروض ہو گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو چنانچہ لوگوں نے اس شخص کو

ابن ابی نعیم عن ابی سعید الخدری قال نہی رسول اللہ ﷺ عن غيب الفحل۔

۴۶۸۲: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَغَيْبِ الْفَحْلِ۔

۲۱۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَتَّاعُ الْبَيْعَ

فِيْهِ فُلْسٌ وَيُوجَدُ الْمَتَاعُ

بَعِيْنِهِ

۴۶۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَفْلَسَ لَمْ يَجِدْ رَجُلٌ عِنْدَهُ يَسْلَعُهُ بَعِيْنَهَا فَهُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔

۴۶۸۴: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنَ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُعْدِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ بَعِيْنَهُ وَغَرَقَهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ۔

۴۶۸۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَتَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ عُمَرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ

أَصِيبَ رَجُلٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُتَمَّارَ بِإِتَاعِهَا وَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَتْلُغْ ذَلِكَ وَقَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

۲۱۴۰: بَابُ الرَّجُلِ يَبِيعُ السَّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ

۳۶۸۶: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا لِي يَدَ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهِمِ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۳۶۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ذُوَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بِالْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ أَخَذَ بِنِي حَارِثَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا رَجُلٍ سَرَقَ مِنْهُ سَرِقَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ مَرْوَانَ إِلَى فَكَّكْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهِمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدَهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سَرَقَ مِنْهُ بِشَمْسِهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ لَبَّعْتُ مَرْوَانَ بِكِتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدُ

صدقہ خیرات دیا جب بھی اس شخص کے قرضہ کے بقدر صدقہ جمع نہیں ہوا۔ آپ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے فرمایا تم اب لے لو جو کچھ موجود ہے (اس کے علاوہ) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

باب: ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟

۳۶۸۶: حضرت اسید بن حنظلہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی شے ایسے آدمی کے پاس پائے کہ جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر وہ چاہے تو اس قدر قیمت دے دے کہ جس قدر قیمت میں اس شخص نے خریدا ہے اور وہ چاہے تو چور کا تعاقب کرے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی حکم فرمایا۔

۳۶۸۷: حضرت اسید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے کہ وہ چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے اور وہ چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پاس بھیج دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا کہ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے مجھ پر قسم نہیں چلائی

لیکن میں تم وہاں کو علم دے سکتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے تم کو تر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مگر وہاں نے سخت معاویہ غیتر کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ غیتر کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکم الٰہی نہ ملے گا۔

تَقْصِيَانِ عَنِّي وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيْمَا وَرَّيْتُ عَلَيْكُمَا قَائِمًا لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانَ بِكِتَابٍ مُعَاوِيَةَ فَقَضَتْ لَا أَقْضِي بِهِ مَاوَلَيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ۔

مال کے مالک سے متعلق مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ مال مالک اپنی چیز ہے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے اس کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کرے۔ پھر وہ فروخت کرنے والا شخص یہاں تک کہ وہ پورا کر قرار ہو جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث ہے شروحات حدیث میں متعلقہ دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں اس جگہ تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۳۶۸۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان اپنی شے حق دار ہے جس وقت وہ اس شے کو اپنے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے تو وہ شخص فروخت کرنے والے شخص کا تعاقب کرے۔

۳۶۸۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَاوُذٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهِ إِذَا وَجَدَهُ وَ يَتَّبِعُ النَّاعِ مَنْ بَاعَهُ۔

۳۶۸۹: حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کا نکاح دوولی (الگ الگ) ہوا تھا اس سے مرادیں یعنی ایک شخص ایک سے اور دوسرا دوسرے سے تو پہلی ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اس شخص نے دوسرا شخص کے ساتھ ایک شے فروخت کیا تو اس شخص کے ساتھ وہ شے فروخت کی تو اسی وہ شے ہے۔

۳۶۸۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَبَيَّ لِلْأُولَىٰ مِنْهُمَا وَمَنْ نَاعَ بِنَعَا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأُولَىٰ مِنْهُمَا۔

باب: قرض لینے سے متعلق حدیث

۲۱۴۱: باب الاستقراض

۳۶۹۰: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ غیتر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض کیا۔ پھر آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا اللہ عزوجل تمہارے مکان اور مال دولت میں برکت بھی فرمائے اور قرض کا بدلہ یہ ہے کہ انسان قرض دینے والے کو شکریہ کہے ورنہ اس کا قرض بھی (وقت

۳۶۹۰ حَدَّثَنَا عَنْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ خَدِجَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَحَاءَ ذَا مَالٍ فَذَقَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ

إِنَّمَا خَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْآدَاءُ۔

(پروے۔)

باب ۲۱۴۲: التَّغْلِيظُ فِي الدِّينِ

باب: قرض داری کی مذمت

۴۶۹۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نُزِلَ مِنَ التَّشْدِيدِ فَسَكَنَّا وَفَرَعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْقَدِ سَأَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

۴۶۹۱: حضرت محمد بن جحش غزوہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر شدت نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم لوگ خاموش رہے اور گھبرا گئے جس وقت دوسرا روز ہوا تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ سختی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک آدمی راہ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر وہ جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے پھر جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے اور اس شخص کے ذمہ قرض ہو تو وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس وقت تک کہ وہ شخص اپنے قرض کو ادا نہ کرے۔

۴۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهْلُهَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرْتَبِ الْأَوَّلِيِّ أَنْ تَكُونَ أَجَنَّبِي أَمَا إِنِّي لَمْ أَنْوِّ بِكَ إِلَّا بِحَبْرٍ إِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَا سُوْرًا بِدِينِهِ۔

۴۶۹۲: حضرت عمرہ بنی سہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس مقام پر فداں قبیلہ سے کوئی شخص موجود ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے پہلے دوبار کس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم کو نہیں پکارا لیکن بہتری سے فلاں آدمی مطمع ہوا ہے (جنت میں داخل ہونے سے یا اپنے احباب کی صحبت سے مقروض ہونے کی وجہ سے)۔

باب ۲۱۴۳: التَّسْهِيلُ

باب: قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق

فِيهِ

حدیث شریف

۴۶۹۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَذَانُ وَتَكْثِيرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ وَلَا مَوْهَا وَوَحَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أَتُوكُ الدِّينَ وَقَدْ سَمِعْتُ حَلِيلِي حَقِي

۴۶۹۳: حضرت عمران بن حذیفہ غزوہ سے روایت ہے کہ حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے قرضہ لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور ان کو ملامت کی اور ان کو رنج پہنچایا۔ انہوں نے کہا میں قرض لینا نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی قرضہ لے اور اللہ عزوجل واقف ہے وہ اس

بِقَوْلِ مَا مِنْ أَحَدٍ بَدَانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّهُ يُرِيدُ قِصَاءً إِلَّا أَرَاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَّ أَنْتَ فَقِيلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَسْتَدِينِينَ وَلَيْسَ عِنْدَكَ وَفَاءٌ قَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

کے ادا کرنے کی فکر میں ہے تو اللہ عزوجل دنیا میں بھی اس کا قرض ادا کرے گا۔

۳۶۹۴: اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے مؤمنین کی ماں! آپ (بہت قرض لیتی ہیں) حالانکہ آپ کے پاس اس کے ادا کرنے کے لئے جائیداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: جو شخص قرض لے اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ عزوجل اس کی مدد کرے گا۔

۲۱۴۴: باب مَطْلٌ

الغني

۳۶۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبَّانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ وَالظُّلْمُ مَطْلٌ الْغَنِيِّ۔

باب: دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس

سے متعلق

۳۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے قرض کا ہار کسی مالدار شخص کی جانب کرے تو اس کو چاہیے کہ اس مالدار شخص کا تعاقب کرے اور دولت مند شخص کا قرضہ ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

دوسرے کے قرض ادا کرنے سے متعلق:

یعنی اگر کوئی شخص مال دار ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کے قرض ادا کرنے کو تسلیم کرے تو جس کے متعلق اس نے قرض ادا کرنا تسلیم کیا اس کا ادا کرنا مذکورہ شخص پر لازم ہو جائے گا اور اصطلاح شرعی میں اس کو حوالہ کہا جاتا ہے اور جس آدمی نے دوسرے کی رضا مندی سے اپنے قرض کا حوالہ دوسرے کے کر دیا تو دوسرے شخص کے ذمہ ایسے قرض کا ادا کرنا لازم ہے اور حدیث مذکورہ میں مال دار کا طاقت کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی دیگر احادیث سے بھی وعید ثابت ہے اور نادار مفلس غریب اگر قرض ادا نہ کر سکے تو اس کی مجبوری ہے اسے معاف کر دیا جائے اس کی گنجائش ہے۔

۳۶۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبَرِ بْنِ أَبِي دَلِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنِي الْوَاحِدِ يَحِلُّ عِرْضُهُ وَعَقْوَتُهُ۔

۳۶۹۶: حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

نادار ہندہ مقروض کی سزا مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود کوئی شخص اگر کسی دوسرے کا

قرضہ ادا نہ کرے تو ایسے نادہندہ شخص کے ساتھ مناسب سختی کا برتاؤ کیا جاسکتا ہے اور اگر شرعی حکومت قائم ہو تو حاکم ایسے شخص کو جیل میں ڈال سکتا ہے اور مذکورہ حدیث میں مذکور عزت بگاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو برا کہنا درست ہوگا لیکن بے آبرو کرنا کسی کو درست نہیں ہوگا۔

۳۶۹۷: حضرت شریذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

۳۶۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَبُرُّ بْنُ أَبِي دِلِيلَةَ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مَيْمُونِ بْنِ مُسَيْكَةَ وَأَنَّنِي عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتُ الْوَاجِدَ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَغَفْوَتَهُ۔

باب ۲۱۴۵: الحَوَالَةُ

باب: قرضدار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے
۳۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو حوالہ دیا جائے مال دار پر تو پیچھا کرے اس کا اور قرضہ دابر کا پیچھا چھوڑ دے۔

۳۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سَيْكِنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِلْيَةٍ فَلْيَتَّبِعْ۔

باب ۲۱۴۶: الكَفَالَةُ بِالذَّهْنِ

باب: قرض کی ضمانت
۳۶۹۹: حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز جنازہ کے لیے گیا۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کے ذمہ تو قرضہ ہے۔ حضرت ابوققادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: مکمل قرضہ ادا کرو گے؟ حضرت ابوققادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مکمل قرضہ (ادا کروں گا)۔

۳۶۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا نَحْلَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَتَكْفُلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ۔

باب ۲۱۴۷: التَّرْغِيمُ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں
۳۷۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے قرضہ ادا کرتے ہیں۔

۳۷۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قِضَاءً.

۳۱۴۸: بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي

الْمُطَالَبَةِ

باب: حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی

کی فضیلت

۳۷۰۱. أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَةَ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ رَجُلًا لَمْ يَفْعَلْ خَيْرًا قَطُّ
وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ لَيَقُولَنَّ لِرَسُولِهِ حُدْمًا تَبَسَّرَ
وَأَتْرَكَ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزَ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ
يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ
عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِيْ عِلَافٌ وَ
كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِيَنْقَاضِي قُلْتُ لَهُ
حُدْمًا تَبَسَّرَ وَأَتْرَكَ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزَ لَعَلَّ
اللَّهُ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ
عَنكَ.

۳۷۰۱. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا لیکن وہ شخص جو اس کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ شخص اپنے آدمی سے کہتا کہ جس جگہ وہ اس سے سہولت سے مل سکے وہاں پر وہ رسول کریم کے لئے جس جگہ اللہ تعالیٰ کے مفلس جو تو چھوڑ دے اور درمزد رکھ دے اور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے قصور (اور گناہ) سے بھی درمزد فرمائے۔ اس وقت وہ شخص یا تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں لیکن میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ اس وقت اس کو اتفاقاً مرنے کے لئے بھیجتا تو کہہ دیتا کہ جو آسانی اور سہولت سے ملے وہ لے لے اور جس جگہ دشواری ہو تو چھوڑ دے اور معاف فرما دے۔ ممکن ہے اللہ عزوجل ہم کو معاف فرما دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔

۳۷۰۲. أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْبُوحٌ
قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ
الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاةٍ تَجَاوَزَ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى
يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ.

۳۷۰۲. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جس وقت کسی کو وہ شخص مفلس دیکھتا تو وہ شخص اپنے جوان سے کہتا کہ معاف کر اس کو ممکن ہے اللہ عزوجل معاف فرما دے جس وقت وہ اللہ عزوجل کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔

۳۷۰۳. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
قُرُوحٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا
كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَتَابِعًا وَ قَاصِيًا مُقْضِيًا
الْحَقَّ.

۳۷۰۳. حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی کرتا کرتے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرتے۔

باب ۲۱۴۹: الشَّرْكََةُ بِغَيْرِ مَالٍ

۴۷۰۴: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسْبَرَيْنِ وَلَمْ أَجِءْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ -

باب: بغیر مال کے شرکت سے متعلق

۴۷۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بدر کے دن غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی (پکڑ کر) لائے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ نہیں لائے۔

۴۷۰۵: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ يَسْرُكَ لَهُ فِي عَبْدٍ أَيْمٌ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ -

۴۷۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو شخص آدھے آدھے کے شریک ہوں ایک شریک) اپنا حصہ آزاد کرے (تو دوسرے کو حصہ کو بھی) (جو دوسرے شریک کا) مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔

باب ۲۱۵۰: الشَّرْكََةُ فِي الرَّقِيقِ

۴۷۰۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ يَسْرُكَ لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَيْتٌ مِنْ مَالِهِ -

باب: غلام باندی میں شرکت

۴۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام باندی میں آزاد کرے اور اس کے پاس اس قدر دولت ہو جو غلام کے دوسرے حصہ کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اس کی دولت میں سے۔

غلام کی آزادی سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آزاد کرنے والا شخص اگر دولت مند ہے تو وہ غلام پورا کا پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ شخص مفلس ہو تو نصف غلام آزاد ہوگا اور غلام کو حق ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

باب ۲۱۵۱: الشَّرْكََةُ فِي النَّخِيلِ

۴۷۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَعْهَدُ حَتَّى

باب: درخت میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس آدمی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ ان کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ وہ اپنے شریک

يَعْرِضَهَا عَلَى شَرِيكِهِ۔

سے دریافت نہ کر لے (اس لیے کہ اگر شریک وہ شے یا کھجور کا درخت وغیرہ خریدنا چاہے تو وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے۔)

باب: زمین میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا شفعہ کا ہر ایک مال مشترک میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرے اس شریک کو اختیار ہے چاہے لے لے اور دل چاہے نہ لے اور اگر ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے شریک کو اس کی اطلاع نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

باب: شفعہ سے متعلق احادیث

۴۷۰۹: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی پڑوسی کے حق کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۱۵۲: بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرِّبَا

۴۷۰۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَتَانَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُقَسَّمْ رُبْعَةً وَخَانِئًا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَإِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْ فَهُوَ آخِئٌ بِهِ۔

۲۱۵۳: بَابُ ذِكْرِ الشُّفْعَةِ وَأَحْكَامِهَا

۴۷۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَسْرُورَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ۔

حق شفعہ سے متعلق:

حدیث کے آخری جملہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شریک اگر اپنا حصہ باغ یا زمین فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک اسکے خریدنے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کو حق شفعہ حاصل ہے اور وہ اس قدر قیمت دے کہ جس رقم میں دوسرے شریک نے وہ حصہ خریدا ہے۔

حق شفعہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایسے حق کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جبراً انسان زمین کا مالک ہو سکتا ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حق شفعہ کس کو حاصل ہے؟ بعض حضرات نے فرمایا صرف شریک کو یہ حق پہنچتا ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں پڑوسی کو بھی یہ حق ہے۔ فقہ کی کتب میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۴۷۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ ۴۷۱۰: حضرت شریذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری زمین ہے کہ جس میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اور

عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي لِي بِلَا حِدٍ فِيهَا شَرِكَةٌ وَلَا قِسْمَةٌ إِلَّا الْجَوَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ۔

نہی کسی کا اس میں کوئی حصہ ہے لیکن اس میں حق پڑوس ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے پڑوس کا (دیگر احادیث میں بھی یہ مضمون مذکور ہے)۔

۴۷۱۱: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ يَسْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الشُّفْعَةُ لِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسَّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الطَّرُوقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۴۷۱۱: حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق شفعہ ہر ایک مال میں ہے جو کہ تقسیم نہ کیا جائے جس وقت حد بندی ہو جائے اور راستہ مقرر ہو جائے۔

۴۷۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَالِدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ وَالْجَوَارِ۔

۴۷۱۲: حضرت جابر بن جابر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا اور پڑوسی کے حق کا (حکم فرمایا)۔

(۴۵)

کتاب القسامۃ والقورۃ والدیات

قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ

باب: دو رجالیہ کی قسامت

سے متعلق

۲۱۵۳: باب ذکر القسامۃ الّتی کانت فی

الجاهلیۃ

۲۱۵۳: احادیث انہاں سے روایت ہے کہ دو رجالیہ میں ہا پہلی قسامت جاری ہوئی (وہ یہ تین کی قید) ابی، تم میں سے ایک نے قرض کے ایک آدمی کی عازمت کی یعنی قرض کی پیشکش میں سے وہ شخص تھا وہ اسے ساتھ لیا انہوں میں سے ایک شخص جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی دھڑکی تھی۔ اس نے کہا تم رسی سے میری بددعا کرتا کہ میں اپنے رتن باندھ دوں یہ کہ دو کہ انہوں نے نہ کہا (اور برتن اپنے پرپے سے اپنے پرپے کی قید بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسی دے دی برتن باندھنے کے واسطے۔ اس وقت تمام لوگ اپنے پرپے پرپے سے رسی باندھنے کے لئے آئے اور انہوں نے کہا (اس سے باندھنے سے رسی باندھ کر) اور یہ لازم رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیا انہوں نے یہ اذیت نہیں برداشت کیا تو انہوں نے کہا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس کے کہ رسی ہوں چاہیے۔ بعد ازاں فرمایا مجھے ایک شخص ملا قیدی بنی ہاشم میں سے کہ اس کے برتن کی رسی دھڑکی تھی اس شخص نے فریادیں کر رہی تھیں کہ ایک رسی دو کہ جس سے میں اپنا برتن باندھ دوں۔ یہ بات پیش نہ جاسے کہ انہوں نے روانہ ہو جائے تو میں نے باندھ لیا اس کو اور

۲۱۵۳: احادیث انہاں سے روایت ہے کہ دو رجالیہ میں ہا پہلی قسامت جاری ہوئی (وہ یہ تین کی قید) ابی، تم میں سے ایک نے قرض کے ایک آدمی کی عازمت کی یعنی قرض کی پیشکش میں سے وہ شخص تھا وہ اسے ساتھ لیا انہوں میں سے ایک شخص جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی دھڑکی تھی۔ اس نے کہا تم رسی سے میری بددعا کرتا کہ میں اپنے رتن باندھ دوں یہ کہ دو کہ انہوں نے نہ کہا (اور برتن اپنے پرپے سے اپنے پرپے کی قید بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسی دے دی برتن باندھنے کے واسطے۔ اس وقت تمام لوگ اپنے پرپے پرپے سے رسی باندھنے کے لئے آئے اور انہوں نے کہا (اس سے باندھنے سے رسی باندھ کر) اور یہ لازم رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیا انہوں نے یہ اذیت نہیں برداشت کیا تو انہوں نے کہا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس کے کہ رسی ہوں چاہیے۔ بعد ازاں فرمایا مجھے ایک شخص ملا قیدی بنی ہاشم میں سے کہ اس کے برتن کی رسی دھڑکی تھی اس شخص نے فریادیں کر رہی تھیں کہ ایک رسی دو کہ جس سے میں اپنا برتن باندھ دوں۔ یہ بات پیش نہ جاسے کہ انہوں نے روانہ ہو جائے تو میں نے باندھ لیا اس کو اور

أَهْلِي أَيْمَنِي فَقَالَ تَسْبِيحُ لِمُوسَى قَالَ مَا أَتَيْتُكُمْ
رَبَّنَا سَبِّحْتُ فَلَنْ هَلْ أَنْتَ مُتَّبِعٌ عَنِّي وَمَا لَهُ مَرَّةٌ
مِنَ الذَّخِيرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا سَبَّحْتَ لِمُوسَى قَدَدَ
نَا لَ قُرَيْشٍ فَإِذَا تَحَوَّلَكَ قَدَدَ نَا لَ هَاشِمٍ فَإِذَا
تَحَوَّلَكَ قَدَدَ نَا لَ أَبِي صَالِبٍ فَاحْجِرْهُ أَنْ فَلَانًا
قَتَلَنِي فِي عَشَاءٍ وَمَاتَ السُّنَاخِرُ وَمَا هَدَدَ الْقَدَدُ
لَ حَرَّةً أَنْهُ أَبُو صَالِبٍ فَقَدْ مَ فَعَلَ صَاحِبُ قَالَ
مَرَّضَ قَحْطَنُ الْقَدَدُ عَتَبَهُ ثُمَّ مَاتَ عَرِيضُ
قَدَفَتُهُ فَعَلْ كَانَ دَا أَهْلُ دَاكَ يَمُوتُ فَمَكَتْ جَنَّا
ثُمَّ أَنَّ الرَّحْلَ السَّاسِي لَبَدِي كَدَى أَوْصَى اللَّهُ أَنْ
يَتَّبِعَ عَتَبَهُ وَاقِي الْمُوسَى قَالَ نَا لَ قُرَيْشٍ قُلُوا هَدَدَ
قُرَيْشٍ قَالَ نَا لَ نَبِي هَاشِمٍ قُلُوا هَدَدَ نَا لَ هَاشِمٍ
قَالَ آبِي أَبُو صَالِبٍ قَالَ هَذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمْرِي
فَلَا أَنْ أَتَيْتُكَ رِسَالَةً أَنْ فَلَانًا قَتَلَهُ فِي عَقْلٍ
قَدَدَ أَبُو طَالِبٍ فَقَدْ أَحْرَمَتْ إِحْدَى ثَلَاثِ ابْنِ
بَنِي أَنْ تُؤَدِّي مَانَةً مِّنَ الْإِبِلِ فَوَيْتَكَ فَلَبَّ
صَاحِبَنَا حَقًّا رَنْ بَنِي تَحْنِفُ حَمْسُونَ مِّنْ
قَوْمِكَ أَنْكَ لَهُ بَقْلُهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِدَ قَانِي
قَوْمُهُ قَدْ ذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْنُ قَانِي قَانِي أَمْرًا
مِّنْ نَبِي هَاشِمٍ كَانَتْ نَحْنُ رَحِي مَنَّهُمْ قَدْ وَلَدَتْ
لَهُ فَصَلَتْ أَنْ طَالِبٍ أَحْبَبَ أَنْ يُحْبِرَ نَبِي هَذَا
بِرَحِي مِّنْ لَحْنِيْسٍ وَلَا تُضِرَّ بَنِيْسَهُ فَقَعَلَ قَدَدُ
رَحْلٍ مَنَّهُمْ قَدَدَ نَا لَ أَبُو طَالِبٍ أَرَدَتْ حَمْسِينَ
رَحْلًا أَنْ يُحْبِرُوا فَكَانَ مَانَةً مِّنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ
رَحْلٍ بَعْبَرٍ بِمَعْدَلٍ بَعْبَرَانِ فَاقْتَلِيْنَهَا عَنِّي وَلَا
تُضِرَّ بَنِيْسِي حَيْثُ نَضَرُ لَا يَمَانُ قَصِيْنَهَا وَحَدَّ
نَسِيْبَهُ وَأَرْتَعُونَ رَحْلًا حَلَفُوا قَالَ آبِي عَتَبِي

ہی۔ یہ بات سنتے ہی اس نے ایک انٹھی نوکر کے ماری جس کی وجہ
سے وہ مر گیا۔ اس پر یہ شخص یہ کہیں کے دونوں میں سے تو اس شخص
نے (یعنی اس کو مارنے) اس سے دریافت کیا تم اس موسم میں مکہ
مکرمہ جاؤ گے اس شخص نے کہا میں نہیں جاؤں گا اور ہو سکتا ہے کہ
میں جاؤں۔ اس نے کہا میری جانب سے تم ایک پیغام پہنچا دو گے
جس وقت کہ تم پہنچو۔ اس شخص نے کہا جی ہاں۔ اس پر ملازم نے کہا
جس وقت کہ تم مکہ میں جاؤ گے تم پہنچاؤ گے اسے اہل قریش! (موسم
سے مراد آج کا موسم ہے) اس وقت وہ جواب دیں تو تم پہنچاؤ اور آواز
دو کہ اسے باشندے اس وقت وہ جواب دیں تو تم بہ صاحب پوچھو
کہ پھر ان سے یہ فلاں نے (اس کا نام لپا کہ جس شخص نے اس کو
ملازم رکھا تھا) بچ کر یہ رہا ہے۔ پھر اس نوکر کا انتقال ہو
گیا۔ اس وقت وہ شخص یہ اس نے کہ نوکر رہا تھا مکہ مکرمہ میں یہ تو ابو
صالب نے اس سے دریافت کیا تم دونوں کا امی کیس جلد گیا۔ اس نے
کہا میں نے اس کی اپنی مرض سے خدمت کی پھر وہ شخص مر گیا تو میں
راستہ میں آ گیا اور اس وفات یاد کیا۔ ابو صالب نے کہا اس کے لیے یہی
تو بیان تھا (یعنی تم سے اسی بات کی امید تھی جو تم نے یہ یعنی خبر
گیری کی اور چنی مرض سے وفات یاد کیا) پھر ابو صالب چند دن غم کے
اس دوران وہ کہیں کا باشندہ آ گیا کہ جس نے وصیت کی تھی پیغام
پہنچانے کے لئے اور میں مکہ پر آیا۔ اس شخص نے آواز دی کہ اے
قریش کے لوگو! تم نے کہا کہ یہ ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ اس
نے کہا ابو صالب کہاں ہیں؟ جب اس نے ابو صالب سے کہا فلاں
آدمی نے میرے ہاتھ یہ پیغام بھیجا تھا کہ فلاں آدمی نے اس کو قتل کر
دیا! ایک رسی کے واسطے۔ یہ بات سن کر ابو صالب اس آدمی کے پاس
پہنچے اور بائیں باتوں میں سے ایک بات تم کرو اگر تمہارا دل چاہے تو
ایک سو اونٹ کے عوض یہ روئے تم نے ہمارے آدمی کو غلطی سے
مار دیا (یعنی تم مار دیا فلاں نے) ہاں نہیں تھا (اور اگر تمہارا دل چاہے تو
تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی قسم کھا میں اس بات پر کہ تم نے اس کو

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ
وَالْأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔

نہیں مارا۔ اگر تم ان دونوں باتوں سے انکار کرو تو ہم تجھ کو اس کے
بدلے قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم
قسم کھائیں گے۔ پھر ایک عورت آئی ابوطالب کے پاس جس کی اس
کی قوم میں شادی ہوئی تھی اور وہ بنی ہاشم میں سے اس کا ایک لڑکا تھا
اس نے کہا اے ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ تم اس لڑکے کو منظور کر لو۔
پچاس آدمیوں میں سے ایک کے عوض اور اس کی قسم نہ دلاؤ۔ ابو
طالب نے منظور کیا پھر ایک شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو
طالب تم پچاس آدمیوں کی قسم دلانا چاہتے ہو ایک سو اونٹ کے عوض تو
ہر ایک شخص کے حصہ میں دو دو اونٹ آگئے تم دو اونٹ لے لو اور منظور کر
لو میرے اوپر تم قسم نہ ڈالو (یعنی قسم مجھ پر لازم نہ کرو) تم جس وقت
زبردستی قسمیں دو گے۔ ابوطالب نے یہ بات منظور کر لی اور اڑتالیس
آدمی آئے انہوں نے قسم کھائی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا خدا کی
قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک ساں نہیں گذرا کہ ان
اڑتالیس لوگوں میں سے ایک آنکھ بھی باقی نہیں رہی جو کہ (حالات)
دیکھتی ہو (یعنی سب ہی مر چکے)۔

باب: قسامت سے متعلق احادیث

۴۷۱۳: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے جو کہ انصار
میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا
جیسے کہ دور جاہلیت میں تھی۔

۴۷۱۵: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے روایت ہے
کہ دور جاہلیت میں قسامت جاری تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کو قائم رکھا اور قسامت کا حکم فرمایا انصار کے مقدمہ میں جس
وقت ان میں سے کچھ لوگ دعویٰ کرتے تھے ایک خون کا خیر کے یہود

۴۱۵۵: بَابُ الْقَسَامَةِ

۴۷۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ وَ
يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ
الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا
كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۷۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَنَسٍ مِنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَاقْرَأْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَضَى بِهَا بَيْنَ أَنَسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي
قَبِيلِ إِدْعُوهُ عَلَى يَهُودِ خَيْبَرَ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ۔

۴۷۱۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الرَّهْزِيِّ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتْ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ
أَقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ الَّتِي وَجَدَ
مَقْتُولًا فِي جُبِّ الْيَهُودِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ الْيَهُودُ
فَقَتَلُوا صَاحِبَنَا۔

۴۷۱۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسامت دور
جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا اس
انصاری کے مقدمہ میں کہ جس کی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور
انصار نے کہا تھا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو ہلاک کر ڈالا پہلے مقتول
کے ورثہ کو قسم دینا قسامت میں۔

۴۱۵۶: بَابُ تَبْدِيَةِ أَهْلِ الدِّمْرِ

فِي الْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں پہلے مقتول کے ورثہ کو قسم دی
جائے گی

۴۷۱۷: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمید رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب چلے
کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو تھی پھر حضرت حمید کے پاس ایک
آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے
اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے
گئے۔ یہ بات سن کر حضرت حمید یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے
لگے خدا کی قسم تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کو نہیں
مارا۔ حضرت حمید وہاں سے روانہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور آپ نے بیان فرمایا پھر حضرت حمید اور ان کے بڑے
بھائی جو حصہ اور عبدالرحمن بن سہل مل کر آئے حضرت حمید نے پہلے
گفتگو کرنا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (اس کو پہلے گفتگو کرنے کا موقع دو)
آخر حضرت جو حصہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود
تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے کہہ دیا جائے لڑائی کرنے
کے واسطے۔ پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب
میں تحریر کیا خدا کی قسم! اس کو ہم نے نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۷۱۷ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ
أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ
أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَنَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ
وَ مُعَيْصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَحَابِهِمَا
فَأَتَيْنِ مُعَيْصَةَ فَأَخْبِرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ
وَ طُرِحَ فِي قَبْرِ أَوْ عَيْنٍ فَاتَى يَهُودَ فَقَالَ أُنِّمُوا
وَاللَّهِ فَنَلْتُمُوهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى
قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَ حُوَيْصَةُ وَ هُوَ أَخُوهُ أَكْبَرُ
مِنْهُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُعَيْصَةُ
لِيَتَكَلَّمَ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ كَبِيرٌ وَ تَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ
ثُمَّ تَكَلَّمَ مُعَيْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُّوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُوَدَّ نُوا
بِجَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

ذَلِكَ فَكْتُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَ مُحَيَّصَةَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَخْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَعَا حَيْكُمُ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَخَلَّفَ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوْا لَيْسُوْا مُسِيْمِيْنَ قُوْدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمَانَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخَلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالِ سَهْلٌ لَّقَدْ رَكَّصْنِيْ بِمَانِ نَاقَةٍ حَمْرَاءَ

۳۷۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اُنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنَسَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ وَ رِجَالُ كُتُبَاءَ مِنْ قَوْمِهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيَّصَةَ خَرَجَا اِلَى حَبَرٍ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاتَى مُحَيَّصَةَ فَاخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِيْ فِقْرِ اَوْ عَيْسٍ فَاتَى يَهُودَ وَ قَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَ اُخُوهُ حُوَيْصَةُ وَ هُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيَّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيَّصَةَ كَبِرُ كَبِرُ يُرِيْدُ الْبَيْتَ فَتَكَلَّمْ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيَّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُوَدُّوْا بِعَرَبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذَلِكَ فَكُتِبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَ

حضرت حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا یہی تم قسم دے اور تم اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو۔ انہوں نے کہا تم قسم نہیں دے گے (کیونکہ ہم نے خود مارتے ہوئے نہیں دیکھا) آپ نے فرمایا تو یہ تمہارے واسطے قسم لکھا میں نے (کہ ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم ہے کہ اس نے مارا ہے) انہوں نے کہا یہ رسول اللہ اور مسلمان نہیں بلکہ شرک میں اور وہ جھوٹی قسم بھی کہیں گے۔ آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سواونہ بیٹے یہاں تک کہ ان کے کان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل بن سہل نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی ہے جو کہ اس رنک کی قسمیہ ہے۔ اسے ماریں گے۔

۳۷۱۹ حضرت سہل بن ابی حنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل بن ابی حنہ سے محیصہ بنی یزیدوں خیمہ کی جانب روانہ ہوئے۔ چوتھیں تکلیف دہ وجہ سے جو کہ ان والحق تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس یہ آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ حضرت عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے یہ بات سن کر حضرت محیصہ بنی یزیدوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ بنی یزیدوں سے روانہ ہو گئے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے بیان لیا پھر حضرت محیصہ اور ان سے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبد الرحمن بن سہل بن ابی حنہ سے۔ حضرت حویصہ بنی یزیدوں نے پہلے مقدمہ فرمایا چنانچہ وہی خیمہ میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے سے) بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو تم ان کو پہلے فشتو کرنے دو۔ آخر حضرت حویصہ بنی یزیدوں نے فشتو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے جنت کے یہ کہہ دیا جائے گا پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو ماریا۔ یہود نے جواب میں لکھا ہم نے خدا کی قسم اس کو نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ اور حضرت عبد الرحمن سے فرمایا: اچھا تم لوگ قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا قتل ثابت کرو۔ انہوں نے

مُحِبُّنَهُ وَغَدِ الرَّحْسِ انْجَلِفُونَ نَسْتَحِقُّونَ دَهْ
صَاحِبَكُمْ قَالُوا لَا قَانَ فَتَحَبُّ لَكُمْ يَبُودُ قَالُوا
نَسُو سُبُحِينَ قَوْذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَغَثَ إِلَيْهِمْ بِمَنَابِهِ نَافِقُهُ حَتَّى
أَدْحَلَتْ عَلَيْهِمْ لَذَارُ قَانَ سَهْلٌ لَقَدْ وَكْصَنِي
مِنْهُ رَفَعَهُ خَدَّاهُ

۲۱۵۷ باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِ النَّاقِلِينَ

نَحْبِرُ سَهْلٍ فِيهِ

۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْبِيُّ عَنْ نَجِي
عَنْ سِيرٍ بْنِ نَسَارٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حَسَّةٍ قَالَ وَ
حَسَنُ بْنُ قَانَ رَأَى رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا
خَرَجَ عِنْدَ اللَّهِ نُسُحُ بْنُ زَيْدٍ وَ مُحَبَّةُ بْنُ
مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا كُنَا بِحَيْرٍ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا
هَابَلَتْ ثُمَّ إِذَا بِمُحَبَّةٍ يَحْدُ عِنْدَ اللَّهِ نُسُحُ
قَالَ قَدْ فَدَيْتُمْ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحَرِثَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَ
عِنْدَ الرَّحْسِ نُسُحُ بْنُ سَهْلٍ وَ كَانَ أَصْغَرًا لِقَوْمِهِ فَدَخَلَ
عِنْدَ الرَّحْسِ بَنَاتُهُ فَمِنْ صَاحِبِيهِ فَقَالَ لَهُ زَيْدُ بْنُ
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَكْرًا فِي الْبَيْتِ
فَقُصِّيتُ وَ نَكْرَتُهُ صَاحِبُهُ نَكْرَتُهُ مَعَهُمَا قَدْ كَرُوا
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلٌ عِنْدَ اللَّهِ
نُسُحُ بْنُ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ نَحِيفُونَ حَمِيسِينَ يَبِيسًا وَ
نَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ وَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ
نَحِيفٌ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَانَ قَوْلَكُمْ يَبُودُ بِحَمِيسِينَ
يَبِيسًا قَالُوا وَ كَيْفَ نَقُلُ بَيْدَانَ قَوْلَهُ كُفَّارٌ فَلَمَّا
رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْلَفَ حَمَلَهُ

نے کہا ہم قسم نہیں کھا میں گے آپ نے فرمایا یہ یہود تمہارے ہونے
قسم کھا میں گے (ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم واقف ہیں کہ اس نے
قتل کیا) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو مسلمان نہیں کچھ آپ نے
اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سوانٹ بھیجے یہاں تک
کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہلؓ نے فرمایا اس
میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ مال رنگ کی تھی میرے اسات مار دی تھی۔

باب: راویوں کا اس حدیث سے

متعلق اختلاف

۳۷۱۹: حضرت سہل بن ابی حمزہؓ اور حضرت رافع بن خدیجؓ
سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ اور حضرت محبہ بن
مسعودؓ۔ یہ دونوں ایک وقت خیر میں بنے تو وہاں پر کسی کلمہ پر
تعمدہ ہوئے۔ حضرت محبہؓ نے حضرت عبداللہ بن سہلؓ سے یہ
دیکھا کہ وہ قتل ہوئے۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول
کریمؐ سے قید کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے جانی
حضرت حویرہؓ۔ یہ دونوں حضرت عبداللہ بن سہلؓ سے جو کہ سب
لوگوں میں ممتاز تھے حضرت عبداللہ بن سہلؓ اپنے ساتھی سے پہلے
کشتیوں پر گئے۔ اس پر رسول کریمؐ سے قید نے فرمایا جو حضرات تم
رسیدہ میں ان کی تم عظمت کر، اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔
اس پر وہ نہ موش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے کشتیوں پر
انہوں نے بھی ان کے ساتھ کشتیوں۔ رسول کریمؐ سے قید نے ان سے
جس جگہ عبداللہ بن سہلؓ قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا تم وہ
بچے قسمیں کھاتے ہو اور تم وہ اپنے ساتھی کا خون بہاتے ہو یا تم وہ
تمہارا قاتل مل گیا ہے ان لوگوں نے کہا ہم اس طریقہ سے قسم کھا رہے
ہے کہ ہم وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا اچھا یہ
بچے قسمیں کھا کر تم کو عید و برائیں گے۔ انہوں نے کہا ہم ان
قسمیں سے طریقہ سے تمہاریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ
خدمت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے ایت ادا فرمائی

۴۷۲۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ مُحَبِّصَةَ بِنَ مَسْعُودٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ اتَّيَا خَيْرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَقَرَّ قَا فِي النَّخْلِ فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةُ وَ مُحَبِّصَةُ ابْنَا عَمَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أُبَيٍّ وَ هُوَ أَصْفَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يُقِيمُ غَمُوسٌ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتَبَرَّكُمْ يَهُودُ بَاتِمَانِ غَمُوسٍ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُفَّارٌ قَوَّادُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضْنِي نَاقَةً تَرَى بِلَكَ الْإِبِلِ.

۴۷۲۱: أَخْبَرَنَا هَمْرُو بْنُ عُلَيْيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةَ بِنَ مَسْعُودٍ بِنَ زَيْدٍ أَنَّهُمَا اتَّيَا خَيْرَ وَ هُوَ بُوَيْدٌ صَلَحَ فَتَقَرَّ قَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاتَى مُحَبِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَ هُوَ يَتَشَعَّطُ فِي دِيعِهِ فَبَيَّنَا فَذَكَرْنَا ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةُ وَ مُحَبِّصَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمَ وَ هُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ سِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبِيرًا لَكُمُ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّحِلِفُونَ بِحَمِيَّيْنِ يَمِينًا مِنْكُمْ

۴۷۲۰: حضرت سہل بن ابی حشمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محبصہ بن مسعود کسی کام کیلئے خیبر میں آئے تو وہاں کھجوروں کے درختوں میں علیحدہ ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل کو قتل کر دیا گیا پھر نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبد الرحمن اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبی نے فرمایا: جو حضرات ہم رسیدہ ہیں انکی تم عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو تو انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریم سے عرض کیا جس جگہ عبد اللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت نبی نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہل نے بیان کیا کہ میں انکے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو نبی نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۱: حضرت سہل بن ابی حشمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محبصہ بن مسعود ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضروریات کیلئے علیحدہ ہو گئے۔ محبصہ نے عبد اللہ بن سہل کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبد الرحمن اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبی نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہایا اسکے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں

فَسَتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَقَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ لَعَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ

۴۷۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ ابْنُ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَبِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قِتْلًا فَذَنَّهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ سَهْلٍ وَ مُحَبِّصَةُ وَ مُحَبِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ لَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكِبَرِ وَهُوَ أَخَذْتُ الْقَوْمَ فَسَكْتُ لَكُمْ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَ تَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَقَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ لَعَلَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ

۴۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ بَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَظْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَبِّصَةَ ابْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتِهِمَا

حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۲: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محبصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ لکے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضروریات کے تحت علیحدہ ہو گئے پھر حضرت محبصہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہایا اس کے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۳: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محبصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لکے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی ضرورت سے علیحدہ ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل جو کہ سب

لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو رسول کریمؐ نے دیت میں دیے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۳۷۲۳: حضرت بشیر بن یسارؓ اور حضرت سہل بن ابی حمزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ قتل ہوئے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہؓ اور مخیصہؓ جو عبداللہ بن سہلؓ کے بھی چچا تھا رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبدالرحمنؓ نے بات کرنی چاہی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: بڑے کا احترام و خیال کرو۔ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہلؓ کو مرا ہوا پایا۔ ان کو قتل کر کے یہودیوں کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: تم کس پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارا یہود پر گمان ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ انہوں نے کہا: ہم کس وجہ سے قسم کھائیں میں اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تو یہودی بری ہو جائیں گے پچاس قسمیں کھا کر ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں پر کس طریت سے رضا مند ہوں گے وہ تو مشرک

فَقِيلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيُّ فَجَاءَ مُحَبِّصَةُ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَخُو لَمَقْتُولٍ وَ حُوَيْصَةُ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرَ الْكُفْرَ فَكَلَّمَهُ مُحَبِّصَةُ وَ حُوَيْصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَبَرَّكُمُ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَقْبَلُ إِيمَانَهُ قَوْمٌ كُفَّارٍ قَالَ فَوَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَشِيرٌ قَالَ لِي سَهْلٌ ابْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي فَرِيضَةً مِنْ بِلَدِكَ الْفَرَارِيِّ فِي مَرِيدٍ لَنَا۔

۳۷۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ وَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَبِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَ عَمَاهُ حُوَيْصَةُ وَ مُحَبِّصَةُ وَ هُمَا عَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُفْرَ الْكُفْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَبِيلًا فِي قَلْبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُوبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَتْلِهِمْ قَالُوا قَتَلَهُمُ الْيَهُودُ قَالَ أَلْتَقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ قَالُوا وَ كَيْفَ نَقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ نَرِ قَالَ فَتَبَرَّكُمُ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا لَمْ يَقْلُوه قَالُوا وَ كَيْفَ نَرُطِي بِإِيمَانِهِمْ وَ هُمْ مُشْرِكُونَ

ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۳۷۲۵: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت حمید بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے اور اپنے اپنے کاموں کے لئے الگ ہوئے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مارے اور قتل کر دیئے گئے۔ حضرت حمید رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرنا چاہی کیونکہ وہ (حقیقی) بھائی تھے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے بڑے کا احترام کرو پھر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت حمید رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی حالت بیان کی۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے مستحق معلوم ہوتے ہو۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ نے کہا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۳۷۲۶: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی انصاری نے جس کا نام حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی شخص خیبر میں گئے وہاں پر امگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جو کہ وہاں پر رہتے تھے کہ جس جگہ وہ قتل کر دیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں وہ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے ہم نے وہاں پر اپنے ساتھی کو پایا یا قتل کر دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم بڑائی کا خپول کرو۔ آپ نے فرمایا: تم گواہ بلا سکتے ہو کہ کس نے تم کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا ہمارے

قَوَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔ "أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔"

۳۷۲۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاتَتْهُ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبُرَ كَبْرُ قَتْلِكُمْ حُوَيْصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكِّرُوا شَانَ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّحِلِفُونَ خَمِيْسِينَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكُ قَالَ يَحْيَى لَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ قَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ خَالَفَهُمْ سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ۔

۳۷۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَشْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدًا قَتِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَا الْكُبْرَا فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ

لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِإِيمَانِ الْيَهُودِ وَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْلَ دَمُهُ فَوَدَاهُ مِائَةٌ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ خَالَفَهُمْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ۔

پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تو خلف کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہودی قسم پر رضامند نہ ہوں گے۔ آپ کو برا محسوس ہوا کہ خون اس کا ضائع ہو تو آپ نے صدقہ کے اونٹ میں سے ایک سو اونٹ دیت کے ادا فرمائے۔

۳۷۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَوْجُ ابْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ تَجْدٍ أَنَّ ابْنَ مَحِيصَةَ الْأَصْفَرَ أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُمُ شَاهِدِينَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَذْلَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرِيَّتِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ ابْنُ أُصَيْبٍ شَاهِدِينَ وَانَّمَا أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِينَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَسْخَلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَسْخَلِفُهُمْ وَهُمْ الْيَهُودُ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيْنَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِصُفْيَاهَا۔

۳۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیصہ رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بھائی قتل کر دیا گیا تھا خیبر کے دروازہ پر تب آپ نے فرمایا کہ تم دو گواہ قائم کرو اس شخص پر کہ جس نے قتل کیا مع اس کی رشتی کے اس کو تم کو دوں گا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں دو گواہ کس جگہ سے لاؤں گا؟ وہ تو قتل ہو چکا ہے اور ان کے دروازہ پر قتل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا تو قسامت کی پچاس قسم کھاؤ گے۔ اس نے عرض کیا: جس بات سے میں واقف نہیں ہوں میں اس پر کس طرح سے قسم کھاؤں۔ آپ نے فرمایا: تو وہ لوگ قسامت کی پچاس قسم کھائیں گے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ان سے کس طریقہ سے قسم لیں وہ لوگ تو یہودی ہیں (یعنی مشرک اور کافر ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟) آخر رسول کریم ﷺ نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدمی دیت اپنے پاس سے ادا کر کے ان کی امداد کی۔

۲۱۵۸: بَابُ الْقَوَدِ

۳۷۲۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالنَّيْبِ الزَّائِي وَالْتَارِكِ دِيْنَهُ الْمُفَارِقِ۔

باب: قصاص سے متعلق احادیث

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے بلکہ وہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی مذہب اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

۳۷۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ وَالْفَيْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ

۳۷۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دو یہودی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کا قتل کیا تو اس قاتل کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَفَعَ الْقَاتِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِّهِ الْمَقْتُولِ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ
صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ
وَكَانَ مَكْتُوفًا بِسَعَةِ فَمُخْرَجٌ بِجُورٍ بِسَعَةِ فَسُمِّيَ
ذَا السَّعَةِ.

۳۷۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ عَوْفِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ
ابْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ بِالْقَاتِلِ
الَّذِي قَتَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّعَفُوْا قَالَ لَا قَالَ اتَّقِلْ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَا لَهُ اتَّعَفُوْا قَالَ لَا قَالَ
اتَّخِذْ الْيَتِيْمَ قَالَ لَا قَالَ اتَّقِلْ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ
فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ
بِإِيمِكَ وَإِيمِ صَاحِبِكَ لَعَنَّا عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ قَالَ فَرَأَيْنَهُ
يَجُورُ بِسَعَتِهِ.

۳۱۵۹: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ

عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيهِ

۳۷۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي
حَمْرَةُ أَبُو عَمْرِو الْعَلَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ
وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جِئْتُ بِالْقَاتِلِ يَقْرُؤُهُ وَلِيُّ
الْمَقْتُولِ فِي سَعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَبِّهِ الْمَقْتُولِ اتَّعَفُوْا قَالَ لَا قَالَ اتَّخِذْ

میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس شخص کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر
دیا (تاکہ ورثہ اس کو قتل کر دیں) اس قاتل نے عرض کیا: یا
رسول اللہ! میں نے اس شخص کو قتل کرنے کی نیت ہے اس کو نہیں
مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو دیکھو۔ اگر وہ سچا ہے
پھر تو اس کو قتل کر دے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس کو
چنانچہ اس نے چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت ایک رتنی میں بندھا ہوا
تھا وہ اپنی رتنی کھینچتا ہوا چلا۔ اسی دن سے اس کو رتنی والا کہا
جانے لگا۔

۳۷۳۰: حضرت علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے
اپنے والد سے سنا وہ قاتل کہ جس نے قتل کیا تھا اس کو مقتول کا وارث
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ
نے فرمایا کیا تم اس کو معاف کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے
فرمایا: تم اس کا انتقام لو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے
فرمایا: جاؤ قتل کرو۔ جس وقت وہ چل دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم
اس کو معاف کر دو گے تو وہ تمہارا گناہ سمیٹ لے گا اور تمہارے
ساتھی کا گناہ (جو کہ قتل ہو گیا ہے) اس کا گناہ سمیٹ لے گا اس کو
چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا پھر وہ شخص اپنی رتنی کھینچتا ہوا
چل دیا۔

باب: حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا

اختلاف

۳۷۳۱: حضرت علقمہ بن وائل حبشی سے روایت ہے کہ انہوں نے
حضرت وائل بن حجر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول کریم
ﷺ کی خدمت میں تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو پکڑ کر کھینچتا
ہو آیا ایک رتنی سے باندھ کر۔ رسول کریم ﷺ نے وارث سے فرمایا
کیا تم معاف کر رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کی
دیت لے رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے
ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا لے جاؤ اس کو۔ جس

الذیۃ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ
فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ قَوْلُی مِنْ عِنْدِهِ دَعَاہُ فَقَالَ لَهُ اَتَعْفُو
قَالَ لَا قَالَ اَتَاُخَذُ الذِّیۃَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَّا اِنَّکَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْہُ یَبْیُوْءُ
بِاَیْمِہِ وَالْمِ صَاحِبِکَ لَفَقَاعَہُ وَ تَرَکَہُ فَاَنَّا رَاَیْنٰہُ
یَجْرُوْ سَعَتَہُ۔

۴۷۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَنَا یَحْیٰی قَنَا
جَامِعُ ابْنُ مَعْمَرٍ الْخَطِیُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ
أَبِیہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِہِ قَالَ
یَحْیٰی هُوَ أَحْسَنُ مِنْہُ۔

۴۷۳۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْحَرَضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ
ابْنُ مَعْمَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيہِ قَالَ كُنْتُ
قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ
رَجُلٌ لِّیْ عُنْیَہِ سَعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هَذَا وَ
أَخِیْ شَکَاآ لِّیْ جُبِّ یُخْفِرَانِہَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ
فَضْرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِہِ لَقَتْلَہُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْفُ عَنْہُ قَابِی وَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ
اِنَّ هَذَا وَ أَخِیْ شَکَاآ لِّیْ جُبِّ یُخْفِرَانِہَا فَرَفَعَ
الْمِنْقَارَ فَضْرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِہِ لَقَتْلَہُ فَقَالَ اَعْفُ
عَنْہُ قَابِی ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ هَذَا وَ أَخِیْ
شَکَاآ لِّیْ جُبِّ یُخْفِرَانِہَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ اَرَاہُ قَالَ
فَضْرَبَ رَأْسَ صَاحِبِہِ لَقَتْلَہُ فَقَالَ اَعْفُ عَنْہُ قَابِی
قَالَ اذْهَبْ اِنْ لَقِیْتَهُ کُنْتُ مِثْلَہُ فَخَرَجَ بِهِ حَتّٰی
جَاوَزَ فَنَا دَبَّاهُ اَمَّا تَسْمَعُ مَا یَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ اِنْ قَتَلْتَهُ کُنْتُ

وقت وہ اس کو لے چلا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم معاف
کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ آپ
نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم
قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: خیر تم اس کو لے
جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اس وقت معاف کرو گے تو وہ اپنا
گناہ اور اپنے ساتھی بھی لے لے گا۔ اس نے اس کو معاف کر دیا اور
چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ یعنی قاتل اپنی رتی کھینچ رہا تھا۔

۴۷۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۳: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے
والد سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں
بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کی گردن میں رتی پڑی
ہوئی تھی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی اور میرا بھائی دونوں
کنواں کھود رہے تھے اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے
بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ نبیؐ نے فرمایا: تو اس کو معاف کر دے۔
اس نے انکار کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں ایک
کنویں میں تھے۔ وہ کنواں کھود رہے تھے کہ اس دوران اس نے کدال
اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم
اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا تم
اگر اس کو قتل کر دو گے تو تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ گے یعنی تم کو ٹوٹا ب بالکل
نہیں ملے گا بلکہ جس طریقہ سے اس شخص نے (ناحق) قتل کیا تھا تم بھی
اس کو قتل کرو گے۔ اس کے برابر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص اس کو لے
گیا جس وقت دور نکل گیا تو ہم نے آواز دی کہ کیا تم نہیں سنتے جو
رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپؐ نے فرمایا ہے اگر تم
اس کو قتل کرو گے تو اس کے برابر ہو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں

مِثْلَهُ قَالَ نَعِمِ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجْرُ نِسْعَتَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا۔

۳۷۳۳ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَمَانٍ ذَكَرَ أَنَّ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ يَسْعَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ هَذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ أَقْتَلْتُ عَلَيْهِ النَّبِيَّةَ قَالَ نَعِمِ قَتَلْتَهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَحْتِطُّ مِنْ شَجَرَةٍ فَمَسْنِي فَأَغْضَيْتَنِي فَضَرَبْتُ بِالنَّاسِ عَلَى قَرْبِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي إِلَّا نَاسِي وَكَسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ فَرَمَنِي بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ صَاحِبُكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَهُ لَهُوَ مِثْلُهُ قَاذَ رَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَبِمَكَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَتْلَهُ لَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ قَتْلَهُ لَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَوَّءَ بِأَمْرِكَ وَأَنْتُمْ صَاحِبُكَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ كَذَلِكَ۔

اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر وہ قاتل اپنی رسی کھینچتا ہوا نکلا۔ یہاں تک وہ ہم لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو گیا۔

۳۷۳۳: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص آیا۔ ایک دوسرے شخص کو کھینچتا ہوا رسی پکڑ کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اس دوران اس نے کہا میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طریقہ سے مارا اور قتل کیا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کا بھائی دونوں لکڑیاں اکٹھا کر رہے تھے ایک درخت کے نیچے اس دوران اس نے مجھ کو گالی دی مجھ کو غصہ آیا میں نے کلباڑی اس کے سر پر ماری (وہ مر گیا) اس پر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس مال ہے جو کہ تم اپنی جان کے عوض ادا کرے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے علاوہ اس کبل اور کلباڑی کے۔ آپ نے فرمایا: تو سمجھتا ہے کہ تمہاری قوم تجھ کو خرید کر لے گی (یعنی دیت ادا کرے) وہ کہنے لگا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور رسوا ہوں دولت سے (یعنی میری جان کی) ان کو اس قدر پرواہ نہیں ہے کہ مال ادا کریں (یہ سن کر آپ نے رسی اس شخص کی جانب (یعنی وارث کی جانب پھینک دی) اور فرمایا: تم اس کو لے جاؤ یعنی جو تمہارا بول چال ہے وہ کرو۔ جس وقت وہ شخص پشت کر کے روانہ ہوا آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو یہ بھی اسی جیسا ہوگا لوگ جا کر اس سے ملے اور کہا تیری خرابی ہو رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اگر تم اس کو مارو گے تو تمہارا انجام اسی شخص جیسا ہوگا وہ شخص واپس خدمت نبوی ﷺ میں پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں نے مجھ کو اس طریقہ سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اسی جیسا ہوں گا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے اس کو لے کر گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا اور

تمہارے ساتھی گناہ جمع کر لے گا۔ اس نے کہا کس وجہ سے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہوگی۔ اس نے کہا پھر اسی طرح سے صحیح ہے (میں اس کو چھوڑتا ہوں)

۴۷۳۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۵: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سَمَاعٍ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عُلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقْرُدُ آخِرَ نَحْوَةٍ -

۴۷۳۶: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا کہ جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس مقتول کے ورثہ کو اس قاتل کو دے دیا۔ قتل کرنے کے لئے پھر آپ نے ورثہ کے ساتھیوں سے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (قاتل تو اپنے قتل کرنے کے گناہ کی وجہ سے اور اس کا مقتول اپنے گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے خلاف کرتا ہے اس لیے کہ آپ نے معاف فرمانے کے لیے حکم فرمایا تھا) چنانچہ ایک آدمی گیا اور اس نے وارث کو اطلاع دی جس وقت اس کو علم ہوا کہ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو اس نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ حضرت وائل نے بیان فرمایا کہ میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی رتی کھینچ رہا تھا۔ جس وقت وارث نے اس کو چھوڑ دیا کہ وہ رخصت ہو جائے۔ اسماعیل نے نقل کیا کہ میں نے یہ روایت حبیب سے نقل کی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سعید بن اشوع نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے معاف فرمانے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۷۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ يَقْتُلُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبُحَلَّاسِيهِ الْقَابِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَاخْبَرَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجُرُّ بِسَعْتِهِ حِينَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ -

۴۷۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے ایک رشتہ دار کے قاتل کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کرو۔ اس شخص نے انکار کر دیا آپ

۴۷۳۷: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا صَمُرَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى بِقَاتِلٍ وَلِيهِ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْفُ عَنْهُ قَاتِلِي فَقَالَ خُذِ الدِّيَّةَ قَاتِلِي قَالَ أَذْهَبَ لَأَقْتُلَهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ لَقَدْ هَبْتُ لِلْحَقِّ الرَّجُلُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلَهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ لَمَرَّيِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجْرُ بِسَبْعَةٍ.

۴۷۳۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ جَدَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَخِي قَالَ أَذْهَبَ لَأَقْتُلَهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ إِنَّ اللَّهَ وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِكَ وَغَيْرَ ذَلِكَ وَلَا يَحِلُّكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَأَعْتَقَهُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا لِيَمَّ قَلْبِي.

۲۱۶۰: بَابُ تَاوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ

حَكَمْتَ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ ذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى عِكْرَمَةَ فِي ذَلِكَ

۴۷۳۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَبَانَا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَكَانَ قَرِيبَةً وَالنَّصِيرُ وَتَكَانَ النَّصِيرُ أَشْرَفُ مِنْ قَرِيبَةٍ وَتَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قَرِيبَةٍ رَجُلًا

نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کو قتل کر دو اور اس صورت میں تم بھی اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص گیا ایک آدمی نے اس سے مل کر کہا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل کر دو تم بھی اسی کی طرح ہو جاؤ گے (یعنی جیسا وہ شخص گناہگار ہے تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ گے) یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا اور وہ شخص (یعنی قاتل) میرے سامنے سے گزرا اپنی رستی کھینچتے ہوئے۔

۴۷۳۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو جس طریقہ سے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا: تم خدا سے ڈرو اور تم اس کو معاف کر دو تم کو زیادہ ثواب ملے گا اور تمہارے واسطے بہتر ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے بھائی کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا: اس نے قتل کیا جو کہ اس نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آزاد کر دینا یہ تمہارے واسطے بہتر ہوگا اس کام سے جو کہ وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے معلوم کر کہ اس شخص نے کس جرم کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تھا؟

باب: اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں

عکرمہ پر اختلاف

سے متعلق

۴۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) قریضہ اور بنو نضیر ان دونوں میں قبیلہ بنو نضیر کا مقام زیادہ تھا۔ جس وقت کوئی آدمی قبیلہ قریضہ میں سے بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو (قتل کرنے کی وجہ سے) وہ قتل کر دیا جاتا اور جس وقت قبیلہ بنو نضیر کا کوئی شخص قبیلہ قریضہ کے کسی شخص کو قتل کرتا تو ایک سو و سق کھجور (بطور دیت) ادا کرنا

پڑتی۔ جس وقت رسول کریم ﷺ پیغمبر ہو گئے تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک شخص نے قبیلہ قریظہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر قبیلہ قریظہ کے لوگوں نے کہا: اس قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو قتل کریں گے۔ قبیلہ بنو نضیر نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم ﷺ فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ۔ اگر کفار کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یعنی جان کے عوض جان لی جائے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی: کیا تم دور جاہلیت کے رواج پسند کرتے ہو؟

۳۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیات کریمہ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ اور اَعْرِضْ عَنْهُمْ سے لے کر مُقْسِطِينَ تک قبیلہ بنی نضیر اور قریظہ کے متعلق نازل ہوئیں کیونکہ بنو نضیر کو برتری حاصل تھی جس وقت ان میں سے کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ میں سے کوئی قتل کر دیا جاتا تو وہ لوگ آدمی دیت پاتے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو راہِ راست پر لائے اور دیت برابر فرمادی۔

باب: آزاد اور غلام میں قصاص

سے متعلق

۳۷۴۱: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت اشتر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر جو میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی اور

مِنَ النَّصِيرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّصِيرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ أَتَى مِائَةَ وَسْقٍ مِّنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِّنَ النَّصِيرِ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا اذْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلَهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهُ لَنَزِلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزِلَتْ فَأَحْكُمُ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ۔

۳۷۴۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ الْحَصَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْآيَاتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ الَّتِي قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ أَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ إِلَى الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الذِّبَةِ بَيْنَ النَّصِيرِ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ وَ ذَلِكَ أَنَّ قَتْلَى النَّصِيرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُؤَدُّونَ الذِّبَةَ كَامِلَةً وَأَنَّ بَيْنَ قُرَيْظَةَ كَانُوا يُؤَدُّونَ نِصْفَ الذِّبَةِ فَحَاكَمُوا إِلَى ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ فِيهِمْ فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحَقِّ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ الذِّبَةَ سَوَاءً۔

۲۱۶۱: بَابُ الْقَوْدِ بَيْنَ الْأَحْرَارِ وَالْمَمَالِكِ

فِي النَّفْسِ

۳۷۴۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ قَبِيصٍ بِنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَسْتَرُ إِلَى عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهْدُ إِلَيْكَ بَيْنَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ

يَعْهَدُهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِي هَذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابٍ سَفِيهِهَ لَمَّاذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَرُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْطَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ إِلَّا لَا تَقْتُلُ مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ أَخَذَتْ حَدَّثًا لَعَلِّي نَفْسِي أَوْ أَوْى مُجِدِّثًا لَعَلِّي لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں سے معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک و کافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہو سکتی) ہا خبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل) اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ عز و جل کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

۴۷۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۴۲: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَعَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَرُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْطَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ لَا يَقْتُلُ مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ بِعَهْدِهِ۔

۴۱۶۲: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ السَّوْدِ

لِلْمَوْلَى

باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے

جائے

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص کسی کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے اور جو شخص اپنے غلام کو خنسی کرے تو ہم بھی اس کو خنسی کریں گے۔

۴۷۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ هُوَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَعَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلَنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَخْصَاهُ أَخْصَيْنَاهُ۔

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۴۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

باب: عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا

۴۷۴۶: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اس بات کی جستجو تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں دو خواتین کی کوٹھڑیوں کے درمیان رہتا تھا ایک خاتون نے دوسری خاتون کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا اور وہ مر گئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے عوض ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا اور عورت کو عورت کے عوض قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

باب: مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق

۴۷۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ایک لڑکی کو اس کے زیور کے لیے قتل کر ڈالا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس یہودی کو قتل کرنے کا لڑکی کے قصاص میں۔

۴۷۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک خاتون کا چاندی کا زیور لے لیا پھر اس خاتون کا دو پتھر سے سر توڑ ڈالا۔ لوگوں نے اس خاتون کو پایا جبکہ اس میں کچھ جان تھی۔ وہ اس عورت کو لیے لیے پھرے لوگوں کو بلاتے ہوئے کہ کیا اس نے قتل کیا؟ کیا یہ ہے؟ آخر اس نے ایک کو دیکھ کر کہا: اس نے حملہ کیا ہے۔

۴۷۴۴: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَا عُنَاهُ۔

۴۷۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَا عُنَاهُ۔

۲۱۶۳: بَابُ قَتْلِ الْمَرْأَةِ بِالْمَرْأَةِ

۴۷۴۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ تَشَدَّدَ لِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ لِقَامِ حَمَلٍ بِنِ مَالِكٍ لَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيْ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبْتُ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَكَلَلْتُهَا وَجَنَيْتُهَا فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِي جَنِيئَهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ نُقْتَلَ بِهَا۔

۲۱۶۴: بَابُ الْقَوْدِ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ

۴۷۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَلْبَانَا عَبْدُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْ صَاحٍ لَهَا فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

۴۷۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَخَذَ أَوْ صَاحًا مِنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَعَ رَأْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَأَذْرَكَوَهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوا يَتَّبِعُونَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هَذَا هُوَ هَذَا

قَالَتْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَرَضِخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۳۷۴۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ جَارِيَةً عَلَيْهَا أَوْ صَاحٌ فَاتَّخَذَهَا يَهُودِيٌّ قَرَضِخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَأَذْرَكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَلَاتِي بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكَ فَلَانَ قَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فَلَانَ قَالَ عَتَى سَمَى الْيَهُودِيَّ قَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ فَأُخِذَ فَأُغْتَرِفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَضِخَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس آدمی کا سر کچل دیا جائے دو پتھروں کے درمیان میں۔

۳۷۴۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہن کر نکلی اس کو ایک یہودی نے پکڑ لیا اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ پھر لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا اس میں کچھ جان باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اس کو لے کر رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے مارا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر کہا: فلاں نے مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ آپ نے اس (مجرم) کا (بھی) نام لیا یعنی یہودی کا نام لیا۔ اس وقت اس نے سر ہلا کر بتلایا کہ ہاں وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کر لیا آپ نے حکم فرمایا تو اس کا سر کچلا گیا دو پتھروں کے درمیان۔

باب: کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل

کیا جائے

۳۷۵۰: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ جیونا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ شخص (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

۳۷۵۱: حضرت ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کدوانے کو (درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ عزوجل کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم

۲۱۶۵: بَابُ سَكُوطِ الْقَوْدِ مِنَ الْمُسْلِمِ

لِلْكَافِرِ

۳۷۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْفِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ هُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلَّا لِمَنْ أَحْدَى ثَلَاثَ خِصَالٍ زَانٍ مُحْضَنٌ قَبْرُجَمٌ وَ رَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ۔

۳۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ

کی) یا جو اس کا غد میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو رہا کرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کے عوض قتل کیا جائے۔

۴۷۵۲: حضرت ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نہ کہی ہو لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیروں پر اور مؤمن کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

۴۷۵۳: حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہو گئی ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مؤمن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

باب: ذمی کافر کے قتل سے متعلق

۴۷۵۴: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو اللہ عز و جل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔

بَرَاءَ النَّسَمَةِ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فَهَمَّا فِي كِتَابِهِ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَلِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۴۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ مَا عَاهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابٍ سَفِيٍّ فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَائِهِمْ بِدِمَائِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَأَدْنَاهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ يَوَاهُمُ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔

۴۷۵۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ عَنِ الْحُجَّاجِ بْنِ الْحُجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْعَرِ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ إِنَّ النَّاسَ لَمَّا تَفَشَّخَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُونَ فَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاهَدَ إِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدَّثْنَا بِهِ قَالَ مَا عَاهَدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ غَيْرَ أَنْ فِي قِرَابٍ سَفِيٍّ صَحِيفَةٌ فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَائِهِمْ بِدِمَائِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مُخْتَصَرٌ۔

۲۱۶۶: باب تعظيم قتل المعاهدين

۴۷۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُمَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۴۷۵۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ ثَرْوَمَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ جِلْهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشْمَ رِيحُهَا۔

۴۷۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَخْمَرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا۔

۴۷۵۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُونُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ لَيْلًا مِّنْ أَهْلِ الدِّمَةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنْ رِيحُهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

۲۱۶۷: بَابُ سُقُوطِ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ

فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

۴۷۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأَنَاسٍ فَقَرَأَ قَطْعَ أَذْنِ غُلَامٍ لِأَنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَاتَّوَا النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

۲۱۶۸: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

۴۷۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا أَبُو

۴۷۵۵: حضرت ابو بکر جیٹو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ذمی کو قتل کرے بغیر اس کے خون کے حلال ہونے کے تو حرام فرمادے گا اللہ عزوجل اس پر جنت اور اس کی خوشبو۔

۴۷۵۶: حضرت قاسم بن خمیرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی جیٹو سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال تک کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے۔

۴۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس (جنت) کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے (بھی) محسوس ہوتی ہے۔

باب: غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا

ارتکاب کریں

۴۷۵۸: حضرت عمران بن حصین جیٹو سے روایت ہے کہ مفلس لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں دلویا (کیونکہ اس کا مالک مفلس تھا اور اگر وہ دولت مند ہوتا تو رویت ادا کرنا پڑتی)۔

باب: دانت میں قصاص سے متعلق

۴۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا: کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۴۷۶۰: حضرت سرہ جیہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص غلام کا کوئی عضو یعنی جسم کا کوئی حصہ کاٹے گا تو ہم بھی اس کے جسم کا (وہی) حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۶۱: حضرت سرہ جیہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خسی کرائے (یعنی اس کے خسیہ لکوائے) تو ہم اس کو خسی کریں گے اور جو شخص ناک کاں یا کوئی عضو اپنے غلام کا کاٹے تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ربیعؓ حضرت ام حارثہ کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا پھر اس مسئلہ کا رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کا انتقام لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت ام ربیعؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اس سے انتقام لیا جائے گا خدا کی قسم اس سے تو بالکل کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ اے ام ربیع! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے بدلہ اور انتقام لینے کا اس نے کہا خدا کی قسم اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ وہ خاتون یہی بات کہتی رہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا اس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے اس طرح کے ہیں کہ اگر وہ اللہ عزوجل کی قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دیتا ہے۔

باب: دانت کے قصاص سے متعلق

۴۷۶۳: حضرت حمید جیہنیؓ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا ان کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ رسول کریم ﷺ نے (اس مقدمہ میں) قصاص کا حکم فرمایا ان کے بھائی حضرت

حَالِدِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَتَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ۔

۴۷۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَطَمَ عَبْدَهُ خَطَمْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ وَاللِّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ۔

۴۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتِ الرَّبِيعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَوَرَتْ إِنْشَاءً فَأَخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَقْتَضُ مِنْ فُلَانَةٍ لَا وَاللَّهِ لَا يَقْتَضُ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يَقْتَضُ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتَّى قُبِلُوا إِلَيْهَا قَالَتْ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرُدُّ۔

۲۱۶۹: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ الشَّيْءِ

۴۷۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسُ عَمَّتَهُ عَسْرَتُ نَبِيَّةٍ جَارِيَةٍ فَخَضَعَتْ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ
النَّضْرِ تَكْسَرُ نَيْبَةً فَلَانَةً لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا تَكْسَرُ نَيْبَةً فَلَانَةً قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا
أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْضَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ
أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ
مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ-

انس بن نصر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) نے کہا
کہ فلاں خاتون (یعنی ان کی بہن) کا دانت نہیں توڑا جائے گا اس
ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کا
دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ پہلے ان لوگوں نے اس لڑکی کے ورثاء
سے کہہ رکھا تھا کہ تم لوگ اس کو معاف کر دو یا اس سے دیت وصول کرو
جس وقت ان کے بھائی انس بن نصر نے (جو کہ حضرت انس بن
مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور رسول کریم کے ساتھ غزوہ احد میں شہید
ہوئے) قسم کھائی کہ اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہوئے۔
رسول کریم نے ارشاد فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ
کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۴۷۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَكْسَرَتِ الرَّبِيعُ
نَيْبَةً جَارِيَةً فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضَ
عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ تَكْسَرُ نَيْبَةُ الرَّبِيعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ
بِالْحَقِّ لَا تَكْسَرُ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ
فَرَضِيَ الْقَوْمُ رَافِعُوا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ
أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ-

۴۷۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے ایک
لڑکی کا دانت توڑ دیا تو اس کے ورثہ نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے
ورثاء نے انکار فرمادیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے
آپ نے قصاص لینے کا حکم فرمادیا۔ حضرت انس بن نصر رضی اللہ عنہ نے
کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہ کا دانت توڑا جائے گا اس ذات کی قسم
کہ جس نے کہ آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اُن کا دانت کبھی نہیں توڑا
جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے
انتقام لینے کا۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے انہوں نے معاف فرمادیا
اس پر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس
کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۲۱۷۰: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الْعَصَةِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ

الْفَاطِطِ النَّاقِلِيِّ لِيَخْبُرَ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ
۴۷۶۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْجَوَارِ قَالَ
أَبَانَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي سِيرِينَ
عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ
فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ أَوْ قَالَ ثَنَابُهُ فَاسْتَعْدَى
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا

باب: کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران

بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق

۴۷۶۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ کھڑا اس نے اپنا ہاتھ زور سے
کھینچا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے اس نے
رسول کریم ﷺ سے اس کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا: تُو مجھ سے کیا کہتا
ہے؟ کیا تُو یہ کہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں

تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمْرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي لِيكَ
تَقْصِمُهَا كَمَا يَقْصِمُ الْفَعْلُ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ
يَذَكَ حَتَّى يَقْصِمَهَا ثُمَّ انْتَرَعَهَا إِنْ شِئْتَ۔

۴۷۶۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا
عَصَى اخْرَجَ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَرَعَتْ ثِيْبَتَهُ
فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ
تَقْصِمَ لِحْمَ أَحَبِّكَ كَمَا يَقْصِمُ الْفَعْلُ۔

۴۷۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ
يَعْلَى رَجُلًا فَعَصَى أَحَدُهُمَا صَاحِبَةً فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ
فِيهِ فَدَرَّتْ ثِيْبَتُهُ فَانْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ يَعْصَى أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْصَى الْفَعْلُ
لَا دِيَةَ لَهُ۔

۴۷۶۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عُمَرَانَ بْنِ
حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلى قَالَ فِي الْيَدِ عَصَى فَدَرَّتْ ثِيْبَتُهُ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۴۷۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
أَنَّ رَجُلًا عَصَى ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَ ثِيْبَتَهُ فَانْطَلَقَ
إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ
نَقْصِمَ ذِرَاعَ أَحَبِّكَ كَمَا يَقْصِمُ الْفَعْلُ فَأَبْطَلَهَا۔

باب الْبَابِ الرَّجُلُ يَدْفَعُ عَنْ

دے دے پھر اس کو تو دانت سے چبائے کہ جس طریقہ سے کہ جانور
چباتا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اپنا ہاتھ دے دے چبانے کے لئے پھر
نکال لے اگر چاہے۔

۴۷۶۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
نے دوسرے شخص کا بازو کاٹ لیا۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا اس کا دانت
نکل گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا
آپ نے جس شخص کا دانت اکڑ گیا تھا اس کو کچھ نہیں دلوایا اور فرمایا تم
چاہتے ہو کہ تم اپنے بھائی کا گوشت چبا لو جس طریقہ سے کہ جانور چباتا
ہے۔

۴۷۶۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یحییٰ
کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا
اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے تھینٹ لیا (اس وجہ سے) دوسرے کا
دانت نکل گیا پھر دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے
لڑتے ہوئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص
اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹتا ہے (پھر وہ شخص دیت مانگتا ہے) اس
کو کبھی دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۶۸: حضرت یحییٰ اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس نے
کسی کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ
گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: تیرے لئے کوئی
دیت نہیں۔

۴۷۶۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے
دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے
تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ بیان
کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے چبا کہ اپنے بھائی کے
ہاتھ کو جانور کی طرح چبا دالے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت و
باضل فرمادے۔

باب آیت آئی خود اپنے کو بچانے اور اس میں دوسرے

نَفْسِهِ

۴۷۷۰ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُبَيَّةٍ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا لَقِضَ أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ لَقْلَعَتْ نَيْبَتُهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَقْضُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَقْضُ الْبُكَرُ فَأَبْطَلَهَا.

آپ ﷺ کا دیت نہ دلوانا:

شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے
۴۷۷۰: حضرت یحییٰ بن اُمیہ جو سنہ ۱۰ کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑانا چاہا اسی (کشاکش) میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک اپنے بھائی کے کاٹتا ہے جو ان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے اور اس کو آپ ﷺ نے دیت نہیں دلوائی۔

مذکورہ بالا حدیث میں دیت نہ دلوانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچانا چاہا تو اس پر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا۔

۴۷۷۱: حضرت یحییٰ بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخر تک سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۴۷۷۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْدٍ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُبَيَّةٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا لَقِضَ يَدُهُ فَانْتَزَعَهَا فَأُلْقِيَ نَيْبَتُهُ فَأَخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَقْضُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَقْضُ الْبُكَرُ فَأَبْطَلَهَا.

۴۷۷۲: باب ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي

هَذَا الْحَدِيثِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا

اختلاف

۴۷۷۲: حضرت سلمیٰ بن مسروق اور حضرت یحییٰ بن منیہ جو سنہ ۱۰ سے روایت ہے کہ ہم دونوں غزوہ تبوک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے میں نے وہاں پر ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا۔ اس پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے اس کو باطل فرمادیا۔

۴۷۷۲ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةٍ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا قَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسَيِّمِينَ لَقِضَ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَعَ نَيْبَتَهُ وَتَنَّى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى
أَخِيهِ فَيَعِظُهُ كَعِظِضِ الْفَعْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ
الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَاَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۷۷۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ
عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَضَى يَدَ رَجُلٍ
فَانْتَزَعَتْ نَيْبَتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا-

۳۷۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً أُخْرَى عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى
وَأَبْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ
يَعْلَى أَنَّهُ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِقَاتِلِ رَجُلٍ لَعَضَّ يَدَهُ
فَانْتَزَعَتْ نَيْبَتَهُ فَعَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَدُهَا بِقِصَمِهَا كَقِصَمِ الْفَعْلِ-

۳۷۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا
سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ
يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا
لِقَاتِلِ أَجِيرِي رَجُلًا لَعَضَّ الْآخِرُ لَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ
فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَهْدَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

۳۷۷۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
عَلِيَّةَ قَالَ أَتَانَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ
صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمِّيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ
أَوْثَقَ عَمَلٍ لِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي أَجِيرٌ لِقَاتِلِ
إِنْسَانٍ لَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَاَنْتَزَعَ
إِصْبَعَهُ فَاَنْتَزَرَ نَيْبَتَهُ لَسَقَطَتْ فَاَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ نَيْبَتَهُ وَقَالَ أَفِيدَعُ

۳۷۷۳: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے
دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ ایک روز خدمت
نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اس کو لغو فرما دیا (یعنی دیت نہیں دلوائی)۔

۳۷۷۴: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو
ملازم رکھا اس کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی اور اس کا ہاتھ دانت
سے کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ شخص فریاد لے کر خدمت نبوی
میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ ٹو جانور کی
طرح سے اس کو چبا ڈالتا۔

۳۷۷۵: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد
کیا رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں وہاں پر میں نے ایک
ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ جس نے اس کا ہاتھ
کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا اس پر وہ رسول کریم ﷺ کی
خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کو لغو
فرما دیا۔

۳۷۷۶: حضرت یحییٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
کریم ﷺ کے ہمراہ جیش العسرت میں جہاد کیا اور یہ کام میرے
واسطے سب سے زیادہ سخت تھا میرا ایک ملازم تھا اس کی ایک شخص سے
لڑائی ہو گئی اس نے دوسرے کی انگلی کاٹی دوسرے نے اپنی انگلی کھینچی تو
اس کا دانت نکل کر گر گیا وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا
آپ نے اس کا دانت لغو فرما دیا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ
میں رہنے دیتا اور تم اس کو چبا لیتے۔

بَذَاهُ فِي فَيْكِ تَقْضُمَهَا۔

جیش العسرت کیا ہے؟

جیش العسرت یہ دراصل تاریخ اسلام کے مشہور جہاد غزوہ تبوک کا نام ہے۔ غزوہ تبوک میں اہل اسلام کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا تھا سخت گرمی تھی سواری اور کھانے تک کا انتظام نہیں تھا۔ غیر معمولی شدت تھی اس وجہ سے اس کو جیش العسرت یعنی جنگی والے لشکر کا نام دیا گیا اور حدیث شریف کے جملے: ((وَكَانَ أَوْثَقَ عَقْلِ)) مطلب یہ ہے کہ میرے دل میں یہ کام سب سے زیادہ بڑا کام اور عظیم کام تھا۔

۴۷۷۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيثٍ عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ الَّذِي عَصَى فَتَدَرَّتْ ثِيْبَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۴۷۷۷: یہ روایت بھی اسی طرح ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس آدمی سے کہ جس کا دانت ٹوٹ گیا تھا) تجھ کو دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَدِيلِ ابْنِ مَسْرُورٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ مُنْبَةَ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْبَةَ عَصَى آخَرَ دِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ يَدِهِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سَقَطَتْ ثِيْبَتُهُ فَابْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ أَبْذَعْهَا فِي فَيْكِ تَقْضُمَهَا كَقَضَمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۸: حضرت صفوان بن یعلیٰ بن منبہ سے روایت کرتے ہیں حضرت یعلیٰ بن امیہ کے ایک ملازم نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہوا اس لیے کہ کانٹے والے شخص کا دانت گر گیا تھا آپ نے اس کو لغو اور باطل کر دیا اور فرمایا کیا تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا اور تم اس کو جانور کی طرح سے چبا ڈالتے۔

۴۷۷۹: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَبْلَبٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِقَاتِلِ رَجُلٍ لَقَعَ الرَّجُلُ دِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَتْ نَتْرَهَا فَانْدَرَتْ ثِيْبَتُهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ لِيَعْقُضَ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ فَابْطَلْ ثِيْبَتُهُ۔

۴۷۷۹: حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں جہاد کیا اور ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے ہاتھ میں درد ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے دانت ٹوٹ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح۔ پھر آپ نے اس کا دانت لغو کر دیا (یعنی دانت کی دیت نہیں دلائی)۔

باب: ۲۱۷۳ القود فی الطعنة

باب: کچوکا لگانے میں قصاص

۳۷۸۰: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْخَرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَى فَاسْتَقْبَدَ قَالَ بَلْ لَقَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۳۷۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ پر جھٹ گیا۔ آپ نے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی پتو پتو بکھیرا (یعنی لکڑی سے ہلکی سی ضرب لگائی)۔ (پھر) آپ نے فرمایا: "جاؤ! مجھ سے انتقام لے لو۔" اس نے کہا: نہیں! میں نے معاف کیا یہ رسول اللہ! (سنتینہ)

۳۷۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالرَّبَاطِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَبْنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يُحْيَىٰ بِحَدِيثٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْلَعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَى فَاسْتَقْبَدَ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۳۷۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آپ پر جھٹ گیا آپ نے لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس کو کچوکا دیا وہ شخص نکلا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جاؤ! تم مجھ سے انتقام لے لو۔" اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے تو معاف کر دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب: ۲۱۷۴ القود من اللطمة

باب: طمانچہ مارنے کا انتقام

۳۷۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي آبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لِيَلْطَمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبَسُوا السِّلَاحَ فَلَبَعَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا قَتَلُوْنَا أَحِبَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ

۳۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے دو بر جالیہ کے کسی باپ دادا کو برا کلمہ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ برا لگا اور انہوں نے اس شخص کے طمانچہ مار دیا اس شخص کی برادری آگئی اور کہنے لگی کہ وہ ابن عباس کے طمانچہ مارنے کی جس طریقہ سے کہ انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار نکال لیے۔ نبی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا: "لو! تم واقف ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک کس کی عزت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی۔ آپ نے فرمایا: عباس میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو برا نہ کہو تاکہ ہمارے زندہ لوگوں کو اس بات کا صدمہ نہ ہو۔ یہ بات سن کر وہ قوم آگئی اور کہنے لگی: یا

رسول اللہ! ہم لوگ اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصہ سے ڈر کر
فرمائیں ہمارے واسطے بخشش کی۔

بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرُكَ۔

باب: پکڑ کر کھینچنے کا قصاص

۴۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جس وقت آپ کھڑے
ہوئے تو آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ایک روز آپ
کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے جس وقت مسجد کے درمیان
میں پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پیچھے کی
طرف سے آپ کی چادر کھینچی لی۔ وہ چادر سخت تھی اس کھینچنے کی وجہ سے
آپ کی گردن (مبارک) سرخ ہو گئی اس شخص نے کہا اے محمد!
میرے ان دونوں اونٹ کو غلہ دے دیں کیونکہ آپ اپنے مال میں
سے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیتے ہیں۔ یہ
بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں استغفار کرتا ہوں اللہ
عزوجل سے کبھی میں تجھ کو نہیں دوں گا جس وقت تک کہ تو اس گردن
کے کھینچنے کا انتقام نہ دے۔ اس دیہاتی نے کہا قسم خدا کی میں کبھی اس کا
انتقام نہیں دوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جملہ ارشاد
فرمائے اور وہ دیہاتی شخص یہی بات کہتا رہا کہ میں کبھی اس کا انتقام
نہیں دوں گا۔ جس وقت ہم نے دیہاتی شخص کی یہ بات سنی تو ہم لوگ
دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں
اس کو قسم دیتا ہوں جو میری بات سنے کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ رخصت
ہو جس وقت تک کہ میں اجازت نہ دے دوں پھر رسول کریم نے ایک
آدمی سے فرمایا کہ تم اس شخص کے ایک اونٹ پر چلا دو اور ایک اونٹ
کے اوپر کھجور لا دو۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: اب روانہ ہو جاؤ۔

باب: بادشاہوں سے قصاص لینا

۴۷۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات (مبارک)
سے انتقام دلاتے تھے۔

۲۱۷۵: باب الْقَوَدِ مِنَ الْجَبَدَةِ

۴۷۸۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
حَدَّثَنِي الْقَعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا
مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ
فَجَبَدَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِقَاوَةً خَشِينًا فَحَمَرَتْ
رَقَبَتُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرِي هَذَيْنِ
فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ
لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَدْتَ بِرِقَبَتِي
فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أَفِيْدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ
ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أَفِيْدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ
الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ
سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوَدِ
يَا فَلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ
تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْصِرْ قُوا۔

۲۱۷۶: باب الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِينِ

۴۷۸۴: أَخْبَرَنَا مُوَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

فَرَأَى أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْصُ
مِنْ نَفْسِهِ۔

۲۱۷۷: بَابُ السُّلْطَانِ يُصَابُ

عَلَى يَدِهِ

۳۷۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ
عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ
أَبَا جَهْمٍ بْنُ حَذِيفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاخَةً رَجُلٌ فِي
صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَاتَّوَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكُمْ
كَذًا وَكَذًا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذًا وَكَذًا
فَرْضَوْا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا
نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ
هَؤُلَاءِ اتَّوَنِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذًا
وَكَذًا فَرْضَوْا قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ
فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَكْفُرُوا فَكَفَرُوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرْضَيْتُمْ قَالُوا نَعَمْ
قَالَ لَأِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ
قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ أَرْضَيْتُمْ قَالُوا
نَعَمْ۔

باب: بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ

جائے؟

۳۷۸۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
رسول کریم ﷺ نے ابو جہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے
بھیجا۔ ایک شخص نے ان سے لڑائی کی صدقہ دینے میں۔ حضرت ابو جہم
رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مارا وہ شخص (کہ جس کو ابو جہم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا)
خدمت نبوی ﷺ میں آیا اور اس کے متعلقین بھی آئے اور انہوں نے
عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قصاص دے دیں۔ آپ نے فرمایا: تم
اس قدر اس قدر دولت لے لو لیکن وہ لوگ اس بات پر رضامند نہیں
ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب تم اس قدر لے لو۔ جب وہ لوگ
رضامند ہوئے۔ نبی نے ارشاد فرمایا: میں خطبہ دوں گا لوگوں کے سامنے
اور میں ان کو تمہارے رضامند ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے
عرض کیا: اچھا! جس وقت آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یہ لوگ میرے
پاس قصاص مانگتے آئے میں نے ان لوگوں سے اس قدر مال دینے
کے لئے کہا وہ رضامند ہو گئے اس پر ان لوگوں نے کہا ہم لوگ رضامند
نہیں ہوئے چنانچہ مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے
فرمایا: تم لوگ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور
فرمایا: تم رضامند نہیں ہوئے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راضی
ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں خطبہ دیتا ہوں اور تم لوگوں کی خوشنودی
کی اطلاع دیتا ہوں انہوں نے کہا۔ اچھا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور ان
سے دریافت کیا تم رضامند ہو گئے انہوں نے کہا: جی ہاں۔

باب: تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے

بارے میں

۳۷۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک

۲۱۷۸: بَابُ الْقَوْدِ بِغَيْرِ

حَدِيدَةٍ

۳۷۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى عَلَى جَارِيَةٍ أَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ لَا قَالَ أَقْتَلِكِ فَلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۴۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مَرْثَةً إِلَى قَوْمٍ مِنْ خَثْعَمٍ فَاسْتَقْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقَتَلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصِفِ الْعَقْلَ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَرَأَوْنَ نَارًا هَاهُنَا۔

۴۷۸۹: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ عَفَى

لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَاعُ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءُ

إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

۴۷۸۸: أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرُّ بِالْحَرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَى بِالْأُنْثَى إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ

لڑکی کو دیکھا وہ کنگن پہنے ہوئے ہے اس نے اس لڑکی کو پتھر سے مار ڈالا (اور مرنے والی لڑکی کے کنگن اتار لیے) پھر لوگ اس لڑکی کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور اس میں معمولی سی جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ سے عرض کیا: نہیں! پھر آپ نے دوسرے کا نام لیا پھر اس نے اشارہ سے کہا: نہیں پھر آپ نے اس (مذکورہ) یہودی شخص کا نام لیا تو اس نے اشارہ سے کہا: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ نے اس یہودی شخص کو بلوایا اور حکم فرمایا تو وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے۔

۴۷۸۷: حضرت قیس بن جحش سے روایت ہے کہ رسول کریم نے خثعم کی قوم کی جانب چھوٹا لشکر بھیجا وہ لوگ کفار کے ملک میں ٹھہرے انہوں نے (دشمنوں سے) پناہ لی اور سجدہ کر کے (یعنی ان لوگوں نے خود کو کافر ظاہر کرنے کے لئے سجدے کیے تاکہ وہ لوگ ان کو بھی کافر سمجھیں) پس کفار نے ان کو قتل کر دیا آپ نے حکم فرمایا ان کفار کو آدمی دیت دی جائے اسلئے کہ مسلمانوں کا بھی قصور تھا کہ وہ کس وجہ سے کفار کے ملک میں ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر مسلمان مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کا جوابدہ نہیں ہوں پھر نبی نے فرمایا: دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر زور ہیں کہ ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

باب: آیت کریمہ: فَمَنْ عَفَى لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَاعُ

بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

کی تفسیر

۴۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ یعنی لازم کر دیا گیا تم پر ان لوگوں کا بدلہ جو کہ مارے جائیں آزاد شخص آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض پھر جس کو معاف ہو گیا اس کے بھائی کی جانب سے کچھ تو

سَيِّئَةً وَبِئْسَ بِالْمَعْرُوفِ وَادَاءِ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ
فَلَعَلَّخُمْ أَنْ يُفْعَلَ لَئِنْ تَفَعَّلُوا فِي الْقَتْلِ وَاتَّبَعُوا بِمَعْرُوفٍ
يَقُولُ بَتَّعْ هَذَا بِالْمَعْرُوفِ وَادَاءِ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَ
يُؤَدِّي هَذَا بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَحْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ
خُذْ مِمَّا كُتِبَ عَلَيْكَ مِنْ كَانَ قَلْبُكَ أَتَمًّا هُوَ
لِمُصَاصٍ لَيْسَ الدِّنَّةُ

۱۸۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
خَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عُمَرَ
عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمْ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ
الْحَرِّ بِالْحَرِّ قَالَ كَانَ نَبِيُّ إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ
وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّنَّةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّنَّةَ
فَحَقَّقَهَا عَلَى هَيْدِهِ أَلَمْ يَكُنْ تَحْتِمْ عَلَى مَا كَانَ عَلَى نَبِيِّ
إِسْرَائِيلَ

۱۸۰ باب الأمر بالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

۱۸۰- أَخْبَرَنَا اسْحَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ نَكْرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ السُّرَيْجِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ
أَبِي قَالَ أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي قِصَاصٍ قَاتِلٍ فِيهِ - نَعْبُو -

۱۸۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَبَهْرُ بْنُ أَسَدٍ وَعَقَّادُ بْنُ
مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَكْرِ بْنِ الْمُهَازِنِيِّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي
بَنِي مَالِبٍ قَالَ مَا أُنِيَ النَّبِيُّ فِي شَيْءٍ فِيهِ قِصَاصٌ
إِلَّا كَرِهَ فِيهِ بِالْعَفْوِ

۱۸۱ باب هل يُؤْخَذُ مِنَ قَاتِلِ الْعَمْدِ

ایک معاف کرنے والے دستور پر چلے اور جس کو معاف ہوا تو وہ
اچھی طرح سے دیت ادا کرے اور قاتل دیت اچھی طرح ادا
کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی جانب سے اور رحمت
ہے کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں بدلہ ہی کا حکم تھا، دیت کا
حکم نہیں تھا۔

۱۸۱- حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا
ہے کہ تم پر فرض قرار دیا گیا انتقام ان لوگوں کا جو کہ مارے گئے آخر
تک اور بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی اللہ عزوجل
نے دیت کا حکم نازل فرمایا اور اس امت کے لئے تخفیف کی بنی
اسرائیل سے۔

باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق

۱۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا آپ نے حکم فرمایا یہ
معاف کر دینے کا مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیبی ہی آپ نے منکر
کی۔

۱۸۱- حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جس وقت قصاص کا
مقدمہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معافی کا حکم فرماتے (یعنی
فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثہ کو خون معاف کرنے کی
ترغیب دیتے)

باب: کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے جس وقت

الدِّيَةِ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوْدِ

۴۷۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى.

۴۷۹۳: أَخْبَرَنَا الْقَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْزَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى.

۴۷۹۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ خَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ مُرْسَلٌ.

۲۱۸۲: بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

۴۷۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ح وَأَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ جُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَعَلَى الْمُقْتَلِينَ أَنْ يَحْجِزُوا الْأَوَّلَ فَلَاوَلَّ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً.

مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟

۴۷۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا ہدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا ہدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۴: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل ایسی ہی روایت ہے۔

باب: خواتین کے خون معاف کرنا

۴۷۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے ان وارثوں کو جو کہ نزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہوں اگرچہ عورت ہی ہو۔

۲۱۸۳: بَاب مَنْ قَتَلَ بِعَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ

۴۷۹۶: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْقَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ فِي عِمَةٍ أَوْ رِمَةٍ تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِعَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ بَعْضًا فَعَقَلَهُ عَقْلُ خَطَاٍ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوِّدْ يَدَهُ لِمَنْ خَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

باب: جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۴۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہنگامہ کے دوران قتل کر دیا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے جو لوگوں کے درمیان ہونے لگے اس سے مارا جائے یا جو شخص لکڑی (کی چوٹ) سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی۔ جس طریقہ سے کہ قتل خطا میں دیت دلوائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہے اب جو شخص قصاص کو روکے گا تو اس پر لعنت ہے اللہ عزوجل کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس کا فرض اور نفل کچھ قبول نہیں ہوگا۔

قتل خطاء کی تفصیل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لکڑی وغیرہ سے مرجانے وغیرہ کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے ہلاک ہو جائے کہ عام طور پر جس سے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جیسے لکڑی یا کوڑے وغیرہ کی مار سے مرجائے یا جس قتل میں قاتل کا علم نہ ہو تو وہ قتل خطاء میں داخل ہے اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ قاتل پر دیت لازم ہے اور قتل عمد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو جان بوجھ کر تلوار، بندوق، پتھر، لوہے وغیرہ سے قتل کرے تو اس میں قصاص لازم ہے اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ یہ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہتھیار سے قتل کر دیا جائے جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیکن اگر کوئی شخص لکڑی سے مارا جائے تو اس کو شبہ عمد کہتے ہیں وہ قتل عمد نہیں ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں ہے ان کی دلیل آگے آنے والی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: ((عن عبد الله بن عمر عن النبي صل ۲ قال قتل الخطاء يشبه العمد بالشوط والعصا مائة من الدليل اربعون منها في بطونها اولادها ۱۱)) (نسائی شریف ص: ۳۱ مطبوعہ نظامی کانپور) نیز اس سلسلہ میں بحوالہ مرقاة حاشیہ نسائی میں ہے: ”استبدل ابوحنیفہ بحديث عبد الله بن عمر على ان القتل بالمتقل شبه عمد لا يوجب القصاص“ ص: ۳۱۔ واضح رہے کہ مذکورہ حدود کا نفاذ اور قصاص لینے کا اختیار شرعی حکومت کو ہے یا امیر المؤمنین کو حاصل ہے۔ آج کے دور میں ہمارے ممالک میں حدود شرعیہ کا نفاذ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۴۷۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِرَفْعِهِ قَالَ مَنْ قَتَلَ فِي عِمَةٍ أَوْ رِمَةٍ بِعَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ

۴۷۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنگامہ کے دوران مارا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی یلغار سے مارا جائے جو لوگوں میں ہونے لگے اس سے ہلاک ہو یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی

عَصَا فَعَقَلَهُ عَقْلُ الْعَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ
وَمَنْ خَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

☆ مذکورہ حدیث شریف میں کوڑوں وغیرہ کے مارے جانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ قاتل کا علم نہ ہو کہ کس کی مارے وہ شخص مرا ہے تو اس کی دیت لازم ہوگی۔

باب: شبہ عمد کی دیت

کیا

ہوگی؟

۲۱۸۴: باب كَمْ رِبْعَةٍ شِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى أَيُّوبَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ

بْنِ رِبْعَةَ فِيهِ

۴۷۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے کا بھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۷۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ
السَّخْتَيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رِبْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُتِلَ الْعَطَاءُ شِبْهِ الْعَمْدِ
بِالسَّوِطِ أَوْ الْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ مِنْهَا يُبْطَرُونَ
أَوْ لَا دُخَاءَ۔

قتل عمد کے بارے میں امام صاحب رحمہ اللہ کا مسلک:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کوڑے یا لکڑی یا پتھر سے ہلاک ہو جائے تو وہ قتل عمد میں داخل نہیں ہے بلکہ شبہ عمد میں داخل ہے اور اس میں دیت ہے قصاص نہیں ہے سابق میں تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

۴۷۹۹: اس مضمون کی روایت سابق میں گذر چکی ہے۔

۴۷۹۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ رِبْعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ۔

باب: سابقہ حدیث میں خالد الحذا کے

متعلق اختلاف

۲۱۸۵: باب ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى خَالِدِ

الْحَذَاءِ

۳۸۰۰. أَحْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ
أَنَا حَمَّادُ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَدَّاءَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلا وَإِنْ قَتِلَ
الْحَطَا بِشِبِّ الْعُمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا مِائَةً
مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي نُطْرِيهَا أَوْلَادُهَا.

۳۸۰۱. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
فَقَالَ آلا وَإِنْ قَتِلَ الْحَطَا بِشِبِّ الْعُمْدِ بِالسَّوِطِ
الْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ فِيهَا أَرْبَعُونَ نَبِيَّةً
إِلَى بَارِئٍ عَامِيهَا كُنَّ خَلْفَةً.

۳۸۰۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آلا إِنْ قَتِلَ الْحَطَا
بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ مَعْلُطَةٌ
أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي نُطْرِيهَا أَوْلَادُهَا.

دیت کی تشریح:

مذکورہ حدیث شریف میں اونٹ سے مراد حاملہ اونٹنی ہیں یعنی چھ چھ سال کی چالیس اونٹنی ان میں سے حاملہ ہونا
ضروری ہیں ورنہ مذکورہ دیت قتل خطا کی ہے اور اس دیت کے نفاذ کا حق شرعی حکومت کے حاکم کو ہے حج کے دور میں حدود شریعیہ
نافذ نہیں ہیں۔

۳۸۰۳: ایک صحابی جو جنہو سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو
شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو
اس کی دیت سواونٹ ہیں چالیس ان میں سے گاہ بھن (یعنی حاملہ)
ہوں۔

۳۸۰۳. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
يُسَيْرُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَدَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَعَثَوْتَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
لَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ

۳۸۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا
جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس
کی دیت سواونٹ ہیں چالیس ان میں سے گاہ بھن (یعنی حاملہ)
ہوں۔

۳۸۰۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام جنہو میں سے ایک صحابی جنہو
سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا اس
روز آپ نے خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا: آگاہ اور باخبر ہو جاؤ جو کوئی
خطا عمد سے کوڑے یا لکڑی پتھر سے مارا جائے تو اس میں (دیت)
ایک سواونٹ ہیں چالیس اونٹ ان میں سے (عمر کے اعتبار سے) مٹی
ہوں اور تمام کے تمام (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے
کے لائق ہوں۔

۳۸۰۲: حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل خطا
میں ایک سواونٹ ہیں دیت مغلطہ چالیس ان میں سے حاملہ
ہوں۔

الْفَتْحِ قَالَ أَلَا رَأَى كُلَّ قَبِيلٍ خَطَا الْعَمِدِ أَوْ شِبْهِ الْعَمِدِ قَبِيلَ الشَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا رَأَى قَبِيلَ الْحَطَا الْعَمِدِ قَبِيلَ الشَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْزِيعٍ قَالَ أَنَا يَزِيدُ عَنْ حَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا رَأَى قَبِيلَ الْعَمِدِ قَبِيلَ الشَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْكُعْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عِبْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْرَابَ وَ حُدَّه أَلَا إِنَّ قَبِيلَ الْعَمِدِ الْحَطَا بِالشَّوْطِ وَالْعَصَا بِهِ الْعَمِدُ فِيهِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ مَعْلُوقَةٌ مِنْهَا أَرْبَعُونَ خِلْفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

۳۸۰۴: ایک صحابی جیسا کہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو حضرت عبداللہ بن مرثی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہرہ کے طور سے کوزے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گا بھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۵: ایک صحابی جیسا کہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہرہ کے طور سے کوزے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گا بھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی سیڑگی پر کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد فرمائی اور اس کی ثناء بیان کی اور فرمایا: اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور فوجوں کو تباہ خود ہی بھگا دیا یا خبر ہو جاؤ کہ جو شخص خطا، عمدہ سے مارا جائے کوزے یا لکڑی (وغیرہ) سے جو قتل عمدہ کے مشابہ ہے اس میں سو اونٹ ہیں دیت مغلطہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں (مراد اونٹ سے اونٹنی ہیں)

۳۸۰۷: حضرت قاسم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شہرہ کے طور سے کوزے یا لکڑی

رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْحَطُّ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسُّوطِ مِائَةٌ مِّنَ
الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطْنِهَا أَوْ لَدُنْهَا۔

۳۸۰۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ هُرُوزٍ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَتَلَ خَطَاً لِدَيْتِهِ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتٌ
مَخَاضٍ وَ ثَلَاثُونَ بَنَتٌ لَبُونٍ وَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَ
عَشْرَةٌ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْوِمُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى
أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيَقْوِمُهَا عَلَى
أَهْلِ الْإِبِلِ إِذَا غَلَّتْ رَقَعَ فِي قِيَمَتِهَا وَإِذَا هَانَتْ
نَقَصَ مِنْ قِيَمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ قَبْلَ
قِيَمَتِهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ
أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى
أَهْلِ الْبَقَرِ يَأْتِي بِقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ
أَلْفَى شَاةٍ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَ رَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى
فَرَاغِهِمْ فَمَا فَضَلَ لِلْعَصَبَةِ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنَّ يَعْقَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا
يَرْتُونَ مِنْهُ شَيْئاً إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ
فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا۔

سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی
حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص
خطا سے مارا جائے اس کی دیت ایک سو اونٹ ہیں تیس اونٹیاں
ہوں چار سال کی اور دس اونٹ ہوں تین تین سال کے اور رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر چار
سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ
والوں پر جس وقت اونٹ گراں ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی اور
جس وقت سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جس طریقہ کا وقت ہوتا
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان اونٹوں کی قیمت
چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک ہوئی یا اتنی ہی قیمت اور مالیت کی
چاندی اور حکم فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں
پر دو سو گائے دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا
اور حکم فرمایا آپ نے کہ دیت کا مال تقسیم کیا جائے گا مقتول کے
ورثاء کے مطابق فرائض اللہ تعالیٰ کے جو ذوی الفروض سے بچے
گا وہ عصبہ کو ملے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا
کہ عورت کی جانب سے وہ لوگ دیت ادا کریں جو کہ
اس کے عصبات ہوں اور عورت کی دیت سے ان کو نہیں ملے گا
لیکن جو اس کے ورثاء سے بچ جائے (یعنی ذوی الفروض سے)
اور عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کو ملے گی
اور یہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں (اگر ان کا دل
چاہے)۔

باب: قتل خطا کی دیت کے متعلق

۳۸۰۹: حضرت حنف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

۲۱۸۶: باب ذکر استکان دية الخطا

۳۸۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ

باب ۲۱۸۹: کَمُ دِيَّةِ الْكَافِرِ

۴۸۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَ هُمْ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى۔

باب: کافر کی دیت سے متعلق حدیث

۴۸۱۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے۔

ذمی کی دیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کافر ذمی سے مشرک، کافر، یہودی، مجوسی، عیسائی، سب مراد (داخل) ہیں یعنی ان لوگوں کی دیت مسلمان کی دیت کے آدھے کے برابر ہے۔

۴۸۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۴۸۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔

باب ۲۱۹۰: دِيَّةِ الْمُكَاتَبِ

۴۸۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحَرِّ عَلَى قَدَرِ مَا آذَى۔

باب: مکاتب کی دیت سے متعلق

۴۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا: مکاتب کو اگر قتل کر دیا جائے تو جس قدر حصہ وہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد شخص کے برابر ادا کرنا ہو گی۔

بدل کتابت کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں بدل کتابت ادا کرنے سے مراد مکاتب کے اپنے آزاد ہونے کے لیے ادا کرنے والی رقم یا معاوضہ مراد ہے۔

۴۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب میں جس قدر وہ آزاد

۴۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

ہو گیا آزاد کے برابر دیت ادا کرنے کا۔

مَعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْمُكَاتَبِ أَنْ
يُؤَدَى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَّةَ الْحُرِّ۔

۳۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے فیصلہ فرمایا مکاتب میں کہ اس کی دیت دی جائے جس قدر
وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں
غلام کے موافق۔

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى
عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدَى بِقَدْرِ
مَا آدَى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَّةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ الْعَبْدِ۔

۳۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا کہ جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم
ہوگی جس قدر وہ آزاد ہوا اور اس کے مال میں ورثہ کو ترکہ ملے گا جتنا
کہ وہ آزاد ہوا۔

۳۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ النَّقَّاشِ قَالَ
حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ وَ عَنْ أَنُوبَ عَنْ
عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْمُكَاتَبُ يَتَعَيَّقُ بِقَدْرِ مَا آدَى وَ يَقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ
بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

۳۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مکاتب دور
نبوی ﷺ میں قتل کر دیا گیا آپ نے حکم فرمایا جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی
قدر دیت آزاد شخص کے برابر ادا کی جائے باقی اس کی دیت غلام کے
مثل دی جائے۔

۳۸۱۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنُوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ
أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتَبًا
قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُؤَدَى مَا
آدَى دِيَّةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَّةَ الْمَمْلُوكِ۔

باب: عورت کے پین کے بچہ کی دیت

۳۸۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت
نے دوسری عورت کے پھر مار دیا (وہ عورت حمل سے تھی اور) اس کا
حمل گر گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں پچاس
بکریاں دلوائیں اور اس روز سے آپ ﷺ نے پھر مارنے سے منع
فرمایا۔

۳۱۹۱: بَابُ دِيَّةِ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

۳۸۲۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَلَتْ امْرَأَةً فَاسْقَطَتْ
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ شَاةً وَ
نَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ أَرْسَلَهُ أَبُو نَعِيمٍ۔

۴۸۲۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً حَدَّثَتْ امْرَأَةً فَاسْقَطَتِ الْمَحْذُوفَةَ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسِمِائَةَ مِّنَ الْغَرِّ وَتَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَدَفِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا وَهُمْ وَ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مِائَةً مِّنَ الْغَرِّ الْعَمِ وَ قَدْ رَوَى التَّهِيُّ عَنِ الْحَدَفِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعْقَلٍ -

۴۸۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا كَهْمَسُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي مُعْقَلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَحْدِفُ فَقَالَ لَا تَحْدِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَدَفِ أَوْ يَكْرَهُ الْحَدَفَ شَكَّ كَهْمَسُ -

۴۸۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْجَنِينِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ -

۴۸۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِّنْ بَنِي لُحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تَوَقَّعَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِرْاثَهَا لِبَنِيهَا وَرُوحَهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصِيَّتِهَا -

۴۸۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ

۴۸۲۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے اس کے بچہ کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آپ نے اس روز سے پتھر مارنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سو بکریاں ہیں یعنی آپ نے سو بکری دیت میں دلوائی۔

۴۸۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک شخص کو "خذف" کرتے ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

۴۸۲۳: حضرت طاووس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں۔ حمل بن مالک غزوہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غرہ کا حکم دیا۔ طاووس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۴۸۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں جو کہ مر گیا تھا اور وہ عورت قبیلہ بنی لحيان میں تھی ایک غرہ یعنی غم یا باندی دلوانے کا اور پھر جس عورت پر حکم ہوا غلام یا باندی دینے کا وہ عورت مر گئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے اور دیت اس کی قوم کے لوگ ادا کریں گے۔

۴۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بدیل میں سے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هَذِلِ
قَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى بِحَجَرٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً
مَعَهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاصْتَصَمُوا إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَيْبِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى
بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَدَهَا وَمَنْ
مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ النَّبِيعَةِ الْهَذِلِيُّ بَا
رَسُولِ اللَّهِ كَيْفَ أَعْرَمَ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا
نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُكَلِّفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ
الَّذِي سَجَعُ-

۳۸۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّوَّح قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِلٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْآخَرَى فَطَرَحَتْ جَيْبَهَا
فَقَضَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ-

۳۸۲۷: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَضَى فِي الْحَبِيبِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ
وَلِيدَةٌ فَقَالَ الْبَدِيُّ قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أَعْرَمَ مَنْ لَا
شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذَلِكَ
يُكَلِّفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْكُفَّانِ-

دو خواتین ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور ایک خاتون نے دوسری کے
پتھر مار دیا اور وہ مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا جو کہ اس کے پیٹ میں تھا
پھر ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی بچہ کی دیت
مارنے والی خاتون کے خاندان سے دلوائی اور وہ دیت اس خاتون
کے لڑکے کو ملی جو کہ مر گئی تھی اور جو وارث اس کے تھے یہ بات سن کر
حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کا
کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ وہ بولا
اور نہ ہی اس نے شور مچایا۔ یہ خون تو لغو اور باطل ہے۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کانہوں کا مرتبہ ہے (یعنی یہ قافیہ والا کلام بولتا
ہے) اور قرآن کریم کے خلاف بولتا ہے کیونکہ اس نے جمع سے لُفَسُو
کی۔

۳۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ
ہذیل کی دو خواتین نے دو ربوئی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دوسرے
کو پتھر سے مارا اس کا بچہ مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
غره دینے کا حکم فرمایا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی کا (دینے کا حکم
فرمایا)۔

۳۸۲۷: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک
غره (یعنی ایک غلام یا باندی دینے کا) حکم فرمایا پھر آپ نے اس پر حکم
فرمایا اس نے کہا کہ اس کا میں کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس
نے نہ کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ اس نے شور مچایا نہ لُفَسُوں۔ ایسے کا
خون تو لغو ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ کانہوں
کا مرتبہ ہے (یعنی کانہوں جیسی باتیں نہ رہا ہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ خذف کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں خذف انگلی سے پھریا کنکری مارنے کو کہتے ہیں یا خذف لکڑی میں پھریا مارنے کو کہتے ہیں۔ قولہا عن الخذف حصاة اونواة تاذ بین بسبائك و ترمی بها او خزفة مر خشب ثم تری بها الحصاة بین ابهامک والسبابة .. مجمع الطہارۃ ۳۳ علی التسانی ص: ۳۳ نظامی کان پور۔

حمل کی دیت: مذکورہ بالا حدیث شریف ۳۸۲۳ میں جو فرمایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دیت کے بچہ کے بارے میں مشورہ فرمایا اس سے مراد حمل کی دیت سے متعلق مشورہ کرتا ہے اور غرہ سے مراد ایک باندی یا غلام ہے یعنی اگر کوئی شخص حمل چوٹ وغیرہ سے گرا دے تو اس کی دیت ایک باندی یا غلام دینا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ گھوڑا بھی اس دیت میں دے سکتے ہیں۔

قافیہ دار گفتگو: مطلب حدیث ۳۸۲۷ یہ ہے کہ اس حمل نے نہ تو آواز دی نہ شور مچایا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کی جاندار جیسی حرکت کی یعنی اگر کسی نے حمل ساقط کر دیا تو اس کی دیت کچھ نہیں ہونا چاہیے اور حدیث بالا کے آخری جملہ ((انما هذا امر الکھان)) یعنی یہ شخص تو کائنات میں سے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کاهن (یعنی پیشین گوئی کرنے والا غیب کی باتیں جاننے والا) بھی اسی قسم کی بیہودہ اور لالچہ بازی کرتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی گفتگو سے اثر پیدا ہو۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے قافیہ دار اور مجمع دار گفتگو اور لچھے دار باتوں کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور ایک حدیث شریف میں تو ایسے مجمع دار کلام کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کہ جس جگہ کوئی شخص کسی کا حق باطل کلام اور فصاحت و بلاغت کے زور سے منوانا چاہے۔

۳۸۲۸. أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ وَهُوَ ابْنُ تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُخْبِرَةِ بِنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرْبَتَهَا بِعَمُودٍ فَسَطَّحَ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَأَتَى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَصَبَةِ الْقَابِلَةِ بِالْيَدِيَةِ وَلِىَ الْجَنِينِ عُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَدَى مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا ضَرَبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فَمِثْلُ هَذَا يُطْلَقُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَسْجَعُ تَسْجَعُ الْأَعْرَابُ۔

۳۸۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ اس وقت حاملہ تھی پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پینا نہ وہ رویہ (یعنی حمل ساقط کر دیا) اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گتواروں کی طرح سے گفتگو میں جمع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت بھارتا ہے)۔

باب: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں

راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عداوت پر بیٹ

۲۱۹۲: بَابُ صِفَةِ شِبْهِ الْعُمْدِ وَعَلَى مَنْ دِيَّةُ

الْأَجْنَةِ وَشِبْهِ الْعُمْدِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِ

النَّاقِلِينَ لَخَيْرِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ
نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ

کے بچہ کی دیت
کس پر ہے؟

۳۸۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيلَةَ
الْخَزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ
ضَرْبَتَهَا بِعَمُودِ الْمُسْطَاطِ وَهِيَ حَبْلِي فَقَتَلَتْهَا
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَّةَ
الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَةِ الْقَابِلَةِ وَغُرَّةَ لَمَا فِي بَطْنِهَا
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَةِ الْقَابِلَةِ أَنْعَرُمُ دِيَّةً مَنْ لَا
أَكْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا ابْتَهَلَ فِيمَنْ ذَلِكَ يُكَلِّفُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ لَجَعَلَ
عَلَيْهِمُ الدِّيَّةَ.

۳۸۲۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون
نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس
وقت حاملہ تھی۔ یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے
مارنے والی کے خاندان پر دیت کا اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم
فرمایا۔ یہ سن کر قاتلہ کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس
طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا
اور نہ پیا نہ وہ روایا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تنواروں کی طرح سے نفقہ میں
بچ کر رہا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھارتا ہے)۔ تو
آپ ﷺ نے ان پر دیت لازم کر دی۔

۳۸۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَسْرُورٍ عَنْ
اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ
أَنَّ ضَرْبَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ
مُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالذِّيَّةِ عَلَى عَصَةِ الْقَابِلَةِ وَقَضَى لَمَا
فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ تَغَرَّ مُبْنِي مَنْ لَا
أَكْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاغَ فَاسْتَهْلَ فِيمَنْ ذَلِكَ
يُكَلِّفُ فَقَالَ سَجْعُ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى لَمَا فِي
بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ.

۳۸۳۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک خاتون نے اپنی حاملہ سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے
مارا جس سے وہ مر گئی۔ پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا
آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور
بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں
میں سے ایک دیہاتی نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا
کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ
روایا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دور جاہلیت کی طرح کلام میں بچ
کرتا ہے۔

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَسْرُورٍ قَالَ
حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ
مَسْرُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ
الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي
لِحْيَانَ ضَرْبَتَهَا بِعَمُودِ الْمُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَ

۳۸۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی لیحان کی ایک
عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مر گئی اور
مقتولہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر
مقتولہ کی دیت اور مقتولہ کے پیٹ کے بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم
فرمایا۔

بِالْمَقْتُولَةِ حَمْلٌ فَقَصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَضَبِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلَمَّا فِي بَطْنِهَا بَعْرَةً۔

۳۸۳۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتِ رَجُلٍ مِنْ هَذِلٍ فَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعُمُودٍ فُسْطَاطٍ فَاسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْفَ نَدَى مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسْجَعُ كَسَجِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى بِالْغُرَّةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ هَذِلٍ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرَمَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعُمُودٍ فُسْطَاطٍ فَاسْقَطَتْ فَقِيلَ أَرَأَيْتَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فَقَالَ أَسْجَعُ كَسَجِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةِ عُنْدِ أُمِّهِ وَجُعِلَتْ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ أَرْسَلَةُ الْأَعْمَشِ۔

۳۸۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى غَضَبِهَا فَقَالُوا بَعْرَةً مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا

۳۸۳۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی ٹکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا۔ قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں جس نے نہ شور کیا نہ آواز نکالی نہ کھایا نہ پیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گھٹو میں بیج کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۳۸۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی ٹکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ (انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا) قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں جس نے نہ شور کیا نہ آواز نکالی نہ کھایا نہ پیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گھٹو میں بیج کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۳۸۳۴: حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو درآں خالیہ وہ حاملہ تھی پتھر مار کر مار دیا تو آپ نے اس کے خاندان پر قتول کی دیت اور جنین کے عوض ایک غرہ لازم کر دیا تو انہوں نے کہا ہم اس کی دیت دیں جس نے نہ پیا نہ کھایا اور نہ آواز نکالی۔ اس جیسے کا خون تو ضائع ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا بیج بولتے ہو گنواروں کی طرح اور حکم یہی ہے جو میں ہمہ رہا ہوں یعنی اس کے مطابق کرنا ہوگا۔

اسْتَهْلُ فَيْسُلَ دِلْتَ يُطْلُ فَقَالَ أَسْحَعُ كَسَجْعِ
الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ۔

۴۸۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ أَسْبَاطٍ عَنْ سَمَاطٍ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانِ
بَيْنَهُمَا صَحْبٌ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ
فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيْنًا وَمَا تَبِ
الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمَّهَا إِنَّهَا
قَدْ أَسْقَطَتْ بَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَذِبٌ
إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهْلُ وَلَا شَرِبُ وَلَا أَكُلُ فَمِثْلُهُ
يُطْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْحَعُ
كَسَجْعِ الْعَاهِلِيَّةِ وَكِهَانَتِهَا إِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ إِحْدَاهُمَا مُلَبَّكَةً وَالْأُخْرَى
أُمَّ غَطِيفٍ۔

۴۸۳۶: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا
الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عَقُولَهُ وَلَا
يَحِلُّ لِمَوْلَى أَنْ يَقُولَ مُسْلِمًا بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔

۴۸۳۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ
مُصْقَى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ
عُمَرُو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَيَّبَ وَلَمْ
يَعْلَمْ مِنْهُ طِبُّ قُلَّ دِلْكُ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

۴۸۳۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

۴۸۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو خواتین تھیں ان
میں آپ س میں تکرار ہوئی ایک نے دوسری کے پتھر مارا یا اس نے
پیٹ سے ایک لڑکا کر گیا (یعنی حمل میں لڑکا تھا جو کہ چوٹ کی وجہ سے مر
گیا) اور اس لڑکے کے بال نکل آئے تھے وہ لڑکا مرا ہوا تھا اور ماں جینی
وہ عورت بھی مر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ویت کا حکم فرمایا
مارنے والی کے کہنے پر اس کے چپے نے کہا یا رسول اللہ! لڑکا بھی تو برا
اس کے بال نکل آئے تھے (یعنی اس کی بھی ویت ادا کرادو) اس
مارنے والی خاتون کے والد نے کہا وہ جھوٹا ہے خدا کی قسم! نہ اس بچہ
نے آواز نکالی نہ اس نے خدا کی قسم حایا نہ پیا ایسے خون کا کیا (تاوان
ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: دو رہا ویت کی طرح یہ
بیچ کرتا ہے بلاشبہ لڑکے کے عوض ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندہ کی)
ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک خاتون مدینہ تھی
اور دوسری کا نام ام غطفیف تھا۔

۴۸۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قوم کے لیے تحریر فرمایا: ہر قوم پر اس کی ویت
ہے اور کسی شخص کو حلال نہیں ہے والا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک
کے۔

۴۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا ملان
کمرے اور وہ غلط طیب (اور ملان) کے تاوانف ہو تو وہ ذمہ دار ہے
اور ضامن ہے۔

۴۸۳۸: ترمذیہ حسب سابق ہے۔

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

خلاصہ الباب ۶۷ ولاء سے متعلق وضاحت: ہر ایک قوم پر اس کی دیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے اس قسم کا جرم کرے گا کہ جس کی دیت خاندان والوں پر ہو تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور ولاء کی وضاحت یہ ہے کہ جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ اور وارث قریب نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر وہ غلام کسی جرم کا ارتکاب کرے تو دیت بھی آزاد کرنے والے کو ادا کرنا ہوتی ہے اب کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ اس غلام سے ولاء کا معاملہ کرے یعنی اس غلام کا ترکہ اپنے واسطے مقرر کرانے کی کوشش کرے اور اس غلام کی دیت کی ذمہ داری لے جس وقت تک کہ اس کا مالک اس کی اجازت نہ دے دے۔

علاج کے ضامن ہونے کا مفہوم: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی دوا سے یا علاج سے مر جائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور مسلمان حاکم کو چاہیے کہ ایسے ناواقف حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے سے منع کر دے اور ایسے شخص کا علاج معالجہ کرنا گناہ ہے اگر وہ باز نہ آئے تو اس کو قانون سے منع کرے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کہ فرضی سند اور جعلی شہادت وغیرہ حاصل کر کے لوگوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ ایسے افراد اور زیادہ مجرم ہیں سزا اور تعزیر کے مستحق ہیں۔

۲۱۹۳: بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةٍ

ہوگا؟

غیرہ

۴۸۳۹: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَجِئُنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجِئُنِي عَلَيْكَ۔

۴۸۳۹: حضرت ابو رثمہ جعفیؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے والد کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا (یعنی) میرے والد سے فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا لڑکا ہے آپ گواہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا جرم قصور اس پر نہیں ہے اور اس کا جرم تم پر نہیں ہے۔

اہل خاندان پر دیت:

حدیث کے جملہ تمہارا جرم اور قصور اس پر نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے جاہلیت کا دستور تھا کہ والد کے عوض اس کا بیٹا اور بیٹے کے عوض والد ماخوذ ہوتا تھا اسلام نے ایسے جاہلانہ قانون کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ہر ایک اپنے عمل اور جرم کا ذمہ دار ہے لیکن اسلام نے قاتل کے عاقلہ یعنی قاتل کے اہل خاندان پر دیت لازم کرنے کا جو قانون بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکہ وہ اہل خاندان ایسے جرائم پیشہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو جرم کے ارتکاب اور قتل جیسے بدترین فعل سے روکنے کی کوشش کریں اور انسان چونکہ اپنے خاندان والوں کے زعم میں ہی قتل تک کا ارتکاب کرتا ہے اس کی وجہ سے عاقلہ یعنی اہل خاندان پر دیت لازم کی گئی۔ اللہ اعلم۔

۳۸۳۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ الْهَرَمِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي أَنْاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَتَلُوا فَلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْآخِرَى۔

۳۸۳۱. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهَيْمٍ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ لَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَتَلُوا فَلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۳۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَبَانُ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَتَلُوا فَلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۳۳. أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۸۳۰. حضرت ثعلبہ بن زہدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے چند حضرات کو خطبہ سنا رہے تھے کہ اس دوران ان لوگوں نے کہا: یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں کہ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں آدمی کو مارا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: باخبر ہو جاؤ ایک آدمی کے جرم میں دوسرے شخص پر (تاوان) نہیں ہوتا۔ یعنی ایک کے قصور کی وجہ سے دوسرا مآخوذ نہ ہوگا۔

۳۸۳۱. حضرت ثعلبہ بن زہدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرامؓ میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۳۲. حضرت ثعلبہ بن زہدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرامؓ میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۳۳. حضرت ثعلبہ بن زہدؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو

وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْبِسُ نَفْسًا عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللَّهِ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو سچا بہ کرامت میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پڑا جائے گا۔

۳۸۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بَنُو يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْبِسُ نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ۔

۳۸۳۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پڑا جائے گا۔

۳۸۳۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ الشَّرِيفِ لِي حَدِيثُهُ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ نَسُو فُلَانِ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْبِسُ نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۳۵: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۳۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَتَيْنَا الْفُضْلَ بْنَ مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا يَرْيُدُ وَهُوَ ابْنُ رَبَادٍ بَنِي أَبِي الْحَجْدِ عَنْ حَامِصِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ طَارِقِ الْمُحَارَبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فِي الْأَهْلِيَّةِ فَجَدَلْنَا بَنَانًا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَاصَ أَنْطِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَحْبِسُ أُمَّ بَنِي وَلَا يَدِ مَرَّتَيْنِ۔

۳۸۳۶: حضرت طارق محارب بنی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ ہیں کہ انہوں نے فلاں شخص کو دور جاہلیت میں قتل کر دیا تھا لہذا انہیں سزا دی جائے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھالے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ فرماتے تھے: واللہ! میں نے ہرگز مواخذہ لڑکے سے نہیں کیا۔

۲۱۹۴: بَابُ الْعَيْنِ الْعُورَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ

باب: اگر آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہو اس کو کوئی شخص اکھاڑ دے

۴۸۴۷. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعُورَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثَلَاثٍ دِيْنَتَهَا وَفِي الْبَدَنِ السَّلَاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثَلَاثٍ دِيْنَتَهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُرِغَتْ بِثَلَاثٍ دِيْنَتَهَا.

۴۸۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا جو آنکھ دیکھنا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دیت تہائی دینی ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اس کے کانٹے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو دانت سیاہ پڑ گیا ہو اس کے نکالنے میں تہائی دیت ادا کرنا ہوگی۔

۲۱۹۵: بَابُ عَقْلِ الْإِنْسَانِ

باب: دانتوں کی دیت کے متعلق

۴۸۴۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنْ حُسَيْنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنْسَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبَالِ.

۴۸۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں (یعنی ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ دینا ضروری ہے)

۴۸۴۹. أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خُفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِنْسَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا.

۴۸۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں ہر ایک میں پانچ اونٹ ہیں۔

۲۱۹۶: بَابُ عَقْلِ الْأَصَابِعِ

باب: انگلیوں کی دیت سے متعلق

۴۸۵۰. أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرًا.

۴۸۵۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگلیوں میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں (یعنی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو ہے)۔

۴۸۵۱. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ

۴۸۵۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انھیں برابر ہیں ہر ایک میں دس اونٹ ہیں۔

نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا۔

۳۸۵۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَرْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ۔

۳۸۵۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كُتُبًا فِيهِ وَلَهُمَا هَذَا مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

۳۸۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ بَعْضُ الْيَخْضَرِ وَالْإِبْهَامِ۔

۳۸۵۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَهُمَا وَهَذِهِ سَوَاءٌ الْإِبْهَامُ وَالْيَخْضَرُ۔

۳۸۵۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۳۸۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَفَى الْأَصَابِعَ عَشْرًا عَشْرًا۔

۳۸۵۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: انگلیاں تمام برابر ہیں ہر ایک میں (دست) دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو پایا جو کہ حضرت عمرو بن حزام کے پاس موجود تھی انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے اس کو لکھوایا تھا ان کے لیے اس میں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھٹلی انگلی۔

۳۸۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھٹلی انگلی۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انگلیوں کا منہ میں دس دس اونٹ ہیں۔

۳۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي حُطَيْبِهِ وَهُوَ مُسَيِّدٌ كَهْرَةً إِلَى الْكُعْبَةِ الْأَصَابِعِ سَوَاءً۔

۲۱۹۷: بَابُ الْمَوَاضِعِ

۴۸۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عُمَرَو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِي حُطَيْبِهِ وَفِي الْمَوَاضِعِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

۲۱۹۸: بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ عُمَرَو بْنِ حَزْمٍ

فِي الْعُقُولِ وَالاخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لَهُ

۴۸۶۰: أَخْبَرَنَا عُمَرَو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عُمَرَو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكُتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالذِّيَّاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عُمَرَو بْنِ حَزْمٍ فَقَرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسَخَتُهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ قَلِيلَ ذِي رُغَيْنٍ وَمُعَاوِرَ وَهَمْدَ ابْنِ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ فِي كُتَابِهِ أَنَّ مَنْ أَعْبَطَ مُؤْمِنًا قَتَلًا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ قَوْدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَأَنْ فِي النَّفْسِ

۴۸۵۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے کہ انگلیاں برابر ہیں۔

باب: ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم

۴۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

باب: عمرو بن حزم کی حدیث اور راویوں

کا اختلاف

۴۸۶۰: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک کتاب تحریر فرمائی اہل یمن کے لئے اس میں فرض اور سنات اور دیت کی حالت تحریر تھی وہ تحریر آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجی وہ پڑھی گئی اہل یمن پر اس میں تحریر تھا: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کہ اللہ عزوجل کے نبی ہیں رحمت نازل ہوا اللہ عزوجل کی ان پر اور سلام شریعتیں بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور عمارت بن عبد کلال کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہیں قبیلہ ذی ریحان اور معافر اور ہمدان کے اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ قتل کر دے اور گواہان سے اس پر خون ثابت ہو (یا وہ شخص اقرار کرے) تو اس سے انتقام لیا جائے گا لیکن جس وقت مقتول کے ورثاء معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سوا اونٹ ہیں اور ناک جس وقت پوری کائی جائے پوری دیت ہے (یعنی سوا اونٹ ہیں) اس طریقہ سے زبان کی اور ہونٹوں اور نوٹوں اور شرم گاہ اور پشت اور دو آنکھ کی پوری دیت ہے اور ایک

الدِّبَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأُفِّ إِذَا أُوعِبَ جَذْعُهُ
لَدِيَّةٌ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَّةُ وَفِي الشَّقَتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي
نِصَّتَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَّةُ وَفِي الرَّجُلِ
لِوَاحِدَةٍ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثُ الدِّيَّةِ
وَفِي الْحَانِظَةِ ثَلَاثُ الدِّيَّةِ وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسَ
عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنَ أَصَابِعِ الْيَدِ
وَالرَّجُلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ
الْإِبِلِ وَفِي الْمَوْصِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ
الرَّحْلَ يَقْتُلُ بِالسَّرَاةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ
دِينَارٍ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ابْنُ بِلَالٍ۔

۳۸۶۱: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ
عُمَرَ بْنِ الْعَنْسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ابْنُ
بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ
زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ
بِكِتَابٍ فِيهِ لِقَرَابُصُ وَالشُّسُ وَالذِّبَابُ وَبَعَثَ بِهِ
مَعَ عُمَيْرِ بْنِ حَزْمٍ لِقُرَيْءَ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَدِيَّةً
نُسَخَتِ لَهَا كَرْمَتُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَبِي الْوَاحِدَةِ
نِصْفُ لَدِيَّةٍ وَفِي لَيْدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ وَفِي
الرَّحْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ
وَهَذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ
أَرْقَمٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ
يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا۔

۳۸۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پاؤں میں آدھی دیت واجب ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت
ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں آدھی دیت (اور
ایک نسخہ میں ہے کہ تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں
تہائی دیت ہے اور جس زخم سے بڑی مٹ جائے اس میں پندرہ
اونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور
دانت میں پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے بڑی ٹھل جائے
اس میں پانچ اونٹ دیت ہے اور مرد کو قتل کیا جائے گا عورت کے
عوض اور سونے والے لوگوں (یعنی سنار وغیرہ پر) ایک ہزار دینار
دیت ہے۔

۳۸۶۱: ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے
کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور
ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ
روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے
اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث
ہے۔

۳۸۶۲: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم
ﷺ کی کتاب کو پڑھا (یعنی ان کی تحریر پڑھی) جو کہ آپ نے عمرو بن
حزم کے لئے تحریر فرمائی تھی جس وقت ان کو مقرر فرمایا تھا نجران والوں

پر۔ وہ کتاب حضرت ابوبکر بن حزم کے پاس تھی اس میں تحریر تھا کہ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے کہ اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو مکمل کرو (یعنی معاہدہ کی پابندی کرو) اس کے بعد چند آیات تحریر فرمائیں اِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تک پھر تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی ہے (یعنی زخم کی دیت سے متعلق) اور جان میں ایک سو اونٹ ہیں جس طریقہ سے اوپر گزرا۔

۳۸۶۳: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر بن حزم ایک کتاب لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی وہ رسول کریم ﷺ کی جانب سے تھی یہ ایک بیان ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو پورا کرو (یعنی معاہدات کی پابندی کرو) پھر اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا کہ جان میں ایک سو اونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے اور جس سے بڑی جگہ سے مل جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور انگلیوں میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے بڑی نظر آنے لگے اس میں دیت پانچ اونٹ ہیں (یعنی زخم ایسا سخت لگ جائے تو اس کی دیت پانچ اونٹ ہیں۔)

۳۸۶۴: حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا جان میں سو اونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) بڑی جگہ سے مل

الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَغَتْ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَيَانًا مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابُ الْجَوَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ۔

۳۸۶۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْقَرِيرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَ نِي أَبُو بَكْرٍ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَيَانًا مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَامُومَةِ ثَلَاثُ الْيَدِ وَفِي الْجَانِفَةِ ثَلَاثُ الْيَدِ وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرَ عَشْرٍ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسَ خَمْسٍ وَفِي الْمَوْضِعَةِ خَمْسٌ۔

۳۸۶۴: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُودِ إِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِيَ جَذَعًا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَامُومَةِ ثَلَاثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَانِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ

مِمَّا هَالَكَ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّيِّ خُمْسٌ وَفِي الْمَوْصَحَةِ خُمْسٌ۔
جائے اس میں دیت پندرہ اونٹ ہیں اور اونٹیوں میں دس دس اونٹ ہیں اور اونٹوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۴۸۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَسْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْقَمَ عِنْدَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَحَّاهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ عُرْدٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا أَنْ بَصُرَا نَقَمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوُثٌّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ۔
۴۸۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَذْرَى يَحْكُتُ بِهَا رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

۴۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے دروازہ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا (کہ وہ اس طرح سے بلا اجازت جھانک رہا ہے) تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کا ارادہ فرمایا جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ بٹالی اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو اسی طرح سے اپنی آنکھ اسی جگہ گائے رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے دروازہ میں ایک آدمی نے سوراخ میں سے جھانکا اس وقت آپ کے پاس ایک لکڑی تھی کہ جس سے آپ سر کھایا کرتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اگر مجھ کو معصوم ہوتا کہ تو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی گھسا دیتا۔ کان اسی ضرورت سے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

باب: جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی

حاکم) سے نہ کہے

۴۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا اجازت کسی کے مکان میں جھانکے پھر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو جھانکنے والا نہ تو (اس سزا کی وجہ سے) دیت وصول کر سکے گا اور نہ ہی انتقام لے سکے گا۔

باب:۴۱۹۹: مَنْ اقْتَصَصَ وَأَخَذَ حَقَّهُ دُونَ

السُّلْطَانِ

۴۸۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ تَشِيرِ بْنِ تَهْلُكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَرُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ۔

بلا اجازت جھانکنے والا:

یعنی ایسا بد اخلاق شخص نہ کسی دیت کا مستحق ہے اور نہ کسی قسم کے بدلہ کا بلکہ خود اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

۳۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص تیری اجازت کے بغیر تجھ کو جھانکے اور تو اس کے پتھر مار دے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کسی قسم کا حرج نہیں ہے یا تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۳۸۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مروان کا لڑکا ان کے سامنے سے نکلنے لگا انہوں نے منع فرمایا اس نے نہیں مانا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس پہنچا۔ مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو نہیں مارا بلکہ شیطان کا مارا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے سے کوئی شخص گزرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روک دے اور منع کر دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

باب: ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود

نہیں ہیں لیکن مجتہبی میں اضافہ کی گئی ہیں اس

آیت کریمہ کی تفسیر

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

سے متعلق

۳۸۷۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت عبدالرحمن بن ابزی نے حکم فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کریمہ کے بارے میں دریافت کرو ان میں سے ایک آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں

۳۸۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ امْرَأًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَلْتَهُ فَفَقَاتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى جُنَاحٌ.

۳۸۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي لَمَّا دَا بَاهُنِ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهُ فَلَمْ يَرْجِعْ لَضَرْبَةٍ فَخَرَجَ الظُّلَامُ يَبْكِي حَتَّى أَتَى مَرْوَانَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِأَبِي سَعِيدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ أَخِيكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ إِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ فَأَرَادَ إِنْسَانٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيُذَرِّهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَبِي فَلْيَقَاتِلْهُ لِأَنَّهُ شَيْطَانٌ.

۳۲۰۰: بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنْ

الْمُجْتَبَى مِمَّا لَيْسَ فِي السَّنَنِ تَاوِيلُ قَوْلِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَفْظًا قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ابْزَى أَنَّ أَسَالَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَلَمَّا قَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ

الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

ہے اور دوسری آیت کریمہ (کہ جس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کرنے کے بارے میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر نے حکم فرمایا تھا وہ ہے) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ۔ تو اس پر انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔
۴۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا کے متعلق اختلاف کیا ہے (یعنی یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟) تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

۴۸۷۱: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النَّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اُخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي الْإِخْرِ مَا نَزَلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

اس بارے میں سورہ نساء کی آیت اس طرح ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا یعنی جو شخص کسی مسلمان کو قصد قتل کر دے تو اس کا بدلہ (اور اس کی سزا) یہ ہے کہ قاتل دوزخ میں جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کے قاتل کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا معلوم ہوتا ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور سورہ فرقان کی آیت اس طرح ہے: إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے (تو اس کی توبہ قبول ہے) اس آیت کریمہ کے آخری حصہ سے مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے تو بظاہر ان دونوں آیت کریمہ میں تضاد ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس اختلاف کو اسی طرح ختم فرمایا ہے کہ سورہ نساء والی پہلی آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا منسوخ نہیں ہے بلکہ وہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت کریمہ جو کہ سورہ فرقان میں نازل ہوئی ہے یعنی: إِلَّا مَنْ تَابَ آخر تک یا تو حکم کے اعتبار سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہے اور یا یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی جو کہ فرسی کو ناحق قتل کر دے تو اگر وہ ایمان لے آئے تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ اس میں واضح طور سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرمایا گیا ہے۔

۴۸۷۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا نہیں اس پر میں نے سورہ فرقان کی آیت تلاوت کی: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

۴۸۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الشُّرَفِ وَالَّذِينَ لَا

يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَتْ هَذِهِ آيَةٌ مَكِيَّةٌ نَسَخْتُهَا
آيَةً مَدَنِيَّةً وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ۔

۳۸۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَارِ
بِالدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
سُئِلَ عَنْ قَتْلِ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللَّهِ لَوْ
الْتَوَيْتُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْ دَاجَةٌ دَمًا يَقُولُ
سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا
نَسَخَهَا۔

۳۸۷۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
النَّضْرُ ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَآخَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشُّرُكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ۔

۳۸۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ
شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا فِرَاسٌ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْأَشْرَافُ بِاللَّهِ
وَالْعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ
الْغَمُوسُ۔

۳۸۷۳: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مسلمان کو قصداً
قتل کر دے تو پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے کیا
اس کی توبہ قبول ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی توبہ کس
طرح قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا خدا تعالیٰ ان پر رحمت
اور سلام نازل فرمائے کہ (قیامت کے دن) مقتول شخص قاتل کو پکڑ کر
لائے گا اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا (اے میرے
پروردگار) اس نے مجھ کو قتل کیا ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: یہ حکم اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اور اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۳۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ عزوجل کے
ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا ناحق قتل کرنا۔ جھوٹ
بولنا۔

۳۸۷۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ
عزوجل کے برابر دوسرے کو کرنا والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم
کھانا۔

۴۸۷۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَزْوَانَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۴۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتا ہے جس وقت وہ ایمان رکھتا ہو اور شراب نہیں پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور چوری نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور خون نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو۔ (یعنی جب وہ ان خباثت میں مبتلا ہوتا ہے تو دیا وہ اپنے ایمان کو طاق نسیان رکھ کر ان کما نذر میں مبتلا ہوتا ہے)۔

رحمۃ اللہ علیہ

(۳۱)

کتاب قطع السارۃ

چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟

۳۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا اسی طرح سے جس وقت کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایماندار نہیں رہتا۔

۳۲۰۱: بَابُ تَعْظِيمِ السَّرِقَةِ

۳۸۷۷: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عُجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

گناہ کبیرہ کرنے والا مسلمان:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اس قدر شدید اور سخت گناہ ہیں کہ انسان سے ایمان کو ختم کر دیتے ہیں اور انسان بے ایمان بن جاتا ہے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے اعمال صالحہ ضروری ہیں اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے معزز کہتے ہیں کہ ایسا گناہ گار مسلمان نہ مومن رہتا ہے اور نہ کافر بلکہ ان دونوں کے درمیان معلق رہتا ہے مزید تفصیل کے لیے کتب علم کلام وعقائد ملاحظہ فرمائیں۔

۳۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو

۳۸۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلِيمَانَ ح وَآبِئَانَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

اس وقت ایمان ساتھ نہیں ہوتا۔

هَرِيرَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

۳۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں (باقی) رہتا اور چوتھی ایک بات یہ بیان فرمائی جس کے بارے میں راوی کا کہنا ہے کہ میں بھول گیا جس وقت یہ کام کہے تو اس نے اسلام کو اپنے اوپر سے اتار ڈالا (یعنی ایسے شخص سے اسلام کا ذمہ بری ہے) لیکن اگر پھر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا۔

۳۸۷۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَتَسِيئُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل چور پر لعنت بھیجے وہ اٹھنے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رستی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کاٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلاف عقل ہے)۔

۳۸۸۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَابْنَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ

باب: چور سے چوری کا اقرار کرانے کے لئے اس کے

۲۲۰۲: بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ

ساتھ مار پیٹ کر تائیا اس کو قید میں ڈالنا

وَالْحَبْسِ

۳۸۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرتبہ قبیلہ کلابی کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کپڑا بننے والوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے چنانچہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کپڑا بننے والوں کو کچھ دن تک قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا وہ قبیلہ کلابی کے لوگ نعمان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان کپڑا بننے والوں کو چھوڑ دیا نہ تو تم نے ان کی جانچ کی نہ تم نے ان کو مارا۔ نعمان

۳۸۸۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِرَازِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ رَفَعَ إِلَيْهِ نَقْرًا مِنَ الْكَلَابِيِّينَ أَنَّ حَاكَةً سَرَقُوا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَاتَّوَعُوا فَقَالُوا حَلَيْتَ سَبِيلَ هَؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ

فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَضْرِبَهُمْ فَإِنْ
أَخْرَجَ اللَّهُ مَتَاعَكُمْ فَلَذَلِكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ
طُحُورِكُمْ بِشُكْلِهِ قَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ ﷺ

۳۸۸۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَسَنَ نَاسًا فِي تَهْمَةٍ

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ
حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَسَنَ
رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ

۲۲۰۳: بَابُ تَلْقِينِ السَّارِقِ

۳۸۸۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي
ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ التَّمُذُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنِيَ بِلَصِيٍّ رَغِيفًا وَكَلِمَةً
يُوجَدُ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَخَالَكَ
سَرَفْتَ قَالَ بَلَى قَالَ أَذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِئُوا
بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ
وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ
اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ

نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہہ لو تو میں ان کو ماروں لیکن اگر تمہارا
سامان ان کے پاس سے نکل آیا تو بہتر ہے ورنہ میں اسی مقدار میں
تمہاری پشت پر ماروں گا۔ انہوں نے کہا یہ تمہارا حکم ہے۔ حضرت
نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہے۔

۳۸۸۲: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی
انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اپنے گمان پر قید کر دیا پھر ان کو چھوڑ
دیا۔

۳۸۸۳: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر لیا اپنے گمان پر اور پھر آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا۔

باب: چوری کرنے والے کو تعلیم دینا

۳۸۸۴: حضرت ابو اُمیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی
خدمت میں ایک چور حاضر ہوا جو کہ اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس
دولت نہیں ملی (یعنی چوری کا مال اس کے پاس موجود نہ تھا) آپ نے
اس سے فرمایا: میں تو نہیں سمجھتا کہ تُو نے چوری کی ہوگی۔ اس نے
عرض کیا: نہیں! میں نے ہی چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو
لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لے کر آنا۔ چنانچہ اس کو وگ
لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر لے کر آئے آپ نے فرمایا: کہو کہ
میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں تو بہ کرتا ہوں اس نے کہا: میں معافی
چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو
معاف فرما دے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ ﷺ کے فرمان: ((مَا أَخَالَكَ سَرَفْتَ)) یعنی میں نہیں خیال کرتا کہ
تو نے چوری کی ہے۔ آپ نے یہ اس وجہ سے فرمایا تا کہ وہ اپنا گمان ظاہر نہ کرے کیونکہ شریعت حد قائم کرنے اور سزا دینے کا حکم
اس سے کرتی ہے تا کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں کسی کے عیب کا اظہار مقصود نہیں ہوتا واضح رہے کہ حدود دراصل
اللہ عزوجل کا حق ہیں نہ کہ بندوں کا۔

۲۲۰۴: بِبَابِ الرَّجُلِ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامُ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ فِيهِ

باب: جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث میں اختلاف

۳۸۸۵: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَبَا وَهَبٍ أَقْلًا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ لَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۸۵: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ مضمون تحریر کرنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے اس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

کے معاف نہ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جس وقت کسی جرم کا مقدمہ حاکم یا امیر المؤمنین تک پہنچ جائے تو اس وقت نہ معاف نہیں ہوتی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔ آگے حدیث ۳۸۸۸ کے آخری جملے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اگر اس چور کو میرے پاس حاضر کرنے سے قبل معاف کر دیتے یا چھوڑ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے (کیونکہ حاکم کے پاس جانے کے بعد حدود معاف نہیں ہوتیں)۔

۳۸۸۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ مُرْقَعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أَبَا وَهَبٍ لَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۸۸۶: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل اس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۳۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عطاءُ بْنُ أَبِي رباحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لَكَ قَالَ فَهَلَا قَبْلَ الْآنَ۔

۳۸۸۷: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کی چوری کی پھر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کپڑا میں نے اس کو دے دیا ہے (یعنی اب آپ ﷺ اس پر چوری کی حد قائم نہ فرمائیں)۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تُو نے اس سے پہلے کس وجہ سے نہیں کہا؟

۲۲۰۵: بَابُ مَا يَكُونُ حِرْزًا وَمَالًا

يَكُونُ

۳۸۸۸: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ هُوَ ابْنُ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ صفوانَ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ طَافَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ ثُمَّ لَفَّ رِدَاءَهُ لَهُ مِنْ بُرْدٍ لَوْضَعَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ لَنَامَ فَأَتَاهُ يَصُّ فَاسْتَحَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَاتَّخَذَهُ فَأَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا سَرَقَ رِدَائِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَسَرَفْتَ رِدَاءَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَا بِهِ فَاقْطَعَا يَدَهُ قَالَ صفوانُ مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تَقْطَعَ يَدَهُ فَبِي رِدَائِي فَقَالَ لَهُ قُلُوا مَا قَبْلَ هَذَا خَالَفَهُ أَشْعَثُ بْنُ سَوَادٍ۔

باب: کوئی چیز محفوظ ہے اور کوئی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا)

۳۸۸۸: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر نماز ادا فرمائی پھر اپنی چادر پیٹ کر سر کے نیچے رکھ لی اور سو گئے پھر چور آیا اور چادر ان کے سر کے نیچے سے کھینچ لی (اور وہ جاگ گئے) انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور کہا: اس نے میری چادر چوری کر لی ہے۔ آپ نے چور سے پوچھا: تو نے چادر چوری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دو آدمیوں سے کہا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس پر صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری یہ نیت نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ کام (سوچنا) پہلے کرنے کا تھا۔

۳۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفوان بن اُمیہ مسجد میں سو رہے تھے اور ان کے نیچے چادر تھی جو کہ کوئی چور لے گیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ جس وقت اٹھے تو چور جاچکا تھا لیکن وہ دوڑے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑنے کا حکم فرمایا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! میری چادر اس قابل نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کس وجہ سے خیال نہیں کیا۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی

۳۸۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بِعَنِ ابْنِ أَبِي خَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بِعَنِ ابْنِ الْعَلَاءِ الْكُوفِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صفوانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهُ تَحْتَهُ فَسَرَقَ فَقَامَ وَلَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَأَذْرَكَهُ فَاتَّخَذَهُ فَخَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ قَالَ صفوانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَلَغَ رِدَائِي أَنْ يَقْطَعَ فِيهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَسْعَثُ ضَعِيفٌ۔

سند میں راوی اشعث ضعیف راوی ہیں۔

۴۸۹۰: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ أَبِي سَلَامَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ أُوَيْسٍ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خِمِيصَةٍ لِي لَمَنَّا ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَلَسَهَا مِنِّي فَأَخَذَ الرَّجُلُ قَائِمًا بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَعَ لَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اتَّقِطْعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا آتَا أَبِيعَهُ وَأَتَيْتُهُ لَمَنَّا قَالَ فَهَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ۔

۴۸۹۰: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں ایک چادر پر سو رہا تھا جو کہ تم میں درہم مالیت کی تھی کہ ایک آدمی آیا اور وہ چادر (مجھ پر سے) اچک کر لئے گیا پھر وہ شخص پکڑا گیا رسول کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! تم میں درہم کے لئے آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسی کو فروخت کر رہا ہوں اور اس کی قیمت اس شخص کے ذمہ اُدھار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس آنے سے قبل تم نے ایسا کس وجہ سے کیوں نہ کر لیا؟

خلاصہ الباب ۶ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مقدمہ میرے پاس پیش کرنے سے قبل ایسا کرتے تو زیادہ بہتر تھا اور اس پر حد قائم نہ ہوتی (جیسا کہ گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرنے سے قبل اگر مالک معاف کر دے تو حد ساقط ہو جاتی ہے بعد میں نہیں بہر حال آپ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اب چادر اس کو فروخت کرنے اور معاف کرنے سے حد ختم نہ ہوگی۔

۴۸۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَ ذَكَرَ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سُرِقَتْ خِمِيصَتُهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ الْبَصْرَ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ صَفْوَانُ اتَّقِطْعُهُ قَالَ فَهَلَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ تَرَكْتَهُ۔

۴۸۹۱: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چادر ان کے سر کے نیچے سے چوری ہو گئی جس وقت وہ مسجد نبوی میں سو رہے تھے۔ پھر وہ چور بھی پکڑا گیا۔ لوٹ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے میرے پاس لانے سے قبل اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا؟

۴۸۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاَفُوا الْحُدُودَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ لَمَّا أَتَانِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجِبَ۔

۴۸۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگی۔

۴۸۹۳: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ

۴۸۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم

يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَالَوْا الْحُدُودَ
فِيمَا بَيْنَكُمْ لِمَا بَلَغْنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۴۸۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً
كَانَتْ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا فَتَجْعِدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدَيْهَا۔

۴۸۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةٌ
مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا عَلَى أَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَ
تَجْعِدُهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِ يَدَيْهَا۔

۴۸۹۶: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَاشِمٍ
الْجَنَيْشِيُّ أَبُو مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ
تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمِيطُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ لَسْتُ بِهَذِهِ الْمَرْأَةِ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَرَدُّ مَا
تَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ يَا بِلَالُ
فَاحْذُ بِيَدَيْهَا فَاقْطَعْهُمَا۔

۴۸۹۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ عَنْ شُعَيْبِ
ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ
تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذَلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ
أَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَسْتُ بِهَذِهِ الْمَرْأَةِ وَتَرَدُّ مَا عَنْهَا مِرَارًا فَلَمْ

حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو
حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک
عورت قبیلہ مخزوم کی لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ
انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم
فرمایا۔

۴۸۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اپنی ہمسائیہ عورتوں کی معرفت
لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم
فرمایا۔

۴۸۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
ایک عورت لوگوں سے زیور اُدھار مانگا کرتی تھی پھر ان کو واپس
نہ لوٹاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو توبہ
کرنا چاہیے اللہ اور رسول سے اور اس کو چاہیے کہ جو اس نے
لوگوں سے لیا ہے وہ واپس کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: اُٹھو اے بلال! اور اس کو پکڑو اور اس کا ہاتھ
کاٹ ڈالو۔

۴۸۹۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دو ربوئی صلی
اللہ علیہ وسلم میں زیور مانگا کرتی تھی اس نے زیور مانگا اور اس کو رکھ
دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت توبہ کرے
اور جو کچھ اس کے پاس (دوسروں کی امانت ہے) وہ لوگوں کو ادا
کرے۔ آپ نے کئی مرتبہ اسی طرح سے ارشاد فرمایا لیکن اس
عورت نے نہیں مانا۔ آخر کار آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

تَفْعَلُ لَأَمْرِهَا لَقِطَعَتْ۔

فرمایا۔

۳۸۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ لَأَيَّيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَتْ بِمِ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ لَأَاطَمَةً لَّأَقَطَعْتُ يَدَهَا لَقِطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی۔ پھر وہ عورت اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر روپوش ہو گئی (تاکہ وہ سزا سے بچ جائے) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتی (یعنی خدا نخواستہ وہ بھی چوری کا ارتکاب کرتی) تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا۔ آخر کار اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۳۸۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلًّا عَلَى لِسَانِ النَّاسِ لَجَعَدْنَهَا لَأَمْرِهَا النَّبِيُّ ﷺ لَقِطَعَتْ۔

۳۸۹۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کی زبان (معرفت) سے زیور مانگا لیکن بعد میں زیور سے انکار کر دیا پھر رسول کریم ﷺ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۳۹۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ نَحْوَهُ۔

۳۹۰۰: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۹۰۱: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الْفَاطِطِ النَّاقِلِينَ

لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ

۳۹۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْجِرُ مَنَاعًا وَ تَجْعَدُهُ فَرَفَعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَلِمَ لَهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ لَأَاطَمَةً لَّأَقَطَعْتُ يَدَهَا قِيلَ لِسُفْيَانَ مَن ذَكَرَهُ قَالَ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا

بیان

۳۹۰۱: حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنو مخزوم کی ایک عورت سامان مانگا کرتی تھی پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اور اس بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی) ہو تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا (یعنی ان کی بھی رعایت نہ ہوتی)۔

۳۹۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ لَأَيَّيَ بِهَا النَّبِيُّ

۳۹۰۲: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا قَيْنَ يَجْتَرِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَسَافَةً فَكَلِمُوا أَسَافَةً فَكَلِمَةُ لَقَالِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسَافَةُ إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يَقْبُضُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كُنْتَ فَاطِمَةً بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۳۔ أَخْبَرَنَا بِرْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ لَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرِيدُ أَنْ يَبْلُغَ مِنْهُ هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةً لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۴۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نَكَلِمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِمُهُ إِلَّا جَبَّ أَسَافَةً فَكَلِمَةُ لَقَالِ يَا أَسَافَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّنُونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّمَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةً بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

حضرت أسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

علاوہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آخر کار انہوں نے حضرت اسامہ جیتر سے کہا۔ حضرت اسامہ جیتر نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اب۔ اسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ جیتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۳۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَوَايَتَ أَنَّ رَسُولَ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۴۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَوَايَتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

حضرت اسامہ جیتر حضرت زید بن حارثہ جیتر کے لڑکے تھے اور حضرت زید جیتر آپ کے لے پالک بیٹے تھے (یعنی جتنی تھے) آپ حضرت اسامہ جیتر کو حضرت زید جیتر کی وجہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عام تاثر یہ تھا کہ حضرت اسامہ جیتر ہی اس بات کی آپ سے گزارش کرنے میں ہمت کر سکتے ہیں۔

۴۹۰۵۔ أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَوَايَتَ أَنَّ رَسُولَ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۵۔ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَوَايَتَ أَنَّ رَسُولَ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةً عَلَى
الْحِسَةِ اُنَّاسٍ بِغَرْفُونَ وَهِيَ لَا تَعْرِفُ حِلًّا فَبَاعَتْهُ
وَاحَدَتْ ثَمَةً قَاتِيَةً بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِيَ أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
فَكَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
فَقَتَلُونَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِكَلِمَةٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اتَّشَفَّعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حَدُودِ اللَّهِ فَقَالَ
أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَشِيَّتَيْهِ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَأِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ
قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ
تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ
الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ بِلَكَ
الْمَرْأَةِ۔

۳۹۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
شِبَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ
شَأْنُ الْمُخْرُومَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ
فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ
يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّشَفَّعُ فِي حَدٍّ مِنْ
حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ
قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا
سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمُ اللَّهُ

لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اس عورت نے وہ
زیور فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت لے لی (یعنی اپنے پاس رکھ لی)
آخر کار وہ عورت خدمت نبوی ﷺ میں حاضر کی گئی اس کے رشتہ
داروں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کرانا چاہی حضرت
اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا آپ کے چہرہ مبارک کا
رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ
گیا) اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا
اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود
خداوند میں سے یہ بات سن کر اُسامہ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے
استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور
اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعت
اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو
گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا
ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری
کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ
میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر فاطمہ بیچن چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ
کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو
قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اس
مسئلہ میں کون شخص نبی سے عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا کہ وہ شخص اس
بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے ماٹلے ہیں۔
چنانچہ اُسامہ نے اس سلسلے میں آپ سے بات کی تو آپ نے فرمایا: وہ
حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے خطبہ پر تھکے اور فرمایا
معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان
لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے
اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس
ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بیچن چوری کرتیں تو

لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۹۰۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ اسْتَعْيِلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتْ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَوَبَّرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ الْوَضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

۳۹۰۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسَى بْنِ أَهْمَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ اسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمُّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَةِ النَّبِيُّ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا مَنْ يُجْعَلِيهِ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَلَكَ الدِّينُ مِنْ قَلْبِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيُّمُ اللَّهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۹۰۹: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غُرْوَةِ النَّصْحِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا

میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔
۳۹۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا اس کے بارے میں کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ لوگوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹ دیا اور فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۳۹۰۸: عائشہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبی سے عرض کرے؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اُسامہ نے اس سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تو آپ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ گھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی اور کہا: معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی باعزت شخص چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جس وقت غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرتی تو میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دو ربیوی غلاموں میں چوری کی جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ جس وقت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو (غصہ کی وجہ سے) آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ

كَلِمَةً تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَتَشْفَعُ فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ اَسَامَةُ اسْتَغْفِرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِلِي عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۳۹۱۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسِلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلِمَةُ أَسَامَةَ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكْلِمُنِي فِي حَدِّ مَنْ حُدِّدَ اللَّهُ قَالَ أَسَامَةُ اسْتَغْفِرُنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا قَائِلِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِكَ الْمَرْأَةِ فَقَطَعْتُ فَحَسَنْتُ تَوْبَتَهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِنِي بَعْدَ ذَلِكَ فَارْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے فرمایا: تم حدود خداوندی میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اس پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے واسطے دعا فرمائیں جس وقت شام ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باری تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کیا کرتے تھے کہ جس وقت ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو تو سزا نہ دیتے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۳۹۱۰: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عہد نبویؐ میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی اس کے رشتہ داروں نے اسامہ بن زیدؓ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ سے عرض کیا آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور اسامہؓ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوندی میں سے یہ بات سن کر اسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریمؐ کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معصوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتی تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے خوب توبہ کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت بعد میں میرے پاس آتی تھی اور میں اس کے کام (فرمائش) کو رسول کریمؐ سے لے لیتا تھا کہ پہنچا دیا کرتی تھی۔

۲۲۰۷: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ

۳۹۱۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُ وَثَلَاثِينَ صَبَاحًا.

حد شرعی جاری ہونے کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جب گناہ گاروں اور جرائم پیشہ افراد پر حد جاری ہوگئی تو ملک میں نظم و قانون اور لاء اینڈ آرڈر قائم ہوگا مجرمین جرم کرتے ہوئے ڈریں گے لوگوں کو سکون اور آرام نصیب ہوگا جس کی وجہ سے رحمت خداوندی کا ظہور اور بارش کا نزول ہو گا۔

۳۹۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ عَنْ جَرِيرٍ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِقَامَةُ حَدِّ بَارِضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

۳۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اس ملک والوں کے لئے چالیس رات تک بارش ہونے سے۔

۲۲۰۸: بَابُ الْقُدْرِ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ

قُطِعَتْ يَدُهُ

۳۹۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْنٍ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ كَذَا قَالَ.

۳۹۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری کرنے والے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

۳۹۱۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو

۳۹۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے کہ جس کی قیمت تین درہم تھی (حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے)

باب: حد و قائم کرنے کی ترغیب

۳۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس روز تک بارش ہونے سے۔

باب: کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا

جائے گا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنُونٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۴۹۱۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تَرَسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۴۹۱۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي وَثَّابٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ وَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنُونٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۴۹۱۸: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عِلْيَةَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنُونٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ۔

ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹنا:

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے انتظام و قانونی مصلحت کے پیش نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں

یعنی ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا ہے۔

۴۹۱۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَجْنُونٍ ثَمَنَهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ هَذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ

۴۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو کہ تین درہم کی مالیت کی تھی۔

۴۹۱۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی۔ صُفَّةِ النِّسَاءِ (نامی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جگہ) سے اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت امام نسائی بیہودہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے۔

۴۹۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کہ جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۴۹۲۰: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی مالیت پانچ درہم لگائی تھی اور

سَرَقَ رَجُلٌ مَجْنُونًا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ لَقَوْمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ لَقُطِعَ۔
پھر ہاتھ کاٹا گیا (چور کا)۔

باب: زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۲۲۰۹: باب ذکر الاختلاف على الزهري

۴۹۲۱: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۴۹۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ۔

چوتھائی دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے چوتھائی دینار چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا ہے واضح رہے کہ اس وقت دینار کی مالیت بارہ درہم کی تھی اس طرح سے چوتھائی دینار کے تین درہم ہو گئے۔

۴۹۲۲: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۲۲: أَنبَاؤُا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ بَزَّازٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَرْوَرٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثَلَاثِ دِينَارٍ أَوْ يَصِفُ دِينَارٍ لَصَاعِدًا۔

۴۹۲۳: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنبَاؤُا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَتْ عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَقَطَعَ يَدُ الشَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ۔

۴۹۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تُقَطَّعُ يَدُ الشَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ لَصَاعِدًا۔

۴۹۲۵: أم المؤمنين حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

۴۹۲۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۷: أَخْبَرَنَا سُيُودٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۰: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ أَنبَأَنَا مُسْلِمٌ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۱: أَخْبَرَنَا سُيُودٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى۔

۴۹۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَ عَبْدِ رَبِّهِ وَ رُزَيْقٍ صَاحِبِ آيَةِ أَنَّهُمْ سَمِعُوا عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۴: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَبِيتُ الْقَطْعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۴: ترجمہ ان تمام احادیث کا ایک ہی ہے اور آخر حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہت زمانہ نہیں گزرا (یعنی کچھ ہی عرصہ قبل) میں بھول گئی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے یا زیادہ میں۔

۴۲۱۰: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ أَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَةَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں

کے اختلاف

کا بیان

۴۹۳۵: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بِنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْأَوَّلِ۔

۴۹۳۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۳۷: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

۴۹۳۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار ہے۔

۴۹۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۲: حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے۔ کسی نے حضرت عائشہ

عبداللہ بنی محمد بن ابی بکر عن عمرہ قالت قالت عائشہ القطع فی ربع دینار فصاعدا۔

۴۹۳۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمَجْنِ وَلِثَمَنِ الْمَجْنِ رُبْعُ دِينَارٍ۔

۴۹۳۹: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۴۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ۔

۴۹۴۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَحْرِ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي الْمَجْنِ۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ

جیہنا سے دریافت کیا 'ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:
چوتھائی دینار۔

۴۹۴۳: حضرت عائشہ جیہنا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ
دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۴: حضرت عائشہ جیہنا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چور کا
ہاتھ ڈھال یا اس کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۵: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ جیہنا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے: نہ کاٹا جائے ہاتھ لیکن ڈھال کی چوری میں یا اس
کی مالیت کے برابر دوسری شے میں۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا: ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور حضرت عروہ جیہنا نے حضرت
عائشہ صدیقہ جیہنا سے سنا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا
جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۴۶: حضرت سلیمان بن یسار جیہنا نے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ کا پنجہ

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْأَسْحَجِ حَدَّثَنَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
حَدَّثَنَا أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهَا
سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيمَا دُونَ الْمِجَنِّ
قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا تَمْنُ الْمِجَنُّ قَالَتْ رُبْعُ دِينَارٍ۔

۴۹۴۳: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ لِمَا عَدَا۔

۴۹۴۴: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنبَأَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ مَوْلَى الْأَخْشَسِيِّينَ
يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ
عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ۔

۴۹۴۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي
قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ يَقُولُ
سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ عَائِشَةُ
تُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تَقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا
فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ
أَرْبَعَةُ دَرَاهِمٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا
تَقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ لِمَا فَوْقَهُ۔

۴۹۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرٍو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

لیکن پنجہ میں۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْخُمْسُ قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ الدَّانَاجِ فَحَدَّثَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْخُمْسُ إِلَّا فِي الْخُمْسِ۔

۳۹۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا لیکن ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے۔

۳۹۴۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقَطَّعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَذْنَى مِنْ حَقْفَةٍ أَوْ تَرَسٍ وَكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنِ۔

۳۹۴۸: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی چوری میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) ہاتھ کٹوایا۔

۳۹۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي قِيَمَةِ خُمُسٍ دَرَاهِمَ۔

۳۹۴۹: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۳۹۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُقَارِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ آيَمَنَ قَالَ لَمْ يَقَطَّعِ النَّبِيُّ ﷺ السَّارِقَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنِ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۰: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۳۹۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ آيَمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقَطَّعُ الْيَدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيَمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۳۹۵۱: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۳۹۵۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ آيَمَنَ قَالَ لَمْ تُقَطَّعِ الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيَمَتُهُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ
الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ
تُقَطَّعِ الْبَدُّ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا لِمَنِ الْيَمِينُ وَ لَمَنْهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۲: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی
قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۳: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَسْوَدُ ابْنُ غَامِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمِيٍّ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ
قَالَ يُقَطَّعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْيَمِينِ وَ كَانَ ثَمَنُ
الْيَمِينِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا أَوْ عَشْرَةَ
دَرَاهِمٍ۔

۴۹۵۳: حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا
ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول کریم ﷺ کے دور میں
ایک دینار تھی یا دس درہم تھی۔

۴۹۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكَ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ
أَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْبَدُّ إِلَّا لِمَنِ الْيَمِينُ وَ
لَمَنْهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۴: حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال
کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَا يُقَطَّعُ
السَّارِقُ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَمَنِ الْيَمِينِ۔

۴۹۵۵: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ
نہ کاٹا جائے ڈھال سے کم مالیت میں۔

۴۹۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيْنُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ
إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعْبٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ
أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ
ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ دَرَاهِمٍ۔

۴۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ڈھال کی قیمت
ان دنوں دس درہم تھی۔

۴۹۵۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ
بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ
الْيَمِينِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَشْرَةِ

۴۹۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت منقول ہے
وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ڈھال کی
قیمت دس درہم تھی۔

ذراہم۔

۴۹۵۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ
أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٍ۔۴۹۵۹: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ
ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْقُرَزِيِّ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْنَى مَا يَقْطَعُ فِيهِ ثَمَنُ
الْمَجْنُونِ قَالَ وَثَمَنُ الْمَجْنُونِ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ ذَرَاهِمٍ
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَآيَمَنُ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا
لِيَحْدِثَهُ مَا أَحْسَبُ أَنَّ لَهُ صُحْبَةً وَ قَدْ رَوَى عَنْهُ
حَدِيثُ الْخَرِيدِيِّ عَلَى مَا قُلْنَا۔۴۹۶۰: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ح وَآبَتَانَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ آبَتَانَا إِسْحَاقُ
هُوَ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ
آيَمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ قَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ مَوْلَى
الزُّبَيْرِ عَنْ بُيُيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ
الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى وَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ
الْآخِرَةَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاتَمَّ وَ قَالَ
سَوَّارٌ يَتِمُّ رُكُوعَهُنَّ وَ سُجُودَهُنَّ وَ يَعْلَمُ مَا يَقْتَرِي
وَ قَالَ سَوَّارٌ يَقْرَأُ فِيهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔۴۹۶۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ آيَمَنَ
مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ بُيُيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ
فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ
ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا أَرْبَعًا مِثْلَهَا يَقْرَأُ فِيهَا وَ يَتِمُّ رُكُوعَهَا
وَ سُجُودَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۵۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۵۹: حضرت عطاء نے فرمایا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے
وہ حال کی قیمت ہے اور وہ ان میں دس درہم تھی حضرت امام نسائی
میں نے فرمایا ایمن جس سے ہم نے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی نہیں
لگتے اور ان سے ایک دوسری حدیث مروی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ
صحابی نہیں ہیں۔۴۹۶۰: حضرت ایمن سے روایت ہے کہ جو کہ ابن زبیر کے مولی تھے یا
وہ زبیر کے مولی تھے اُس نے سابع سے اُس نے حضرت کعب سے
سنا انہوں نے نقل کیا کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز ادا
کرے (عبدالرحمن نے نقل کیا کہ عشاء کی نماز ادا کرے) پھر وہ اس
کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کو پورا کرے تو وہ رکعات ایسی
ہوں گے کہ جیسے کہ شب قدر میں عبادت کی۔۴۹۶۱: حضرت کعب جی سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو
کرے پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر اس کے بعد چار
رکعات پڑھے ان میں قراءت کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح ادا
کرے تو اسے شب قدر جیسا اجر و ثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ چور کا ہاتھ کاٹے جانے کے بارے میں روایات: مذکورہ بالا تمام روایات میں معمولی معمولی اختلاف ہے اور تمام روایات کے ایک ہی معنی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ ڈھال کی مالیت کی چوری میں کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی مالیت چوتھائی دینار تھی۔

پانچ درہم کی چوری کی سزا: مطلب یہ ہے کہ پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے پنجہ سے ارشاد پانچ درہم کی طرف ہے یعنی اس سے کم مالیت کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

کتنے درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی اس وجہ سے رسول کریم ﷺ نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کٹوانے کا حکم فرمایا: قوله و ثمن المجن يومئذ دينار اخرج الامام ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع في مجن قال ابراهيم و كان ثمن المجن عشرة دراهم الخ حاشیہ نسائی ص ۷۳۹ عن عقود الجواهر المنیفة مطبع نظامی کانپور۔

رکعات پورا کرنے سے متعلق: مذکورہ بالا حدیث شریف میں رکعات کو پورا کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب حضرت سوار نے اس طریقہ سے بیان فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود ان میں پورا کرے اور جو رکعات پڑھے اس کو سمجھ کر پڑھے (اور تعدیل ارکان کے ساتھ رکعات ادا کرے) واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں راوی ائمہ ائمن سے متعلق علامہ حافظ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ایمن بن حزم کہ جن کی کتبت ابو عطیہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شروحات حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔

۴۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ڈھال کی مالیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دس درہم تھی۔

۴۹۶۲: أَخْبَرَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمَجْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

باب: اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر

۲۲۱۱: باب الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ

لے؟

يَسْرِقُ

۴۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس قدر مالیت (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے اس درخت میں جو کہ لگتا ہو اور درخت ہو لیکن جس وقت وہ کھلین میں رکھا جائے اور اس قدر کوئی چوری کرے کہ جس کی مالیت ڈھال کی قیمت کے عوض ہو

۴۹۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تَقْطَعُ الْبَدَّ قَالَ لَا تَقْطَعُ الْبَدَّ فِي ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ فَإِذَا ضَمَّهُ الْجَرِينُ قُطِعَتْ فِي ثَمَرٍ

الْمَجْنِي وَلَا تَقْطَعُ فِي حَرْبَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا أَوَى
الْمُرَاخَ قُطِعَتْ لِي ثَمَنِ الْمَجْنِي.

۴۳۱۲: بَابُ الثَّمْرِ يَسْرِقُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ

الْجَبِينِ

۴۳۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
عَجَلَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ سِيلَ عَنِ الثَّمْرِ الْمُعْلَى فَقَالَ مَا أَصَابَ
مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَعَذِّ حُتَّةٍ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ
مَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَقُلِبَ غَرَامَةً مِثْلَهُ وَالْعُقُوبَةُ
وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَبِينِ فَبَلَغَ
ثَمَنِ الْمَجْنِي فَقُلِبَ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ
فَقُلِبَ غَرَامَةً مِثْلَهُ وَالْعُقُوبَةُ.

۴۳۱۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ
الْحَارِثِ وَهْشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرُو أَنَّ رَجُلًا مِنْ
مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرْبَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ
مِنْ وَمِثْلَهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ لِي شَيْءٌ مِنَ الْعَاشِيَةِ
قُطِعَ إِلَّا لِي مَا أَوَى الْمُرَاخَ فَبَلَغَ ثَمَنِ الْمَجْنِي فَبَلَغَ
قُطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنِ الْمَجْنِي فَبَلَغَ غَرَامَةً
مِثْلَهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں)
گھاس کھاتے ہوں ان میں ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن جس وقت وہ اپنے
رہنے کی جگہ میں ہوں اور کوئی ان کی چوری کرے اور انکی مالیت ڈھال
کی مالیت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

باب: جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور
کوئی شخص اس کی چوری کرے؟

۴۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کیا گیا: درخت پر لٹکا ہوا پھل چوری کرنا کیسا ہے؟ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ضرورت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ اس کو
کھانے پینے کو ملے تو وہ ایسا پھل لے لے بشرطیکہ اس کو چھپا کر اپنے
کپڑے میں نہ باندھے تو اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت نہیں اور جو شخص
اس قسم کا پھل لے کر نکل آئے تو وہ اس کا دو گنا ضمان دے دے اور
اس کی سزا الگ ملے گی اور جو کوئی پھل ٹوٹنے کے بعد اس کی چوری
کرے اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور
اگر ڈھال کی مالیت سے کم چوری کرے تو دو گنا ضمان ادا کرے اور اس
کو سزا الگ ہوگی۔

۴۳۱۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ
مزینہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول
اللہ! آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں ان کے بارے میں کیا فرماتے
ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قسم کا جانور چوری کرے تو وہ
شخص وہ جانور واپس کر دے اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ
پائے اور جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو
ہاتھ کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں
ہاتھ کاٹا جائے اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح
سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے (یعنی ایسا شخص کوڑے کی سزا کا
مستحق ہے) اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درخت پر جو پھل لٹکے
ہوئے ہوں اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسی مقدار میں

تَرَى فِي الشَّعْرِ الْمُعْلَقِ قَالَ هُوَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ
وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنَ الشَّعْرِ الْمُعْلَقِ قَطْعٌ
إِلَّا فِيمَا أَوَاهُ الْجَرِيرُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِيرِ قَبْلَ
تَمَنِ الْمَجْنُونِ فَفِيهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَلْغُ تَمَنُ الْمَجْنُونِ
فَفِيهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيَّةٌ وَجَلَدَاتٌ نَّكَالٌ۔

۳۴۱۳: بَابُ مَا لَا قَطْعَ

فِيهِ

۳۹۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ غِلْيَ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
الْعَوَيْسِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى
بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۶۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ غِلْيَ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى
بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۶۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ عَنْ عَرَبِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ
حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۶۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِي نَمْرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۳۹۷۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اسکی سزا برداشت کرے
اور پھل کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جو کھلیان
اس میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اس کو اگر اس قدر چوری کرے
کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم
چوری کرے تو دو گنا ضمان دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔

باب: جن اشیاء کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا

جائے گا؟

۳۹۶۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں (جو کہ اندر سے سفید نکلتے ہیں)

۳۹۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۶۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ وَالْكَثْرُ الْجُمَارُ۔

۴۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَا أَبُو مَيْمُونٍ لَا أَغْرِفُهُ۔

۴۹۷۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۷: حضرت جابر جونیذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن لٹیرے اور اچکے پر قطع یہ نہیں ہے۔

۴۹۷۸: حضرت جابر جونیذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن لٹیرے اور اچکے پر قطع یہ نہیں ہے۔

۴۹۷۹: حضرت جابر جونیذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۸۰: حضرت جابر جونیذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن پر قطع یہ نہیں ہے۔

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُخَلَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتَّهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ لَّمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانٌ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتَّهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ آيُضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۹: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ خُجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ۔

۴۹۸۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ خُجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَالْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى وَابْنُ وَهْبٍ وَمُعَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَمُخَلَّدُ ابْنُ يَزِيدَ وَسَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِصُرَيْقٍ

ثِقَّةٌ قَالَ ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ
فَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَلَا أَحْسَبُهُ
سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۹۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اچکے شیرے اور خائن پر قطع یہ نہیں۔

۴۹۸۱: أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ رُوْحٍ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ عَلَى مُعْتَلِسٍ وَلَا مُتَّهَبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ۔

ایک ہی مضمون کی چودہ روایات:

مندرجہ بالا احادیث جو کہ چودہ عدد ہیں سب کا مضمون ایک ہے ہم نے ترجمہ اس وجہ سے الگ الگ نہیں لکھا کیونکہ سب
کا مضمون ایک ہی ہے عربی متن کافی ہے۔

۴۹۸۲: ترجمہ اس حدیث کا بھی سابق کے مطابق ہے۔ حضرت جابر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیانت کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے حضرت
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی اشعث بن سوار ضعیف راوی
ہیں۔

۴۹۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
خَالِدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَشْعَثُ
بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيفٌ۔

باب: ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا

کیسا ہے؟

۴۹۸۳: حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا اس
کو قتل کر دو (کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ شخص
ہاتھ کاٹنے سے چوری سے باز نہیں آئے گا) اس پر لوگوں نے عرض
کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس
شخص کو قتل کر دو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے
چوری کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو (بہر حال اس
کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر اس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور
خلافت میں چوری کی یہاں تک کہ اس شخص کے چاروں ہاتھ پاؤں

۲۲۱۴: بَابُ قَطْعِ الرَّجُلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدِ

۴۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ بِالنَّصَائِفِيِّ
الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَى يُلْقِي
فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ
اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ افْطَعُوا
يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلَى
عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قُطِعَتْ
قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ أَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَبُو

بَكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهَذَا حِينَ قَالَ أَقْتُلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ إِلَّا مَارَةً فَقَالَ أَمَرُونِي عَلَيْكُمْ فَأَمَرُوهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ ضَرْبَةً حَتَّى قَتَلُوهُ.

کٹ گئے (یعنی اس کو مشی کر دیا گیا) پر اس شخص نے پانچویں مرتبہ چوری کر لی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حالت سے خوب واقف تھے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو حوالہ کر دیا قریش کے جوان لوگوں کو قتل کرنے کے واسطے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سربراہی کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار بنا لو انہوں نے ان کو سردار بنا لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جس وقت اس کو مارتے تو تمام لوگ اس کو مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا یعنی قتل کر دیا کیونکہ وہ اسی کا مستحق تھا۔

۲۲۱۵: بَابُ قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

السَّارِقِ

۴۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جِئْتُ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ أَقْطَعُوهُ لَفُطِعَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ أَقْطَعُوهُ فَأَتَى بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ أَقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مَرْبِدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَثُرَ بَيْدِيهِ وَرِجْلِيهِ فَأَنْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَفَقَلْنَاهُ ثُمَّ الْفِينَاهُ فِي بَشْرِ ثُمَّ رَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَاصْعَبُ ابْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

باب: چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان

۴۹۸۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا (اسی چوری کے جرم کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: اس شخص کو مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس شخص کو تیسری مرتبہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو مار ڈالو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص چوتھی مرتبہ حاضر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: مار ڈالو اس کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: (اس شخص کا دایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص پانچویں مرتبہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو مار دو۔ جابرؓ نے فرمایا اس شخص کو (مقام مرید نعم کی جانب لے کر چل دیے اور اس کو اٹھایا اور وہ شخص چپت بیٹ گیا پھر وہ شخص اپنے کئے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے بھاگ کھڑا ہوا اس شخص کو

اونٹ دیکھ کر بھڑک گئے پھر اس کو اٹھایا پھر اس نے اسی طرح کیا پھر اس کو اٹھایا پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو حاضر کیا گیا آخر کار ہم نے اس کو پتھروں سے مار ڈالا۔ پھر اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی راوی نہیں ہے۔

باب: سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق

۳۹۸۵: حضرت بسر بن ارقاط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

۲۲۱۶: بَابُ الْقَطْعِ فِي السَّفَرِ

۳۹۸۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِیَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي خَبْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بَسْرَ بْنَ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَقْطَعُ الْأَيْدِيَ فِي السَّفَرِ۔

دوران سفر ہاتھ نہ کاٹے جانے کی ہدایت اور حکمت:

مذکورہ حدیث میں دوران سفر چور کا ہاتھ نہ کاٹے جانے کا حکم فرمایا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ دوران سفر ہاتھ کاٹے جانے کی صورت میں چور کا علاج کون شخص کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چور ناراض ہو کر خدا نخواستہ دین سے ہی منحرف ہو جائے اس وجہ سے دوران سفر چور کے ساتھ رعایتی پہلو اختیار فرمایا گیا۔

۳۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس وقت غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو چاہے بیس ہی درہم میں فروخت ہو امام نسائی موسیٰ نے فرمایا: عمرو بن سلمہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۳۹۸۶: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَ لَوْ بَنِي قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ۔

باب: مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر

میں حد لگائی جائے؟

۳۹۸۷: حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا لوگ ان کو دیکھا کرتے تھے اگر ان

۲۲۱۷: بَابُ حَدِّ الْبُلُوغِ وَ ذِكْرِ السِّنِّ الَّذِي

إِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ أَقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ

۳۹۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ فِي مَسِي قَرْيَظَةَ وَ
كَانَ يُنْظَرُ لِمَنْ خَرَجَ بِشَعْرَتِهِ قِتْلَ وَمَنْ لَمْ تَخْرُجْ
اسْتَحْيَى وَلَمْ يُقْتَلْ۔
کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوئے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور
جس کے بال (زیر ناف) نہ نکلے ہوئے ہوتے تو اس کو چھوڑ
دیے۔

مرد اور عورت کے بلوغ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کی بلوغ کی نشانی یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے ویسے دراصل
شریعت نے مرد کے بالغ ہونے کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال رکھی ہے یا اس کو احتلام ہونے لگے اور پندرہ سال سے کم عمر میں
بھی لڑکے کو احتلام ہو سکتا ہے اس وجہ سے لڑکا اس سے قبل بھی بالغ ہو سکتا ہے اور لڑکی کی بالغ ہونے کی حد اس کو حیض آنا ہے۔

۲۲۱۸: بَابُ تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ

۳۹۸۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ
عَنِ ابْنِ مُعَيَّرٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ
تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ قَالَ سَنَةُ قَطَعَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَدَ سَارِقٍ وَغَلَّقَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ۔
۳۹۸۸: حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
فضالہ بن عبید بن عیسیٰ سے سنا کہ چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا
کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور (کاٹ کر) اس کے گلے میں لٹکا
دیا۔

۳۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو
ابْنُ عَلِيٍّ بِالْمُقَدِّمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ
مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَيَّرٍ قَالَ قُلْتُ
لِفَضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ
السَّارِقِ مِنَ السَّنَةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ أَبُو رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ لَقَطَعَ يَدَهُ وَغَلَّقَهُ
فِي عُنُقِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَّاجُ ابْنُ أَرْطَاةٍ
ضَعِيفٌ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ۔
۳۹۸۹: حضرت عبدالرحمن بن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا: کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں
نے فرمایا: جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک چور کا معاملہ پیش ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس
کے گلے میں لٹکا دیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطاط ہے جس کی حدیث
جست نہیں ہو سکتی۔

۳۹۹۰: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَسَّانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ
فَضَّالَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُسَوِّرِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَنْ عَمْرُو بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
۳۹۹۰: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت چور پر حد لگائی جائے پھر چوری کے
مال کا ضمان اس پر ضروری نہ ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ
عَلَيْهِ الْحَدُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ هَذَا مُرْسَلٌ
وَلَيْسَ بِثَابِتٍ۔

چور پر ضمان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چوری کرنے والے کے پاس مالک کا مال موجود ہو تو اس صورت میں وہ مال مالک کو واپس دلائیں گے۔ باقی مسئلہ وہ ہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔



کتاب الایمان و شرائعہ

ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق احادیث مبارکہ

باب: افضل اعمال

۴۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) پر یقین کرنا۔

۲۲۱۹: بَابُ ذِكْرِ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفِظِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَىُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

بنیادی عمل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایمان کو تمام اعمال کی بنیاد بیان فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر نفع بخش

نہیں ہے اس وجہ سے ایمان سب سے لازمی عمل قرار دیا گیا۔

۴۹۹۲: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔

۴۹۹۲: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ أَبِي جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَشَةَ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَىُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ وَلَا غُلُولٌ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ۔

۳۲۲۰: بَابُ طَعْمِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کا مزہ

۳۹۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ يَهْنُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمُهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللَّهِ وَأَنْ يُفِضَ فِي اللَّهِ وَأَنْ تُوَلِّدَ نَارَ عَظِيمَةٍ فَيَقَعَ فِيهَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا.

۳۹۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ اور لطف حاصل کرے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے (۲) یہ کہ اللہ کے لیے دوستی کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کرے (یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرے اور مشرکین و کفار سے دشمنی رکھے) (۳) اگر بڑی اور خوفناک آگ جلائی جائے تو اس میں گر جانا قبول کرے لیکن خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دے۔

تین خاص اعمال:

جہاد میں چوری نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جہاد میں مال غنیمت میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور حج مبرور سے مطلب یہ ہے کہ جس کے بعد انسان کسی قسم کا گناہ نہ کرے اور حج کرنے کے بعد اس کی زندگی میں مکمل طریقہ سے انقلاب برپا ہو جائے اور وہ مؤمن کامل بن جائے۔

۳۲۲۱: بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کے ذائقہ سے متعلق

۳۹۹۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُقَدِّفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

۳۹۹۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ شخص ایمان کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے دوسرے یہ کہ وہ شخص آگ میں گر جانا منظور کرے لیکن کفار و مشرکین میں سے ہونا منظور نہ کرے جب اللہ عزوجل نے اس کو کفر سے نجات عطا فرمائی۔

خلاصہ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (۱) اللہ عزوجل سے محبت کرنا یعنی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے (۲) اس حدیث شریف میں یہ وضاحت ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل سے خاص محبت رکھے گا تو وہ ہی کامل درجہ کا مؤمن ہے (۳) اور کامل درجہ کا مؤمن جان جیسی عزیز شے کو آگ میں ڈال دینا منظور کرے گا لیکن کفر اور شرک کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔ یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

باب: ۲۲۲۲: حلاوة الاسلام

۳۹۹۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَسِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدْنَهَا حَلَاوَةً الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سَوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَرْجَعَ إِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

باب: ۲۲۲۳: نعت الاسلام

۳۹۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَبَانَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْوَعْطَابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَاسِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَ كَتِفَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَيْحَذِيهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحَجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ

باب: اسلام کی شیرینی

۳۹۹۵: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

باب: اسلام کی تعریف

۳۹۹۶: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس کے بال بہت سیاہ رنگ کے تھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہمارے میں سے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جس طریقہ سے کہ کسی استاد کے سامنے کوئی شاگرد بیٹھتا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ! بتلاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی حج کے لیے آنے جانے اور دیگر شرائط شرعی حج کی پائی جائیں) اس نے کہا آپ نے حج فرمایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ آپ نے حج فرمایا۔ پھر کہا: بتلاؤ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقین کرنا اللہ عزوجل پر یعنی اس کی ذات اور صفات میں اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اس کے پاک بندے ہیں) جیسا اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے بجا لاتے ہیں ان میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے اور اس کی کتب پر (جیسے قرآن کریم توریت انجیل زبور پر اور اس کے صحیفہ پر) جو کہ خداوند قدوس نے اپنے رسولوں پر نازل

بَرَآكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ وَأَخْبِرْنِي عَنْ أَعَارِئِهَا قَالَ أَنَّ تِلْدَ الْأَمَّةُ رَبَّتْهَا وَأَنَّ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ۔

فرمائے وہ سب حق ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں اللہ عزوجل کے کلام میں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اس کے حکم کے بغیر اور اس کے ارادے کے بغیر انجام نہیں پاتے لیکن وہ اچھے لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے اور اس نے ہم کو اختیار عطا فرمایا ہے اور وہ برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی عبادت اس طریقہ سے کرنا کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم یہ مقام حاصل ہو کہ) اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے) اس شخص نے کہا تم اس کی علامات بتلاؤ آپ نے فرمایا: اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں جسم والے لوگ جو (ادھر ادھر) پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانے والے وہ بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تین روز تک ٹھہرا رہا پھر رسول کریم نے مجھ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم واقف ہو کہ وہ سوال کرنے والا اور دریافت کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو کہ تم کو دین سکھانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

قیامت کی کچھ علامات:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باندی کا مالک کو جننے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین کرام بیسیہ نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں پہلا قول تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو اور مالک کو جنے گی اور باندیوں کی اولاد پیدا ہوگی اور لوگ اپنی اُمم ولد باندیوں کو فروخت کریں گے اور وہ باندیاں فروخت ہوتے ہوئے کبھی کبھی اپنی اولاد کے پاس پہنچ جائے گی اور حضرت علامہ حافظ ابن حجر مہدیہ اس کی تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو گی۔ تو گویا ماں باپ کا درجہ باندی جیسا ہو گیا اور اولاد مالک قرار پائی اور اولاد ماں باپ پر حاکم کی طرح حکومت کریں گے (جیسے کہ حج کے دور میں ہو رہا ہے) اور حدیث مذکورہ میں ننگے پاؤں والے لوگ محل بنائیں گے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ

ہے کہ کم ظرف لوگ ترقی کریں گے اور شرفاء کی گردش ہوگی یعنی خوش حالی عزت اور دولت و ثروت ان لوگوں میں آجائے گی کہ جنہوں نے کبھی کچھ نہیں دیکھا ہوگا اور ایسے ہی لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جو کہ اپنے ماضی میں کچھ نہیں ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

باب: ایمان اور اسلام کی صفت

۳۹۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ کو پہچان لے پھر ہم نے آپ کے لئے ایک اونچا چوترہ مٹی سے بنایا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا محمد! آپ نے فرمایا: آ جاؤ۔ وہ قرب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: جس وقت میں یہ تمام باتیں کر لوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمد! بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا

۲۲۲۴: بَابُ صِفَةِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ

۳۹۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَوْرِجٍ عَنْ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَذَرِي أَهْلَهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَنُكَلِّبُنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا آتَاهُ فَنَبَيِّنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذَا أَقْبَلَ رَجُلٌ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَطْيَبَ النَّاسِ رِيحًا كَانَ نِيَابَةً لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي حَرَفِ الْبَسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ قُرُوءَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَذْنُوكُمْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ أَذْنُهُ لَمَّا رَأَى يَقُولُ أَذْنُوكُمْ مِرَارًا وَ يَقُولُ لَهُ أَذُنٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَ تَقِيَمَ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَ تَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ الْكِتَابِ وَ النَّبِيِّينَ وَ تَوَكُّلٌ بِالْقَدَرِ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا
الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ
تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
أَخْبِرْنِي مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَتَكْسَى فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا
ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَ
رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ
السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تَعْرِفُ بِهَا إِذَا رَأَيْتَ
الرِّعَاءَ الْبُهِمَةَ يَنْطَلِقُونَ فِي الْبَنِيَانِ وَرَأَيْتَ الْحُقَافَةَ
الْعُرَاةَ مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ قَلْبًا
رَبَّتْهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ
لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا
مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَإِنَّهُ
لَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي صُورَةِ دُحْنَةٍ
الْكَلْبِيَّةِ.

کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مؤمن ہو جاؤں گا۔ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔
پھر اس نے کہا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا: تم اللہ عزوجل کی اس طریقہ سے عبادت کرو کہ جیسے کہ تم اس کو
دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم از کم) اس طرح
عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا
پھر وہ شخص کہنے لگا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ
بات سن کر آپ نے سر (مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس
نے پھر سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ نے
کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا: جس سے تم
دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔
لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجھول جانور چرانے
والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمریں بنا رہے ہیں اور جو لوگ
اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور
عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔
پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کہ کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے۔
پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر آپ نے
فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ محمد ﷺ کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے
اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ
نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ وحیہ کلبی کی
شکل میں تشریف لائے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی صورت میں آمد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ
حضرت وحیہ کلبی کی صورت میں تشریف لائے تھے واضح رہے کہ حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے جو کہ بہت زیادہ
خوبصورت انسان تھے۔ اگرچہ بعض محدثین بیہودہ نے اس تشریح سے اتفاق نہیں کیا۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ
فرمائیں۔

باب ۲۲۲۵: تَاوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ

الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُّ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا اسْلَمْنَا

۴۹۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ قَالَ قَالَ مَعْمَرٌ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رِجَالًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فَلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ لَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُعْطِي رِجَالًا وَادَّعَى مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يَكْبُورُوا فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ.

۴۹۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي بَطْنٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ قَسَمًا فَأَعْطَى نَاسًا وَ مَنَعَ آخَرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَ مَنَعْتَ فَلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَ قُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ الْأَعْرَابُ أَمَّا.

۵۰۰۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَهْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يَنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلِ وَ شُرْبِ.

باب: آيت قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُّ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ

قَوْلُوا اسْلَمْنَا کی تفسیر

۴۹۹۸: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعض کو سوا نہیں فرمایا۔ حضرت سعدؓ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض فلاں کو عطا فرمایا یعنی ان حضرات کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ مسلم ہے؟ حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور اللہ کے نبی ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دہراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ حالانکہ جن کو میں دیتا ہوں ان سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جن کو دیتا ہوں تو میں اس کو اس خوف سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص دوزخ میں اُسنے نہ گرائے جائیں۔

۴۹۹۹: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا تو آپ نے بعض حضرات کو عطا فرمایا اور بعض حضرات کو عطا نہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا وہ بھی تو صاحب ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمن نہ کہو مسلمان کہو۔ حضرت ابن شہاب نے اس آیت کریمہ: قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلُّ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قَوْلُوا اسْلَمْنَا کی تلاوت فرمائی: یعنی ”دیبات والوں نے کہا کہ ہم لوگ ایمان لے آئے تم“ کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے۔“

۵۰۰۰: حضرت بشیر بن حکیمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو حکم فرمایا ایام تشریق میں پکارنے کا کہ جنت میں داخل نہ ہوگا لیکن مؤمن اور یہ دن حائے پینے کے ہیں۔

ایام تشریق:

واضح رہے کہ ایام تشریق نو ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ عصر کے بعد تک ہیں احادیث میں ان ایام کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

باب: مؤمن کی صفات سے متعلق

۵۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے جان و مال کا اطمینان رکھیں۔

باب: صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

۵۰۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔

باب: مسلمان کی صفت سے متعلق

۵۰۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو کہ اللہ عزوجل کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

باب: صِفَةُ الْمُسْلِمِ

۵۰۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔

کامل مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث بخاری و مسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ زبان یا ہاتھ یا اپنے کسی بھی عمل سے دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان میں ہجرت کے معنی چھوڑنے کے آتے ہیں اور لفظ مہاجر اس سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو کہ اپنے وطن کو اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دے جیسے کہ کفار و مشرکین کے ملک سے صرف افتاد الہی حاصل کرنے کے لئے نکل جائے اور دارالاسلام میں آجائے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ مسلمان صرف ترک وطن سے مہاجر کامل نہیں بنتا جس وقت تک کہ وہ گناہوں کی زندگی نہ چھوڑے یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور اسلام کی بنیاد ہے۔

۵۰۰۳: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ۵۰۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: جو کوئی ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے نماز میں اور ہمارا کانا ہوا چانور (یعنی ہمارا ذبیحہ) کھائے تو وہ مسلمان ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سَيَّاهٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَلَيْكُمُ الْمُسْلِمُ۔

باب: کسی انسان کے اسلام کی خوبی

۵۰۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی بندہ اچھی طرح سے مسلمان ہوتا ہے تو اللہ عز و جل اس کے ہر ایک نیک عمل کو لکھ لیتے ہیں جو کہ اس نے کیا تھا (یعنی اسلام سے قبل) اور اس کا ہر ایک برا عمل ختم فرما دیتا ہے جو اس نے کیا تھا پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب اس طریقہ سے شروع ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک عمل کے عوض دس نیک اعمال سات سو نیک اعمال تک لکھ دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک برائی کے عوض ایک برا عمل لکھا جاتا ہے لیکن جب اللہ عز و جل اس کو معاف فرما دے تو وہ برائی (یعنی برا عمل بھی) نہیں لکھا جاتا۔

۲۲۲۸: باب حَسَنُ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

۵۰۰۴: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَتْ أَرْزَلَهَا وَ مُجِبَتْ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَتْ أَرْزَلَهَا ثُمَّ كَانَتْ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ امْتَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا۔

باب: افضل اسلام کونسا ہے؟

۵۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے (دوسرے) مسلمان اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے بچیں (محفوظ رہیں)۔

۲۲۲۹: بَابُ أَيِّ الْإِسْلَامِ الْفَضْلُ

۵۰۰۵: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِالْأَمْوِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ وَهُوَ يُؤَيِّنُهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ الْفَضْلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔

باب: کونسا اسلام بہترین ہے؟

۵۰۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا کھانا کھانا (غریاء اور محتاجوں کو) اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

۲۲۳۰: بَابُ أَيِّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ

۵۰۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ

لَسْلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

۲۲۳۱: بَابُ عَلَى كَهْ بُنَى الْإِسْلَامُ

۵۰۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاذِيُّ بْنُ يَحْيَى ابْنُ عُمَرَ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ أَلَا تَغُزُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ۔

۲۲۳۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْإِسْلَامِ

۵۰۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا أَقْرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ لَمَنْ زَلَّ مِنْكُمْ فَاغْرُوهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَنُتِرَهُ اللَّهُ غَرْوًا جَلَّ لَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ۔

۲۲۳۳: بَابُ عَلَى مَا يُقَاتَلُ

النَّاسُ

۵۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا

باب: اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟

۵۰۰۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا۔ رمضان کے۔

باب: اسلام پر بیعت سے متعلق

۵۰۰۸: حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو شخص تمہارے میں سے اپنے اقرار کو مکمل کرے (یعنی ان کاموں کو نہ کرے) تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے پاس ملے گا اور جس سے ایسا کام سرزد ہو پھر اللہ عزوجل دنیا میں اس کو چھپائے تو آخرت میں وہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے کہ چاہے وہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرمادے۔

باب: لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا

چاہیے؟

۵۰۰۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی اللہ عزوجل کے علاوہ سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں جس وقت وہ یہ شہادت دیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم را کا نہ ہوا

شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
وَأَسْتَقْبَلُوا قَبْلَنَا وَآكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا
فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْهَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا
لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَ عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

۲۲۳۴: باب ذکر شعب الایمان

۵۰۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ
شُعْبَةً وَالْحَبَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۵۰۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَحَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَ أَوْضَعُهَا إِطَاعَةُ الْأَذَى عَنِ الطُّرْبِقِيِّ وَالْحَبَاءِ
شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

ایمان کا سب سے کم تر درجہ:

یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی جائے یعنی ہر وہ چیز کہ جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچے راستہ سے ہٹانا
افضل اور ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسے کہ کانٹے پھل اور کیلے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستہ سے ہٹانا اور مذکورہ حدیث شریف
میں شرم و حیا کو بھی ایمان کا ایک درجہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ رسول کریم ﷺ کے مزاج مبارک میں لڑکیوں سے
زیادہ شرم و حیا تھی۔ اس لیے مومن میں شرم و حیا ہونا ضروری ہے اور شرم و حیا ہی انسان کو برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۵۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: شرم و حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۵۰۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ قَالَ الْحَبَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

جانور (ذبیحہ) کھائیں تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہو گئے لیکن کسی
حق کے عوض (مطلب یہ کہ وہ کسی کی جان لیں یا کسی کا مال لیں تو ان
کی بھی جان اور مال لیں) اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ ان کا بھی ہے
اور جو اہل اسلام پر حق ہے وہ حق ان پر بھی ہے۔

باب: ایمان کی شاخیں

۵۰۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور (مزید) چند
شاخیں ہیں اور شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۵۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں سب سے
افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم شاخ (یعنی ایمان کا
سب سے کم درجہ) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور شرم و حیا بھی
ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۲۲۳۵: باب تَفَاضُلُ أَهْلِ الْإِيمَانِ

باب: اہل ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا

۵۰۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِلَى عَمَّارٍ إِيْمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ۔

۵۰۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حضرت) عمار رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں تک ایمان بھر لیا۔

ہڈیوں تک ایمان کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ہڈیوں تک ایمان بھرنے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے ہر ہر رگ و پام میں پہنچ گیا اور ان کے ایک ایک عضو میں ایمان ہی ایمان ہے یعنی وہ کامل ترین درجہ کے مؤمن ہو گئے۔

۵۰۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ لِقَلْبِهِ وَ ذَلِكَ أَوْفَى الْإِيمَانِ۔

۵۰۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جو کوئی شخص بری بات دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھ سے دُور کرے اگر اس قدر قوت نہ ہو تو زبان سے (برائی کو) بُرا کہے اگر اس قدر بھی قوت نہ ہو تو (کم از کم) دل سے تو بُرا سمجھے۔

ایمان کے تین درجے:

مذکورہ بالا حدیث میں برائی کو برا سمجھنے سے متعلق تین درجے بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے آخری درجہ کم از کم دل سے ہی برائی کو برا سمجھنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص دل سے بھی برائی سے نفرت نہ کرے تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان نہیں ہے۔

۵۰۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَ الْحُذْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرِيَءَ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ

۵۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بری بات (یعنی گناہ کا کام) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ (یعنی طاقت) سے روک دے تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے وہ بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے وہ بھی

يُغَيِّرُهُ يَدِيهِ فَعَيَّرَهُ بِلسَانِهِ فَقَدْ بَرَىٰ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ أَنْ يَغَيِّرَهُ بِلسَانِهِ فَعَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرَىٰ وَ
ذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی رائے:

ایمان کے کم سے کم درجہ یعنی دل سے برا سمجھنے کا مطلب کے سلسلہ میں حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ مرقات شرح مشکوٰۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ اور برائی میں گرفتار شخص کے لئے دعا کرے کہ یا اللہ اس شخص کو گناہوں سے باز رہنے کی توفیق عطا فرما۔

باب: ایمان میں کمی بیشی سے متعلق

۲۲۳۶: باب زیادةُ الْإِيمَانِ

۵۰۱۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ایک جھگڑے کا دنیا میں کسی حق کے لئے اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور روزہ رکھا کرتے تھے اور حج کرتے تھے آگ میں داخل کر دیا۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا جاؤ اور تم جن کو پہچان لیتے تھے ان کو دوزخ سے نکالو۔ چنانچہ وہ لوگ دوزخ میں ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو دوزخ کی آگ نے پکڑ لیا ہو گا پنڈلیوں کے آدمے تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر ان کو دوزخ سے نکالیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم فرمایا ہم نے ان کو نکال دیا پھر پروردگار فرمائے گا کہ ان کو بھی کہ جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا کہ ان کو بھی (دوزخ سے) نکال دو جس کسی کے دل میں ایک رتی (یعنی معمولی سے معمولی درجہ کا بھی) ایمان ہو (اس کو بھی دوزخ سے نکال دو) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اب جس کسی کو یقین نہ ہو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرے: (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ (آخر

۵۰۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدِّ مُجَادَلَةٍ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أَذْهَبُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَ يَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْنَاهُمُ النَّارَ قَالَ لَيَقُولُنَّ أَذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ لَيَأْتُونَهُمْ لَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ لَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَتِفَيْهِ لَيُخْرِجُونَهُمْ لَيَقُولُونَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَ يَقُولُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزَنُ ذَرَّةٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ

بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيمًا۔

۵۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثَّانٍ عَنْ أَبِي شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثَّدْيِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ قَالَ قَمَا ذَا أَوَلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْدِّينَ۔

۵۰۱۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شَهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آتَتْهُ فِي كِتَابِكُمْ تَفْرَةٌ وَنَهَانَا عَنْكُمْ مَعْتَرِ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَا تَتَّخِذُوا ذَلِكَ الْيَوْمَ هَيْدًا قَالَ آتَتْهُ قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ اكْتَمْتُ عَلَيْكُمْ بَعْضِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرَانِي لَا عِلْمَ الْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَفَاتٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ۔

۲۲۳۷: بَابُ عَلَامَةِ الْإِيمَانِ

۵۰۱۹: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجْبَةُ عَنْ قَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تَكَ۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ عزوجل مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں کو جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں (یعنی میرے سامنے وہ لوگ پیش ہوئے) اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (یعنی ان کا کرتہ بہت زیادہ نیچا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: دین! (اور ایمان سب سے زیادہ طاقتور ہے اس میں کسی عقل مند کو شبہ نہ ہوگا بشرطیکہ وہ تعصب نہ کرے کہ عمر کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ ترقی ہوئی)۔

۵۰۱۸: حضرت طارق رضی اللہ عنہ بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص یہودیوں میں سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تم لوگوں کے قرآن کریم میں ایک آیت (کریمہ) ہے جس کو تم لوگ پڑھتے ہو۔ اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو جس دن وہ آیت کریمہ نازل ہوتی تو ہم لوگ اس روز کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا وہ آیت ہے: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ یعنی: آج کے روز میں نے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کے دین ہونے کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو اس جگہ کا علم ہے جس جگہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور جس روز نازل ہوئی ہے اور یہ رسول کریم ﷺ پر جمعہ کے دن مقام عرفات میں نازل ہوئی۔

باب: ایمان کی علامت

۵۰۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اس کو میری محبت اپنی اولاد اور اپنے والدین اور تمام لوگوں سے

وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَخَذَكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

۵۰۲۰۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَتَيْنَا
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ح وَاتَّبَعَنَا عِمْرَانُ بْنُ
مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يُؤْمِنُ أَخَذَكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ
وَأَهْلِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

زیادہ نہ ہو۔

۵۰۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ مجھ کو اپنے گھر مال (اور جائیداد) اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت ایسی ہو کہ دنیا کی کسی چیز سے اس قدر محبت نہ ہو ماں باپ، اولاد بیوی اور تمام تر انسانوں سے بلکہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور مال تو کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ ﷺ کی محبت کے مقابلہ میں اور یہ بات صرف زبان سے نہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت ہے بلکہ جانثاران رسول ﷺ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالبہ کر کے عملی طور پر آپ ﷺ سے محبت کا معیار معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ایمان کامل والا شخص کون ہے بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں دنیا کی دولت مال بیوی بچوں کی محبت بھی ایسے کھو گئے کہ نہ حلال حرام کی تمیز رہی نہ فرائض و واجبات ادا کرنے کی طرف رغبت رہی اور سنتوں کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ پر ایمان کامل رکھنے والا شخص تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت میں آنحضرت ﷺ کی محبت میں تمام سنتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے آج تو شادی غمی اور تمام تر اپنے پروگرام میں احکامات الہیہ کی دھجیاں اور سنت رسول اللہ ﷺ سے نعوذ باللہ نفرت کا اظہار ہوتا ہے اگر کوئی احساس دلانے کی غرض سے کچھ کہہ دیتا ہے تو ماننے کی بجائے اسے کوسا جاتا ہے اور اسے طعن و تشنیع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت و عقیدت سے نوازے کہ ہم ایمان کامل والے ہو جائیں۔ (جامی)

۵۰۲۱۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَنَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ
أَخَذَكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ۔

۵۰۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا: تیری محبت نہیں رکھے گا لیکن مؤمن (یعنی مجھ سے صرف اور صرف مؤمن ہی محبت کرے گا) اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے بھائی (دوسرے مسلمان بھائی) کے لئے وہ بات نہ چاہے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اپنے واسطے بھلائی چاہے جس قدر بھلائی چاہتا ہے اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے۔

۵۰۲۴: حضرت زبیر بن جوش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

۵۰۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَآبَتَانَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

۵۰۲۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمَعْلَمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ۔

۵۰۲۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ آبَتَانَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى قَالَ آبَتَانَا الْأَعْمَشُ عَنْ عِدِّي عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْآتِي ۖ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغُضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْخَرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْيَفَاقِ۔

انصار کون؟

انصار وہ حضرات ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے مشکل وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مدد فرمائی تھی جس وقت آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے ان حضرات سے محبت رکھنے کے فضائل دیگر احادیث میں بھی مذکور ہیں۔

باب ۲۲۳۸: عِلَامَةُ الْمُنَافِقِ

۵۰۲۶: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّعَمَّنَ خَانَ.

۵۰۲۸: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِيِّ بْنِ قَابِطٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهْدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

۵۰۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ بَحْبُوحٍ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اتَّعَمَّنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ لَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَتْرُكَهَا.

باب ۲۲۳۹: قِيَامُ رَمَضَانَ

۵۰۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

باب: منافق کی علامات

۵۰۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا چار عادتیں ہیں جس کسی میں یہ چاروں عادات ہوں گی وہ شخص منافق ہے اور اگر اس میں ایک عادت ہے تو وہ ایک عادت نفاق کی ہے جس وقت تک اس کو وہ نہیں چھوڑے گا (وہ شخص کامل درجہ کا مؤمن نہیں ہوگا عادات یہ ہیں: (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) اور جس وقت وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) اور جس وقت اقرار کرے تو اس کو توڑ دے اور جب کسی سے لڑائی کرے تو گالیاں دینے لگے۔

۵۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کی تین علامات ہیں ایک تو یہ کہ جس وقت وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے دوسرے یہ کہ جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جس وقت اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا جو مؤمن ہو گا وہ تیری محبت رکھے گا اور جو شخص تجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۹: حضرت ابو داؤد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں جس کسی میں پائی جائیں گی وہ تو منافق ہے (وہ باتیں یہ ہیں: (۱) جس وقت گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) جس وقت اسکے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے (۳) اور جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان میں سے ایک عادت پائی جائے گی تو اس شخص میں نفاق کی ایک عادت رہے گی جب تک کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

باب: رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق

۵۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۵۰۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ ح وَالْحَرِثِ بْنِ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۵۰۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۲۴۰: بَابُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۲۴۱: بَابُ الزَّكَاةِ

۵۰۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

ارشاد فرمایا: جو شخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو یعنی راتوں میں تراویح کی نماز ادا کرے اور دیگر عبادات میں مشغول رہے ایمان کے ساتھ تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ تمام معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: شب قدر میں عبادت کرنا

۵۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں راتوں میں کھڑا ہو ایمان و احتساب کے ساتھ اجر و ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر میں کھڑا ہو (یعنی شب قدر میں نماز تلاوت قرآن و روود شریف کی کثرت وغیرہ عبادت میں مشغول رہے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۴: حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَتَى الرَّاسَ يُسْمِعُ دَوْعَى صَوْبِهِ وَلَا يَفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِ هُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ وَذِكْرُكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ فَأَذْهَبَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ۔

خدمت نبوی ﷺ میں اہل نجد میں سے حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ شخص آپ کے قریب ہوا اس وقت علم ہوا کہ وہ شخص اسلام سے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے عرض کیا کیا اس کے علاوہ میرے ذمے اور کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن تم (نماز) نفل ادا کرنا چاہو (تو تم کو اس کا اختیار ہے) پھر آپ نے اس شخص کو ماہ رمضان المبارک کے روزے ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا: میرے ذمے اس کے علاوہ اور کوئی روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن نفل۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے زکوٰۃ کے متعلق بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے ذمے اس کے علاوہ اور کچھ (عبادات وغیرہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ کہ تم راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو نفل پھر وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا اور وہ شخص یہ کہتا تھا کہ نہ تو اس سے زیادہ کروں گا نہ کم (یعنی اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص سچ بول رہا ہے تو اس نے نجات حاصل کر لی (یعنی اس کی نجات اور عذاب سے حفاظت کے لیے اس قدر کافی ہے)۔

۲۲۳۲: باب الجہاد

۵۰۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مَيْتَاءَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّذَبَ اللَّهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهَا كَانَ أَمَّا بِقَتْلِ رَأْمًا وَكَلَابًا أَوْ أَنْ يَرْوَدَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ بَنَانٌ مَا نَالَ مِنْ آخِرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

باب: جہاد کا بیان

۵۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو کہ راہ خدا میں نکلے لیکن ایمان کے خیال سے نکلے اور وہ راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے نکلے (نہ کہ دنیاوی کام کے لیے نکلے) اللہ اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ جس طریقہ سے ہو چاہے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا وہ شخص اپنی موت سے مر جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں لائے گا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت لے کر۔

۵۰۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۵۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانِي وَتَصَدِيقِي بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

۲۲۳۳: باب اداء

الخُمُسِ

۵۰۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفَدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رَبِيعَةٍ وَلَسْنَا نَعْبُدُ إِلَهَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ لَقَمَرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنَّهَا كُمْ عَنْ أَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ قَسَرَهَا لَهُمْ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآيَتَاءَ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَيَّ خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنَّهَا كُمْ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنَمِ وَالْمَقِيرِ وَالْمَرْوَلِ.

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا ضامن ہے جو کہ اس کے راستہ میں نکلے لیکن نکلے راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے اور اس پر اور اس سے پیغمبر پر یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کے ملک میں اس کو واپس فرمائے گا اجر و ثواب اور مالی غنیمت دے کر۔

باب: مالی غنیمت میں سے خدا کے راستہ میں پانچواں

حصہ نکالنا

۵۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے لوگ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن حرام مہینوں میں تو آپ ہم کو حکم فرمائیں کسی بات پر کہ جس پر ہم لوگ عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی سنا دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں (اور جن باتوں کا حکم دیتا ہوں) وہ یہ ہیں: (۱) ایمان لانا اللہ عزوجل پر پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی ایک تو اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں (۲) نماز ادا کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) تم کو جو مالی غنیمت ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ نکالنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کہ وہ کے تو بنے لاکھ کے رتن اور رمال لگے ہوئے برتنوں سے کہ جس کو مقیر اور مرفت کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو حرام مہینے فرمائے گئے ہیں اس سے مراد ربیع ذوقعدہ ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں کہ عرب کے لوگ ان چار مہینوں میں قتال کو گناہ سمجھتے تھے یعنی مذکورہ بالا قبیلے کے لوگوں کے راستہ میں قبیلہ مضر کے علاقے پڑتے تھے تو مذکورہ چار مہینوں میں عرب کے قبائل لوٹ مار اور قتل و قتال کو حرام سمجھتے تھے اور ان مہینوں میں لوٹ مار وغیرہ نہ کرتے اور حدیث بالا کے آخری جملے "مقیر" اور "مرفت" کی تشریح اس طرح ہے کہ مقیر (اور بعض روایات کے مطابق یہ لفظ تقیر ہے) یہ بھی درخت کی جڑ سے بنایا گیا ایک برتن ہے لوگ ان میں شراب رکھا کرتے تھے۔ ان کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جمہور کی یہ رائے ہے کہ ابتداء اسلام میں مذکورہ وجوہات کی وجہ سے ان کا استعمال ناجائز تھا تا کہ لوگوں کو ان برتنوں کو دیکھ کر شراب کے زمانہ کی یاد نہ تازہ ہو جائے لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔

باب ۲۲۴۴: شہود الجنائز

۵۰۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اسْتَعْقَابُ يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُعَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْظَرَ حَتَّى يُوَضَعَ فِي قَبْرِهِ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ.

باب: جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے اجر و ثواب کے لئے ایمان کے ساتھ چلے پھر اس پر نماز ادا کرے اس کے بعد ٹھہرا رہے جس وقت تک کہ وہ (میت) قبر میں رکھا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو کوئی نماز پڑھ کر واپس آئے (یعنی صرف نماز جنازہ ہی پڑھے) تو اس کو ثواب کا ایک قیراط ملے گا۔

باب ۲۲۴۵: الحیاء

۵۰۳۹: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَسْكِيْنِ بْنِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَآلَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ.

باب: شرم و حیا

۵۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم و حیا کے سلسلہ میں (یعنی شرم و حیا سے روک رہا تھا) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے۔

باب ۲۲۴۶: الدین یسر

۵۰۴۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُعَمَّدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الدِّينَ يُسْرُ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَبَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْعَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدَّلْجَةِ.

باب: دین آسان ہونے سے متعلق

۵۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو اس پر دین غالب ہوگا تو تم ٹھیک راستے پر چلو یا اگر ٹھیک راستہ پر نہ چل سکو تو اس سے نزدیک رہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور ان کو آسانی دو اور صبح و شام اللہ عز و جل سے مدد مانگو اور کچھ رات میں چنے سے۔

دین کے غالب ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دین کے غالب ہونے کے سلسلہ میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دین غالب ہوگا یعنی دین اس کو اپنے اندر مشغول رکھ کر تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا اور حدیث بالا کے سب سے آخری جملے میں جو

ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جس طریقہ سے کوئی مسافر اگر تمام دن اور تمام رات یعنی مسلسل چلے تو ظاہر ہے کہ وہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا اسی طرح جو شخص مسلسل ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تو وہ بھی بالکل تھک جائے گا اور عبادت کا اصل ذائقہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے صبح و شام اور رات میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے۔

باب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت

۵۰۳۱: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ان کے پاس تشریف لائے وہاں پر ایک عورت موجود تھی آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ فلاں عورت ہے جو کہ رات میں نہیں سوتی اور اس عورت کی عبادت کی کیفیت بیان کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا تم ایسا نہ کرنا جس قدر تم میں طاقت ہے صرف اسی قدر عبادت کرو۔ آپ نے فرمایا: قسم اللہ کی! اللہ عزوجل اجر و ثواب دینے سے نہیں تھکے گا بلکہ تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو کہ ہمیشہ کیا جائے۔

باب: دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار

اختیار کرنا

۵۰۳۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ زمانہ) نزدیک ہے کہ جس وقت مسلمان کا عمدہ سرمایہ بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جائے گا اور پانی پڑنے کی جگہ رہے گا اور دین کو فتنوں کی وجہ سے لے کر فرار ہوگا۔

باب: منافق کی مثال سے متعلق

۵۰۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان آ جائے وہ کبھی تو ایک گلے میں جاتی ہے اور کبھی دوسرے میں اور وہ نہیں جانتی کہ کس کے

۲۲۳۷: بَابُ أَحَبِّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

۵۰۳۱: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَجَدَهَا أَمْرًا فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ فُلَانَةٌ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَنْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا يُطِيقُونَ لَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

۲۲۳۸: بَابُ الْفِرَارِ بِالدِّينِ مِنَ

الْفِتَنِ

۵۰۳۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُولُوكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالٍ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَهْرُبُ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

۲۲۳۹: بَابُ مَثَلِ الْمُنَافِقِ

۵۰۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَوْسَى بْنِ عُقَيْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْغَالِيَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ لِحَى هَذِهِ

ساتھ ہوں۔

مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِي أَيُّهَا تَتَّبِعُ۔

منافقین کی حالت:

اس حدیث شریف میں منافق کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ منافق کبھی تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور کبھی کفار اور مشرکین میں اس کو کوئی قرار نہیں ہے قرآن کریم میں منافق کی سزا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے۔ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنَ الْإِنْسِ الْفَاسِقِينَ۔ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

۲۲۵۰: بَابُ مَثَلِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ بَابٍ: مَوْسَىٰ أَوْ مَنَافِقٍ كِي مَثَالِ جَوْكَ قُرْآنِ كَرِيمِ پڑھتے

ہوں

مُؤْمِنٍ وَ مُنَافِقٍ

۵۰۴۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج کہ اس کا ذائقہ بھی بہتر ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کھجور اس کا مزہ اور ذائقہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے کہ جیسے کہ مردہ کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا جیسے کہ اعڑائین (حظل) کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور ان کی خوشبو بھی نہیں ہے۔

۵۰۴۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَمْثَرِ جَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الثَّمَرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا۔

باب: مؤمن کی نشانی سے متعلق

۲۲۵۱: بَابُ عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ

۵۰۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۴۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔



کتاب الزينة من السنن

زینت (آرائش) سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: پیدائشی سنتوں سے متعلق

۵۰۳۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنتیں ہیں وہ سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا، (۲) ناخن کاٹنا، (۳) پوروں اور جوڑوں کا دھونا، (۴) داڑھی چھوڑنا، (۵) مسواک کرنا، (۶) ناک میں پانی ڈالنا، (۷) بغل کے بال کاٹنا، (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، (۹) پیشاب کے بعد استنجا کرنا۔ حضرت مصعب نے نقل فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔

۲۲۵۲: بَابُ مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

۵۰۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرِ لَعَسَ الشَّارِبُ وَ لَعَسَ الْأُظْفَارُ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ إِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ وَ السَّوَاكُ وَ الْإِسْتِنْشَاقُ وَ نَقْفُ الْإِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ انْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَيْسْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ۔

پیدائشی سنتوں کا مطلب:

پیدائشی سنتوں کا مطلب ہے کہ یہ سنتیں ہمیشہ سے چلی آرہی ہیں اور تمام انبیاء علیہم السلام نے ان کے کرنے کا حکم فرمایا اور جوڑوں اور پوروں کو دھونے کا جو حکم تیسری سنت میں مذکور ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پوروں اور جوڑوں میں میل کچیل جما ہوا رہتا ہے اس وجہ سے ان کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

۵۰۳۷: حضرت سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت طلق دس باتیں نقل فرماتے تھے: مسواک کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا، جوڑوں کا دھونا، ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، ناک میں پانی ڈالنا (راوی کہتے ہیں) مجھ کو شبہ ہے کہ کلی کرنا بھی بیان فرمایا۔

۵۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِنَ الْفِطْرِ السَّوَاكُ وَ لَعَسَ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ الْإِسْتِنْشَاقُ وَ آتَا شَكَّكَ فِي الْمُضْمَضَةِ۔

۵۰۴۸: حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ (جن کا نام جعفر بن ایاس ہے) انہوں نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے کہ دس باتیں سنت ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کترنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) داڑھی بھر کر چھوڑنا (۶) ناخن کترنا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) ختنہ کرنا (۹) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۱۰) اور پاخانہ کی جگہ دھونا۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ سلیمانؑ بھی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے حضرت مصعب بن شبہ کی روایت سے وہ راوی منکر الحدیث ہیں۔

۵۰۴۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سنتیں قدیم سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) بغل کے بال اکھاڑنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کترنا۔ حضرت امام مالکؒ نے زیر نظر حدیث شریف کو موقوفاً روایت فرمایا۔

۵۰۵۰: حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان فرمایا کہ پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا۔ دوسرے مونچھیں کترنا تیسرے بغل کے بال اکھاڑنا چوتھے ناف کے نیچے کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا۔

باب: مونچھیں کترنے سے متعلق

۵۰۵۱: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کتراؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (یعنی داڑھی کم نہ کراؤ اور نہ منڈاؤ)۔

۵۰۵۲: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کتراؤ اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۵۰۵۳: حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم

۵۰۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السَّوَالُ وَ لَقَصُّ الشَّارِبِ وَ الْمَضْمَضَةُ وَ الْإِسْتِشْقَاقُ وَ تَوْفِيرُ اللَّحْيَةِ وَ لَقَصُّ الْأُظْفَارِ وَ نَتْفُ الْإِبْطِ وَ الْيَحْتَانِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ غَسْلُ الدُّبُرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدِيثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ وَ مُصْعَبٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

۵۰۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْيَحْتَانِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الضَّمِغِ وَ تَقْلِيمُ الظُّفْرِ وَ تَقْصِيرُ الشَّارِبِ وَ لَقَعَهُ مَالِكٌ۔

۵۰۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَ لَقَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْإِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ الْيَحْتَانِ۔

۲۲۵۳: بَابُ إِحْفَاءِ الشَّارِبِ

۵۰۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَ آغْفُوا اللَّحَى۔

۵۰۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آغْفُوا اللَّحَى وَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

۵۰۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی مونچھیں نہ لے (یعنی مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے) وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (یعنی ایسا شخص مسلمانوں کے راستہ پر نہیں ہے)

۲۲۵۴: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خَلْقِ الرَّأْسِ

۵۰۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَبَانَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا خَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا فَتَنَّهُ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ احْلِقُوهُ كَلَّةً أَوْ اتْرُكُوهُ كَلَّةً۔

باب: سر منڈانے کی اجازت
۵۰۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمام سر منڈا دیا تمام سر پر بال رکھو۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی کچھ سر منڈاؤ کچھ نہ منڈاؤ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں غیر اقوام سے مشابہت کا شبہ ہے اور اگر مشابہت نہ بھی ہو رہی ہو تو پھر بھی اس لیے عمل کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے بال کٹوانے سے منع کیا اور ایک سنت پر عمل کرنے کا ثواب تو یقیناً ملے گا۔

۲۲۵۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۵۰۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ قَلْبِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَخْلُقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔

باب: عورت کو سر منڈانے کی ممانعت سے متعلق
۵۰۵۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈوائے کی ممانعت فرمائی۔

۲۲۵۶: بَابُ النَّهْيِ

عَنِ الْقَزَعِ

۵۰۵۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَهَابَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ۔

باب: قزع کی ممانعت سے متعلق
۵۰۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۰۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

۵۰۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قزع کی ممانعت فرمائی حضرت عبدالرحمن راوی فرماتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ أَوْلَى بِالصَّوَابِ۔

ہیں حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت بشر کی روایت صحیح کے زیادہ قریب ہے۔

خلاصہ الباب ☆ قزع کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال نہ منڈوانے وقزع کہہ جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا۔

قزع کی تشریح: واضح رہے کہ قزع عربی میں ایسے ایر کو کہتے ہیں جو کہ پھٹا ہوا ہو جس وقت سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور کچھ بال منڈے نہ ہوں تو وہ بھی اس ایر کی طرح ہے جو کہ پھٹا ہوا ہو۔

باب: سر کے بال کترنے سے متعلق

۲۲۵۷: بَابُ الْأَخْذِ مِنَ الشَّعْرِ

۵۰۵۸: حضرت وائل بن حجر جعزی سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے سر پر بال تھے۔ آپ نے فرمایا: (یہ تو) نحوست ہے۔ اس جملہ سے میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بال بالکل ختم کر دئیے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا اور یہ (کام) اچھا ہے (یعنی سر کے بال کترانا)۔

۵۰۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمِلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخُو قَبِيصَةَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّ شَعْرٍ فَقَالَ ذُبَابٌ لَقَنْتُ أَنَّهُ يَغْنِيَنِي فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَمْ أَغْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ۔

۵۰۵۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہال (مبارک) بچ بچ کے تھے نہ تو بہت گھونگریا لے تھے اور نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے درمیان۔

۵۰۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَبُ أَبُو جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ لِقَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالشَّبَطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَغَائِقِهِ۔

۵۰۶۰: حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ چار سال تک خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہا تھا جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہتے تھے اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۵۰۶۰: أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمَيرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمَسَّ شَيْئًا أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ

روزانہ کنگھی کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں روزانہ کنگھی کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے ممانعت اور کراہت تنزیہی مراد ہے یعنی مسلمان کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے بلکہ دین دنیا کے دیگر امور کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ جیسا کہ نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے: وَ هُوَ نَهَى تَنْزِيهِيَهُ لَا تَحْرِيْمٌ وَلَا فَرْقٌ فِي ذَلِكَ بَيْنِي وَاللَّحِيه وَالرَّاسَ تَحْتَ مَتْنِ نَسَائِي شَرِيف ص ۷۵۴ نسائی شریف نظامی کان پور)

باب: ۲۲۵۸: پاک التَّوَجُّلُ غِبًا

باب: ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق

۵۰۶۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّوَجُّلِ إِلَّا غِبًا.

۵۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔ (یعنی روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا۔)

وقفہ وقفہ سے کنگھا کرنا:

حدیث مذکورہ کے اصل متن میں لفظ ”غبا“ فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے ناغہ کر کے (یعنی ایک دن چھوڑ کر) اور یہ لفظ غین کے زیر کے ساتھ ہے جیسا کہ زہر الربی علی التسانی میں ہے: غبا بكسر الغين المعجمه و تشديد الموحدة وهو ان يفعل يوما و يترك يوما والمراد به النهي عن المواظبه عليه والهتمام به فانه مبالغة في التنزيين المع زهر الربی علی التسانی ص ۵۴ نظامی کان پور)

۵۰۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّوَجُّلِ إِلَّا غِبًا.

۵۰۶۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔

۵۰۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٌ قَالَا التَّوَجُّلُ غِبًا.

۵۰۶۳: حضرت حسن اور محمد نے فرمایا کنگھی ایک دن ناغہ کر کے کرنی چاہیے۔

۵۰۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ كُثَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاسِ مُشَعَّانَ قَالَ مَالِي

۵۰۶۴: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ملک مصر میں حاکم تھا ایک روز اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا دیکھا کہ وہ شخص پریشان بال اور پریشان حال ہے اس نے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں اور تم امیر (یعنی حاکم) بھی ہو اس شخص (یعنی ان صحابی رضی اللہ عنہ)

اَرَاكَ مُشَعَّاتًا وَاَنْتَ اَمِيرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْقَاهِ قُلْنَا وَمَا الْاِرْقَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔
اور حاکم) نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ارقاہ سے منع فرماتے تھے ہم نے کہا: ارقاہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

بناؤ سنگھار کی ممانعت:

مذکورہ حدیث شریف سے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ثابت ہے اگرچہ وہ ممانعت اور کراہت تنزیہی ہے واضح رہے کہ اس ممانعت کے تحت عیش و عشرت کے سامان کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کیونکہ انسان سامان عشرت کی وجہ سے کامل اور ست ہو جاتا ہے ایسا شخص دین اور دنیا کے اعتبار سے نقصان میں ہے اس وجہ سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ محنت اور جفاکشی کی زندگی اختیار کرے اور آرام طلبی اور سامان عشرت چھوڑ دے کہ عیش و عشرت کسی قوم کی تباہی کی خاص وجہ ہے۔ افسوس! آج کے دور میں مسلمان اس فلسفہ کو بالکل فراموش کر چکا ہے جس کی وجہ سے دین اور دنیا کے نقصان میں ہے۔

باب: دائیں جانب سے پہلے کنگھی کرنا

۵۰۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ چہدہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے آغاز فرمانے کو محبوب رکھتے تھے اور آپ دائیں جانب سے لیتے تھے اور دائیں جانب سے دیتے تھے اور ہر ایک کام میں دائیں جانب سے شروع فرمانا پسند فرماتے تھے۔

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۰۶۶: حضرت براء چہدہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: میں نے کسی کو رسول کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ جب آپ لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے اور آپ کے بال مبارک مونڈھوں تک تھے۔

۵۰۶۷: حضرت انس چہدہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بال (مبارک) کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم تھے)

۵۰۶۸: حضرت براء چہدہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں اس قدر خوبصورت (یعنی پرکشش) نہیں دیکھا کہ جس قدر کہ رسول کریم ﷺ کو میں نے دیکھا آپ کے بال مبارک آپ

۲۲۵۹: بَابُ التَّكَاْمِنُ فِي التَّرَجُّلِ

۵۰۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التَّكَاْمِنَ يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ وَيُعْطِي بِيَمِينِهِ وَيُحِبُّ التَّيْمَنَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

۲۲۶۰: بَابُ اتِّخَاذِ الشَّعْرِ

۵۰۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلِيِّ خَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجُمُعَتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۰۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

۵۰۶۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي

حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَرَأَيْتُ لَهُ لِمَةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنِكَبِهِ

۳۲۶۱: بَابُ الدُّوَابِّ

باب: چوٹی رکھنے کے بارے میں

۵۰۶۹ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِي أَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنْ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذَوَابْتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبْيَانِ۔

۵۰۶۹: حضرت ہبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم قرآن پڑھتے ہو مجھ کو کس قراءت پر کہتے ہو؟ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر اور چند سورتیں پڑھ چکا تھا جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلے تھے۔

حضرت زید بن اللہ سے قدیم صحابی:

مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے حضرت زید بن اللہ میرے سامنے بچے تھے اور میں ان سے بہت مقدم ہوں اور حضرت زید بن اللہ سے زیادہ قدیم صحابی بنی ہوں۔

۵۰۷۰ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ قَابِطٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضْعًا وَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنْ زَيْدًا مَعَ الْعِلْمَانِ لَهُ ذَوَابْتَانِ۔

۵۰۷۰: حضرت ابوہائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم مجھ کو حکم کرتے ہو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پر قرآن کریم پڑھنے کے بعد اس بات پر کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن چکا ہوں ستر پر چند سورتیں اس وقت زید بن اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۱ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الْأَعْرَبِيِّ حُصَيْنِ التَّهْلِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي زَيْدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قِيمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّي لَدُنَّا مِنْهُ

۵۰۷۱: حضرت زید بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اسے علی بن ابی طالب کے پاس آؤ چنانچہ وہ قریب آگئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک ٹہ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے سر پر ہاتھ رکھا۔

فَوَصَّ يَدَهُ عَلَى ذَوَاتِهِ ثُمَّ أَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتْ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ۔

۲۲۶۲: باب تطویل الجمّة

۵۰۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّ حُمَّةٍ قَالَ ذُبَابٌ وَ طَنْتُ أَنَّهُ يَغِيْبُنِي فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ وَ هَذَا أَحْسَنُ۔

۲۲۶۳: باب عقد اللحيّة

۵۰۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَبِوَةَ بْنِ شَرِيحٍ وَ ذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبَانِيِّ أَنَّ سُؤْيَمَ بْنَ يَتَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارُ وَ يَفْعُ لَعَلَّ الْحَبَاةَ سَنُطْوِلُ بِكَ تَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ ثَقَلَهُ وَ تَرَا أَوْ اسْتَلْجَى بِرَجْلَيْهِ ذَابَتْ أَوْ عَظِمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيٌّ مِنْهُ۔

باب: بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق

۵۰۷۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے۔ میں سمجھا کہ آپ مجھ کو فرما رہے ہیں چنانچہ میں گیا اور سر کے بال کتروائے آپ نے فرمایا: میں نے تجھ کو نہیں کہا تھا لیکن تم نے یہ اچھا کیا (یعنی تمہارا یہ اقدام ایک مستحسن قدم ہے)۔

باب: داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا

۵۰۷۳: حضرت رومی رضی اللہ عنہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے بعد اے رومیؓ ہو سکتا ہے کہ تم زیادہ عرصہ زندہ رہو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس کسی نے داڑھی میں گرہیں ڈال دیں یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈال دیا جس نے استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے بری ہے۔

خلاصۃ الباب: داڑھی میں گرہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے داڑھی کو موڑا اور اس کو چھوٹا کرنے کے لئے اس کو گھونگرہ والا کیا اور گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے گھوڑے کو نظر سے ہٹانے کے لیے یہ عمل کیا تو درحقیقت اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور سخت گناہ کا کام کیا۔

باب: سفید بال اکھاڑنا

۵۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سفید بال اکھاڑنے سے۔

۲۲۶۴: باب النهی عن نتف الشّيب

۵۰۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَرَبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

۲۲۶۵: بَابُ الْإِذْنِ بِالْخُضَابِ

باب: خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَآخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَتَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

۵۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

ایک زریں اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہود اور نصاریٰ کے خلاف کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے کے لیے کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف چلو یہ اصول مسلمان کے لیے زریں اصول ہے کاش آج کے دور کا مسلمان اس پر عمل کر سکے تاکہ فلاح دارین نصیب ہو۔

۵۰۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۵۰۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۰۷۷: أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَتَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا۔

۵۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَآبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

۵۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

۵۰۷۹: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جُنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

۵۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

خلاصۃ الباب بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ خضاب کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے تم ایسا نہ کرو بلکہ خضاب کیا کرو اور خضاب کے استعمال کے متعلق تفصیلی احکام یہ ہیں کہ کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یعنی خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل خضاب مسنون ہے رسول کریم ﷺ سے اس قسم کا خضاب ثابت ہے بہر حال کالے رنگ کا خضاب ناجائز ہے یعنی جس کو لگا کر بال بالکل سیاہ رنگ میں بدل جائیں یہ ناجائز ہے البتہ میدان جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے اور خود کو ایسے موقع پر جوان ظاہر کرنے کے لیے کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلك من الغزاة فيكون اريب في عين العدو فهو محمود منه۔ عالمگیری باب نمبر ۲ ص ۳۶۹ ج ۵ کتاب الکراہیۃ اور فتاویٰ شامی میں بھی ذخیرہ الفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۵ میں اسی طرح منقول ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں جواہر الفقہ ج نمبر ۲ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ ص ۴۱ میں اس پر کافی تفصیلی بحث فرمائی گئی ہے اس جگہ مزید تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۵۰۸۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَكَأَنَّمَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ۔

۵۰۸۰: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

باب: کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق

۵۰۸۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَمَحَاوِدِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۵۰۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخیر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پونوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔

”نغامہ“ کیا ہے؟

”نغامہ“ عرب میں پائی جانے والی ایک گھاس ہے جس کے پھل اور پھول تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں اس تشبیہ سے اشارہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کے سر اور داڑھی کے بالکل سفید ہونے کی طرف ہے۔

۵۰۸۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَبِي بَابِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلَحْنَتُهُ كَالنَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت ابو قحافہ کو لے کر حاضر ہوئے (یہ حضرت ابو بکر صدیق کے والد تھے اور ان کا نام عثمان بن غمار تھا) ان کا سر اور ان کی داڑھی دونوں نغامہ کی طرح تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس رنگ و بدلہ کو کسی دوسرے رنگ سے لیکن سیاہی سے بچو۔

باب: مہندی اور روسم کا خضاب

۵۰۸۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور روسم ہے

۲۲۶: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكُتْمِ

۵۰۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْقَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ أَبِي عَنْ غِلَازٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمْطَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور روسم ہے

۵۰۸۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور روسم ہے

۵۰۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْأَجْلَحِ فَلَقِيتُ الْأَجْلَحَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ عَنْ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتْمُ خَالَفَهُ الْجَرِيرِيُّ وَكَهَمَسَ۔

۵۰۸۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے۔

۵۰۸۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور سرمہ ہے۔

۵۰۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا عَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْيَحْنَاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۸: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور سرمہ ہے۔

۵۰۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا وَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْيَحْنَاءِ۔

۵۰۸۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگا رکھی تھی۔

۵۰۹۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرِ۔

۵۰۹۰: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں زردی لگا رکھی تھی۔

۲۲۶۸: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرِ

۵۰۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي رَافٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّدَاءُ أَوْ زَيْدٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا عَمْرٍو يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلْقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو لِمَ تَصْفِرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلْقِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: زرد رنگ سے خضاب کرنا
۵۰۹۱: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن! تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوق سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی اسی سے زرد کرتے

بُصْفَرُهَا لِحَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْحِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَ لَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ هَذَا أَوَّلُ بِالصُّوَابِ مِنْ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ۔

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دوسرا رنگ زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑے اس میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ خلوق ایک خوشبو ہے جو کہ چند اشیاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ اس میں واس نامی عرب کی ایک گھاس اور زعفران بھی شامل ہوتی ہے۔

۵۰۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَلُغْ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صَدْعِهِ۔

۵۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ان کو خضاب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۵۰۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ إِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعُنُقَةِ يَسِيرًا وَ فِي الصَّدْعَيْنِ يَسِيرًا وَ فِي الرَّأْسِ يَسِيرًا۔

۵۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے آپ کی سفیدی تھوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور کچھ سفیدی آپ کی کنپٹیوں کی طرف اور کچھ سفیدی سر میں ہوتی تھی۔

۵۰۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرَّكَّانَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ بَعْثِي الْحُلُوقِ وَ تَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَ جَرًّا الْإِزَارِ وَ التَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ وَ الصَّرْبَ بِالْكَعَابِ وَ التَّبَرُّجَ بِالزَّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَ الرُّقَى إِلَّا بِالْمَعْرُوفَاتِ وَ تَغْلِيقَ التَّمَامِيمِ وَ عَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَ أَفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرَّمَةٍ۔

۵۰۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو برا خیال فرماتے تھے ایک تو خلوق سے زردی لگانے کو دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلتے کو تیسرے منخنکے کے نیچے تہہ بند لٹکانے کو۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننے کو پانچویں شطرنج کھیلنے کو چھٹے بے موقع خوبصورتی کے اظہار کو (یعنی عورت کا غیر محرم کے سامنے اپنے حسن و جمال کے اظہار کو) اور ساتویں منتر پڑھنے کو علاوہ معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے علاوہ دم کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے) آٹھویں تعویذ لٹکانے کو نویں نطفہ کو بے جگہ بہانے کو (جیسے کہ مشت سے منی نکالنے یا کسی دوسری طرح نطفہ ضائع کرنے کو) دسویں لڑکے کو بگاڑنے کو اور آپ ان باتوں کو حرام نہیں کرتے تھے۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پانچے اور تہہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹخن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے یا علم جابلوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بد نصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا و رسول ﷺ کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تار یک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پل رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ ﷺ کے ناپسندیدہ ہیں اور مومن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وائی) رسول اللہ ﷺ کو ناپسند ہو اسے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

باب: خواتین کا خطاب کرنا

۲۲۶۹: بَابُ الْخِطَابِ لِلنِّسَاءِ

۵۰۹۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ جیہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پھیلا یا ایک کتاب لینے کے واسطے۔ آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: میں نے آپ کو کتاب دی تھی اور آپ نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا: عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے (کیوں نہیں) رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔

۵۰۹۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَدْتُ يَدِي إِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَذَرِ أَيْدِ امْرَأَةٍ هِيَ أَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ بِالْحِنَّاءِ۔

باب: مہندی کی پونا پسند ہونا

۲۲۷۰: بَابُ كِرَاهِيَةِ رِيحِ الْحِنَّاءِ

۵۰۹۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ جیہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کسی قسم کی برائی نہیں ہے لیکن میں اس کو برا سمجھتی ہوں کیونکہ

۵۰۹۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا

امْرَأَةٌ عَنِ الْحِصَابِ بِالْحِجَاءِ قَالَتْ لَا زَنِي بِهِ
وَلَكِنْ أَكْرَهُ هَذَا لِأَنْ جِئْتُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَكْرَهُ رِبْعَةَ نَعْيِي النَّبِيِّ ﷺ

۴۲۷۱ النَّتْفُ

۵۰۹۷ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَبْدِ الْحَكِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَأَبُو الْأَسْوَدُ سَعْدُ
بْنُ عَبْدِ الْحَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُقَصَّرُ بْنُ قُصَالَةَ عَنْ
عَبَّاسِ بْنِ عَنَاسٍ الْقُتَيْبِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَشَمِيِّ
بْنِ شَقِيقٍ وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ شَقِيقٌ إِنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ
خَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبْتُ لِي يُسَمَّى أَمَّا عَمْرٍو رَحُلٌ
مِنْ الْمُعَاوِرِ لِيُصَلِّيَ بِأَيِّدَاءٍ وَكَانَ وَشْتَهُمُ رَحُلًا
مِنْ الْأَرْدِ يَقَالُ لَهُ أَبُو رِبْعَةَ مِنَ الشَّحَابَةِ قَالَ
أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَقَيْتُ صَاحِبِي إِلَى السَّجْدَةِ ثُمَّ
أَذْرَكْتُهُ فَخَسَّتْ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ أَذْرَكْتُ
قُصَصَ أَبِي رِبْعَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرِ عَنِ الْيُوسْرِ
وَالْيُوسْرِ وَالنَّسَبِ وَ عَنْ مُكَامَعَةَ بْنِ رَحُلٍ الرَّحُلِ
بَغِيرِ شَعَارٍ وَ عَنْ مُكَامَعَةَ الْمَرْءِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ
شَعَارٍ وَأَنْ يَحْمَلَ الرَّحُلُ أَثْقَلَ ثِيَابِهِ خَرِيرًا مِثْلَ
الْأَرَاخِ أَوْ يَحْمَلَ عَنِي مَكْبَهُ خَرِيرًا مِثْلَ الْأَ
سَاجِمِ وَعَنِ الشَّهْرِ وَعَنِ رُكُوبِ نَسْرٍ وَالْيُوسْرِ
الْحَوَاتِيمِ لِأَلَدِي سُلْطَانٍ

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص اس بات کو پسند اور برا نہیں فرمایا جو عورتوں میں سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب چھڑیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائے اور تہہ بندا کمانے وعزت سمجھتے ہیں اور اس میں چوہا اہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو پناہ حاصل دیتے ہیں شہ نج کھیلنے و تفریح کا کام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں نہ وند کا دل بہانے اور انکار

میں سے محبوب (یعنی رسول ربیع صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نفرت فرماتے تھے۔

باب سفید بال احارنا

۵۰۹۸ حضرت ابو الحسن بن شفیق سے روایت ہے کہ میں "ریہ" میں
ساتھی کہ جس کا نام ابو عامر تھا قیدیہ معاف سے بیت المقدس کی باب
نئے نماز ادا کرنے کے لیے اور ہمارے واسطہ قیدیہ زادے ایسا اس
تھے (داخل رہے کہ از ایک قیدیہ کا نام ہے) جن کا نام یورینا ہے
تھا اور وہ صحنہ بی تھے تو مجھ سے پہلے یہ اس شخص مسجد میں یہ پھر میں یہ
اور میں اس کے پاس بیٹھا اس شخص نے کہا کہ تم نے یورینا سے
محظ نہیں سنا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے سنا وہ فرماتے
تھے کہ رسول ربیع صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی اس باتوں سے
(۱) اناں کو برابر کرنا (۲) وندنا (۳) بال احارنا (یعنی سفید بال
نوچنا) (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا پر بنے ہوئے (یا ایک
چادر میں سونا) (۵) عورت کا عورت کے ساتھ سونا (۶) کپڑے کے
سینے کی جانب ریشم لگانا اہل عجم کی طرح (۷) وندھوں پر اہل ثمود کی
طرح ریشم لگانا (۸) وٹ مار کرنا اور اچکن (۹) چوٹیوں کی کھالیں
سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا لیکن اگر پہننے والا شخص صاحب خدمت

ہو۔

باب ۲۲۷: باب الْمُسْتَوِصِلَةُ

۵۱۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ أَرْسَلَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ۔

۵۱۰۲: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ۔

۵۱۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْكِينُ بْنُ بَكْرِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ مَرْثَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ۔

۵۱۰۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعَرِينِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيْضَلُّهُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا قَالَتْ أَلَسْتُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَنَاقِ الْحَدِيثِ۔

باب: بالوں کو جڑوانا

۵۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوند جائے۔

۵۱۰۲: حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا سر گوند جائے۔

۵۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ لعنت کرے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۴: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس خاتون نے کہا کیا تم نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کتاب اللہ میں بھی اسی طرح پاتا ہوں پھر آخر تک بیان فرمایا۔

باب: جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی منہ کا) رواں

اُکھاڑیں

باب ۲۲۷: باب

الْمُتَنِيصَاتُ

۵۱۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَائِشَاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْجُسْنِ الْمَغْبِرَاتِ۔
 ۵۱۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَنَسَاقُ الْحَدِيثِ۔

۵۱۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صُنْعَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَائِشَةِ وَالْمُسْتَوِشِمَةِ وَالْوَاِصِلَةِ وَالْمُسْتَوِصِلَةِ وَالنَّائِصَةِ وَالْمُتَمَصِّصَةِ۔

۲۲۷۶: بَابُ الْمَوْتِشِمَاتِ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ

عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ وَالشَّعْبِيِّ فِي هَذَا

۵۱۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مَرْثَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْخَرِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلُ الرِّبَا وَمُؤْكَلُهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ وَالْوَشِيعَةُ وَالْمَوْشُومَةُ لِلْجُسْنِ وَلَا أَرَى الصَّدَقَةَ وَالْمُرْتَدَّ أَغْرَابِيًّا بَعْدَ الْهَجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۰۹: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ وَغَيْرُهُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْخَرِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ أَكَلُ الرِّبَا وَمُؤْكَلُهُ وَكَاتِبُهُ وَمَنْعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ أَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَعَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ۔

۵۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے اور بال اکھڑنے والی پر یعنی پیشانی کے یا منہ کے بال اکھاڑنے والی پر اور جو دانتوں کو درمیان سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی میت کو تبدیل کرنے والیوں پر۔
 ۵۱۰۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۰۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ فاطمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گوندنے سے اور گوندوانے والے سے اور جوڑنے سے اور جڑوانے والے سے اور (بال) اکھڑنے اور بال اکڑوانے والے سے۔

باب: جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف

اور راویوں کے اختلاف کا بیان

۵۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا سود کھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جس وقت وہ واقف ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور خوبصورتی (بوہانے کے لیے) بال گوندنے اور بال گوندوانے والی پر اور صدقہ خیرات روکنے والے پر جو کہ ہجرت کے بعد اسلام سے منحرف ہو جائے ان تمام لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تا قیامت۔

۵۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی سود کھانے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقہ کو روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے چیخ کر رونے سے مرنے والے پر۔

۵۱۱۰. أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَرِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرِّبَا وَ مُوَكَّلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُوتِشِمَةَ قَالَ إِلَّا مِنْ ذَا؟ فَقَالَ نَعَمْ وَ الْحَالُ وَ الْمُحَلَّلُ لَهُ وَ مَاعِ الصَّدَقَةِ وَ كَانَ تَنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ.

۵۱۱۱. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرِّبَا وَ مُوَكَّلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ الْوَاشِمَةَ وَ الْمُوتِشِمَةَ وَ تَنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ.

۵۱۱۲. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُمِّي عُمَرُ بِأَمْرٍ أَتَيْتُ فَقَالَ أَنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا سَمِعْنَاهُ قَالَ لَمَّا سَمِعْنَاهُ قُلْتُ سَمِعْنَاهُ يَقُولُ لَا تَشْمَنْ وَلَا تَسْتَوِشِمَنْ.

۴۲۷۷: باب المتفلجات

۵۱۱۳. أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْخَرَوْزَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُلْعَنُ الْمُتَمَصَّاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَ الْمُوتِشِمَاتِ اللَّائِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۵۱۱۰: حضرت حارث حمیری سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرمائی سو کھانے والے پر اور کھانے والے پر اور سود کے خواہ پر اور سود لکھنے والے پر اور روندنے والی پر اور گدوانے والی پر اور ایک آدمی نے کہا کہ اگر مرض کی وجہ سے ہو؟ آپ نے فرمایا خیر اور نہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے طالع لیا جائے اور صدقہ خیرات روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۱: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں حصارہ اور صدقہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۱۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر غزوہ بدر خدمت میں ایک عورت پیش ہوئی جو کہ (جسم) کو دا کرتی تھی۔ انہوں نے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی قسم میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سلسلہ میں۔ میں اٹھا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ نہ گودو نہ گدواؤ۔

باب: دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں

۵۱۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال آجیٹ نے انہوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گھونٹنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت و تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے بال اکھڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق
۵۱۱۶: حضرت ابوالخصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے نیک باتیں سیکھتے تھے ایک دن ابوالخصین نے کہا کہ میرا ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اس نے بیان فرمایا: ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا رگڑ کر دانتوں کو باریک کرنے سے اور بال گوندنے اور بال اکھاڑنے کو۔

۵۱۱۷: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ اللَّائِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنُ شَقِيقٍ قَالَ أَبَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ ابْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَنَبِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ اللَّائِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۲۷۸: باب تحریم الوشم

۵۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ الْفُتَيْبِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْجَمْعِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ ابَا رُبْعَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَا صَاحِبِي يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ ابَا رُبْعَانَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ الْوَشْمَ وَالْوُشْمَ وَالنَّتْفَ۔

۵۱۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْجَمْعِيِّ عَنْ أَبِي رُبْعَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْمِ وَالْوُشْمِ۔

۵۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْجَمْعِيِّ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوُثْمِ.

۵۱۱۸: حضرت ابو ریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۷۹: بَابُ الْكُحْلِ

باب: سرمہ کا بیان

۵۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ مِنْ خَيْرِ أَمْحَالِكُمْ إِلَّا نَمِدَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيَنْبِتُ الشَّعْرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ لَيْسَ بِالْحَدِيثِ.

۵۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا بہترین سرمہ ائمہ ہے (ائمہ عرب میں ایک پتھر پایا جاتا ہے) وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث شریف کی اسناد میں ابو عبد الرحمن عبد اللہ عثمان بن خثیم ہے کہ جس کی حدیث ضعیف ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں ”ائمہ“ کا ذکر آیا ہے جو کہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث میں عثمان بن خثیم راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۲۸۰: بَابُ الدُّهْنِ

باب: تیل لگانے سے متعلق حدیث

۵۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَسَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ جَاهِرَ بْنَ سَمُرَةَ سَأَلَ عَنْ شَيْبٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَرْمِثْهُ وَإِذَا لَمْ يَدُهْنْ رُؤْيَ مِنْهُ.

۵۱۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے بالوں کی سفیدی سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس وقت آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جس وقت نہ لگاتے تو (سفیدی) معلوم ہوتی۔

۲۲۸۱: بَابُ الزَّعْفَرَانِ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۱۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ بِأَيِّهِ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْبُغُ.

۵۱۲۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے تھے لوگوں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنگا کرتے تھے۔

۲۲۸۲: بَابُ الْعَنْبَرِ

باب: عنبر لگانے سے متعلق

۵۱۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ الْمَزَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ يَذْكُرُ الطِّيبَ الْمِسْكَ وَالْعَنْبَرِ۔

۵۱۲۲: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔

۲۲۸۳: بَابُ الْفَصْلِ بَيْنِ طِيبِ الرِّجَالِ وَ

طِيبِ النِّسَاءِ

۵۱۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَحْيَى الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيحُهُ۔

۵۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ بو پھیلے۔

۵۱۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِّيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الْبُقَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيحُهُ۔

۵۱۲۴: رسول کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن جس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اس کی بو نہ پھیلے۔

۲۲۸۴: بَابُ أَطْيَبِ الطِّيبِ

۵۱۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ حَشَتْهُ مِسْكًا قَالَتْ

۵۱۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگلی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا: یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

باب: سب سے بہتر خوشبو؟

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

۲۲۸۵: بَابُ التَّزَعُّفِ وَالْخُلُوقِ

باب: زعفران لگانے سے متعلق

۵۱۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ طَبِيَّانَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خُلُوقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْهَبْ فَإِنَّهُ كُفٌّ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِنَّهُ كُفٌّ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ إِذْهَبْ فَإِنَّهُ كُفٌّ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں خوشبو خوب لگائے ہوئے آیا (یعنی وہ شخص خلوق لتھیز کر آیا) آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو پھر وہ شخص حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا خَفِصٍ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۷: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خوق (نامی خوشبو) لگائے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو دھو ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

خلوق کی ممانعت کا بیان:

مذکورہ بالا احادیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن دیگر بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا: جن احادیث میں خلوق لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ منسوخ ہیں اس لیے خلوق اور زعفران لگانا ہر ایک کے لیے جائز ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قوله من خلوق طيب معروف مركب يتخذ مع الزعفران وغيره من انواع الطيب و قدور دبابة حيه و تارة بالذهي عنه و انما نهى عنه لانه من طيب النساء و لن اثر استعمالا له منهم والظاهر ان احاديث النهي ناسغة نهايه على حاشيه سنن النسائي ص: ۶۲ (نظامی کانپور)۔

۵۱۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ إِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

۵۱۲۸: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جاؤ اور دھو ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ۵۱۲۹: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ
رَجُلٍ عَنْ يَعْلَى نَحْوَهُ خَالَفَهُ سَفْيَانٌ رَوَاهُ عَنْ
عَطَاءٍ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ
يَعْلَى-

۵۱۳۰: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور (اس وقت) میرے جسم پر خقوق کا دھبہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے یعلیٰ کیا تمہاری عورت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دھو دیا پھر اس کو نہ لگایا پھر اس کو دھو دیا پھر نہ لگایا پھر دھو دیا پھر نہ لگایا۔

[illegible]

۵۱۳۱: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اس کو دھو ڈالو پھر اس کو دھو ڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گیا اور اس کو دھو دیا پھر اس کو دھولیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔

٥١٣: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّبَّاحِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى يَعْنِي مُحَمَّدًا قَالَ أَخْبَرَنِي
أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ
عَنْ يَحْيَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا
مُتَعَلِّقٌ فَقَالَ أَيُّ يَحْيَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ
إِذْهَبْ فَأَغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ
لَذَهَبْتُ فَاغْسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَمْ أَعُدْ.

باب: خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے؟

۵۱۳۳: حضرت الہامی اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس جائے اس لیے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)

٢٢٨٦: بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ
٥١٣٢: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ عَنْ غُنَيْمِ
ابْنِ قَيْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ
عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَيَهِيَ زَانِيَةً.

باب: عورت کا غسل کر کے خوشبو

۲۲۸۷: بَابُ اغْتِسَالِ الْمَرْأَةِ

مِنَ الطَّيِّبِ

۵۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطَّيِّبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصِرًا.

۲۲۸۸: بَابُ النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ

إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبُخُورِ

۵۱۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بْنِ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَمَةَ الْفَرَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورٍ فَلَا تَشْهَدْ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَلَى قَوْلِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ.

۵۱۳۵: أَخْبَرَنِي هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا

دُور كَرْنَا

۵۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت مسجد جانے لگے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو وہ غسل کرے خوشبو سے (یعنی خوشبو دور کرے) جس طریقہ سے وہ ناپاکی دور کرتی ہے۔

باب: کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں

شامل نہ ہو

۵۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (مراد ہر ایک نماز ہے)۔

۵۱۳۵: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی خاتون نماز عشاء میں شامل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو نہ لگائے۔

تَمَسَّ طَيِّبًا۔

۵۱۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طَيِّبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ يَحْيَى وَ جَرِيرٌ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ وَهَبِ بْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۵۱۳۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتُكُنُّ خَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طَيِّبًا۔

۵۱۳۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطَّيِّبَ إِذَا خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

خواتین کی نماز:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اگرچہ نماز عشاء میں خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مراد ہر ایک نماز میں عورت کو مسجد میں خوشبو لگا کر آنے کی ممانعت ہے اس جگہ یہ بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ابتداء اسلام میں خواتین کو مسجد میں اور جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں یہ اجازت منسوخ ہو گئی۔ خواہ خوشبو لگا کر یا بغیر خوشبو لگائے خواہ نماز عشاء ہو یا کوئی دوسری نماز۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا رسالہ صلوٰۃ الصالحات اس موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ ابْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

۵۱۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں حاضر ہونا چاہتی ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۷: حضرت زینب ثقفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد کو جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: جس وقت وہ نماز عشاء میں حاضر ہوں تو خوشبو نہ لگائیں۔

۵۱۳۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو

تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيًّا۔

۵۱۴۰: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بَسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتُ إِحْدَا كُنَّ الصَّلَاةِ فَلَا تَمَسَّ طِيًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۴۱: حضرت نافع جعفی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ عود (نامی خوشبو کا) دھواں لیتے (یعنی سونگھتے) اور اس میں دوسری کوئی اور خوشبو نہ لگاتے اور کبھی کافور عود (نامی خوشبو) میں شامل فرماتے اور پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔

۵۱۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ أَبُو طَاهِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلْوَةِ غَيْرَ مَعْرُوفَةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِيرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

باب: خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق

۴۲۸۹: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

۵۱۴۲: حضرت عقبہ بن عامر جعفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے یعنی بیویوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اس کا ریشم تو تم اس کو دنیا میں نہ پہنو۔

۵۱۴۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ أَبَا عُرْسَةَ هُوَ الْمُعَاوِرِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحُلِيَّةَ وَالْعَرِيْرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَخَيْرَهَا فَلَا تَلْبَسُوها فِي الدُّنْيَا۔

۵۱۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور

۵۱۴۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ

عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حُدَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تَطْهَرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ۔

بہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر و تکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

۵۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يَحَدِّثُ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حُدَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلِّي ذَهَبًا تَطْهَرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ۔

۵۱۳۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور بہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر و تکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

خواتین کے لیے سونا پہننے کی اجازت:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حضرت عطاءہ خطابیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی دو طریقہ سے توجیہ فرمائی گئی ہے پہلی توجیہ تو یہ کی گئی ہے کہ یہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اس وجہ سے خواتین کے لیے سونا اور ریشم پہننا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوا۔ دوسری توجیہ یہ فرمائی گئی ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی خاتون سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ بہر حال خواتین کو سونا اور ریشم پہننا درست ہے۔ قال الخطابی هذا يتناول على وجهين أحدهما أنه إنما قال ذلك في الزمان الأول ثم نسخ و أبيع للنساء، التغلبي بالذهب و ثانيها أن هذا الوعيد إنما جاء، فيمن لا يودي زكوة الذهب دون من أداها الخ مرقاة شرح مشکوٰۃ منقول از حاشیہ نسائی نظامی کانپور۔

۵۱۳۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْبُدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ يَنْعَى بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ وَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۳۵: حضرت اسماء بنت یزید غرض سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے تو اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے تو اللہ عز و جل اس کو اسی طرح کی بالی (یعنی بندے) آگ کے قیامت کے روز پہنائے گا۔

۵۱۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ أَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا قَتِيعٌ فَقَالَ كَذَابِي كِتَابِ أَبِي أَيْ خَوَاتِيمُ صَحَامٍ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِي عُقْفِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَتْ هَذِهِ أَهْذَاهَا إِلَى أَبِي حَسَنِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالسِّلْسِلَةُ فِي يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَيْفَ عَرَفْتَ أَنَّ يَقُولُ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَلِي يَدَهَا سِلْسِلَةً مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِشَمِيعِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاعْتَقَتْهُ فَحَدَّثَتْ بِذَلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

۵۱۳۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي يَدَهَا قَتِيعٌ مِنْ ذَهَبٍ أَيْ خَوَاتِيمُ صَحَامٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَبَانَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ح وَأَبَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

۵۱۳۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے فرمایا فاطمہ جو کہ ہمیرہ کی لڑکی تھیں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے موٹے چھے تھے رسول کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا رسول کریم ﷺ کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور وہ ہار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے پھر آپ رضی اللہ عنہا تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار میں بھیج دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا شکر احسان ہے کہ جس نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔

۵۱۳۷: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہمیرہ کی لڑکی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں پھر اسی مضمون کو بیان کیا جو کہ اوپر مذکور ہے۔

۵۱۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک خاتون آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو کنگن ہیں سونے کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کنگن ہیں آگ

کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ہار ہے سونے کا۔ آپ نے فرمایا: آگ کا ہار ہے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے نقل کیا کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے اس نے وہ اتار کر پھینک دیئے اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھار نہ کرے شوہر کے سامنے تو وہ اس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی خاتون یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اس کو زعفران یا عیبر سے زرد کرے۔

۵۱۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو بتلاتا ہوں اس سے بہتر ہے تم اس کو اتار دو اور تم چاندی کی پازیب بنالو۔ پھر تم اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَوْمًا رُبُّنِي مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سَوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهِمَا سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِرِزْوَانِهَا صِلَفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ أَحَدًا كُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ يَصْفِي لَمْ تُصْفِرْهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيرٍ اللَّفْظُ لَا بَيْنَ خَرُوبٍ۔

۵۱۴۹: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَيْرٍ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَنِي ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ نَزَعْتَ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَنَيْنِ مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ صَفَّرْتَهُمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

باب: مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں

۵۱۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۲۲۹۰: بَابُ تَحْرِيمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ ۵۱۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَلَفٍ الْقَلْعِيِّ عَنْ ابْنِ زُرَيْجٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ

۵۱۵۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ

دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

رَحْلٍ مِنْ هَمْدَانَ يَقَالُ لَهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا
فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى
ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ
دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ
قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ هَمْدَانَ يَقَالُ لَهُ أَفْلَحَ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي
شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَوْلَى
بِالصَّوَابِ إِلَّا قَوْلُهُ أَفْلَحَ أَشْبَهُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۵۱۵۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ
دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَرُونَ قَالَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِي
أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ لَمَّا قَفِيَ قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ وَحَرِيرًا بِشِمَالِهِ فَقَالَ
هَذَا حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشمی کپڑا حلال
ہے اور یہ مردوں کے لیے حرام ہیں۔

۵۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
أُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيرُ لِلنِّسَاءِ أُمَّتِي وَحُرِّمَ عَلَى
ذُكُورِهَا۔

۵۱۵۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۵۱۵۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

حَبِيبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مِمْوْنٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ.

۵۱۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مِمْوْنٍ عَنْ أَبِي فَلَانَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا وَعَنْ رَكُوبِ الْمَيَابِرِ.

۵۱۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ.

۵۱۵۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَبَانَا أَسْبَاطُ عَنْ مُقِرَّةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي شَيْخٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي بَعْضِ حُجَّاتِهِ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى اخْتِلَافِ بَيْنِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ.

۵۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهَنَاتِيُّ عَنْ أَبِي حِجَّانٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجِّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ أَنْشُدْكُمْ اللَّهَ أَنَّهُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي

کریم ﷺ نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

۵۱۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے کے پہننے کی لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے اور (ممانعت فرمائی) لال رنگ کے گدوں پر پہننے سے۔

۵۱۵۷: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان کے پاس چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

۵۱۵۸: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے کہا اے اللہ...

۵۱۵۹: حضرت ابوجحان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

شَيْخٌ عَنْ أَخِيهِ جَمَّانَ -

۵۱۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ عَنْ أَخِيهِ جَمَّانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ غَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُفَّةِ فَقَالَ لَهُمْ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ الْأَوْرَاقِيُّ عَلَى اخْتِلَافِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيهِ -

۵۱۶۱: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۵۱۶۱: أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ إِسْلَاقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الْأَوْرَاقِيِّ عَنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَذَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُفَّةِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ -

۵۱۶۰: حضرت ابو حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲: أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرُحِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ ابْنُ رَاشِدٍ عَنِ الْأَوْرَاقِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْلَاقٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَذَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى الْكُفَّةِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ -

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع

۵۱۶۳: وَأَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْأَوْرَاقِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْلَاقٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ

فَدَعَا نَقْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُفَّةِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ۔

۵۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَقْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُفَّةِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا أَلَلَّهِمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَارَةُ أَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى فَحَدَّثَنِي أَبُو الصَّوَابِ۔

۵۱۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ قَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْهَنْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَ حَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اتَّعَلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالُوا أَلَلَّهِمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا نَعَمْ خَالِقَةُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۵۱۶۶: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ قَهْدَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّضْرُ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۵: حضرت ابوالشیخ حنائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنان کے چاروں طرف چند افراد بیٹھے تھے جو کہ مہاجرین اور انصار جملہ میں سے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشی کپڑا پہننے سے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو چورا چورا کر کے (پہن لینے کی اجازت دی)۔

۵۱۶۶: حضرت ابوالشیخ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔

باب: جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۲۲۹۱: بَابُ مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

۵۱۶۷: حضرت عرفہ بن جریجؓ بن اسعد کی ناک (ایک جگہ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوائی جائے۔

۵۱۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمٌ بْنُ زُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهِ عَوْفَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرَقٍ فَأَتَنَ عَلَيْهِ لَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

سونے کی ناک سے متعلق:

کلاب کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبائل عرب کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی اس سخت لڑائی میں حضرت عرفہ بن جریجؓ کی ناک جاتی رہی تھی۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم سونے کی ناک بنوا لو کتب فقہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے معلوم ہوا کہ سونے کی ناک بنوانا جائز ہے اسی طرح سے سونے کے دانت بھی بنوا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۶۸: حضرت عرفہ بن جریجؓ بن اسعد کی ناک (ایک جگہ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوا لو۔

۵۱۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَوْفَةَ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَكَانَ جَدُّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى جَدَّهُ قَالَ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ بَعْضِ لَأَتَنَ عَلَيْهِ لَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ۔

۲۲۹۲: بَابُ الرَّخْصَةِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ

لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگلی پھینے سے متعلق

حدیث

۵۱۶۹: حضرت سعید بن مسیبؓ بنی جریج سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت صہیبؓ کو سونے کی انگلی پھینے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سونے کی انگلی پھینے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس انگلی کو تو جو تم سے بہتر تھے وہ دیکھ چکے ہیں لیکن انہوں نے اس کو دیکھ کر اس پر عیب نہیں لگایا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: وہ کون تھے؟ حضرت صہیبؓ نے فرمایا: وہ رسول کریم ﷺ تھے۔

۵۱۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ كَثِيرٍ الْخَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَعْيَنَ عَنْ عِمْسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصَهْبٍ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَأَاهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعْبه قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سونے کی انگوٹھی کی اجازت سے متعلق:

عیب لگانے سے مراد یہ ہے کہ تم سے جو زیادہ متقی اور خدا رسیدہ تھے وہ دیکھ چکے ہیں یعنی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے اس پر نکیر نہیں فرمائی تو آپ ﷺ کو بھی اس کے پہننے سے نکیر نہیں فرمائی چاہیے۔

باب: سونے کی انگوٹھی سے متعلق

۲۲۹۳: بَابُ خَاتَمِ الذَّهَبِ

۵۱۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَأَلْبَسُهُ أَبَدًا فَلَبَسَهُ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۱۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِّمَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَ عَنِ الْمَيَّائِرِ الْحُمْرِيِّ وَ عَنِ الْجَعْفَةِ۔

۵۱۷۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْقَيْسِيِّ وَ عَنِ الْمَيَّائِرِ الْحُمْرِيِّ۔

۵۱۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْمِيزَةِ الْحُمْرَاءِ وَ عَنِ الثِّيَابِ الْقَيْسِيَّةِ وَ عَنِ الْجَعْفَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَ ذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ خَالَفَهُ عَمَّارُ بْنُ رَزِيْقٍ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

۵۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تمام حضرات نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا لیکن میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے اور لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے اور گیہوں اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۱۷۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑا پہننے اور سرخ زین پر چڑھنے کی ممانعت فرمائی (جو ریشم کے بنے ہوں)۔

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کا چھلا پہننے سے اور سرخ زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑوں کے پہننے سے اور پھل کے پینے سے اور پھر اس کی تیزی کا حال بیان فرمایا۔

عَنْ صُعَصَعَةَ عَنْ عِيٍّ-

جعه کیا ہے؟

یہ ایک قسم کی شراب ہے جو کہ گہوں اور جو سے تیار ہوتی ہے اس کا استعمال بھی دیگر شراب کی طرح حرام اور ناجائز ہے۔

و عَنْ الْجَعَةِ بِكُسْرِ الْجِيمِ وَ تَخْفِيفِ الْمَهْمَلَةِ نَبِيذٌ مَتَّخَذٌ مِنَ الْحَنْطَةِ وَالشَّعِيرِ زَهْرُ الرَّبِيِّ عَلَى سَنَنِ النِّسَائِيِّ ص: ۸۱ مطبوعہ نظامی کانیور۔

۵۱۴۴: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور منع فرمایا لال رنگ کی زین پر چڑھنے اور جعه (نامی شراب) پینے سے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہی روایت ٹھیک ہے۔

۵۱۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رَزِيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صُعَصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ عَنْ عِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَيْسِي وَالْمَيْثَرَةِ وَالْجَعَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي قَبْلَهُ أَضْبَهَ بِالْقَوَابِ-

۵۱۴۵: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۴۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَتَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمِيْرٍ عَنْ صُعَصَعَةَ ابْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِّيْ إِنِّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَنَمِ وَخَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَوْبِرِ وَالْقَيْسِي وَالْمَيْثَرَةِ الْحُمْرَاءِ-

۵۱۴۶: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۴۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ سَمِيعٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمِيْرٍ قَالَ جَاءَ صُعَصَعَةُ ابْنِ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنِّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَنَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجَعَةِ وَنَهَانَا عَنْ خَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَوْبِرِ وَلُبْسِ الْقَيْسِي وَالْمَيْثَرَةِ الْحُمْرَاءِ-

۵۱۴۷: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے

۵۱۴۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دوست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ (اگرچہ) میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (۱) آپ نے مجھ کو سونے کی انگلی سے منع فرمایا (۲) اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا (۳) کم کے رنگ سے منع فرمایا جو کہ چمک دار سرخ ہو اور رکوع یا سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگلی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور لال رنگ کے اور کم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کم کا رنگ پہننے سے۔

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمِيعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي الْمُؤْمِنِينَ أَنَهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَاَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالْجَعَةِ وَعَنِ حَلْقِ الذَّهَبِ وَلَبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ الْمَبِثْرَةِ الْحُمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثْتُ مَرْوَانَ وَعَبْدَ الْوَاحِدِ أُولَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ۔
۵۱۷۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ الْبَلَاءُ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَاَنِي جَبْرِ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَاَنِي عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبَ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْسِي وَعَنِ الْمُعْصَفِرِ الْمُفْلَغَةِ وَلَا الْكُرَّ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا تَابَعَهُ الضَّعَّالُ ابْنُ عُثْمَانَ۔

۵۱۷۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُكْدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَاَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَقُولُ نَهَاَكُمُ عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبَ وَعَنْ لُبْسِ الْقَيْسِي وَعَنِ الْمُعْصَفِرِ الْمُفْلَغَةِ وَالْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

۵۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَاَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَ

عَنْ لُبِّسِ الذَّهَبِ وَالْمُعْصَفِرِ۔

۵۱۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۱ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَأَنْ لَا أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

۵۱۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۲ أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعْصَفِرِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

۵۱۸۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے سونا اور کسم کارنگ پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۸۳ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَعَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ۔

۵۱۸۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۴ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ وَهْبٍ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبِّسِ الْمُعْصَفِرِ۔

۵۱۸۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ

۵۱۸۵ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّيْسَابَ

مَنْ لَمْ يَنْتَهَ رُكُوعٌ فِي قُرْآنِ كَرِيمٍ بِزُحْنٍ سَـ
 ۷۷

بُورِي قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ
 حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَى الْعَبَّاسِ أَنَّ
 عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْمُعْصِفِرِ
 وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَ عَنِ التَّخْمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا
 رَاكِعٌ۔

یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں

اختلاف

۵۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم
 ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے
 ۷۷

۲۲۹۴: باب الاختلاف على يحيى بن أبي

كثير فيه

۵۱۸۶: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ
 وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ
 سَعِيدٍ الْقَدْرِيُّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ
 حُنَيْنٍ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِرِ وَ عَنِ خَاتِمِ
 الذَّهَبِ وَ عَنْ لُبْسِ الْقَيْسِيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔
 خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ۔

۵۱۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم
 ﷺ نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے ریشمی کپڑے پہننے اور رکوع
 میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي
 الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعْصِفِرِ وَالثِّيَابِ الْقَيْسِيَّةِ وَ عَنْ
 أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

۵۱۸۸: ترجمہ اور مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ
 عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ سَاقِ الْحَدِيثِ۔

۵۱۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول
 کریم ﷺ نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگلی پہننے سے اور رکوع
 میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ
 عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ
 الْقَيْسِيِّ وَ الْحَرِيرِ وَ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا۔

خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۵۱۹۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأَرْجُوانِ وَلَبَنٍ
الْقَيْسِيِّ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ
الْأَرْجُوانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

۲۲۹۵: بَابُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافُ
عَلَى قِتْلَاكَ

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نَهْلٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَحْنِمْ
الذَّهَبِ۔

۵۱۹۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي الْتَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْعَوْبِ وَغَنِ
التَّحْنِمْ بِالذَّهَبِ وَغَنِ الشَّرْبِ إِلَى الْخَنَاتِمِ۔

۵۱۹۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ
أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْخَرِثِ
عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا قَدِيمًا مِنْ نَجْرَانَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ
فَاغْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّكَ جِئْتَنِي وَلِي
بِذَلِكَ جَمْرَةً مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۹۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳: حضرت عمران جعفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے جو کہ لاکھ کے بنے ہوئے ہوں کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک نجران کا ایک باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی اور فرمایا: تم میرے پاس آگ کا ایک شعلہ لے کر آئے ہو؟

۵۱۹۵. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ أَوْ جَرِيدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ إصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَطْرَحُ هَذَا الَّذِي فِي إصْبَعِكَ فَاتَّخَذَهُ الرَّجُلُ كَرَمِي بِهِ فَرَأَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ بِنَحْوِ قَاتٍ رَمَيْتُ بِهِ قَالَ مَا يَهْدَا أَمْرُكَ إِنَّمَا أَمْرُكَ أَنْ تَتَّبِعَهُ فَتَسْتَعِينُ بِشَيْئِهِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ.

۵۱۹۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں ایک چھری یا ایک شاخ تھی آپ نے اس سے مارا اُس کی انگلی پر۔ اس شخص نے کہا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اس کو نکال دو اپنی انگلی سے۔ یہ بات سن کر اس آدمی نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو دریافت کیا کہ انگوٹھی کیا ہوگی۔ اس نے کہا میں نے پھینک دی آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں خرچ کر دو۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔

۵۱۹۶. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنِ الثُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُثَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَاهُ قَالَ مَا أَرَأَيْتَ إِلَّا قَدْ أُرِ جَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ. خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ مُرْسَلًا.

۵۱۹۶: حضرت ابو ثعلبہ خثی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی آپ اس کو ایک چھری سے مارنے لگے جس وقت آپ غافل ہوئے تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نکال کر پھینک دیا آپ نے فرمایا ہم نے تم کو تکلیف دی اور تمہارا نقصان کیا۔

۵۱۹۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۹۷. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

و حَدِيثُ يُونُسَ أَوَّلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ
النُّعْمَانِ۔

۵۱۹۸: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۸. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ قِرَاءَةً قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى
رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۹۹: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۹. أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْعُمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ
إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ۔

۵۲۰۰: ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے حضرت امام
نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا مرسل ٹھیک ہے۔

۵۲۰۰. أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَوْزِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَدَّاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْمُرْسِلُ
أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب: انگوٹھی میں چاندی کی مقدار

کابیان

۵۲۰۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی
ﷺ میں حاضر ہوا اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا
میں دیکھتا ہوں کہ تم اہل جہنم کا زیور پہن رہے ہو (یہ سن کر) اس نے وہ
انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر وہ شخص آیا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے
ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں تم سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں
کیونکہ بت پیتل کے تیار ہوتے ہیں اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار کر
پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پھر میں انگوٹھی کس چیز کی تیار

۲۲۹۶: باب مقدار ما يجعل في الخاتم من

الفضة

۵۲۰۱. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ
ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ مِنْ
أَهْلِ مَرْوَا أَبُو طَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيدَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى
عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَهُ وَ عَلَيْهِ
خَاتَمٌ مِنْ شَبِّهِ فَقَالَ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ

فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ آتِي شَيْءٌ أَتَّخِذُهُ
قَالَ مِنْ وَرِيٍّ وَلَا تَسْتَمْتُهُ مِنْقَالًا۔
کروں؟ آپ نے فرمایا: چاند کی لیکن جس وقت وہ ایک مشقال سے کم
ہو جائز ہے۔

ایک مشقال سے کم انگٹھی:

مذکورہ حدیث سے ایک مشقال سے کم وزن کی چاندی کی انگٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور کون ہے کی انگٹھی مرد اور
عورت کسی کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور مشقال کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔

باب: رسول کریم ﷺ کی انگٹھی کی کیفیت

۵۲۰۲: أَخْبَرَنَا الْقَعَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْقَنْبَرِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اتَّخَذَ لِحَاتِمًا مِنْ وَرِيٍّ لُصَّةً حَبَشِيًّا وَنُقِشَ فِيهِ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔
۵۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگٹھی بنائی تھی اس انگٹھی کا حکینہ
(علاقہ) حبش کا تھا اور اس انگٹھی میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (صلی اللہ
علیہ وسلم)

آپ ﷺ کی انگٹھی کا حکینہ:

مذکورہ روایت میں اس انگٹھی کا حکینہ حبش ہونا مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انگٹھی کا حکینہ حبش میں تیار ہوا تھا اور
ایک روایت میں ہے اس انگٹھی کا حکینہ چاندی کا تھا ہو سکتا ہے آپ کے پاس دو انگٹھی ہوں اور حبش ہونے کے بارے میں یہ بھی
امکان ہے کہ اس انگٹھی کا بنانے والا حبش کا رہنے والا ہو۔

۵۲۰۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ
ابْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمٌ لُصَّةٌ
يَتَخْتَمُ بِهِ لِي يَمُنَّ بِهِ لُصَّةٌ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ لُصَّةً مِمَّا
يَلِي كُفَّةً۔
۵۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی چاندی کی تھی۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اس انگٹھی کا
حکینہ حبش کا تھا اور آپ ﷺ اس کا حکینہ بتھیلی کی طرف رکھا کرتے
تھے۔

۵۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ
الْحِمَصِيُّ وَكَانَ أَبُوهُ خَالِدٌ عَلَى قَضَاءِ حِمَصَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ
عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ
۵۲۰۴: حضرت انس بن مالک بن یزید سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی چاندی کی تھی اور اس انگٹھی کا حکینہ بھی چاندی کا
تھا۔

لِي حَتَّى عَنْ عَصِمٍ عَنْ حَمِيدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ لُصَّةٍ وَ
كَانَ لُصَّةٌ مِنْهُ.

۵۲۰۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ
ابْنُ بَسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدًا
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرَقٍ لُصَّةٍ
مِنْهُ.

۵۲۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُوسَى ابْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَرْوَانَ عَنْ
حَمِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُصَّةٍ لُصَّةٌ مِنْهُ.

۵۲۰۷: أَخْبَرَنَا حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَسْرِ وَهُوَ
ابْنُ لُفْطَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا أَلَيْسَ لَهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا
مَحْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ لُصَّةٍ كَانَتْ تَنْظُرُ إِلَى
بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اصل متن میں لفظ کتاب فرمایا گیا ہے اس لفظ کتاب سے مراد تحریر اور خط
نہ۔ مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ اس خط یا تحریر کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر نمبر نہ ہو۔ اس ضرورت کی وجہ سے آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ أَبُو الْجَوَازِ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ
عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ
الْأَجْرَةَ حَتَّى مَضَى حَظُّ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
بِ كَاتِبِي أَنْظُرْ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ
لُصَّةٍ.

۵۲۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدمی رات تک کی تاخیر
فرمادی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یاہر تشریف لائے اور نماز عشاء ہم
لوگوں کے ساتھ ادا فرمائی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی
انگوٹھی تھی۔

۲۲۹۸: بَابُ مَوْضِعِ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ ذِكْرُ

حَدِيثُ عَلِيٍّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

۵۲۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكَ هُوَ ابْنُ أَبِي نَجْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيكَ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ۔

۵۲۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِينِهِ۔

۲۲۹۹: بَابُ لَبْسِ خَاتَمِ حَدِيدٍ مَلُوتٍ عَلَيْهِ

بِقِصَّةٍ

۵۲۱۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ سَهْلٍ ابْنِ حَمَّادٍ ح وَ أَبَانَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَكْنَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعْتَفِقِ عَنْ جَدِّهِ مُعْتَفِقٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلُوتًا عَلَيْهِ قِصَّةٌ قَالَ وَ رَبَّمَا كَانَ فِي يَدِي فَكَانَ مُعْتَفِقٌ عَلَى خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۲۰۰: بَابُ لَبْسِ خَاتَمِ صُفْرِ

۵۲۱۲: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمَصْبُحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ نَعْرِ ثَقَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سُرَّادَةَ عَنْ أَبِي الْبُخَيْرِيِّ عَنْ

بَابُ: انگوٹھی کس ہاتھ

میں پہنے؟

۵۲۰۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر جیونہ سے مذکورہ مضمون جیسی روایت منقول ہے۔

بَابُ: جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی

انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱: حضرت معقیب جیونہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اور حضرت معقیب جیونہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر تھے (یعنی وہ اس کی حفاظت کرتے تھے)۔

بَابُ: کانسی کی انگوٹھی کا بیان

۵۲۱۲: حضرت ابوسعید خدری جیونہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں بحرین سے حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شخص ریشم کا ایک چوعدہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار دیے

پھر آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا اس نے کہا میں تو کافی مقدار میں آگ کے شعلے لے کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم لے کر آئے ہو وہ حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک مقام ہے) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے یعنی سونے کے ڈھیلے اور زمین کے پتھر دونوں ہی برابر ہیں البتہ یہ دنیا کی پونجی ہے پھر اس نے کہا میں کس شے کی انگوٹھی بناؤں؟ آپ نے فرمایا تم لوہے کا ایک جھلہ بنا لو یا چاندی یا جیتل کا جھلہ بنا لو۔

۵۲۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہو گئے) اور آپ نے ایک چاندی کا جھلا بنا رکھا تھا۔ ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ اس طرح کا جھلہ بنا لے لیکن جو اس پر کندہ ہے وہ کندہ نہ کرائے۔

أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجَبَّةٌ حَرِيرِيَّةٌ فَلَقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَذْتُ إِنْفًا فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِجَمْرٍ كَبِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتَ بِهِ لَيْسَ بِأَجْزَأَ أَعْنًا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَنَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ لَمَّا ذَا اتَّخَذْتُمْ قَالَ خَلْقَةٌ مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرَقٍ أَوْ صُفْرِ۔

۵۲۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَدِي اتَّخَذَ خَلْقَةً مِنْ لُصِيٍّ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصْرُوحَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَفْسِهِ۔

ایک حکم ممنوع:

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ کندہ کیا ہوا تھا جو کہ آپ ﷺ بطور مہر لگانے کے استعمال فرماتے اور یہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص تھا کسی کے لئے ایسا کرنا بالکل ہی صحیح نہیں کیونکہ یہ عبارت صرف اور صرف آپ ہی کندہ کرا کے پہن سکتے تھے باقی سب کے لئے اس عبارت کا کندہ کرا کے انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔

۵۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر (حروف) کندہ کرائے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا شخص اس طرح (کا مضمون) نہ کندہ وائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس کی روشنی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَبِيحٍ الْحَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُودٌ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ وَنَقَشَا قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ

إِلَى وَبُصِّهِ فِي يَدِهِ۔

۲۳۰۱: بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب: فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انگوٹھی پر عربی عبارت

وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى جَوَاطِبِكُمْ عَرَابِيًّا

نہ کھدواؤ

۵۲۱۵: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْحَوَازِمِيُّ

۵۲۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بِبَعْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَبَانَا الْعَوَّامُ بْنُ

ارشاد فرمایا تم لوگ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں

حَوْشَبَ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

پر عربی (عبارت) نہ کھدواؤ۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْقُشُوا بَنَارَ

الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى جَوَاطِبِكُمْ عَرَبِيًّا۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مشرکین کی آگ سے روشنی کرنے کو جو منع فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان لوگوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے دشمن ہیں اور عربی عبارت کندہ کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم انگوٹھی پر میراث نام نہ کھدواؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ تاکہ میری قبر سے اشتباہ نہ ہو جائے۔

۲۳۰۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ

باب: کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ

تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

فرمایا تم اللہ عزوجل سے بدایت اور سیدھے راستہ کی دعا مانگو اور تم

وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالْهُدَى وَالْهُدَى وَنَهَانِي

ٹھیک اور درست کام کرو اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے

أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ بِمَعْنَى

سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی

بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى۔

طرف۔

۵۲۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ

۵۲۱۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

بَشَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سب ابھ اور وسطی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع

عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

الْخَاتَمِ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ بِمَعْنَى السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى۔

فرمایا۔

۵۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ

بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِيْ وَ سَدِّدْنِيْ وَ نَهَانِيْ أَنْ أَصْعَبَ الْخَاتَمَ فِيْ هَذِهِ وَ هَذِهِ وَأَشَارَ بِشَرِّ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ وَقَالَ عَاصِمٌ أَخَذَهُمَا۔

۳۳۰۳: باب نزع الخاتم عند دخول

الخلاء

۵۲۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

۵۲۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ لِقَصَّةٍ مِنْ لَبْلٍ كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَاتَّقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَاتَّقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۲۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ لِقَصَّةٍ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَعَلَوْحَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا۔

۵۲۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخْتَمُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ يَكْرَحُهُ وَلَيْسَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ نَقَشَ

فرمایا مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے دعا کرو اے اللہ! مجھے سیدھے اور درست راستے کی ہدایت دے اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

باب: بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے

سے متعلق

۵۲۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پاؤں نہ میں جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس میں لکھا ہوتا تھا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا حمینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اُتار کر پھینک دی چنانچہ لوگوں نے بھی (اپنی اپنی) انگوٹھیاں اُتار ڈالیں۔

۵۲۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا حمینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے بھی اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اب اس کو نہیں پہنوں گا۔

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اُتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا: کسی کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی

فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ
يَنْقُشَ عَلَى نَفْسٍ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ لَفْظَهُ فِي
بَطْنِ كَفِّهِ۔

۵۲۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ عَنِ الْمَعْبُورِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَسَّ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَهَامٍ فَلَمَّا رَأَاهُ أَصْحَابُهُ
قَالُوا خَوَاتِيمُهُمْ اللَّهُمَّ قَرْنِي بِهِ فَلَا تَنْزِلْنِي مَا فَعَلَ
ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمِهِ مِنْ يَدِهِ فَأَمَرَ أَنْ يَنْقُشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى
مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ
بِئْسَ بَيِّنَةٌ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا تَطَوَّرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ
دَقَعَتْهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَكَانَ يَخِيمُ بِهِ فَخَرَجَ
الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلْبٍ لِعُثْمَانَ لَسَقَطَ فَالْتَبَسَ فَلَمْ
يُوجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمِهِ عَلَيْهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ۔

۵۲۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
بَشِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ
لَفْظُهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ مِنْ
ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَطَوَّحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ يَدِهِ
لَكَانَ يَخِيمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ۔

۲۳۰۴: بَابُ الْجَلَّاحِلِ

۵۲۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ

الْأَنْصَارِيِّ فِي يَدِهِ كَرَاهِيَةً وَأَمَرَ أَنْ يَنْقُشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ بِئْسَ بَيِّنَةٌ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا تَطَوَّرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَقَعَتْهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ لَكَانَ يَخِيمُ بِهِ فَخَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلْبٍ لِعُثْمَانَ لَسَقَطَ فَالْتَبَسَ فَلَمْ يُوجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمِهِ عَلَيْهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگٹھی تین روز تک پہنی جس وقت آپ کے پاس کرام جنہم نے دیکھا تو (چاروں طرف سے) سونے کی انگٹھیاں پھیل گئیں (یعنی تمام ہی لوگ اس کو پہننے گئے) آپ نے یہ دیکھ کر انگٹھی پھینک دی نہ معلوم وہ کیا ہو گئی پھر آپ نے چاندی کی انگٹھی بنوائی اور حکم فرمایا اس میں یہ عبارت کندہ کرانے کا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ انگٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں وہ انگٹھی چھ سال تک رہی اور ان کے استعمال میں رہی جب کافی تعداد میں خطوط لکھے جانے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگٹھی ایک انصاری کو عنایت فرمادی اس سے نمبر لگائی جاتی رہی ایک روز وہ انصاری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں پر گئے تو وہ انگٹھی اس میں گر گئی اس کی کافی تلاش کرائی گئی لیکن وہ نہ مل سکی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اسی قسم کی انگٹھی بنوائے جانے کا اور انہوں نے اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کندہ کرایا۔

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگٹھی بنوائی اور انہوں نے اس کا گھینہ اندر کی طرف رکھا اور پھیلی کی طرف رکھا چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگٹھی بنوا لی (لیکن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی انگٹھیاں اتار کر پھینک ڈالیں پھر آپ نے ایک چاندی کی انگٹھی بنوائی اس سے نمبر لگائی جاتی رہی لیکن آپ اس کو نہیں پہنتے تھے۔

باب: گھونگرو اور گھنٹہ سے متعلق

۵۲۲۵: حضرت ابوبکر بن ابوالشیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم

کے پاس بیٹھا تھا کہ اس دوران ان کے ساتھ قبیلہ اُم البنین کا ایک قافلہ نکل آیا ان لوگوں کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو حضرت سالم نے حضرت نافع سے حدیث نقل کی میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹہ ہو ان کے ساتھ تو کس قدر گھنٹے ہوتے ہیں۔

الثَّقَفِيُّ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَبْنَا رَكْبًا لِأَمِّ الْيَنِينَ مَعَهُمْ أَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصْعَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلُجُلٌ كَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْجُلُجُلِ۔

گھنٹہ سے کیا مراد ہے؟

مذکورہ بالا حدیث میں گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو کہ جانوروں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور جانور کے چلنے کے وقت اس گھنٹہ کی آواز برابر آتی رہتی ہے اس حدیث سے گانے اور ڈھول باجہ وغیرہ کی حرمت بھی نکلتی ہے کہ جب گھنٹہ جیسی معمولی آواز سے فرشتے نفرت کرتے ہیں تو گانے بجانے وغیرہ سے ان کو کس قدر نفرت ہوگی؟

۵۲۲۶: حضرت ابوبکر بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم کے ساتھ رہتا تھا انہوں نے حدیث شریف نقل فرمائی اپنے والد سے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْعَبُ الْمَلَائِكَةُ رُقَّةً فِيهَا جُلُجُلٌ۔

۵۲۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ بَكْرِ بْنِ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رُقَّةً قَالَ لَا تَصْعَبُ الْمَلَائِكَةُ رُقَّةً فِيهَا جُلُجُلٌ۔

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بَكْرِهِ مَوْلَى ابْنِ تَوْقَلٍ عَنْ سَالِمٍ: عَنْ أَبِيهِ رُقَّةً قَالَ لَا تَصْعَبُ۔

۵۲۲۸: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں

۵۲۲۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

سُلَيْمَانُ بْنُ بَابِيهِ مَوْلَى آلِ تَوْفَلٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلُجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَضَعُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً لَهَا جَرَسٌ۔

داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کہ گھنگرو یا گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَتَّ الثَّيَابِ فَقَالَ أَلَيْكَ مَا لَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَالِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ أَكْرَهُ عَلَيْكَ۔

۵۲۲۹: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے (یعنی مجھ کو خراب لباس میں دیکھا) تو دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مال دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر جس وقت اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

حدود شرع میں مال کا اظہار:

یعنی اگر تم کو مال دیا گیا ہے تو حدود شرع میں مال کا اظہار اور ایک جائز مقدار میں استعمال ہونا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن اس سے مقصد ریاکاری نہ ہو۔

۵۲۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَوْبِ دُرْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْكَ مَا لَ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الثَّمَالِ قَالَ قَدْ آتَاكَ اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالنَّعَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ عَلَيْكَ أَكْرَهُ نِعْمَةَ اللَّهِ وَكَرَاهِيَةً۔

۵۲۳۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے پاس مال موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میرے پاس مال ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس قسم کا مال موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا اونٹ گائے بکریاں گھوڑے غلام اور پانڈی (سب کچھ) ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے (یعنی تم کو نوازا گیا ہے) تو تم کو چاہیے کہ اس کا احسان اور فضل ظاہر کرو (یعنی تم زندگی اس طرح سے گذارو کہ لوگ تم کو خوش حال سمجھیں)۔

۵۲۳۰: أَخْبَرَنَا ابْنُ السَّبْيِ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ لَفْظًا قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُمُسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ تَنْفُ الْإِبْطِ وَ تَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَالْبَحْتَانُ۔

۵۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں (۱) مونچھیں کترنا، (۲) بغل کے بال اکھڑنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۵) خنک کرنا۔

۲۳۰۶: بَابُ إِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَأَعْفَاءِ اللَّحْمَةِ
۵۲۳۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْمَ۔

باب: مونچھیں کٹوانے اور وارثی بڑھانے کا بیان
۵۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کتر وادرداز حیوں کو چھوڑ دو۔

۲۳۰۷: بَابُ حَلْقِ رُؤُسِ الصِّبْيَانِ
۵۲۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي يَحْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْ جَعْفَرِ ثَلَاثَةً أَنْ بَاتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ اذْعُوا إِلَيَّ يَسَى أَحَدٍ لِحْيَةٍ بَنَّا كَأَنَّا أَفْرَحُ فَقَالَ اذْعُوا إِلَيَّ الْخَلْقَ فَأَمَرَ بِحَلْقِ رُؤُسِنَا مُخْتَصِرًا۔

باب: بچوں کا سر مونڈنے کا بیان
۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مہلت عطا فرمائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے رشتہ داروں کو تین دن کی (یعنی تین روز تک ان کی وفات پر غم منانے کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ اب میرے بھائی پر نہ روؤ اور فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ چنانچہ ہم لوگ چوروں کی طرح لائے گئے (یعنی ہم لوگ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے بال میں لائے گئے) پھر آپ نے فرمایا حجام کو بلاؤ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۰۸: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ
۵۲۳۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

باب: بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا
منوع ہے
۵۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا۔

عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

قزع کی تعریف اور اس کا ممنوع ہونا:

قزع کہتے ہیں کہ سر کے بال کچھ کٹوایا منڈوا ڈالنا اور کچھ سر پر باقی رہنے دینا یہ عجب مرضی ہمارے مسلمانوں کے اندر بھی بہت پایا جاتا ہے اور اس پر مزید ظلم یہ کہ اس بچے سے عموماً بھیک منگوائی جاتی ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ ہم نے منت مانی تھی اس لئے بچے کے کچھ بال رہنے دیئے ہیں اور اس کو اکثر (لٹ) کا نام دیا جاتا ہے جو کہ اور بھی نامناسب ہے ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یا تو سارے بال کٹوا ڈالو یا پھر سارے سر کے بال رکھو اس میں زینت ہے ویسے بھی دیکھا جائے کہ بال سر پر کچھ ہوں اور کچھ کٹا دیئے جائیں تو وہ سر کتنا بے ڈھب اور بے زینت لگتا ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اور یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شان و شوکت کرامت عزت و زینت اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطاء فرمائی ہے اور اسلام انسان کے لئے عزت و زینت کو ہی پسند کرتا ہے وہ کسی قدر راجح ہے جو کہ اپنے کو آپ کو خود بگاڑے اور بد نما بن کر اس کو اپنے لئے عزت جانے اور وہ ماں باپ جو کہ اپنے بچے کے کچھ بال کٹا دیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے مختلف انداز سے جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا حکم ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے اس فعل کو ترک کر دینا از بس ضروری ہے۔ (جامی)

۵۲۳۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۲۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۲۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۲۳۰۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَةِ

۵۲۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أُمِّةِ بْنِ خَالِدٍ

۵۲۳۸: حضرت براء بن مازن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا عَرِيفًا مَا بَيْنَ الْمَسْكِينِ كَتِّ اللَّحْيَةِ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ جُمْتُهِ إِلَى شَحْمَتِي أُذُنُهُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۵۲۳۹: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ دِي لِمَةٍ أَحْسَنَ لِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مِنْكَبِهِ۔

۵۲۴۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَنْفِ أُذُنِهِ۔

۵۲۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ إِلَى مَنْكَبِهِ۔

۲۳۱۰: باب

تَسْكِينُ الشَّعْرِ

۵۲۴۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ أَمَا يَجِدُ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ شَعْرَهُ۔

۵۲۴۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَرَهُ أَنْ يُعَيِّنَ إِلَيْهَا وَأَنْ يَتَرَجَّلَ كُلَّ يَوْمٍ۔

مبارک درمیانہ تھا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت جگہ تھی اور داڑھی مبارک بہت گھنی تھی اور کچھ سرخی ظاہر تھی اور سر کے بال کانوں کی لوٹکے میں نے آپ کو لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ سے زیادہ میں نے کسی کو خوبصورت اور جمیلا نہیں دیکھا ہے (یعنی آپ ﷺ کا جسم مبارک مناسب سجاوٹ والا تھا)۔

۵۲۳۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک مونڈھوں کے نزدیک تھے۔

۵۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بال مبارک آدمی کے کانوں تک تھے۔

۵۲۴۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

باب: بالوں کو برابر کرنے یعنی کٹکھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق

۵۲۴۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے بال برابر (صحیح) کر لے۔

۵۲۴۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بالوں کا جھوم تھا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا تم ان کو اچھی طرح سے رکھو اور تم روزانہ کٹکھی کرو۔

باب: ۲۳۱۱ فرق الشعر

باب: بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقْرُقُونَ شُعُورَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ بِشَيْءٍ لَمْ يَرُقْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ.

۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت و دوست رکھتے تھے ان باتوں کی کہ جن باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

مانگ نکالنے سے متعلق:

اہل کتاب سے مراد یہود اور عیسائی ہیں اور بعد میں آپ نے جو بالوں میں مانگ نکالنا شروع فرما دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر آپ کو حکم ہو گیا کہ اب مانگ نکالنا سنت ہے۔

باب: ۲۳۱۲ التَّوَجُّلُ

باب: کنگھی کرنے سے متعلق

۵۲۳۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَكَ عَيْدٌ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ كَيْسٍ مِنَ الْأَرْفَافِ سِيلَ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ الْأَرْفَافِ قَالَ مِنْهُ التَّوَجُّلُ.

۵۲۳۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس کا نام عید تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے بہت عیش میں پڑنے سے۔ اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے۔

مردوں کا کنگھی کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہر وقت کنگھی کرتا رہے اور خواتین کی طرح بناؤ سنگھار میں لگا رہے شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مردوں کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح جسم سجانے میں لگے رہیں۔ اگرچہ صاف ستھرا رہنا پسندیدہ اور مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ان الله نظيف يحب النظافة))۔

باب: ۲۳۱۳ التَّيَمُّنُ فِي التَّوَجُّلِ

باب: کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق

۵۲۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ

۵۲۳۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دائیں جانب سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں۔

ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَّامَنَ مَا
اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَغْلِيهِ وَتَوَجُّلِهِ۔

باب: خضاب کرنے سے متعلق

۵۲۳۷: حضرت ابوسلمہ عیینہ اور سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ
ان دونوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں (ہذا) تم ان
کے خلاف کرو۔

۵۲۳۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
خدمت میں حضرت ابو قحافہ (حضرت ابوبکر صدیق عیسیٰ کے والد) کو
لے کر آئے ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں کے دونوں
ہی ایک طرح کے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم ان کا رنگ تبدیل کر
لو اور تم خضاب کر لو۔

باب: داڑھی زرد کرنے سے متعلق

۵۲۳۹: حضرت عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کیا کرتے
تھے میں نے ان سے اس کے متعلق اس سلسلہ میں دریافت کیا تو
انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کیا کرتے
تھے۔

باب: ورس اور زعفران سے داڑھی کو

زرد کرنا

۵۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے ورس
سے (ورس زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے) اور زعفران سے اور عبداللہ
بن عمر عیسیٰ بھی اسی طرح سے کرتے تھے۔

باب: الاہر بالخضاب

۵۲۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُحِبُّ عَنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ
لِحَالِفُوهُمْ۔

۵۲۳۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
حَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا غَزْوَةٌ وَهُوَ ابْنُ
ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
يَا بَنِي قُحَافَةَ وَرَأْسُهُ وَ لِحْيَتُهُ كَأَنَّهُ تَغَامَةُ لِقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا أَوْ اخْضِبُوا۔

باب: تصفير اللحية

۵۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ
بْنِ أَسْلَمٍ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ
فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصْفِرُ
لِحْيَتَهُ۔

باب: تصفير اللحية بالورس

وَالزَّعْفَرَانِ

۵۲۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَبَانَا عُمَرُ
بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبَانَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَبَانَا
أَبُو أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ
يَلْبَسُ النَّعَالَ الْبَيْضَةَ وَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرَسِ
وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

قَالَ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ وَالزُّورِ الْمَرْأَةُ تَلْفُ عَلَى رَأْسِهَا۔

۲۳۱۹: بَابُ لَعْنُ

الْوَاصِلَةِ

۵۲۵۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ۔

۲۳۲۰: بَابُ لَعْنُ الْوَاصِلَةِ

وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

۵۲۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنَاتِي عُرُوسٌ وَإِنَّهَا اسْتَحْكُتْ لَتَمَرِّقَ شَعْرُهَا قَهْلٌ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۲۳۲۱: بَابُ لَعْنُ الْوَاشِمَةِ وَالْمُوتِشِمَةِ

۵۲۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ۔

۲۳۲۲: بَابُ لَعْنُ الْمُتَفَلِّجَاتِ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

کریم ﷺ نے زور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لپیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھانے کے لیے بال میں جوڑ لگائے)۔

باب: جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملانے والی پر لعنت سے متعلق

۵۲۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال میں بال ملانے والی پر لعنت فرمائی۔

باب: بال میں بال ملانے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں

۵۲۵۶: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک لڑکی ہے جو کہ نئی نویلی دہن ہے وہ بیمار پڑ گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو کیا مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے اگر میں اُس کے سر میں بال ملوادوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال میں بال ملوانے والی اور بال ملانے والی پر۔

باب: جسم کو گودنے اور گودانے والی عورتوں پر لعنت

۵۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر جسم گودنے اور جسم گودانے والی پر۔

باب: چہرہ کارواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ

کرنے والی پر لعنت

۵۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (خوبصورتی کیلئے) روئیں اکھاڑنے والی عورتوں و دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں اور جو اللہ عز و جل کی پیدائش کو بدلتی ہیں ان پر لعنت فرمائی۔

۵۲۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمَيِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ إِلَّا لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

قابل لعنت افراد:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اگرچہ مذکورہ عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے یعنی مذکورہ حرکات کرنے والی عورتیں جس طرح لعنت کی مستحق ہیں اسی طرح اگر مرد یہ حرکات کریں گے تو وہ بھی لعنت کے مستحق ہیں۔

۵۲۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بالوں کو) اکھاڑنے والیوں پر اور چہرہ کا رواں اکھاڑنے والیوں پر جو کہ اللہ عز و جل کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔

۵۲۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَائِصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ وَالْمُتَمَيِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۲۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر و دانت کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے والیوں پر جو اللہ کی مخلوق کو بدلتی ہیں ایک خاتون (یہ بات سن کر) ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ تم ایسا کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ بات کس وجہ سے نہ کہوں جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا ہے۔

۵۲۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمَيِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَائِصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللَّهِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَا لِي لَا أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۱: حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں پر اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

۵۲۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَوَائِصَاتِ وَالْمُتَمَيِّصَاتِ وَالْمُتَقَلِّجَاتِ إِلَّا لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جاہلیت کے طور طریقے ترک کرنا ضروری ہے:

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں غم اور خوشی کے طریقے جو مقول ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہیں زمانہ جاہلیت کے

طور و طریقے لغو و بے کار معنی بے حقیقت ہیں ان کا ترک کیا جانا بہت ہی ضروری ہے دور جاہلیت میں غم اور صدمہ کے موقع پر عورتیں عجب سی حرکات کرتی تھیں مثلاً چہرے کے بال اور روئیں صدمہ کی وجہ سے اکھاڑ لیا کرتی تھیں سر کے بال تو چٹا، بین کرنا، اونچی آواز سے مردے کو پکار کے رونا، اس میں وہ صفتیں بیان کرنا جو اس میں کبھی نہ تھیں، سر میں خاک ڈال لینا، خوب چلا کر رونا، بے صبری کا مظاہرہ کرنا اس طرح کی حرکات کیا کرتی تھیں اسلام نے ان اوصاف و تازیانے باز رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے اور عمومی طور پر یہ رواج چل نکلا ہے کہ چہرے پر سے بال کھینچے جاتے ہیں آنکھوں کے اوپر سے بال نکال لئے جاتے ہیں اسلام نے اسے سخت ناجائز قرار دیا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ میں ایسی ہی حرکات کا سختی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی فطری چیز کو تبدیل کرنا کسی طرح بھی اچھا نہیں بلکہ سخت مذموم ہے باقی ختنہ کرنا، مونچھیں کترنا اور بغل کے بال کاٹنا، زیر ناف صفائی کا اہتمام کرنا یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے متواترہ چلی آرہی ہیں اس میں زینت ہے اور صحت بھی اور بھی بے شمار حمتیں ہیں ان میں ان پر قیاس کر کے ان چیزوں کا جواز نکالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (جامی)

باب: ۲۳۲۳: التَّوَعُّفُ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۲۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مردوں کے لیے زعفران سے (یعنی عورت کے لیے رنگ حلال ہے)

۵۲۶۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ۔

۵۲۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مرد و عورت پر زعفران لگانے سے۔

۵۲۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدِّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ عَمَّارَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الْقَيْسِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُزَوَّجَ الرَّجُلُ جُلْدًا۔

باب: ۲۳۲۴: الطَّبُّ

باب: خوشبو کے متعلق احادیث

۵۲۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس وقت کوئی شخص خوشبو لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کو واپس نہ فرماتے (یعنی خوشبو لے لیا کرتے تھے)۔

۵۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا غَزْوَةُ بْنُ قَابِطٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى بِطَبِّ لَمْ يَرُدَّهُ۔

۵۲۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے سامنے خوشبو پیش کی جائے تو وہ شخص اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن کم ہے لیکن خوشبو عمدہ ہے۔

۵۲۶۵: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قُصَّالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عَرَضَ عَلَيْهِ طِيبٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحَامِلِ طِيبُ الرَّائِحَةِ۔

۵۲۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَيْثِ بْنِ مُرَاةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءُ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

۵۲۶۶: حضرت زینب بیجا سے روایت ہے کہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی تمہارے میں سے نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہو یعنی جو خاتون نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۷: حضرت زینب بیجا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز عشاء کے لئے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ۔

۵۲۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ رَيْثِ بْنِ مُرَاةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

۵۲۶۸: حضرت زینب بیجا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۸: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ رَيْثِ بْنِ مُرَاةٍ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَنْ طِيبًا۔

۵۲۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی عورت (خوشبو کی) دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہو۔

۵۲۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُلَيْقَةَ الْقُرَوِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِخُورٍ فَلَا تَشْهَدْ مَعَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةَ۔

باب: کوئی خوشبو عمدہ ہے؟

۵۲۷۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۳۲۵: باب ذکر أطيب الطيب

۵۲۷۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ أَخْبَأْتُ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَعِيرُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ امْرَأَةً حَشَتْ عَاتِمَهَا بِالْمَيْسِكِ فَقَالَ وَهُوَ أَطْلَبُ الْوَلَدِ.

ایک خاتون کا تذکرہ کیا کہ جس نے اپنی انگلی میں مشک بھری تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہے۔

۲۳۲۶: باب تَحْرِيمُ لَيْسِ الذَّهَبِ

۵۲۷۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبَزِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِلنَّاسِ أَمْثِلَ الْأَمْثِلِ وَاللَّحَبَ وَحَرَمَهُ عَلَى ذُكُورِهِمَا.

باب: سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے حلال فرمایا میری امت کی خواتین کے لیے ریشم اور سونے کو اور مردوں کے لیے ان دونوں کو حرام کیا۔

۲۳۲۷: باب النَّهْيُ عَنْ لَيْسِ خَاتِمِ الذَّهَبِ

۳۵۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ خَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ نَهَيْتُ عَنْ الْقُرْبِ الْأَحْمَرِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنَّ الْقُرْآنَ وَآتَا رَاجِعَ.

باب: سونے کی انگلی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں لال رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگلی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔

۵۲۷۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي عَجْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنَّ الْقُرْآنَ وَآتَا رَاجِعَ وَ عَنِ الْقَبِي وَ عَنِ الْمُعْظَمِ.

۵۲۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا سونے کی انگلی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۲۷۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ

۵۲۷۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْقِسِيِّ وَالْمُعْصِفِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاجِعٌ۔

۵۲۷۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْبَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

۵۲۷۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۶: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ سَعْدٍ الْقَدَرِيُّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ حَدَّثَنِي بْنُ حَنْبَلٍ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَنَبَسِ الْقِسِيِّ وَأَنَّ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاجِعٌ۔

۵۲۷۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حَنْبَلٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ نَبَسِ ثَوْبٍ مُعْصِفٍ وَحَنِ النَّعْتَمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ نَبَسِ الْقِسِيِّ وَأَنَّ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاجِعٌ۔

۵۲۷۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّ ابْنَ حَنْبَلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِ وَحَنِ الْحَوِيرِ وَأَنَّ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاجِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۲۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ
التَّحْرِيَّ بْنَ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى
عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۸۰: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۸۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ
حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ
الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَخْتِمِ
الذَّهَبِ۔

باب: رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی اور اس پر کندرہ

۲۳۲۸: بَابُ صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عبارت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقِشِهِ

۵۲۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اس کو پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے فرمایا میں اس کو پہنتا ہوں لیکن میں کبھی اب اس کو نہیں پہنوں گا آپ نے پھر اس کو اتار دیا لوگوں نے بھی وہ انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۲۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبَسَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ
خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَنَسُ هَذَا الْخَاتَمِ وَإِنِّي لَأَبْهَتُ
أَهْلًا لَبَسَهُ لَبَسَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۲۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی

۵۲۸۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ
اللَّهِ۔

اللہ

رسول

محمد

۵۲۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا گلیہ عقیق تھا کالے رنگ کا اور اس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ (ﷺ)

۵۲۸۳: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَتَانَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَفَصَّهُ

خَبَشِي وَ نَفْسُهُ مُحَمَّدٌ وَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۲۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشِيرٍ وَهُوَ
ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ
فَإِنْ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرُونَ بِكُتَابٍ إِلَّا
مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ يَصْفٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى
بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَ نَفْسَ لِيهِ مُحَمَّدٌ وَ رَسُولُ اللَّهِ

۵۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام
روم کو کچھ تحریر فرمانا چاہا لوگوں نے عرض کیا اہل روم اس تحریر یا مکتوبہ
نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو اس وقت آپ نے چاندی کی ایک مہر
بنوائی کہ گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ تحریر اور
نقش کرایا محمد رسول اللہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر (Stamp) بنوانے کی ضرورت:

اہل روم کے تحریر یا مکتوب نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ ایسے مکتوب و اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے۔
پہر نہ ہو بہر حال اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا گمیزہ حبشی تھا (یعنی دو گمیزہ بالکل سیاہ
رنگ کا تھا یا اس کا بنانے والا شخص حبشی تھا)
۵۲۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گمیزہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ عَنْ
يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ لَقَبَهُ خَبَشِي
۵۲۸۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ
عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَصْفٍ وَ لَقَبَهُ مِنْهُ

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی کہ اب کوئی
شخص اس قسم کا (مضمون) نقش نہ کرے۔

۵۲۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ
حُجْرٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ
عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَصْطَفَعْنَا خَاتَمًا وَ
نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَفْسًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ

باب: کوئی انگلی میں انگوٹھی پہنے؟

۵۲۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ
کرائی ہے کہ اب کوئی شخص اس طریقہ سے (یعنی اس مضمون پر) نقش

۲۳۲۹: باب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

۵۲۸۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَفَعَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا لَقَدْ

أَتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ وَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خَنْصَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ۵۲۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْقَوَامِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ.

نہ کرائے اور میں رسول کریم ﷺ کی چھنگلی اُنکلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ قُبَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَاتَبْتُ النَّظْرَ إِلَى تَوَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِصْبَعِهِ الْيُسْرَى.

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں (مبارک) ہاتھ میں۔

۵۲۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَهُزُّ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَابُوسُ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتَبْتُ النَّظْرَ إِلَى وَبِهِ خَاتَمُهُ مِنْ لُصَّةٍ وَ رَلَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى الْخَنْصَرَ.

۵۲۹۱: حضرت ثابت جلیل اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگٹھی کے متعلق لوگوں نے حضرت انس جلیل اللہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا گویا میں اس انگٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی اُنکلی کو اونچا کیا یعنی وہ اس اُنکلی میں انگٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى.

۵۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ جلیل اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ جلیل اللہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگٹھی پہننے سے یعنی شہادت کی اُنکلی اور درمیان کی اُنکلی میں۔

۵۲۹۳: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُثَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْبَسَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ وَفِي الْوُسْطَى وَالْيَمِينِ تِلْكَهَا.

۵۲۹۳: حضرت علی جلیل اللہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا انگٹھی پہننے سے اس اُنکلی میں یعنی شہادت کی اُنکلی میں اور درمیان کی اُنکلی میں اور جو اُنکلی اس کے نزدیک ہے (اس میں بھی انگٹھی پہننے سے منع فرمایا)۔

۲۲۳۰: بَابُ مَوْضِعِ الْقَصَصِ

۵۲۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

۵۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سونے کی انگٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگٹھی پہن لی اور اس پر یہ نقش کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی شخص کو

باب: بگینہ کی جگہ

ذَهَبٌ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَيْسَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ نُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْخُدُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَفْسٍ خَاتَمِي هَذَا وَجَعَلَ قَضَهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ۔

۲۲۳۱: بَاب طَرَحُ الْخَاتَمِ وَ تَرَكُ لَبِيبِهِ

۵۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يَمْعُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا قَلْبَةً قَالَ سَمِعْتُهُ هَذَا عَنْكُمْ مِنْذُ الْيَوْمِ إِلَيَّ نَظَرَةٌ وَ إِلَيْكُمْ نَظَرَةٌ ثُمَّ الْقَامَ۔

۵۲۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ لَقِطَةً فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَزَعَرَهُ وَ قَالَ إِلَيَّ كُنْتُ الْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَ أَجْعَلَ لَقِطَةً مِنْ دَاخِلِ فَرَمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا الْبَسَةَ أَبَدًا فَبَدَأَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۲۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوهُ قَلْبُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَرَحَ النَّاسُ۔

۵۲۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي يَسْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ حَقَلَ لَقِطَةً فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

نہیں چاہیے کہ وہ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کرائے اور آپ نے اس انگوٹھی کا حکمیتہ پھیلی کی طرف رکھا۔

باب: انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا

۵۲۹۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہن لیا پھر فرمایا اس انگوٹھی نے میری توجہ ہٹادی میں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اور اس کے بعد آپ نے وہ انگوٹھی اتار دی۔

۵۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے آپ نے اس کا حکمیتہ پھیلی کی جانب کیا لوگوں نے بھی اسی طرح کر لیا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے اس انگوٹھی کو اتار لیا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور میں اس کا حکمیتہ اندر کی جانب رکھتا تھا پھر آپ نے اس کو اتار پھینک ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم اس کو میں اب کبھی نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی (آخر کار) اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک روز لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور ان کو پہن لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور لوگوں نے بھی اس کو اتار دیا۔

۵۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا حکمیتہ پھیلی کی جانب فرمایا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا۔ چنانچہ

مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ لَكَانَ يَحْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ۔

۵۲۹۹ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فِضَّةً مِمَّا يَلِي بَطْنَ كِفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ فَالْقَاءُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا الْبُسَّةَ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَأَدْخَلَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى هَلَكَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ۔

لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے آپ نمبر لگاتے لیکن اس کو آپ نہیں پہنتے تھے۔

۵۲۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نمینہ پتھلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا میں اب کبھی اس کو نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر وہ آپ کی وفات سے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی چھ مہینے عثمان مہاجر کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ ابریس (نامی) کنوئیں میں گر گئی چھ کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی اور اس دن سے ہی فتنہ (فساد) شروع ہو گیا۔

باب: کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے

کپڑے بُرے ہیں؟

۵۳۰۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میری حالت بری (یعنی خراب) دیکھی آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے مجھ کو عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس مال موجود ہے تو تم سے وہ مال نظر آتا چاہیے۔

الثَّيَابُ وَمَا يَكُونُ مِنْهَا

۵۳۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ مَتَىءَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ السَّيِّئُ هُوَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ أَتَانِي اللَّهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرْ عَلَيْكَ۔

خلاصۃ الباب ☆ حق تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو اگر دولت سے نوازا ہے وہ پھر بھی میلا پکیا رہتا ہے جیسا کہ کوئی نادار غریب مفلس ہوایا کر ناحق تعالیٰ جل شانہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے مترادف ہے۔ مالدار ہونا بھی اللہ کی طرف سے ہوتا ہے نادار ہونا بھی لیکن دولت کی خوب فراوانی کے باوجود صاف ستھرا نہ رہنا کپڑے بوسیدہ میلے کچیلے پہننا سانکوں جیسا اپنے آپ کو بنا کر رکھنا اپنی ہی توہین ہے گویا کہ دولت مند کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی رہنا چاہئے اور مناسب کھانا پینا پہننا چاہئے اور ناداروں کمزوروں غریبوں مفلسوں کے ساتھ معاونت بھی کرنی چاہئے یہ بھی شکرگزاری کا ایک طریقہ ہے۔ (جامی)

باب: سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۱: حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو کہ مسجد کے دروازہ پر فروخت ہو رہا تھا تو رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو لے لیتے جمعہ کے دن استعمال فرمانے کے لیے اور اس دن کے لیے (لے لیتے کہ) جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے خدمت نبوی ﷺ میں پیش کیے گئے۔ آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھ کو یہ (جوڑا) پہناتے ہیں اور آپ نے اس سے قبل کیا ارشاد فرمایا تھا؟ اس پر آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہن لو بلکہ تم اس کو کسی دوسرے کو پہناؤ یا تم اس کو فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں شریک (اخیاں) بھائی کو دے دیا جو کہ مشرک تھا۔

باب: عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق

۵۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں ایک کرتہ ریشمی سیرا کا پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ام کلثوم کو جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں ایک سیرا کی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک جوڑا آیا سیرا کا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیج

۲۳۳۳: باب ذکر النهي عن لبس السيراء
۵۳۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حُلَّةً سِيرَاءَ تَبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذَا لَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلْقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلٍّ فَكَسَاهِي مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَ لَقَدْ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُهَا لِيَلْبَسَهَا إِنَّمَا كَسَوْنُكُهَا لِيَكْسُوَهَا أَوْ لِيَبِيعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَا لَهُ مِنْ أَيْمِهِ مُشْرِكًا۔

باب ذکر الرخصة للنساء في لبس السيراء
۵۳۰۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيرَاءَ۔

۵۳۰۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنِی الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَنِی أَنَّهُ رَأَى أُمَّ كَلثُومَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيرَاءَ وَالسَّيرَاءُ الْمُضْلَعُ بِالْقِرِّ۔

۵۳۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا الضَّرُّو وَآبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ

دیا چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا تو آپ کے چہرہ پر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہن لو پھر آپ نے مجھ کو حکم فرمایا میں نے اس کو اپنی مستورات میں تقسیم کر دیا۔

الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ الْخَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِرَاءٍ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُعْطِكُمَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

۲۳۳۵: باب ذِكرُ النَّهْيِ عَنْ لِبْسِ

الِاسْتَبْرَقِ

باب: استبرق پہننے کی

ممانعت

۵۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز باہر نکلے تو انہوں نے استبرق کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ جوڑا رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو آپ خرید لیں، اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہن لیا کریں اور جس وقت آپ کے پاس لوگ دوسرے ممالک سے آئیں (اس وقت اس کو پہن لیا کریں) یہ من کر رسول کریم ﷺ نے فرمایا یہ لباس تو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا پھر اس قسم کے تین جوڑے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: پہلے آپ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو اور تم اپنی ضرورت پوری کرو یا تم اس کے (ٹکڑے ٹکڑے کر کے) اس کے اپنی مستورات کے دوپٹے بنا دو۔

۵۳۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُعَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تَبَاعُ فِي السُّوقِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْتُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَلَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُلَافٍ حُلِّيٍّ مِنْهَا فُكِّسَ عُمَرُ حُلَّةً وَكُتِبَ عَلَيْهَا حُلَّةٌ وَكُتِبَ أَسَمَةُ حُلَّةً فَاتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَافْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّفْهَا لِعُمَرَ بَيْنَ نِسَائِكَ۔

۲۳۳۶: باب صِفَةُ الْاسْتَبْرَقِ

باب: استبرق کی کیفیت سے متعلق

۵۳۰۶: حضرت یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سالم نے فرمایا استبرق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ ایک قسم کا دیبا (یعنی ایک قسم کا ریشم کا کپڑا ہوتا ہے) حضرت سالم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا سندس کا (یہ بھی ریشم کے کپڑے کی ایک قسم ہوتی ہے) دیکھا وہ رسول کریم

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْاسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا عَلَظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَخَشَنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرَ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُندُسٍ فَاتَى

بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هَلِيمَ
وَسَاقَ الْحَدِيثِ-

ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ اس کو خرید
لیں۔ آخر حدیث تک۔

باب: دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۷: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی
شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے اس کو پھینک دیا پھر معذرت کر لی اور فرمایا: مجھ کو اس
کے پہننے کی ممانعت ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ
پیو اور تم لوگ دیا نہ پہنو اور حریر (یعنی ریشم) نہ پہنو یہ ان کے
(یعنی کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہم لوگوں کے لیے آخرت میں
ہیں۔

۲۳۳۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاكِ
۵۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ
حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ
مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ أَبُو قُرُوقَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَكِيمٍ
قَالَ اسْتَسْقَى حَذِيفَةُ فَأَتَاهُ دُهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ
مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَ
قَالَ إِنِّي نَهَيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا
تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا
الدِّيْبَاكِ وَلَا الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي
الْآخِرَةِ-

باب: دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا

گیا ہو

۵۳۰۸: حضرت واقد رحمٰن عمر بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ
میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت وہ
مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا تم
کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد ہوں۔ حضرت عمرو کا لڑکا اور
حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر
کہا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بڑے آدمی تھے اور وہ بہت لمبے تھے۔
یہ بات کہہ کر وہ روئے اور بہت روئے پھر فرمایا رسول کریم ﷺ نے
ایک لشکر بادشاہ اکیدر کے پاس روانہ فرمایا جو کہ رومہ کا سردار تھا۔ اس
نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک جبہ دیبا کا بھیجا جو کہ سونے سے بنا
ہوا تھا (یعنی وہ چونکہ سونے کی تاروں سے تیار کیا گیا تھا) رسول کریم
ﷺ نے اس کو پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے (یعنی

۲۳۳۸: بَابُ لُبْسِ الدِّيْبَاكِ الْمَنْسُوجِ

بالذهب

۵۳۰۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَحَةَ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ
ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ
وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ
عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو
بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَعْدًا كَانَ أَعْظَمَ
النَّاسِ وَأَطْوَلَ ثُمَّ بَكَى فَكَثَرَ الْبُكَاءُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى
أَكِيدِرٍ صَاحِبِ دَوْمَةَ بَغْنَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةٍ
دِيْبَاكِ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ

فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ هَذِهِ لَمَّا دِيلٌ مَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔

آپ تشریف فرما ہوئے اور آپ نے گفتگو نہیں فرمائی اور آپ (نیچے) اتر آئے لوگ اس کو ہاتھ سے چھونے لگ گئے اور آپ تعجب فرمانے لگے (یعنی اس کی چمک دمک سے آپ حیران ہو گئے) اور آپ نے فرمایا تم لوگ کیا تعجب کر رہے ہو حضرت سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں (تو ان کے لباس کا کیا حال ہوگا؟)

ایک عظیم صحابی رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور صحابی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ عظیم درجہ کے صحابی تھے یہ صحابی حبشہ عرب کے مشہور قبیلہ اوس کے سردار تھے اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور دوسرے نامی مقام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ تھا۔

باب ۲۳۳۹: ذِکْرُ نَسْرِ ذَلِكَ

باب: مذکورہ بالائی دیبا کے منسوخ ہونے سے متعلق

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَعْيَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَاهِرًا يَقُولُ لَيْسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ نَمٌّ أَوْ شَكَّ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقَبِلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَاعْطَيْتَنِيهِ قَالَ آتَى لَمْ أُعْطِكُهُ لِنَبْسِهِ إِنَّمَا أُعْطِيتُكَ لِنَبِيْعَةٍ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِالْقَمِيْ دِرْهَمٍ۔

۵۳۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا کی ایک قباء پہنی جو کہ آپ کے پاس ہدیہ میں پہنچی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد آپ نے وہ قباء اتار دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرمادی لوگوں نے عرض کیا آپ نے اس کو کس وجہ سے اتارا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وہ شے عنایت فرمائی اس وجہ سے میں نے نہیں دی کہ تم اس کو پہنو میں نے تم کو اس وجہ سے دی ہے کہ تم اس کو فروخت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

باب: ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں

پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا

۵۳۱۰: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے اس کو آخرت میں نہیں ملے گا۔

باب ۲۳۴۰: التَّشْدِيدُ فِي لَيْسَ الْحَرِيرِ وَإِنْ

مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

۵۳۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ

فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزَّيْبِرِ قَالَ لَا تَلْبِسُوا نِسَاءَكُمْ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَوْثٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرَانُ بْنُ حَطَّانٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ سَلْ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَبَشِيرِ بْنِ الْمُخْتَفِرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ۔

۵۳۱۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ سَنَةَ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ ابْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَسْتَفِينُنِي فَقُلْتُ لَهَا هَذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعْتُهُ تَسْأَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا أَسْمَعُ مَا يَقُولُ قَالَتْ أَتَيْتُنِي بِالْحَرِيرِ قَالَ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۴۱: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الثِّمَابِ الْقَسِيَةِ

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ منبر پر) فرما رہے تھے کہ تم لوگ اپنی مستورات کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے آخرت میں وہ اس کو نہ پہنے گا۔

۵۳۱۲: حضرت عمران بن حطان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابو حفص نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا تو اس کا آخرت میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ریشمی لباس وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۴: حضرت علی باریقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی وہ مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی میں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں (یعنی تم ان سے دریافت کرلو) چنانچہ وہ خاتون ان کے پیچھے چلی گئی تاکہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ میں اس خاتون کے پیچھے سننے کے لیے گیا بیان کرتے ہیں کہ اس خاتون نے عرض کیا مجھ کو ریشمی لباس سے متعلق مسئلہ بتاؤ۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم ﷺ نے سات باتوں کا حکم فرمایا اور آپ نے ہم کو سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھیوں سے (۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے (۳) ریشمی چار جاموں سے (۴) قسی (۵) استبرق (۶) دیبا (۷) حریر سے (یہ تمام کے تمام ریشمی کپڑے ہوتے ہیں)

باب: ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق

۵۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی ان حضرات کو (جسم میں) خارش ہو جانے کی وجہ سے۔

۵۳۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتے پہننے کی جسم میں کھجلی ہو جانے کی وجہ سے جو کہ ان کو ہو گئی تھی اجازت فرمائی۔

۵۳۱۸: حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم موصول ہوا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم نہیں پہنتا لیکن وہ شخص کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس قدر اشارہ فرمایا حضرت ابو عثمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیان کی انگلی ملا کر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ تلیان کی گھنڈیاں پھر میں نے تلیان کو دیکھا کہ وہ تو ایک مشہور لباس ہے کہ جس کو کہ کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیبا ریشم کی قسم کے پہننے کی اجازت عطا نہیں فرمائی لیکن چار انگلی کی۔

۵۳۱۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَالِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ أَيْتَةِ الْفِضَّةِ وَعَنْ الْمَيْائِرِ وَالْقَسِيَّةِ وَالْأَسْتَبْرِقِ وَالذِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ۔

باب: الرُّخَصَةُ فِي لِبْسِ الْحَرِيرِ

۵۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِقَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمَصٍ خَرِيرٍ مِنْ حِكْمَةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

۵۳۱۷: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِقَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قُمَصٍ خَرِيرٍ كَانَتْ بِهِمَا بَغْيِي لِحِكْمَةٍ۔

۵۳۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَانَ التَّهْدِيدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُبَيْدِ بْنِ قُرَيْظٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَ قَالَ أَبُو عُمَانَ بِأَصْبَعِهِ الْتَيْنِ تِلْيَانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْنَهُمَا أَزْرًا وَالطَّلَاسَةَ حَتَّى رَأَيْتُ الطَّلَاسَةَ۔

۵۳۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ح وَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ
أَنَّهُ لَمْ يُرَخَّصْ فِي الدِّيَاجِ إِلَّا مَوْضِعَ أَرْبَعِ
أَصَابِعَ۔

خلاصۃ الباب ☆ ریشی لباس کی اجازت کی وجہ: مذکورہ دونوں حضرات کو خارش اور کھجلی () ہو گئی تھی کیونکہ ریشم پہننے کی وجہ سے جسم میں تکلیف نہیں ہوتی اس وجہ سے رسول کریم ﷺ نے وقتی طور پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ریشم کے لباس کی عارضی اجازت عطا فرمائی تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں جسم میں خارش کے لیے ریشی لباس فائدہ مند اور آرام دہ ہے اس وجہ سے اجازت عطا فرمائی۔

کپڑے میں ریشم کا جوڑ لگانا: مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر کپڑے میں چار انگل ریشی کپڑے کے ٹکڑے کا جوڑ لگائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ویسے عمومی طور پر ریشم کا لباس پہننا جائز نہیں ایک اور خرابی اس میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریشی لباس پہننے سے انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

باب: کپڑوں کے جوڑے پہننا

۲۳۳۴: بَابُ لِبْسِ الْحُلِّ

۵۳۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے قبل اور نہ بعد۔

۵۳۲۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ خُمْرَاءُ مُتَوَجِّعَةً لَمْ أَرُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ اجْتَمَلَ مِنْهُ۔

باب: یمن کی چادر پہننے سے متعلق

۲۳۳۴: بَابُ لِبْسِ الْجَبْرِ

۵۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو تمام لباس میں یمن کی چادر زیادہ پسندیدہ تھی۔

۵۳۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَبْرَةُ۔

باب: زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو رسول کریم ﷺ نے دیکھا دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

۲۳۳۵: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لِبْسِ الْمُعْصِفِرِ
۵۳۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَبْرِ بْنَ لُغَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ ابْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ فَقَالَ هَذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ
فَلَا تَلْبَسْهَا۔

۵۳۲۳: أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي
رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ طَارُسٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْلِيهِ ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا
عَنْكَ قَالَ ابْنُ يَاسَرٍ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فِي النَّارِ۔

۵۳۲۴: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا
يَقُولُ لَهَايِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ
وَعَنْ ثَوْبِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَرِ وَاقْرَأَةِ الْقُرْآنِ
وَأَنَا رَاجِعٌ۔

۲۳۴۶: بَابُ لِبْسِ الْخَضِرِ مِنَ الثِّيَابِ

۵۳۲۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو
نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
بْنِ عَمْرِو عَنْ إِبَادِ بْنِ لَبِيضٍ عَنْ أَبِي رَمَثَةَ قَالَ
خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاعْلِيهِ ثَوْبَانِ
أَخْضَرَانِ۔

۲۳۴۷: بَابُ لِبْسِ الْبُرُودِ

۵۳۲۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ
السُّدِّيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ
عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ خُفُّونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَلِّدٌ بَرْدَةً لَهُ فِي
طَلِي الْكُمَةِ فَقُلْنَا لَا تَسْتَصِرُّ لَنَا إِلَّا تَدْعُو اللَّهَ

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کسم یعنی زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر (میدیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میں کس جگہ پھینکوں؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۴: حضرت علیؓ نے نقل کیا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشتی لباس اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

باب: ہرے رنگ کا لباس پہننا

۵۳۲۵: حضرت ابورمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

باب: چادریں پہننے سے متعلق

۵۳۲۶: حضرت حبابؓ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و مشرکین کی شکایت کی (یعنی ان کی تکالیف کی جو مختلف طریقے سے وہ مسلمانوں کو پہنچاتے تھے) آپ چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے خانہ کعبہ کے سایہ میں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے اور ہم لوگوں کے لئے آپ دعا

لنا۔

نہیں فرماتے۔

۵۳۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنَا نَاثَانُ يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ امْرَأَةٍ بَرْدَةَ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْبَرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هَذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسَوْتُهَا فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَى لَا زَارَ.

۵۳۲۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک خاتون ایک دن چادر لے کر حاضر ہوئی۔ وہ کس قسم کی چادر تھی تم لوگ واقف ہو؟ یعنی اُس کے کونے میں شملہ بنا ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے میں یہ آپ کو پہناؤں گی۔ چنانچہ آپ نے اس کو لے لیا آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ جس وقت آپ باہر تشریف لاتے تو آپ اسی کا تہہ بند باندھا کرتے تھے۔

۲۳۳۸: بَابُ الْأَمْرِ بِلَبْسِ الْبَيْضِ مِنَ

الْثِيَابِ

۵۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي لَلَاءَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُؤْسُ مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ قَالَ يَحْيَى لَمْ أَكُنْهُ فُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَغْنَيْتُ بِحَدِيثِ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ.

۵۳۲۸: حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور تم لوگ کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا۔

۵۳۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي لَلَاءَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسُهَا أَحْيَاؤَكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ.

۵۳۲۹: حضرت عمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو زندہ لوگ بھی سفید لباس پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو کیونکہ یہ عمدہ اور بہتر کپڑے ہیں۔

۲۳۳۹: بَابُ لَبْسِ الْأَقْبِيَةِ

باب: قباء پہننے سے متعلق

۵۳۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنِ الْمُسَوِّدِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ

۵۳۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو عنایت نہیں

فرمائی انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم میرے ساتھ چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لو چنانچہ میں گیا اور میں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے اور آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قباء پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھا اور پھر اس کو پہن لیا۔

باب: پانچامہ پہننے سے متعلق

۵۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص تہہ بند نہ پائے تو وہ پانچامہ پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے (یعنی جس کے پاس جوتے نہ ہوں) تو وہ موزے پہن لے۔

باب: بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت

۵۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی لنگی (تہہ بند) لٹکایا کرتا تھا کبیر کی وجہ سے تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۵۳۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے لٹکائے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۵۳۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر سے لٹکائے تو اللہ

قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةً شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةٌ يَا بَنِي الْأَنْطَلِقِ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ أَدْخُلْ فَاذْعُ لِي قَالَ لَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيَّ وَ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ فَظَرَّ إِلَيَّ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةً۔

باب: لبس السراويل

۵۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَيْنِ۔

باب: التغليظ في جر الإزار

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسَفَ بِهِ فَهُوَ يَسْتَجْلِبُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ح وَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ تَوْبَةً أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ تَوْبَةً مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۲۳۵۲: باب مَوْضِعُ الْإِزَارِ

۵۳۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُدَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَصَلَةَ فَإِنْ آتَتْ فَاسْفَلْ فَإِنْ آتَتْ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكُفَّيْنِ فِي الْإِزَارِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

باب: تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟

۵۳۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند آدمی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے کہ جس جگہ تک (پنڈلیوں کا) بہت گوشت ہے اس جگہ تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور زیادہ بچا صحیح ہے اگر اس سے زیادہ دل چاہے تو پنڈلیوں کے آخر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے تہہ بند میں (مطلب ٹخنے کھلے رہنا ضروری ہیں وہ نہ چھپے)۔

۲۳۵۳: باب مَا تَحْتَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ

۵۳۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخَوَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَعْقُوبَ أَنَّ سَمْعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ لَفِي النَّارِ۔

باب: ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)

۵۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَبْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْقُفَيْرِيُّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ لَفِي النَّارِ۔

۵۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۲۳۵۴: باب إِسْبَالُ الْإِزَارِ

۵۳۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَصْحَبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: تہہ بند لٹکانے سے متعلق

۵۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تہہ بند لٹکانے والے کی جانب نہیں دیکھے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلِ الْإِزَارِ۔

۵۳۳۹: أَخْبَرَنَا يَشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُذْرٌ عَنْ مُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مِهْرَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خُرَّشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يَكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ الْإِزَارَ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

۵۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَاحٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مِنْ جَرَمِهَا شَيْئًا خِيَلًا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

لنگی کرتے پگڑی لٹکانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہہ بند کرتے اور عمامہ زیادہ لٹکانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بات واضح رہنا ضروری ہے کہ تہہ بند اور ازار لٹکانے کی صورت یہ ہے کہ اس کو ٹخنوں سے نیچا کر لے تو یہ عمل گناہ ہے اور کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ کرتے تہہ بند سے زیادہ نیچا ہو جائے یعنی اتنا لٹکا کر کہ پہن لینا ممنوع ہے اور ناجائز ہے کہ تہہ بند ازار یا پانچواں کرتے کے اندر چھپ جائے یہ بھی گناہ اور سخت ممنوع ہے اس طریقہ سے عمامہ اور پگڑی کا لٹکانا بھی سخت گناہ ہے اور ناجائز ہے اس کا لٹکانا یہ ہے کہ عمامہ کا شملہ بہت لمبا اور دراز کرے اور اس کو سرین تک کر لے جیسا کہ بعض علاقہ کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ تمام طریقے متکبرین کے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح کے اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله والمسبيل ازاره لا يجوز الاسبال تحت الكعبين ان كان للخيلاء والقيص كحكم الازار في ان لا يتجاوز الكعبين والاسبال في العمامة بارحاء العذبات زيادة على العادة عددا وطولا وغايتها الى نصف الظهر والزيادة عليه بدعة ملخصاً حواشی نسائی بحوالہ مرقاة منقول نسائی شریف مطبوعہ (نظامی کان پورس: ۷۸۶)

۵۳۴۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مَالِكٍ ۵۳۴۱: رَسُولُ كَرِيمٍ ﷺ نَ ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا کپڑا تکبر سے لٹکانے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا

۵۳۳۹: حضرت ابوذر جیسے سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان لوگوں کو تکلیف و عذاب ہوگا (ان میں سے) ایک تو وہ شخص جو کہ کسی کو چھ دے کر احسان بتلائے دوسرا وہ شخص جو کہ تہہ بند یا پانچواں وغیرہ لٹکائے اور تیسرا وہ شخص جو کہ جھوٹی قسم کھ کر مال چلانے (فروخت کرے)۔

۵۳۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند اور کرتے اور پگڑی جو کوئی ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ عزوجل اس کی جانب نہیں دیکھے گا۔

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَائِي إِذَا رَأَى يَسْتَرْحِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهِدَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ خَبَلَاءَ۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (غیر اختیاری طریقہ سے) میرے تہہ بند کا کونہ نیچے لٹک جاتا ہے لیکن اگر میں اس کا خیال رکھوں تو وہ نہ لٹکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ حرکت کرتے ہیں (یعنی تکبر کی وجہ سے تہہ بند لٹکتے ہیں)۔

غیر اختیاری طریقہ سے تہہ بند لٹکنا:

تہہ بند پانچامہ وغیرہ نیچے لٹکانا کہ جس سے مخفی چھپ جائیں گناہ اور ناجائز ہے چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا بغیر تکبر کے کیونکہ عام طور سے اس کی وجہ تکبر ہوتی ہے اس لیے حدیث میں اس کو واضح فرمادیا گیا لیکن اگر بغیر اختیار کے پیٹ بھاری ہونے کی وجہ سے تہہ بند لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مگر اس کی عادت بنانا گناہ ہے اگر لٹک جائے تو فوراً اوپر کر لینا بہترین عمل ہے۔ (جامی)

باب: خواتین کس قدر آئچل لٹکائیں؟

۵۳۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تکبر سے کپڑا نیچے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا (یہ سن کر) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پر خواتین اپنے دامن کو کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عرض کیا (اس طرح) تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۳۳: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے دامن سے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں انہوں نے عرض کیا (اس طرح تو) وہ کھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے اضافہ نہ کریں۔

۵۳۳۴: ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

۲۳۵۵: بَابُ ذِيُولِ النِّسَاءِ

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخَبَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذِيُولِهِنَّ قَالَ تُرْجِعُهُنَّ شِبْرًا قَالَتْ إِذَا تَنَكَّشَفَ أَكْثَرُهُنَّ قَالَ تُرْجِعُهُ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذِيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرْجِعِينَ شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذَا تَنَكَّشَفَ عَنْهَا قَالَ تُرْجِعِينَ ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ

عَبْدُ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ذُكِرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْحِمُنَّ شَبْرًا قَالَتْ إِذَا تَبَدُّ وَ أَقْدَمُهُنَّ قَالَ فِدْرَاعًا لَا يَزِدُنَّ عَلَيْهِ.

۵۳۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شَبْرًا قَالَتْ إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا.

۲۳۵۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ

الصَّمَاءِ

۵۳۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَخْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَرْجِهِ مِنْ شَيْءٍ.

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَخْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَرْجِهِ مِنْ شَيْءٍ.

۲۳۵۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ

وَاحِدٍ

کریم ﷺ نے جس وقت تہہ بند کا تذکرہ فرمایا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر خواتین کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہ ایک بالشت (دامن) لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اتنے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔

۵۳۳۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کوئی خاتون اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اس قدر تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے اضافہ نہ کریں۔

باب: تمام جسم پر کپڑا پھیننے سے متعلق اس طریقہ سے کہ

ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے

۵۳۳۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا پھیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ کر بیٹھنے سے جبکہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۵۳۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا پھیننے سے باقی مضمون سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

باب: ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے

متعلق

۵۳۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ اِسْتِحْمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۵۳۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹہ کر بیٹھنے سے۔

ایک ادب:

مذکورہ طریقہ سے بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نشست ہے کہ انسان اس طرح بیٹھنے سے قیدی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس طرح بیٹھنے میں گرنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۴۹: حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۵۸: بَابُ لِبْسِ الْعَمَامَةِ الْحَرَقَانِيَّةِ

۵۳۴۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرَقَانِيَّةً۔

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۲۳۵۹: بَابُ لِبْسِ الْعَمَامَةِ السُّودِ

۵۳۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ احْرَامٍ۔

۵۳۵۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بغیر احرام کے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۵۳۵۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَتَّوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَمَّارِ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

باب: دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکانے سے متعلق

۵۳۵۲: حضرت عمرو بن أمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں آپ

۲۳۶۰: بَابُ إِرْخَاءِ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

۵۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرِ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ

ابن اُمیۃ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَاتَبِي أَنْظِرُ السَّاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَسِيرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَحَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں موٹھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

باب ۲۳۶۱: التَّصَاوِيرُ

باب: تصاویر کے بیان سے متعلق

۵۳۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۵۳۵۳: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو۔

۵۳۵۴: أَلْبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَمِينِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِيلَ.

۵۳۵۴: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔

۵۳۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنْبَلٍ فَأَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرًا وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ قَالَ أَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي تَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطِيبَ لِنَفْسِي.

۵۳۵۵: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ ان کے نیچے سے بچھونا نکال دے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور رسول کریم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس سے تم واقف ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں تصاویر کے نقش ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں لیکن مجھ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ کسی بھی قسم کی تصویر نہ رکھو۔

تصاویر کی حرمت:

شریعت میں ہر قسم کی تصاویر یعنی ہر ایک قسم کی جاندار شے کی تصویر حرام ہے چاہے وہ تصویر کسی جانور کی ہو یا انسان کی ہو اور ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کمرہ کے ذریعہ بنوایا گیا ہو ہر صورت اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے البتہ اس قدر چھوٹی تصویر جیسے کہ

سکہ وغیرہ پر ہوتی ہے اور جو کہ تصویر نہ معلوم ہوتی ہو اور وہ تصویر بستر تک وغیرہ پر ہو اس کی گنجائش ہے لیکن جو تصویر پردہ پر ہو یا دیوار یا چھت پر ہو وہ سب حرام ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله صورة ای الحيوان علی شئ مرتفع لا جدار والسقف والستر الا علی البساط و موضع الاقدام مرقاۃ منقول زہر الربی علی النسائی ص: ۷۸۷ مطبوعہ نظامی کان پور) واضح رہے کہ شریعت میں تصویر کا اطلاق سر پر ہوتا ہے عام کتب فقہ میں تصویر کی اس طرح تعریف کی گئی القصویر الرائی (قواعد الفقہ) اور شریعت میں حرمت اور نہمانعت جاندار کی تصویر کی ہے یعنی اگر غیر جاندار شے جیسے مکان دریا سمندر پہاڑ وغیرہ کی تصویر ہو تو وہ جائز ہے اس طرح سے بغیر سر کی تصویر ہو وہ بھی درست اور جائز ہے اور کتاب تصویر احکام تصویر مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

۵۳۵۶: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي بَكِيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ بَسْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَائِي أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورَةِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ۔

۵۳۵۶: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر ہو (راوی) بسر جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت زید بن خالد حبشیہ بیمار پڑ گئے تو ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے ان کے (مکان کے) دروازہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کہ جس پر کہ تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ سے عرض کیا حضرت زید نے تصویر کے متعلق ہم سے کہا کہ پہلے دن حضرت عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔

۵۳۵۷: أَخْبَرَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَى بَسْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ۔

۵۳۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) کھانا بنایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ دیکھا کہ جس پر تصاویر تھیں آپ بابر تشریف لے گئے اور فرمایا فرشتے اس مکان میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۵۳۵۸: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَضْرَتُ عَائِشَةُ صَدِيقَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَعَالَى عَنْهَا سَلَامٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُرُوجًا ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَئِكَ الْأَجْبَحِيَّةُ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ أَنْزِعِيهِ۔

۵۳۵۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بابر تشریف لائے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا کہ جس میں گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تم اس کو نکال ڈالو۔

۵۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ

۵۳۵۹: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَزْوَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا بَيْتٌ فِيهِ تِمَشَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّخْلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي كَلِمًا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَ كَمَا لَنَا لَيْفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكُنَّا نَلْبِسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ.

۵۳۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَبَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخْبِرِي عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَبَعَلْتُهُ وَ سَالِدَ.

۵۳۶۱: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَكَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَصَبَتْ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعْتُهُ وَ سَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ جَنِيْدٌ يَقُولُ لَهُ رِبْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا.

۲۳۶۱: بَابُ ذِكْرِ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

۵۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرٌ

لوگوں کے پاس ایک پردہ تھا کہ جس پر کہ چڑیوں کی تصاویر تھیں جس وقت کوئی اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے کی طرف ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم اس کو پلٹ دو اس لیے کہ جس وقت میں اندر داخل ہوتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو دنیا یاد آتی ہے اور ہم لوگوں کے پاس ایک چادر تھی کہ جس پر نقش تھے ہم لوگ اس کو پہنا کرتے تھے ہم نے اس کو نہیں کاٹا۔

۵۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس پر تصاویر تھیں میں نے اس کو (ایک دن) روشن دان پر لٹکا دیا اس طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم اس کو ہٹا دو میں نے اس کو اتار کر اس کے ٹکے بنا لیے۔

۵۳۶۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور آپ نے اس کو اتار دیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کاٹ کر اس کے دو ٹکے بنا لیے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا جس کا نام ربیعہ بن عطاء تھا اس نے کہا میں نے ابو محمد یعنی حضرت قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

باب: سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ

۵۳۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشن دان پر جس پر کہ تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن

ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی شکل و صورت بناتے ہیں۔

۵۳۶۳: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی غصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا) پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا۔

فَنَزَعَهُ وَ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ۔

۵۳۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُصَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ۔

باب: تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن کس طرح کا عذاب ہوگا؟

۲۳۶۳: بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْلَفُ أَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۳۶۴: حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران عراق کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آ جاؤ میرے پاس آ جاؤ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے تو قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا اس میں روح ڈالنے کا اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۴: أَخْبَرَنَا عُثْمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ إِنِّي أَصَوِّرُ هَذِهِ النَّصَاطِيرَ لَمَّا تَقُولُ لَهَا فَقَالَ أَذْنُهُ أَذْنُهُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كَلِفَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَ لَيْسَ بِهَا فَيْحٌ۔

۵۳۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵: أَخْبَرَنَا قُصَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذِبَ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَ لَيْسَ بِهَا فَيْحٌ۔

خلاصہ الباب: فوٹو گرافی: شکل و صورت بنانے سے مراد جاندار کی تصویر بنانا ہے یعنی فوٹو گرافی () کرنا اور تصویر کشی کرنا یہ تمام امور مذکورہ وعید میں شامل ہیں۔

فوٹو بنانے والے کی سزا: مطلب یہ ہے کہ روح نہ ڈال سکے کی وجہ سے اس کو اور زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ روح ڈالنا خالق کا کام ہے اور اس نے تصویر بنا کر اللہ عزوجل سے مقابلہ کی کوشش کی۔

۵۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ شخص اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تصویر سازی کرنے والے لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ تم اس زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے (یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویر میں روح ڈالو)۔

۵۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ مندرجہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

۵۳۶۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصویر سازی کرتے ہیں)۔

باب: کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟

۵۳۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شدید عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

۵۳۶۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُتِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يَقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَاهُونَ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ۔

۲۳۶۴: بَابُ ذِكْرِ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

۵۳۷۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ح وَآبَتَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَ قَالَ اَحْمَدُ الْمُصَوِّرِیْنَ۔

۵۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا آ جاؤ۔ انہوں نے فرمایا میں کس طریقہ سے آؤں اس جگہ تو پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر کہ تصاویر ہیں تم یا تو ان تصاویر کا سر قلم کر دو یا ان (چادروں) کو بچھا دو تا کہ وہ تصاویر روند دی جائیں کیونکہ ہم فرشتے اس جگہ پر نہیں جاتے جہاں پر تصاویر ہوں۔

۵۳۷۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ ادْخُلُ وَ لِي بَيْتِكَ يَسْتُرُ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَمَا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا أَوْ تَجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ۔

۲۳۶۵: بَابُ اللَّحْفِ

باب: اوڑھنے کی چادر سے متعلق

۵۳۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے۔

۵۳۷۲: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قُزَّاعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ خَبِيبٍ وَ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَخِي عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي لِي لِحْفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَا حِفِنًا۔

۲۳۶۶: بَابُ صِفَةِ تَعَلُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟

۵۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تھے تھے۔

۵۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ تَعْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قَبْلَانِ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جوتے میں ایک تھے میں ایک انگوٹھا اور اس کے نزدیک والی انگلی ڈالتے اور دوسرے تھے میں پاؤں مبارک کی باقی انگلیاں ڈال لیتے۔

۵۳۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ لِتَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَانِ۔

۵۳۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ لِتَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَانِ۔

۲۳۶۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي

نَعْلِ وَاحِدَةٍ

۵۳۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ بِسُحُ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلِحَهَا۔

۵۳۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَنْبَيْهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ أَنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ بِسُحُ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يَصْلِحَهَا۔

۲۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَلَطَاعِ

۵۳۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو مُعَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلَى بَطْنٍ فَتَرَقَّى لِقَامَتِ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى عَرْفِهِ فَتَشَفَّهُ فِي قَارُورَةٍ فَرَأَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ أَجْعَلُ عَرَقَكَ فِي طَبِيخٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ۔

باب: ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے

سے متعلق

۵۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے ایک جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلے جس وقت تک کہ اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

۵۳۷۶: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

باب: کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا

۵۳۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے۔ آپ کو پسینہ آگیا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ گئیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو ایک جگہ کر کے ایک شیشی میں بھرنے لگیں۔ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تم یہ کیا کر رہی ہو اے اُمّ سلمہ! اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا (مبارک) پسینہ میں اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

خلاصہ الباب: حضور اقدس ﷺ کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس کی ایک اپنی منفرد خوشبو تھی جو کہ کسی بھی پھول یا مشب و عنبری نہ تھی بلکہ ان سے بڑھ کر تھی گویا کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو آنحضرت ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی چونکہ

آپ کے پسینہ میں ایک عجیب پرکشش لطیف اور روح کو تسکین دینے والی ممتاز خوشبو تھی۔

کس قدر خوش بخت اور خوش نصیب ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ جنہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبودار پسینہ مبارک کو شیشی میں بھر لیا اور ان کے اس عمل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا گویا کہ جنت کی زیارت کر دینے کے مترادف ہے جس کسی کو جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی جنت میں اعلیٰ درجہ پر جائز ہوگا۔ (جامی)

۲۳۶۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ

۵۳۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سُهَيْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ طَبِيعٌ فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ بِعُودَةٍ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكِيكَ أَوْجَعُ يَشِيرُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلُّ لَأَ وَلَيْكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعُهُ قَالَ إِنَّهُ لَعَلَّكَ تَذَرُكَ أَمْوَالًا تُقَسِّمُ بَيْنَ أَقْرَامٍ وَأَنْتَ تَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَذَرْتُكَ لَجَمْعَتُ.

۵۳۷۹: بَابُ حِلْيَةِ السَّيْفِ

۵۳۷۹: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْسِيُّ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ فِضَّةٍ. ۵۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَجَرِيرٌ قَالَ لَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَقَبِيْعَةُ سَيْفِهِ فِضَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ حِلْقُ فِضَّةٍ. ۵۳۸۱: أَخْبَرَنَا قَبِيْعَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ تَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ.

۲۳۷۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى

باب: خدمت کیلئے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق

۵۳۷۸: حضرت سمرہ بن سمہ سے روایت ہے کہ میں ابو ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دما میں مبتلا تھے کہ اس دوران معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے آئے۔ ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ معاویہ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رورہے ہو کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رورہے ہو؟ دنیا تو ابھی گزر گئی۔ انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے کہ جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال خیریت) لیکن تم کو خدمت کے لیے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

باب: تلوار کے زیور سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۵۳۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اس نے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۱: حضرت سعید بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

باب: لال رنگ کے زین پوش کے استعمال

الْمَيَّائِرُ مِنَ الْأَرْجَوَانِ

کی ممانعت

۵۳۸۲: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس طریقہ سے کہو کہ یا اللہ! مجھ کو مضبوط اور مستحکم رُود اور مجھ کو راستہ دکھلا دے اور آپ نے مجھ کو میاثر نامی کپڑے پر بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کپڑا خواتین اپنے شوہروں کے لئے پالان پر ڈالنے کے لئے بنایا کرتی تھیں۔

۵۳۸۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَصِمَةَ بِنْتُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي عَنِّي قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ سِدِّدْنِي وَنَهَانِي عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَّائِرِ وَالْمَيَّائِرُ قَيْسِي كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِعَوَلَتِهِنَّ عَلَى الرَّجُلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْأَرْجَوَانِ

خلاصہ الباب ☆ میاثر کیا ہے؟ یہ ریشمی کپڑے کی قسم ہے جو کہ پالان وغیرہ پر ڈالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جس طرح سے کہ چادریں استعمال کی جاتی ہیں بہر حال میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا گیا چونکہ انسان میں اس کے استعمال سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

باب: کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق

باب: ۲۳۷۲ الْجُلُوسِ عَلَى الْكُرَاسِيِّ

۵۳۸۳: حضرت حمید بن بلال سے روایت ہے کہ ابو رفاعہؓ نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ خطبہ میں مشغول تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ایک مسافر حاضر ہوا ہے وہ دین سے متعلق دریافت کر رہا ہے اس کو علم نہیں۔ یہ سن کر نبیؐ روانہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپؐ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی پیش کی گئی میرا خیال ہے کہ اس کرسی کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ نبیؐ اس پر بیٹھ گئے اور آپؐ مجھ کو سکھانے لگے جو کہ اللہ نے آپؐ کو سکھایا تھا پھر آپؐ واپس ہو گئے اور آپؐ نے خطبہ مکمل کیا۔

۵۳۸۳ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ بِسَأَلٍ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَوَكَّأَ خُطْبَتُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأَتَيْتُ بِكُرْسِيِّ جَلُوسُ قَوَائِمُهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي بِمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَاتَمَّهَا

باب: لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق

باب: ۲۳۷۳ اتِّخَاذُ الْعِجَابِ الْحُمْرِ

۵۳۸۴: حضرت ابو حنیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) بطحا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے کہ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اذان دی آپ ان کے منہ کی اتباع فرما رہے تھے۔

۵۳۸۴ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَرْزَاقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّصْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حُمْرَاءَ وَعِنْدَهُ نَاسٌ يَسِيرُ قِيعَاءَ بِلَالٍ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَتَّبِعُ قَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا

خلاصہ الابواب ۱: مذکور بالا روایت (۵۳۸۳) سے کرسی پر بیٹھنے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کمرہ ضروری کام کی وجہ سے خطبہ روک دینا شرعاً مذموم نہیں ہے۔ اتباع کا مطلب یہ ہے کہ حضرت بلالؓ جیسی جو کلمات اذان اور جس طریقہ سے کلمات اذان پڑھتے جاتے اسی طرح آپؐ کی بھی کلمات اذان پڑھتے اور حضرت بلالؓ جیسی کی تقلید فرماتے۔

(۴۹)

کتاب آداب القضاة

قاضیوں کی تعلیم کی بابت احادیث مبارکہ

باب ۲۳۷۴: فضلُ الحاکمِ العادلِ فی

فضیلت

حُکْمِهِ

۵۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی اللہ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے یعنی جو لوگ اپنے فیصلہ میں لوگوں کے ساتھ اور اپنے گھر والوں (متعلقین اور ماتحت لوگوں) کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن امور میں ان کو اختیار حاصل ہے (اس میں انصاف سے کام لیتے ہیں) حضرت محمد اس نے روایت سے متعلق فرمایا: اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ ہیں۔

۵۳۸۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَبَّانُ عَنْ عُمَرُو ح وَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَلَى يَمِينِ الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلَوْ قَالَ مُحَمَّدٌ لِي حَدِيثُهُ وَكَلْنَا يَدَيْهِ بِمِثْنٍ۔

انصاف نہ کرنے والا حکمران:

انصاف ایک عظیم روشنی ہے، نا انصافی بہت بڑی ظلمت اور تاریکی ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی رحمت میں ہوگا اور نا انصافی کرنے والا حکمران آخرت میں شل بازو کے ساتھ حق جل مجدہ کے سامنے مجرم اعظم کی شکل میں کھڑا ہوگا اس پر ندامت و شرمساری کے آثار خوب نمایاں ہوں گے آج دنیا میں جس کے ہاتھ بادشاہی ہو وہ یوں سمجھتا ہے بس اب مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں انصاف کرنا تو دور کنارا اس کا تصور بھی اس کے ہاں محال ہو جاتا ہے۔ ہر روز نا انصافی کا ایک نیا باب رقم ہوتا ہے مگر بہت قلیل حکمران ہیں جو کہ دامن انصاف کو قائم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں کو انصاف کا علم بلند کرنے کی توفیق دیں آمین۔ (جامی)

۲۳۷۵: باب الإمام العادل

۵۳۸۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ لِقَاعَتِ غَيْبَةٍ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلِّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ نَصَقَ بِصِدْقِهِ لَأَخِيهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ بِشِمَالِهِ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔

باب: انصاف کرنے والا امام

۵۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات اشخاص کو اللہ عزوجل اس دن سایہ میں رکھے گا کہ جس دن کسی کا سایہ نہ ہوگا علاوہ اس کے (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ) ایک تو انصاف کرنے والے امام (اور حاکم کو) دوسرے اس جوان شخص کو جو کہ عبادت الہی میں آگے بڑھتا جائے (یعنی نو جوان ہو کر عبادت میں خوب مشغول رہے) تیسرے وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (یعنی گناہوں کو یاد کر کے خوب روئے) چوتھے اس شخص کو کہ جس کا دل مسجد میں لگا ہو (یعنی بظاہر وہ شخص دنیاوی کام میں مشغول ہے لیکن اس کی توجہ نماز کی طرف ہے) پانچویں ان دو شخصوں کو جو کہ اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست ہیں (نہ کہ دنیاوی مقصد کے لیے) چھٹے اس شخص کو اللہ عزوجل قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا) کہ جس کو باوجاہت حسین و جمیل خاتون زنا کاری کے لیے بلائے اور وہ شخص خوف خداوندی کی وجہ سے باز رہے اور ساتویں اس شخص کو جس نے راہ خدا میں صدقہ کیا اور اس کو اسی قدر غفلت رکھا کہ باتیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

چھپا کر صدقہ کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اور حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ چھپا کر صدقہ کیا اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی اور ایسے ہی صدقہ کی فضیلت ہے اور جس صدقہ میں ریا کاری ہو یا صدقہ کر کے احسان جتلا یا جائے تو ایسا صدقہ باعث ثواب نہیں بلکہ باعث وبال ہے۔

۲۳۷۶: باب الإصابة في الحكم

۵۳۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَتَانَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب: اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے

۵۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی حاکم غور و فکر کے بعد کوئی حکم کرے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دو گنا اجر ہے اور جو شخص غور و فکر کرے (اور اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کرے) لیکن وہ فیصلہ صحیح نہ ہو جب بھی اس کے

لیے ثواب ہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ
فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا جُتِهَدَ فَأَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ۔

۲۳۷۷: بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرُصُ

عَلَى الْقَضَاءِ

باب: جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی قاضی نہ

بنایا جائے

۵۳۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَانِي نَاسٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقَالُوا
اذْهَبْ مَعَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
اسْتَعِينْ بِنَافِي عَمَلِكَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَاغْتَدَرْتُ
مِمَّا قَالُوا وَآخَرْتُ أَيْ لَا أَذِرُ مَا حَاجَتُهُمْ
فَصَدَّقْنِي وَعَذَرْنِي لَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ فِي عَمَلِنَا
بِمَنْ سَأَلْنَا۔

۵۳۸۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعرنی
لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت
میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا
انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنایت فرمادیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر
دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر
ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ نے
فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور و قبول کیا پھر ان لوگوں کو
جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں
کرتے۔

۵۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا
يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ وَجُلًا مِنْ
الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَلَا تَسْتَعِينُنِي كَمَا اسْتَعَمَلْتُ فَلَانًا قَالَ
إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي آثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي
عَلَى الْحَوْضِ۔

۵۳۸۹: حضرت اسید بن حذیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری
شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کسی کام کی انجام دہی
مجھ سے متعلق نہیں فرماتے اور آپ نے تو فلاں شخص کو کام دیا ہے (یعنی
اس سے متعلق فلاں فلاں کام کی انجام دہی کی ہے) اس پر آپ نے
فرمایا (میں قابلیت کی بنیاد پر کام تقسیم کرتا ہوں) لیکن تم میرے بعد
دیکھو گے کہ تم پر اثرہ آئے گا تم لوگ ایسے وقت صبر سے کام لینا یہاں
تک کہ تم لوگ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا (۵۳۸۸) کی آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص قاضی بننے سے خیانت کرنے کا آرزو مند
ہے اس وجہ سے تو وہ شخص قاضی بن جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضی بن جانا ایسا سخت کام ہے کہ اس سے ڈرنے کی
ضرورت ہے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر کئی مرتبہ عہدہ قضا پیش ہوا لیکن آپ نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔
اثرہ کیا ہے؟ اس لفظ کا حاصل یہ ہے کہ تالائق لوگوں کو کام ملیں گے یعنی عہدے ایسے لوگوں کو ملیں گے جو کہ اس کے اہل نہیں ہوں
گے اور حقدار لوگ اپنے حق سے محروم ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے بہر حال آزمائش کے ایسے دور میں صبر سے کام لینے کی
ہدایت فرمائی گئی ہے۔

باب: حکومت کی خواہش نہ کرنا

۵۳۹۰: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت (اور عہدہ) کی خواہش نہ کرو اس لیے کہ اگر حکومت مانگنے سے ملے گی تو (حکومت مانگنے والا) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ایسی صورت میں مدد خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر بغیر طلب کے تم کو حکومت حاصل ہوگی تو تم کو اللہ عزوجل کی امداد پہنچے گی۔

۵۳۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت مل جانے کی تمنا کرتے ہو حالانکہ قیامت کے دن (حکومت کامل جانا) حسرت اور ندامت ہے تو اچھی ہے دودھ سے لگانے والی اور پھر بری ہے دودھ سے چھرانے والی۔

۲۳۷۸: بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ

۵۳۹۰: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ ح وَ أَبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِن أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَسْتَحِرُّونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا تَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيُعْطِيَ الْمُرْصِعَةُ وَيَنْسَبَ الْفَاطِمَةُ۔

حکومت ملنے کا مطلب:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جب عہدہ حاصل ہو جاتا ہے یا حکومت مل جاتی ہے تو وہ ایسا لطف محسوس کرتا ہے کہ جیسے کہ ماں کو بچہ و دودھ پلانے میں کیف محسوس ہوتا ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار کا زوال ہو جاتا ہے تو اس وقت اس طرح کی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے ماں کو بچہ کا دودھ چھرانے میں ہوتی ہے۔

باب: (ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت

سے نوازا

۵۳۹۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ سوار ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ حاکم مقرر فرمائیں پھر دونوں حضرات میں جھگڑا ہونے لگا یہاں تک

۲۳۷۹: بَابُ اسْتِعْمَالِ

الشُّعْرَاءِ

۵۳۹۲: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاحٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مَلِجَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ رَسْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بْنُ مَعْبُدٍ وَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ أَمِيرُ

الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ قَتَمَادِبَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَنَزَلَتْ فِي ذَلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْلِبُوا بَيْنَ
يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتْ الْآيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ
صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ

کہ ان حضرات کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا تَنَزَّلُ نَزْلًا هَوًى اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اس
کے رسول ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے
باہر نکلنے تک تو ان کے لئے بہتر ہو۔

ادب و تہذیب سے متعلق آیت کریمہ کا مفہوم:

مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمانے سے پہلے تم اپنی رائے نہ بیان کیا کرو اور اس
کے حکم کے خلاف نہ کرو اور آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کی تشریح و تفسیر کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول
کریم ﷺ کے سامنے چیخ چیخ کر گفتگو کرتے تھے آپ جس وقت حجرہ مبارک یا مکان میں ہوتے تو جلدی جلدی آپ کو آواز
دیتے۔ صبر اور انتظار سے کام نہ لیتے اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے
نزول کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن آہستہ سے اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا شروع کر دی۔

۲۳۸۰: بَابُ إِذَا جَعَلُوا رَجُلًا فَقَضَى

بَابُ

وہ فیصلہ دے

۵۳۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ
الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ
هَانِيٍّ أَنَّهُ لَمَّا وَقَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَهُ وَهُمْ يَكُونُونَ هَانِيًّا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكْنِي أَبَا الْحَكَمِ
فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اتَّوَنُوا
فَعَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِي كَلَّا الْفَرِيقَيْنِ قَالَ مَا
أَحْسَنَ مِنْ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَ
عَبْدُ اللَّهِ وَ مُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ
قَالَ فَأَتَى أَبُو شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلَوْلَدِهِ

۵۳۹۳: حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد
ہانی رضی اللہ عنہ سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اس کو ابو الحکم آپ نے
اس کو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہے اور حکم صادر کرنا اسی ذات کا کام ہے
پھر تمہارا نام ابو الحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری
قوم کے لوگ جس وقت کسی مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہوں تو وہ لوگ
میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اس سے وہ دونوں جانب
کے لوگ رضامند ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا: اس سے کیا بہتر ہے
تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے کہا شریح اور عبد اللہ اور مسلم
۔ آپ نے فرمایا بڑا لڑکا کون سا ہے؟ اس نے کہا شریح۔ آپ نے
فرمایا تمہارا نام ابو شریح ہے پھر اس کے لئے اور اس کے لڑکے کے
لئے دعا فرمائی۔

ابوالحکم کی وضاحت:

لفظ حکم اسماء حسنیٰ اور اللہ عزوجل کے نام میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہیں ایسا حکم کرنے والا کہ جس کا حکم کسی طرح نہ مل سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کی ہے اس لیے آپ نے اس شخص کو ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۸۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَاءِ فِي

الْحُكْمِ

باب: خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت

سے متعلق

۵۳۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ عَصَمِيُّ اللَّهِ بَشَى وَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ بِكْسَرَى قَالَ مَنْ اسْتَعْلَفُوا قَالُوا بِنْتُهُ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ۔

۵۳۹۴: حضرت ابوبکر حبیب سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو ایک بات سے محفوظ رکھا جو کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی (وہ بات یہ ہے کہ ایران کا بادشاہ) کسریٰ مر گیا تو آپ نے فرمایا: اب اس کی جگہ کس کو مقرر کیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی لڑکی کو۔ آپ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہوگی جو کہ اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے (یعنی عورت کو حاکم بنائے)۔

۵۳۸۲: بَابُ الْحُكْمِ بِالتَّشْبِيهِ وَالتَّمثِيلِ

وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي

حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا

اختلاف

۵۳۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الشَّحْرِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَمِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَرِيطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذَرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ إِلَّا مُعْتَرِضًا أَفَاحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّبِي عَنْهُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دِينَ قَضَيْتُهُ۔

۵۳۹۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو یعنی قربانی والے دن اس دوران قبیلہ ختم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض (حج) اُس کے بندوں پر (یعنی میرے والد پر) اُس وقت (فرض) ہوا جبکہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر بھی (چڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتا لیکن پڑے پڑے (یعنی میرے والد صرف لیٹ سکتے ہیں) کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں تم اس کی جانب سے حج کر لو کیونکہ اگر اس کے ذمہ کوئی قرضہ ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔

۵۳۹۶: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ح

۵۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ ختم کی ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ
الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ
أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَطَمِمْ اسْتَفْتَتْ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ وَدِيفَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَرَبِيعَةَ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكْتُ أَبِي
شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ
فَهَلْ يُجْزِيءُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَ
عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ.

۵۳۹۷: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ قَدْ رَوَى هَذَا
الْحَدِيثُ عُمَرُ بْنُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ مَا
ذَكَرَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ
قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ
رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ
امْرَأَةٌ مِنْ خَطَمِمْ تَسْتَفْتِيهِ فَبَعَلَ الْفَضْلُ بَنَظْرَ إِلَيْهَا
وَتَنَظَّرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ وَجْهَ
الْفَضْلِ إِلَى الشِّمَالِ الْآخِرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ
لَرَبِيعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ
أَذْرَكْتُ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَّكِفَ
عَلَى الرَّاحِلَةِ الْآخِجُ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذَلِكَ فِي
حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

۵۳۹۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَثَّانَ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ
ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَطَمِمْ قَالَتْ يَا

کہ جس وقت فضل بن عباس (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سوار تھے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اُس کے بندوں پر ایسے
وقت میں فرض ہوا کہ میرا والد بالکل بوڑھا ہو گیا ہے وہ اونٹ پر نہیں
جم سکتا۔ کیا میں اس کی جانب سے اگر حج کروں تو کافی ہوگا؟ یا ادا ہو
جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۵۳۹۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ اس دوران قبیلہ ختم
کی ایک خاتون نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت فضل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور
عورت نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا
اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ
دوسری جانب پھرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کا فرض بندوں پر حج ایسے
وقت میں ہوا کہ میرے والد بالکل بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اونٹ
پر (بھی) نہیں ٹھہر سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ تذکرہ حجۃ الوداع کا
ہے۔

۵۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ ختم
کی ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض حج اُس
کے بندوں پر (میرے والد صاحب پر) اُس وقت ہوا جبکہ وہ بوڑھے
اور لاغر ہو چکے ہیں وہ اونٹ پر نہیں جم سکتے کیا میں ان کی جانب سے

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَرِيبَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَاتَّخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءَ وَاتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرَى۔

اگر حج کروں تو حج ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس دوران حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک خوبصورت خاتون تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔

حج بدل سے متعلق احکام:

جس کے ذمہ حج فرض ہو اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن وہ حج ادا نہ کر سکا اور بعد میں حج ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا یعنی حج بدل کرانا لازم ہے اور حج بدل ایسے شخص سے کرانا افضل ہے جو کہ عالم باعمل ہو اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے شخص سے حج کرایا جو کہ سابق میں حج نہیں کر سکا تو جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا لیکن کراہت کے ساتھ اور مرنے والے شخص کی طرف سے حج کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ مرنے والے نے حج کے اخراجات کے بقدر مال چھوڑا ہو اور یہ کہ اس نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت بھی کی ہو اگر یہ دونوں مذکور باتیں نہیں پائی گئی تو ورثہ کے ذمہ حج بدل کرانا لازم نہیں ہے اور حج بدل کرنے والے کے لیے اس قدر خرچ ملنا ضروری ہے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور واپس آ جانے کے لیے درمیانہ طریقہ سے وہ خرچہ کافی ہو اور حج بدل عاقل بالغ شخص سے کرایا جائے "مبراہق" یعنی قریب البلوغ لڑکے سے احتیاط رہے کہ حج بدل نہ کرایا جائے بلکہ بالغ شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ معلم الحجاج میں یہ مسائل مذکور ہیں۔

۲۳۸۳ باب ذِکْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى

بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ فِيهِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق پر

اختلاف

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہوا ہے اور وہ بوڑھا اور کمزور ہے اور وہ اونٹ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر میں اس کو باندھ دوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ قرضہ ادا کر لیتا تو کافی ہوتا اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج کر لو۔

۵۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُثَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَنْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَلَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دِينَ قَقْصِيَّتُهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ لَفُحْجٍ عَنْ أَبِيكَ۔

۵۴۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ إِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمِيعَ وَإِنْ رَبَطْتُهَا عَشِيبَتٌ أَنْ أَقْلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَمِّكَ.

۵۴۰۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ أُمِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ يَسْتَمِيعَ الْآحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ أَمِّكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَيْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ.

۵۴۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ اسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنْ أُمِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ الْآحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُجْزَى عَنْهُ.

۲۳۸۴: بَابُ الْحُكْمِ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ

الْعِلْمِ

۵۴۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمَارَةَ هُوَ ابْنُ عَمِيرٍ عَنْ

۵۴۰۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ بالکل بوڑھیا اور کمزور ہیں اگر میں ان کو اونٹ پر سوار کروں تو وہ سواری پر نہیں رک سکے گی اگر میں ان کو باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو تم قرض ادا کرتے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو۔

۵۴۰۱: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے پھونس ہو گئے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے اگر میں اس کو اونٹ (یا کسی دوسری سواری) پر سوار کروں تو وہ سواری پر رک نہیں سکتے (یعنی کمزوری کی وجہ سے گر جائیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے والد بالکل بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں آپ نے فرمایا جی ہاں تم دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو وہ کافی نہ ہوتا۔

باب: علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم

کرنے سے متعلق

۵۴۰۳: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں کیں۔ انہوں نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَكْثَرُوا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ لَقَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ
وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ لَمْ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ بَلَّغْنَا مَا تَرَوْنَ لَمَنْ عَرَضَ لَكُمْ مِنْكُمْ
قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا
قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ
الصَّالِحُونَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا
قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضَى بِهِ
الصَّالِحُونَ فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ وَلَا يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ وَ
إِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَ بَيْنَ
ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ لَدَغٌ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا
يَرِيكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ جَيِّدٌ

فرمایا: ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم
حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ
ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے
جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو
اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ
فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم کے مطابق حکم دے
اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک
لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ
مراد خلفاء راشدین اور صحابہ کرام ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی
کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی
نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل و فہم سے کام لو اور یہ نہ ہو
کہ میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال
(بھی) کھلا ہوا یعنی ظاہر ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں
(یعنی حرام و حلال) کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم
ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں کہ جن میں
شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔
امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جید ہے یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مشتبہ کام فرمائے گئے ہیں تو اس سے مراد ایسے کام ہیں جو کہ نہ تو حلال
ہیں اور نہ ہی حرام ہیں ایسے شبہ والے کام سے بچنے اور ان کو چھوڑنے کا حکم ہے اور جید حدیث سے مراد صحیح حدیث ہے اور مذکورہ
بالا حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی حکم قرآن و حدیث اور تعامل و اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ ملے تو قیاس سے کام لینا
درست ہے بشرطیکہ وہ قیاس کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو و شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیلی مباحث ہیں۔

۵۳۰۴: حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی
بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ
نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ
رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ
کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے
مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم

۵۳۰۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ
خَدَّيْنَا الْفُزَيْيَّ قَالَ خَدَّيْنَا سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا جَنٌّ وَلَسْنَا
نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ أَنْ
بَلَّغْنَا مَا تَرَوْنَ لَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ

فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْخَلَالَ بَيْنَ وَالْخَرَامَ بَيْنَ وَ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَلَدِّغْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ.

۵۴۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ خَلَقْنَا أَبُو عَلِيٍّ قَالَ خَلَقْنَا سُفْيَانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بِمَا أَلَهُ لَكُنَّ إِلَهُ أَنْ يَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَيَسْئَلُ رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ هُنَّ قَتَلْتُمْ وَإِنْ هُنَّ قَتَلْتُمْ وَلَا أَرَى الْعَاقِرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ.

کے مطابق حکم دے گا اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل و فہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔ ۵۴۰۵: حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تحریر فرمایا وہ ان سے دریافت فرما رہے تھے تو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر اس میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے حکم کے مطابق اگر کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے حکم کے موافق نہ ہو تو تمہارا دل چاہے تو تم آگے کی جانب بڑھو اور تمہارا دل چاہے تو تم پیچھے ہو اور میرا خیال ہے کہ پیچھے کی طرف ہٹ جانا تمہارے واسطے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ حدیث میں آگے کی طرف بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو قرآن و حدیث احوال و تعامل صحابہ و اجماع میں کوئی حکم نہ ملے تو تم اپنی عقل کے موافق فیصلہ کرو یعنی قیاس سے کام لے لو اور پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا مطلب یہ ہے کہ تم پھر کوئی حکم نہ دو اور نہ کوئی فیصلہ کرو یعنی اگر تم مذکورہ بالا جگہوں پر حکم شرع نہ پاسکو۔

۲۳۸۵: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

باب: آیت کریمہ: وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ کی تفسیر سے متعلق

۵۴۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ إِنَّمَا

۵۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ

الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَذَلُّو التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ
وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرُونَ التَّوْرَةَ قِيلَ
لِمُلُوكِهِمْ مَا لَجِدُ شَيْئًا أَشَدَّ مِنْ شَيْءٍ يَشْتَمُونَ
هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ يَقْرُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهَؤُلَاءِ الْآيَاتُ مَعَ
مَا يَعْبُونَهَا فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَةِ تِبْهِمْ فَادْعُهُمْ
فَلْيَقْرُوا أَكَمَا نَقَرُوا وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ
فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرَكُوا قِرَاءَةَ
التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا يَذَلُّو مِنْهَا فَقَالُوا مَا
تُرِيدُونَ إِلَى ذَلِكَ دَعَوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ
ابْنُوا لَنَا أَسْطُرَانَةً ثُمَّ ارْقَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا
شَيْئًا تَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا تَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَ
قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعَوْنَا نَسْبَحُ فِي الْأَرْضِ
وَنُحِبُّ وَ نَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ
قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَ قَالَتْ
طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْغَيَا فِي وَ نَحْتَفِرُ
الْأَبَارَ وَ نَحْتَرِبُ الْبُقُولَ فَلَا تَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَلَا
نَعْمُرُ بِكُمْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ خَيْمٌ
فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ
رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ إِلَّا
ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ لَمَّا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا
وَالْآخِرُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ كَمَا تَعْبُدُ فَلَانَ وَ
نَسْبَحُ كَمَا مَسَّحَ فَلَانٌ وَ نَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ
فُلَانٌ وَهُمْ عَلَى صِرَافِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانٍ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گزرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل
کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ
ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے
ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو
گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی عطاوت کرتے ہیں: وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا
أَنْزَلَ اللَّهُ فَقَدْ أَفْلَحَ يَوْمَ يَأْتِي الْقُلُوبُ بِقُلُوبٍ وَهُؤُلَاءِ
الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْآيَاتِ وَالْحُكْمِ فَهُمْ عَلَى عَذَابٍ مُّهِينٍ
وہ کافر ہے۔ اس طرح کی آیات اور جن سے ہم نے کام کیا وہ
بے پڑھتے ہیں تو تم لوگ ان کو حکم دو جس طریقہ سے ہم لوگ پڑھتے
ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی آیات کریمہ کو تبدیل کر دیں یا
نکال دیں) اور ایمان لائیں جس طریقہ سے ایمان لائے (چنانچہ)
بادشاہ نے ان لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ یا تو قتل ہو اور یا
توریت اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دے البتہ ہم نے جس طریقہ سے
تبدیل کیا ہے تو تم پڑھو۔ ان لوگوں نے کہا اس سے کیا مطلب ہے ہم
کو چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہم لوگوں سے یہ ایک منار
تعمیر کرا دو پھر اس پر ہم کو چڑھا دو اور ہم کو کچھ جانے کو دو۔
تمہارے پاس ہم کبھی نہ آئیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا تم لوگ ہمیں
چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے اور ہم جنگل میں چلے جائیں گے اور
جنگلی جانوروں کی طرح کھائیں گے اگر تم ہم کو ہستی میں دیکھو تو تم ہم کو
مار دو الٹا۔ بعض نے کہا ہم کو جنگل میں گھر بنا دو ہم لوگ (جنگل میں)
کنوئیں کھودیں گے اور سبزیاں لگائیں گے نہ ہم تم لوگوں کے پاس
آئیں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا کہ جس کا رشتہ دار دوست ان لوگوں
میں نہ ہو آخر کار ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔ ان ہی لوگوں سے متعلق
اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا نَازِلَ فَرَمَانِي
یعنی: ان لوگوں نے خود اس طرح کی درویشی نکال لی تھی۔ ہم نے ان
کو حکم نہیں کیا تھا پھر اس کو بھی جیسا دل چاہے ویسا نہ کر سکے۔ زبان
سے بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کی عبادت کریں
گے کہ جیسی عبادت فلاں آدمی کرتا ہے اور ہم لوگ جنگل کی سیر و تفریح

الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْهَضَ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ وَجَاءَ سَانِعٌ مِنْ مِبَاحِثِهِ وَحَاجِبُ الدُّبُرِ مِنْ ذُبُرِهِ فَاَمَّنُوا بِهِ وَصَلُّوهُ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ يَعْنِي وَبِالتَّوَرَةِ وَلِإِنْجِيلٍ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ الْقُرْآنَ وَاتَّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلًا يَعْلَمُ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْآيَةُ۔

بھی کریں گے جیسے فلاں نے سیر و تفریح کی تھی اور ہم لوگ اسی طرح کا مکان تعمیر کریں گے جیسا مکان فلاں نے بنایا لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن لوگوں کی اتباع کرتے تھے ان کے ایمان سے بے خبر تھے جب اللہ عزوجل نے رسول کریم ﷺ کو بھیجا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی تھے کوئی اپنے عبادت کرنے کی جگہ پہنچا تو کوئی شخص جنگل سے آیا اور کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا قرار دیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ یعنی: اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے پیغمبر پر وہ تم کو دو گنا حصہ اپنی رحمت کا عطا فرمائے گا ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب دوسرے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے واسطے ایک روشنی عطا فرمائے گا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی۔ پھر کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے محمد اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔

باب: قاضی کا ظاہر شرع پر حکم

۵۴۰۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے تم لوگ مقدمہ لاتے ہو میں انسان ہوں شاید تمہارے میں سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اس کے بھائی کا حق اس کو دو لوادوں تو وہ نہ ملے اور یہ سمجھ لے کہ میں نے ایک ٹکڑا اس کو آگ (جہنم) کا دلوایا ہے۔

باب: حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اس دوران ایک بھڑیا آگیا اور ایک کے بچے کو وہ اٹھا کر لے گیا جس کے

۲۳۸۶: بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

۵۴۰۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي زَيْدُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ فَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَفْطَعُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۳۸۷: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهِ

۵۴۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الرَّبُّ فَلَتَعَبَ بَابُنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بَابُنِكَ وَ قَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بَابُنِكَ وَ قَالَتِ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بَابُنِكَ فَتَحَا كَتَمًا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا إِلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتْهُ فَقَالَ انْتَوْنِي بِالسَّيِّئِينَ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ بِرَحْمَتِكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ مَا سَمِعْتُ بِالسَّيِّئِينَ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُنْبَذَ

مؤمنانہ فراست:

بچے کو وہ لے گیا وہ دوسری خاتون سے کہنے لگی کہ تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی کہ تیرا بچہ (بھڑیا) لے گیا۔ پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا فیصلہ کرانے کے لیے۔ انہوں نے ان میں سے بڑی خاتون کو بچہ دلوانے کا حکم کیا اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم ایک چاقو چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں بانٹ دوں گا (یعنی اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دوں گا) یہ بات سن کر چھوٹی عورت نے کہا تم ایسا نہ کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے وہ بڑی ہی عورت کا بچہ ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر وہ بچہ اس چھوٹی عورت کو دلوا دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم لوگ تو اس کو یہ کہہ کر نام سے پکارا کرتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فراست ایمانی سے اندازہ فرمالیا تھا کہ ان دونوں خواتین میں سے بچہ کی اصل ماں کون ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ فیصلہ صادر فرمایا اور مذکورہ چھوٹی عورت نے اپنی قدرتی شفقت و محبت کی وجہ سے خوشی سے کہہ دیا کہ یہ بچہ بڑی عورت کو دے دیا جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچہ کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف جانچنا مقصد تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی اپنی فہم و فراست سے فیصلہ کر سکتا ہے اور مؤمن کی فراست خود ایک قسم کی حجت ہوتی ہے حدیث میں فرمایا گیا: ((اتقوا فراستہ المؤمن فانہ بنظر بنور اللہ)) الحدیث

۲۳۸۸: بَابُ السَّعَةِ لِلْحَاكِمِ فِي أَنْ يَقُولَ
لِلشَّيْءِ الَّذِي لَا يَفْعَلُهُ أَفْعَلُ لِيَسْتَبِينَ
الْحَقُّ

باب: قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا
ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تا کہ حق ظاہر ہو
جائے

۵۴۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا

۵۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خواتین نکلیں اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان میں سے ایک بچے پر بھڑیے نے حملہ کر دیا اور اس کو لے گیا پھر وہ دونوں اس لڑکے کے لئے جو کہ باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلوا دیا۔

فَعَدَّ الذَّنْبُ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَآخَذَ وَ لَدَّهَا
فَأَصْبَحَتْ تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي إِلَى دَاوُدَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا
عَلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ كَيْفَ أَمْرُكُمَا فَقَضَتْمَا عَلَيْهِ
فَقَالَ اتَّعَرَّيْتُ بِالسَّيِّئِينَ أَشَقُّ الْعَلَامِ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ
الصَّغْرَى اتَّشَقُّهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَتَّى
يَمُنَّ لَهَا قَالَ هُوَ أَهْلُكَ فَقَضَى بِهِ لَهَا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ:

پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گذریں انہوں نے ان کا حال دریافت کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تم چھری لے کر آؤ میں بچے کے دو حصے کر دوں گا۔ یہ بات سن کر چھوٹی عورت (قوراح) نے کہا: کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ اس بچہ کو چھری سے کاٹ دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا چھوڑ دیں اور میرا بھی حصہ اسی کو دے دیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جاؤ بیٹا تمہارا ہے پھر وہ لڑکا اس کو دلوادیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ اس لڑکے کو چاقو سے کاٹ ڈالنے کا نہیں تھا لیکن آپ نے آزمائے اور حق بات جاننے اور اصل حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اصل ماں کبھی بچہ کو مار ڈالنا پسند نہیں کرے گی اور انہوں نے صرف حق ظاہر کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

۲۳۸۹: بَابُ تَقْضِ الْحَاكِمِ مَا يَحْكُمُ بِهِ
غَيْرُهُ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهُ أَوْ أَجَلٌ
مِنْهُ

باب: ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو

۵۳۱۰: أَخْبَرَنَا الْمُعِيزَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُسَيْكُنُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفُ بْنُ أَبِي
حُمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ
امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا وَ لَدَّاهُمَا فَآخَذَ الذَّنْبُ أَحَدَهُمَا
فَأَخْتَصِمَتَا فِي الْوَلَدِ إِلَى دَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلَى
سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمَا
قَالَتْ قَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى قَالَ سُلَيْمَانُ أَلْقِطَةُ
بِصْفَيْنِ لِهَذِهِ نِصْفٌ وَلِهَذِهِ نِصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرَى
نَعَمْ أَلْقِطُوهُ فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَقْطَعُهُ هُوَ وَلَدُنَا

۵۳۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین نکلیں ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آ گیا اور وہ ایک (لڑکے) کو لے گیا۔ وہ دونوں خواتین جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بڑی خاتون (یعنی ان دونوں میں سے عمر رسیدہ خاتون کو) لڑکا دلوا دیا۔ پھر وہ دونوں خواتین حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے (اس مقدمہ کا) کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟ ان خواتین نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی خاتون کو وہ لڑکا دلوا دیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہوں ایک حصہ اس کو اور ایک حصہ اس کو۔ بڑی عورت نے کہا اس لڑکے کو کاٹ دو اور چھوٹی عورت نے کہا اس کو

فَقَضَى بِهِ لِتَيْبِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ

نہ کاٹو وہ تو اس کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دلا دیا۔ جس نے کہ اس لڑکے کو کاٹنے سے منع کیا تھا۔

۲۳۹۰: بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْحَاكِمِ إِذَا قَضَى

باب: جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح

بغیر الحق

ہے

۵۳۱۱: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ أَنبَاَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَدِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا لَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأًا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَآسْرًا قَالَ فَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ أَسِيرَةً حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ يَوْمَنَا أَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا أَسِيرَةً قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ أَحَدٌ وَقَالَ بَشَرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَةً قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُ صَنَعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَكَرِيَّا فِي حَدِيثِهِ فَذُكِرَ وَفِي حَدِيثٍ بَشَرٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ مَرَّتَيْنِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) بنی جذیمہ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی جانب بلایا لیکن وہ اچھی طرح سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا پھر ہر ایک شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا۔ جس وقت جمع ہو گئی تو خالد نے ہر ایک شخص کو اپنے قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے تعالیٰ عنہ کے حکم کو جو کہ ایک ناحق حکم تھا اس کو رد کر دیا جس وقت ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو رسول کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! میں علیحدہ ہوں اس کام سے جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں یہ فرمایا: اے اللہ! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو فعل کیا ہے اس فعل کی گرفت مجھ سے نہ فرماتا۔

۲۳۹۱: بَابُ ذِكْرِ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ

باب: کون سی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو

يَجْتَنِيَهُ

بچنا چاہیے

۵۴۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي بَيْحَتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ النَّسِيِّ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ النَّسِيِّ وَهُوَ غَضْبَانٌ۔

۵۴۱۲: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عید اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ سیسان کے قاضی تھے کو لکھا جس وقت تم غصہ کی حالت میں ہو تو (اس وقت) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔ اس لئے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی آدمی دو اشخاص کے درمیان جب وہ غصہ میں ہو۔

۲۳۹۲: بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَاكِمِ

باب: جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالی غصہ

الْأَمِينُ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانٌ

فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۱۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ عَنِ ابْنِ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَاللَّبِثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَرَاثِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْفِيَانِ بِهِ بِلَاغًا النَّحْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ مَرَحَ الْمَاءُ بِمُرٍّ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمِّكَ فَتَلَوْنَ وَجْهَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَرْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا

۵۴۱۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں حرہ پر (واضح رہے کہ حرہ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین ہے) دونوں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور وہ انصاری) اس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے انصاری شخص کہتا تھا کہ پانی بہنے دو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا اور انکار کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ تم پانی اپنے درختوں کو دے دو پھر چھوڑ دو اپنے پڑوسی کی طرف۔ یہ بات سن کر انصاری کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ) کیا آپ کی پھوپھی کے لڑکے تھے (یعنی اس وجہ سے آپ نے ان لوگوں کی رعایت فرمائی) یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ کے چہرہ انور کا (غصہ کی وجہ سے) رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم درختوں کو پانی پلاؤ اور پھر تم پانی کو روکے ہوئے رکھو یہاں تک کہ وہ پانی درختوں کی مینڈھوں کے برابر چڑھ جائے۔ اب رسول کریم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلا دیا اور پیسے آپ نے جو حکم فرمایا تھا اس میں انصاری کا نفع تھا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چل رہا تھا لیکن جس وقت انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو واضح حکم جاری فرما کر پورا حق دلوایا۔ حضرت

أَحْفَظَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الْأَنْصَارِيَّ اسْتَرَفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرْيَحِ
الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ عَلَيْهِ الْآيَةَ أَنْزَلَتْ
إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى
يُحْكِمُونَكَ لِشَاجَرٍ بَيْنَهُمْ وَآخِذَهُمَا يَزِيدُ عَلَى
صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ

آپ ﷺ کے فیصلہ سے متعلق:

زبیرؓ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ یہ آیت کریمہ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُونَ اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ یعنی: تیرے پروردگار کی قسم! وہ
لوگ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے۔ جس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں میں
تمہاری حکومت قبول نہ کر لیں پھر تم جو حکم دو اس سے دل جک نہ ہوں
(اور بلا عذر اس کو تسلیم کر لیں) اس حدیث شریف کے دو راوی ہیں
ایک نے دوسرے سے زیادہ واقعہ نقل کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ چونکہ امت کے پوری طرح امین اور سفیر تھے اس وجہ سے مذکورہ انصاری شخص کے آپ کو غصہ دلانے
کے باوجود آپ نے فیصلہ فرمانے میں غصہ کا اثر نہیں لیا اور غصہ ناراضگی کی حالت میں بھی آپ حدود سے تجاوز نہیں فرماتے تھے
اور وہی فیصلہ ایسی حالت میں بھی فرماتے جو کہ حق اور سچ ہوتا لیکن کسی دوسرے شخص کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا درست
نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ کرنے سے حدود سے تجاوز کا قوی امکان ہوتا ہے۔

باب: اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۴: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا تقاضا کیا
ابن ابی حدرد سے اور ان دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان میں سے سنا آپ دروازہ پر تشریف لائے
اور آپ نے پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ
عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنا آدھا قرض
معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے
معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور
قرض ادا کرو۔

باب: مدد چاہنے سے متعلق

۵۴۱۵: حضرت عباد بن جعفر بن شریک سے روایت ہے کہ میں اپنے
چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک باغ میں داخل ہوا
اور وہاں کی ایک پھل لے کر میں نے مل ڈالی کہ اس دوران باغ والا آیا
اور میرا کھیل چھین لیا اور مجھ کو مارا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے فریاد کی آپ نے اس

۲۳۹۳: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ فِي فِكْرِهِ

۵۴۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو ذَرَّةٌ قَالَ خَلَقْنَا عُمَانَ ابْنَ
عُمَرَ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ تَقَاطَبَ ابْنُ أَبِي حَدْرَدٍ قَبِيحًا
كَانَ عَلَيْهِمْ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا
فَكَشَفَ بِسَرِّ حُجْرَتِهِمَا قَادِيًا يَدُ كَعْبٍ قَالَ لَيْتَكَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دِينِكَ هَذَا وَآوَمَا إِلَى
الشُّطْرِ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَالْجِبِ

۲۳۹۴: بَابُ الْإِسْتِجْدَاءِ

۵۴۱۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَبْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ
خَلَقْنَا مَبْشَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ رَزِينَ قَالَ خَلَقْنَا سُلَيْمَانَ
بْنَ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِكْبَاسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شَرَّاحِيلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُو مَيْمَنَ الْمَدِينَةِ فَدَخَلْتُ
حَاطًا مِنْ حِطَابِهَا فَفَرَسْتُ مِنْ سَبِيلِهِمْ فَجَاءَ

صَاحِبُ الْحَاظِ لَأَخَذَ كِسَايَ وَ صَوْتِي لَأَتَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَعِيذُ عَلَيْهِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ الرَّجُلُ
فَجَاءَ وَابِهِ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ دَخَلَ حَاظِي لَأَخَذَ مِنِّي سُبُوهُ
فَقَرَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا عَلِمْتَهُ إِذْ كَانَ
جَاهِلًا وَلَا أَعْلَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَانِعًا أَرَدْتُ عَلَيْهِ كِسَاءً
وَأَمَرْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَسْطِي أَوْ يَصِفِ وَسْطِي-

باغ والے کو بلا کر بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کس وجہ سے ایسا کام
کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے باغ میں آیا
ہے اور ایک بھلے کو لے کر مل ڈالا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں سکھلایا اور اگر وہ
بھوکا تھا تو تھو نے اس کو کیوں نہیں کھلایا جاؤ اس کا کبیل واپس کر دو پھر
مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا
حکم کیا۔

وسق کی تشریح:

واضح رہے کہ وسق ایک عربی وزن ہے یہ وزن ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ان شریعہ رسالہ مصنف حضرت مفتی محمد شفیع
رحمہ اللہ میں مذکورہ اوزان کی تفصیل ہے۔

۴۳۹۵: بَابُ صَوْنِ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ

الْحُكْمِ

باب: خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے

متعلق

۵۳۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ جَهَّابٍ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ
زَيْدِ بْنِ حَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَا أَنَّهُ رَجُلَيْنِ
اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَفْضَى بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ
وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لِي فِي أَنْ
اتَّكَلْتُ قَالَ إِنْ ابْنِي كَانَ عَيْفًا عَلَى هَذَا فَرَأَيْتَنِي
بِأَمْرَائِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَعْلَنْتُ
بِمَا نِيَّةٍ شَاوٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ
فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ
وَأَنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَائِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقْضَيْنِ
بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا هُنَاكَ وَ جَارِيَتُكَ كَرْدٌ

۵۳۱۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے بحث کی کہ ایک نے
کہا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں کتاب اللہ کے مطابق
اور دوسرے نے کہا جو کہ زیادہ سمجھ دار تھا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو
اجازت عطا فرمائی گفتگو کرنے کی۔ میرا لڑکا اس کے گھر ملازم تھا تو اس
نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھ سے کہا تمہارے لڑکے کو
پتھروں سے ہلاک کرنا چاہیے میں نے ایک سوکھریاں اور ایک باندی
میں سے لڑکے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو
انہوں نے کہا تمہارے لڑکے پر ایک سو کوڑے پڑنا تھے ایک سال کے
لیے ملک سے باہر ہونا تھا اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس
کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق
کروں گا تمہاری بکریاں اور باندی تم کو پھر ملیں گی اور اس کے لڑکے کو
ایک سو کوڑے مارے ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور اس کو حکم دیا کہ

إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَعَرَّبَهُ عَامًا وَ أَمَرَ أَنْ يَسْأَلَ
يَأْتِي امْرَأَةً الْآخِرَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمَهَا
فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۳۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ سَهْلِ بْنِ قَالٍ كُنَّا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْنَا
رَجُلٌ فَقَالَ أُنْشِدْكَ بِاللَّهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا
بِكِتَابِ اللَّهِ لِقَامٍ خَصْمُهُ وَ كَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ
صَدَقَ أَقْصَى بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ قُلْ قَالَ ابْنُ
أَبِي نَجَّانٍ كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَزَنِي بِأَمْرَائِهِ
فَلَا تَدْرِي مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ خَادِمٍ وَ كَانَتْهُ أَخِيرَانِ
عَلَى ابْنِهِ الرَّجَمَ فَلَا تَدْرِي مِنْهُ ثُمَّ سَأَلْتُ رَجُلًا
مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ
مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي لَا قُضِيَتْ
بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَ
الْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ
تَغْرِيبُ عَامٍ ائْتِ يَا ابْنُ عَالِيٍّ امْرَأَةً هَذَا فَإِنْ
اعْتَرَفَتْ فَأَرْجَمَهَا لَعَنَّا عَلَيْهَا فَاغْتَرَفَتْ
فَرَجَمَهَا۔

دوسرے آدمی کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو
پتھروں سے مار ڈالے اس نے اقرار کر لیا پھر وہ عورت رحم کی گئی جتنی
اس پر پتھر برسائے گئے۔

۵۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت سہل
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے
تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کو اللہ
عزوجل کی قسم دیتا ہوں ہمارا آپ فیصلہ فرمائیں اللہ کی کتاب کے
موافق۔ پھر اس کا مخالف اٹھ کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس
نے عرض کیا سچ کہتا ہے کتاب اللہ کے موافق آپ حکم فرمائیں۔ آپ
نے فرمایا: کہہ دو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے پاس مزدوری کا کام
کرتا تھا تو اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک
خادم دے کر اس کو چھڑا لیا۔ کیونکہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے
لڑکے پر رحم (یعنی پتھروں سے مار ڈالنا ہے) تو میں نے فدیہ ادا کر دیا
پھر میں نے چند جاننے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے
کہا: تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں تھے اور ایک سال
کے لئے ملک بدر ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی
قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے
موافق کروں گا لیکن ایک سو بکریاں اور خادم تم اپنے لئے لو اور تمہارے
لڑکے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے
پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈال۔ چنانچہ صبح
کے وقت انہیں رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اس نے اقرار کر لیا انہوں نے
اس کے اوپر پتھر برسائے۔

۲۳۹۶ باب تَوْجِيهِ الْعَاكِمِ إِلَى مَنْ

أَخْبَرَانَهُ زَنَى

۵۳۱۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُزَمَانِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حَنْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ

باب: جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا

طلب کرنا

۵۳۱۸: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کو حاضر کیا گیا کہ جس نے زنا کر لیا
تھا۔ آپ نے فرمایا: کس شخص نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بِأَمْرٍ أَفْذَرْتُمْ لِقَائِ
مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعِدِ الَّذِي فِي حَائِطِ مَعْدٍ
لَا رَسْلَ إِلَهُ قَاتِي بِهِ مَعْمُولًا قَوْصِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ
فَاعْتَرَفَ لَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِإِثْمَالِ قَضَرَتِهِ وَرَحْمَةِ لَزَمَاتِهِ وَخَفَّتْ عَنْهُ

اپنا ج شخص کی حد سے متعلق:

ہے؟ لوگوں نے کہا: اس اپنا ج شخص نے اس سے زنا کیا ہے جو کہ
حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں رہتا ہے۔ آپ نے
اُس کو بلایا لوگ اُس کو اُٹھا کر لائے۔ آپ نے کھجور کے خوشے
منگائے اور اس (زانی کو) اس سے مارا اور اس کے لئے تخفیف
فرمائی۔

مطلب یہ کہ اس شخص کے اپنا ج بن کو دیکھتے ہوئے آپ نے اس شخص کے لئے سزا میں کمی فرمادی اور اس کو کھجور کے
ایسے خوشے سے مارا کہ جس میں ایک سو شانیں تھیں۔ اگر آپ اس شخص کو دروں سے مارتے تو اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

۲۳۹۷: باب مَصِيرُ الْحَاكِمِ إِلَى رَعِيَّتِهِ

لِلصُّلَحِ بَيْنَهُمْ

باب: حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے

خود جانا

۵۳۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ
ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ وَلَقِيَ بَيْنَ حَضْرَتِ بْنِ
الْأَنْصَارِ كَلَامَ حَتَّى تَرَامُوا بِالْبِجَارَةِ فَلَقَبَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ
فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَانْطَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْبَسَ لَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَ
تَقَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى
النَّاسُ صَفْعُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي
الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَضَعِيحَهُمْ انْفَتَحَ فَإِذَا هُوَ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ
لَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ الْبُتَّ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَعْنِي يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرَى وَتَقَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْتَبَ قَالَ مَا

۵۳۱۹: حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو
قبائل کے درمیان سخت گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ ان کے درمیان پھر
چل گئے رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے ان دونوں میں مصالحت
کے لیے اس دوران نماز کا وقت آ گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی
اور آپ کا انتظار کیا آپ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ تکبیر ہو
گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے۔ پھر
رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے
تھے جس وقت لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
نماز میں کسی دوسری طرف خیال نہیں فرما رہے تھے لیکن جس وقت
دستک کی آواز سنی تو نگاہ پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ
تشریف فرما ہیں انہوں نے پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا آپ سے
اشارہ فرمایا اور رسول کریم ﷺ آگے کی طرف بڑھ گئے اور آپ نے
نماز پڑھائی جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے
فرمایا: تم اپنی جگہ پر کس وجہ سے نہیں رہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کس
طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عز وجل ابوقحافہ کے لڑکے کو اپنے رسول صلی
اللہ علیہ وسلم کے آگے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی جانب متوجہ

كَانَ اللَّهُ لِيَرَى ابْنُ أَبِي قُحَّافَةَ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا لَكُمْ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ صَفَعْتُمْ إِنَّ ذَلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ.

۲۳۹۸: بَابُ إِشَارَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ

بِالصَّلَاحِ

۵۳۲۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَذْرَةَ الْأَسْلَمِيِّ بَعْنَى دَيْنًا فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَحَكَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ لَمَرَّةٍ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ لَا تَأْخُذَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ الْيَصْفُفُ فَتَأْخُذُ بِيَصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرُكُ بِيَصْفًا.

۲۳۹۹: بَابُ إِشَارَةِ الْحَكَمِ عَلَى الْخَصْمِ

بِالْعَفْوِ

۵۳۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ أَبُو عَمَرَ الْأَعْلَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَابِلِ بِقَوْدِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلِي الْمَقْتُولِ اتَّعَفَوْا قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذَ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتُفْلَلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ لَوْلِي مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ اتَّعَفَوْا قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذَ الدِّيَةَ قَالَ لَا

ہوئے اور فرمایا: تمہاری کیا حالت ہے جس وقت نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے تو تم لوگ تالیاں بجاتے ہو یہ بات تو خواتین کے لیے ہے جس کسی کو کوئی بات نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔

باب: حاکم دونوں فریق میں سے کسی ایک کو مصالحت کے لئے اشارہ کر سکتا ہے

۵۳۲۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا انہوں نے راستہ میں اس کو دیکھا تو پکڑ لیا اور باتوں (باتوں) میں آوازیں بلند ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لینے کا۔ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

باب: حاکم معاف کرنے کے لئے اشارہ کر سکتا ہے

۵۳۲۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا ہوا لایا آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا تم دیت معاف کرتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بدلہ لو گے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو لے جاؤ (اور اس کو قتل کرو) جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چلا تو پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خون کا بدلہ لو

قَالَ فَتَقَنُّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ
فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ
فَتَأْخُذُ الدِّيَّةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقَنُّهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءَ
بِأَنَّهُمْ وَائِمٌ صَاحِبُكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ لَنَا وَآيَةُ
يَجُزُّ نُسُفَتُهُ.

گے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو لے جاؤ۔
جس وقت لے کر چلا اور آپ کی جانب پشت کی پھر آپ نے اس کو
بلایا اور فرمایا: معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: تم
دیت لینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو تم
قتل کرو گے؟ اس پر اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے
فرمایا: اچھا جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارے
اور تمہارے ساتھی کے کہ جس کو اس نے قتل کیا ہے دونوں کے گناہ
سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا
کہ وہ شخص اپنی رشتی کھینچ رہا تھا۔

باب: حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۵۴۲۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری
شخص نے جھگڑا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں جس سے کہ کھجور کے درختوں کو سینچا کرتے
تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ چلا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا آخر کار مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدم میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے پہلے حکم نرم دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
کو ان کو پورا حق نہیں دلایا اور فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم اپنے درختوں
کو پانی پلا دے پھر ان کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر
انصاری شخص ناراض ہو گیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر
زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے نرمی سے کام نہیں لیا اس پر
آپ نے فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تم درختوں کو پانی دو پھر تم پانی روکے
رکھو یہاں تک کہ پانی نالیوں کی منڈیر تک پہنچ جائے (یعنی خوب پانی
پانی ہو جائے) زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ یہ آیت اسی
سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی آیت: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۔

باب: مقدمہ کے فیصلہ سے قبل حاکم کے سفارش کرنے

۲۴۰۰: باب إشارتك الحاکم بالرفق

۵۴۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ
الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
سَرَّحَ الْمَاءَ بِمَرٍّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ
الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ تَقْلُونَ وَجْهَهُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ
اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ
الزُّبَيْرُ إِنِّي أَحْسَبُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الْآيَةُ.

۲۴۰۱: باب شفاعتك الحاکم لِلْخُصُومِ قَبْلَ

فصل الحکم

سے متعلق

۵۳۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يَقَالُ لَهُ مُغِيثٌ. كَاتِبِي أَنْظُرِي إِلَيْهِ يَطْلُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لَحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ رَ مِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتِ بَرِيرَةَ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَمُرُّنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَلِيعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهِ.

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھا ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ ان کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اور وہ آنسو سے روتا جاتا تھا اور ان کی داڑھی پر آنسو جاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی (شوہر سے) نفرت کرنے سے جو کہ حضرت مغیث کے ساتھ ہے پھر آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم پھر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ (تو ٹھیک ہے) وہ تمہارے بچے کے باپ ہیں۔ اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو حکم فرما رہے ہیں تو مجھ کو یہ حکم لازماً تسلیم کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر:

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو جو کہ ایک صحابی تھے خرید کر آزاد فرمایا تھا ان کے شوہر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے حد سے زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر سے نفرت تھی لیکن آپ کے فرمانے پر انہوں نے نفرت کرنا چھوڑ دی لیکن شوہر کے ساتھ رہنا قبول نہ کیا۔ (جامی)

باب: اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے

۲۳۰۲: بَابُ مَنْعِ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ مِنْ اِتْلَافِ

مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے

أَمْوَالِهِمْ وَبِهِمْ حَاجَةٌ إِلَيْهَا

۵۳۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جو کہ نادار اور محتاج تھے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ شخص مقروض بھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم (پہلے) اپنا قرضہ ادا کرو اور اپنے اہل و عیال پر

۵۳۲۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمَوْدِعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ لِبَاعَةِ رَسُولٍ

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِشَآءِ یَاجِئَہِ دِرْہِمٌ خَرَجَ کَرُو۔
فَاعْطَاهُ فَقَالَ اَقْبِضْ دِیْنُکَ وَانْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ۔

قرض کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے اس شخص کے غلام کو آزاد کرنے کے فعل کو باطل فرمایا اور فرمایا کہ پہلے قرض کی ادائیگی اور اہل و عیال کے نان نفقہ کی فکر ضروری ہے۔ غلام کو آزاد وغیرہ کرنا بعد میں ہے۔

۴۴۰۳: بَابُ الْقَضَاءِ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ
۵۴۲۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْنَا إِسْمَاعِيلَ بْنَ حَلْفَتْنَا الْعَلَاءَ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِيزَانٍ فَقَدْ أَتَى حَقَّ اللَّهِ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَبَابًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرَائِكِ عَرَفَةٍ

باب: فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے
۵۴۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ عز و جل نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور جنت اس کے لئے حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ معمولی سی ہی چیز ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔

باب: جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے

۵۴۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا کی اہلیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہے وہ نہ تو مجھ کو اور نہ میری اولاد کو خرچہ دیتے ہیں کیا میں انکے مال میں سے بغیر اطلاع کے لے لوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس قدر لے لو جس قدر تم کو اور تمہارے بچے کو کافی ہو۔

۵۴۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ سَمِعْنَا إِسْحَاقَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَجِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَوَلَدِي مَا يَكْفِينِي أَتَأْخُذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا تَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكَ بِالْمَعْرُوفِ۔

غیر موجود شخص سے متعلق فیصلہ:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قاضی یا حاکم کی مجلس میں حاضر نہ ہو لیکن حاکم یا قاضی اس کو پہچان رہا ہو تو ایسی صورت میں اس سے متعلق یعنی اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں بقدر ضرورت لے لینا درست ہے۔

باب: ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق

۵۴۲۷: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

۲۴۰۵: النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَقْضَى فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ
۵۴۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْنَا

مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ
جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَكَانَ
عَامِلًا عَلَى سِجِسْتَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْضِي أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ
بِقَضَاءٍ بَيْنَ وَلَا يَقْضِي أَحَدٌ بَيْنَ عَصَمَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ۔

۲۴۰۶: بَابُ مَا يَنْقُطُ الْقَضَاءُ

۵۴۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ
بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ
بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنَّمَا أَقْضِي
بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ لَعَنَ قَضِيْتُ لَهُ مِنْ عَقِ
أَخِيهِ شَبًّا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۴۰۷: بَابُ الْأَلَدِ الْخَصِمِ

۵۴۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا
وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَابْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ
مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ
عَنْ أَبِي أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَيَّ اللَّهُ الْأَلَدُ الْخَصِمُ۔

۲۴۰۸: بَابُ الْقَضَاءِ فِيمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ

۵۴۳۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دَابَّةٍ
لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ لِقَضِي بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۲۴۰۹: بَابُ عِظَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِينِ

۵۴۳۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی شخص ایک مقدمہ میں دو
مقدمات کا اور نہ کوئی حکم دے دو آدمیوں کے درمیان جس
وقت وہ غصہ میں ہو (یعنی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ
کرے)۔

باب: فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟

۵۴۲۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس جھگڑے (اور
مقدمات) لاتے ہو میں تو انسان ہوں تمہارے میں سے کوئی شخص
زبان دراز ہوتا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا اسی پر جو سنوں گا پھر اگر میں
کسی کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلاؤں تو وہ اس کو جائز نہ ہوگا بلکہ
آگ کا ایک ٹکڑا دلاؤں گا۔

باب: فتنہ فساد مچانے والا

۵۴۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا سب سے برا شخص اللہ عزوجل کے نزدیک جھگڑا لگوانے والا ہے
(یعنی جو دوسروں سے فتنہ فساد کرے)۔

باب: جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے

۵۴۳۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں
نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے سلسلہ میں
جھگڑا کیا کسی کے پاس گواہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں
کو آدھا آدھا دلا دیا۔

باب: حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق

۵۴۳۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکیاں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ
ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كُنْتُ جَارِيتَانِ تَخْرُجَانِ
بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ أَحَدَاهُمَا وَيَدُهَا تَذْمِي
فَزَعَمْتُ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَانْكَبَتْ
الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعِي أَنْ
الْيَمِينِ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا
بِدَعْوَاهُمْ لَا دَعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ
فَأَذَعُهَا وَأَنَا عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ
لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى تُخْتَمَ الْآيَةُ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ
عَلَيْهَا فَاغْتَرَفْتُ بِذَلِكَ كَسْرًا

۲۴۱۰: بَابُ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

۵۴۳۲: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
مَرْحُومُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعْمَةَ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى خَلْقٍ يَغْيِي مِنْ
أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُوا اللَّهَ وَ
نَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِيَدِينَهُ وَمَنْ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ مَا
أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ
أَمَا إِنِّي لَمْ أَتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جَبْرِيلُ
فَاخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُ بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ

۵۴۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي
قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ
عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
رَحُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا
إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى أَمِنْتُ بِاللَّهِ وَكَلَّمْتُ بِصِرْعِي

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک لکلی تو اس کے ہاتھ سے خون
جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساکھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے
انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے
جواب میں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم
مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ
دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے
سائے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) إِنَّ الَّذِينَ
يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ . . . یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے
عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے
یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بدایا اور یہ
آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی سرور ہوئے۔

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲ حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ معاویہ نے فرمایا
کہ نبی باہر نکلے صحابہ کے حلقہ پر آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ
سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دعا اور اس کا شکر ادا کرتے
ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔
آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا
اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے
قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبریل میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ
اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صیہ کو قسم دی اور
یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)
۵۴۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا
چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے
کہا: نہیں! اللہ کہ قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ
السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی
اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

۵۰

کتاب الاستعاذہ

(اللہ عزوجل کی) پناہ چاہنا کے متعلق احادیث مبارکہ

۵۴۳۴: حضرت معاذ جونیڈ بن جبل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کچھ بارش برسی اور اندھیرا چھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا پھر کچھ کہا جس کا یہ مطلب تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح و شام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچالیں گی۔

۵۴۳۵: حضرت عبداللہ بن ضعیب جونیڈ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک مرتبہ میں نے آپ کو تنہا پایا تو آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا (یعنی کھل سورتیں تلاوت فرمائی) اس کے بعد (سورۃ ناس یعنی): قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم فرمایا پھر فرمایا کہ نہیں لیکن لوگوں نے پناہ طلب کی دونوں سے بہتر۔

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر جونیڈ سے روایت ہے کہ میں رسول

۵۴۳۴: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَلْبَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِيذَابُ بْنُ أَبِي أَبِيذَابٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَابَنَا كَسْرٌ وَطَلَمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَائِمٍ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا لَقَالَ قُلْ لَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمِيسُ وَحِينَ تُصْبِحُ لَلَا يَكْفِيكَ كُلُّ شَيْءٍ۔

۵۴۳۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مِيسْرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَأَصَبْتُ خُلُوعًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَدَنُوتٍ مِنْهُ لَقَالَ قُلْ لَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِالْفَضْلِ مِنْهُمَا۔

۵۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي

الْقَعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَعُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاحِلَتُهُ فِي غَزْوَةٍ إِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةُ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَرَأَ السُّورَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعُوذُ بِهِمْ لِيهِمْ أَحَدٌ.

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ قُلْتُ وَمَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْ لَا يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ.

۵۳۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَابِسٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْفَضْلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ.

۵۳۳۹: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں۔ آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش رہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہو (یعنی پڑھو) میں نے عرض کیا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ سورت کو مکمل کیا پھر قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی (یعنی جیسی پناہ اس سورت میں مانگی گئی ہے کسی سورت میں پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۳۳۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آپ نے پھر ان کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ان سورتوں جیسی پناہ کسی نے نہیں مانگی یا لوگ ان جیسی پناہ نہیں مانگتے (یعنی ان سورتوں میں جیسی جامع اور موثر پناہ مانگی گئی ہے کسی سورت میں ایسی پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۳۳۸: حضرت عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عابس! کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں سب سے بہتر پناہ کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں پناہ مانگنے والے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتائیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۳۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا بِحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً شَهْبَاءَ فَرَكِبَهَا وَآخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُقْبَةَ أَقْرَأْ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَآعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى فَرَأَتْهَا فَعَرَفَتْ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جَدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاقُوتُ بِهَا لَمَّا قُمْتُ يَغِي بِمِثْلِهَا۔

۵۴۳۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِرَازٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَبَانَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ لَأَمَّا رَسُولُ ﷺ يَهْمَانِي صَلَاةُ الْغَدَاةِ۔

۵۴۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۵۴۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحَرِثِ وَهُوَ الْعَلَاءُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ لَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرْنَا فَعَلَّمْنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرْنِي سُورَتٌ بِهِمَا جَدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ

ﷺ کے لئے ایک سفید قسم کے فخر کا تھکا آیا آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ جیؓ اس کو کھینچتے ہوئے چل پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ جیؓ سے فرمایا اے عقبہ جیؓ پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا پڑھو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر اس کو دوبارہ پڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو پڑھا۔ آپ نے پہچان لیا کہ میں بہت خوش نہیں ہوا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھ کو اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ملی۔

۵۴۳۰: حضرت عقبہ بن عامر جیؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سورہ معوذتین کے بارے میں (یعنی ان سورتوں کو سیکھنا چاہا) حضرت عقبہ جیؓ نے کہا پھر آپ نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں تاکہ تمام لوگ سن کر سیکھ لیں۔

۵۴۳۱: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان دونوں سورت کی تلاوت فرمائی۔

۵۴۳۲: حضرت عقبہ بن عامر جیؓ سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا۔ اس دوران آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ جیؓ! کیا میں تم کو سب سے بہتر سورتیں جو پڑھی گئی ہیں وہ دو سورت سکھاؤں؟ پھر آپ نے مجھ کو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جس وقت صبح کی نماز کے لیے آپ اترے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا اے عقبہ جیؓ تم کیا سمجھے؟

لِلنَّاسِ فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ
الْتَفَتَ إِلَى فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ۔

۵۴۴۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَعُوذُ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقَبٍ مِنْ
بِلَدِكَ الْبَقَابِ إِذْ قَالَ أَلَا تَرَ كُنُوزَ يَا عُقْبَةُ فَأَجَلَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبَ
مَرَكَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرَ كُنُوزَ يَا عُقْبَةُ
فَأَشْفَقْتُ أَنْ يَكُونَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ مُنْبَهَةً
وَنَزَلْتُ وَرَكِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَلَا
أَعْلَمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ لَقَرَأَيْهِمَا النَّاسُ
فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ فَأَلَيْمَتِ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ لَقَرَأَيْهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي
فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَقَرَأَيْهِمَا كُلَّمَا
يُمْتُ وَقُمْتُ۔

۵۴۴۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ كُنْتُ أَمْسِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَسَمِعْتُ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ
مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَمِعْتُ عَنِّي فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ ارْزُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا
أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
فَقَرَأَتْهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِخْرَافِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْتُ مَاذَا
أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
فَقَرَأَتْهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِخْرَافِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

۵۴۴۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گھانیوں
میں سے ایک گھائی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا
کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کیا تم سواری نہیں ہوتے؟
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا خیال لیا اور عرض کیا میں کس
طریقہ سے آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد پھر آپ
نے فرمایا تم سواری نہیں ہوتے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ
نافرمانی کرنے سے گناہ ہو جائے۔ پھر آپ اترے اور میں کچھ دیر کے
لئے سوار ہوا پھر میں اتر اور آپ سوار ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو
دو بہتر سورت سکھاؤں؟ جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر آپ نے مجھے
دو سورتیں: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھائیں کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہو گئی آپ آگے بڑھ گئے اور یہی
دو سورتیں تلاوت فرمائیں پھر میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تم کیا
سمجھے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تم ان دونوں سورت کو پڑھو سونے اور اٹھنے کے
وقت۔

۵۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو۔
میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ (یعنی کیا پڑھوں؟) یا رسول اللہ! آپ
خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اے عقبہ! (عقبہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا) کیا
پڑھوں؟ یا رسول اللہ! پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا خدا کرے
پھر آپ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کہو یعنی پڑھو۔ میں
نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں
نے پڑھا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض
کیا: کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں
نے اس کو پڑھا آخر تک۔ پھر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی
مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے

اس کے برابر پناہ چاہی۔

۵۴۳۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پڑھائیں سورہ ہود اور سورہ یوسف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز نہیں پڑھو گے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ قل ہے۔

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں جن جیسی دیکھنے میں نہیں آئی۔ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۵۴۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ میرے والدین آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو۔ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھو تم ان جیسی (سورت) ہرگز نہ پڑھو گے۔

باب: اس دل سے پناہ کہ جس میں خوفِ الہی نہ ہو

۵۴۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے جو کہ خوفِ خدا نہ کرے اور اس دعا سے کہ جس کی قبولیت نہ ہو اور اس نفس سے کہ جو بھرتا ہو (یعنی جس نفس میں خشیتِ خداوندی نہ ہو)۔

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم عِنْدَ ذَٰلِكَ مَا سَالَ سَائِلٌ بِمِثْلِہَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِذٌ بِمِثْلِہِمَا۔

۵۴۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ لَوَصَّعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ أَقْرِئْنِي سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَبَسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

۵۴۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرَةَ عَنْ جَابِرِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأُ بِمَا خَابِرُ قُلْتُ وَمَا ذَا أَقْرَأُ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَقْرَأْ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ أَقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا۔

۲۴۱۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ قُلْبٍ لَا يَخْشَعُ

۵۴۳۸: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَابِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبَا سَفْيَانَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْيَانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قُلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا

تَشْبَعُ۔

باب ۵۴۱۳: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ

فِتْنَةِ الصَّدْرِ

۵۴۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۵۴۱۴: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ

وَالْبَصَرِ

۵۴۱۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ شَكْلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوَّذًا اتَّعَوَّذُ بِهِ لَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدُ وَالْمَنِيُّ مَا وَفَّ۔

باب: سینہ کے فتنہ سے

پناہ مانگنا

۵۴۱۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نامردی، کنجوسی، سینہ کے فتنہ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

باب: کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے

سے متعلق

۵۴۱۴: حضرت شعل بن جندب بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعوذ بتلائیں جس سے میں (اللہ سے) پناہ مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: کہو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کان کی برائی سے زبان کی برائی سے دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

خلاصہ الباب ☆ برائی برائی ہے چاہے کان زبان دل کی ہو یا پھر ہاتھ سے بے محل اپنی منی کو ضائع کرنا اپنے ساتھ ظلم عظیم ہے منی کو ہاتھ سے بہانا یا تعوذ باللہ زنا کا ارتکاب کرنا کسی بھی طریقہ سے اپنی جوانی کو تباہ کرنا بہت برا فعل ہے انسان نامرد ہے اولاد بیوی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے بعد میں جب جوانی ختم ہوتی ہے بڑھاپے میں قدم ہوتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا کہ منی کو ضائع کرنے سے انسان اپنا بہت کچھ ضائع کر بیٹھتا ہے اور ذہنی مریض یا عارضہ قلب میں مبتلا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس نوجوان نسل کو اس فعل بد سے بچائے تاکہ امت مسلمہ کو تندرست و توانا جوان مبلغ مجاہد نصیب ہوں۔ آمین (جامی)

۲۴۱۵: باب الاستعاذۃ من الجبن

۵۴۵۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَعْلَمُا خَمْسًا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَ يَقُولُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۴۱۶: باب الاستعاذۃ من البخل

۵۴۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَنْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجَبَنِ وَسُوءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الْقَدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۵۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُ بِيَهُ خَمْسًا الْكَلِمَاتِ كَمَا يَعْلَمُ الْمُعْلَمُ الْعِلْمَانِ وَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ بِهِنَّ ذُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

۵۴۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

باب: بزولی اور نامردی سے پناہ مانگنا

۵۴۵۱: حضرت مصعب بن سعد جنینہ نے نقل کیا ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص جنینہ ہم کو پانچ باتیں سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ان کے ساتھ دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر ہونے تک (یعنی ایسے بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں انسان خود اپنے سے عاجز ہو جاتا ہے قرآن کریم میں اس کو ارذل عمر فرمایا گیا ہے) اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور عذابِ قبر سے۔

باب: کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں: کنجوسی نامردی بڑی عمر سینے کے فتنے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۵۳: حضرت عمرو بن ميمون یہیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد جنینہ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس طریقہ سے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ان کو پڑھا کرتے تھے اور نماز کے بعد پڑھتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں کنجوسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے (راوی نے نقل کیا یہ حدیث میں نے حضرت مصعب جنینہ سے بیان کی انہوں نے کہا: سچ ہے)۔

۵۴۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے کنجوسی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے

وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ۔

۲۳۱۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَمِّ

۵۳۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنِّ عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ
عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدْعُهُنَّ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۵۳۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي
عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ
ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدْعُهُنَّ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ
وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْأَيْدِينَ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ وَحَدِيثُ ابْنِ فَضِيلٍ
خَطَأٌ۔

۵۳۵۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ
عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ
وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدُّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ
كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۳۱۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْحُزَنِ

باب: رنج و غم سے پناہ مانگنا

۵۳۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ کی دعائیں مقرر تھیں جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ
فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور
عاجزی اور سستی سے اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے
مجھ پر۔

۵۳۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں کہ جن کو آپ نہیں
چھوڑتے تھے (وہ دعائیں یہ ہیں) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج
اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی سے اور لوگوں کے
غلبہ سے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت
خطا ہے۔

۵۳۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی، برحائے
نامردی، کنجوسی اور (قیامت کے قبل کے) دجال کے فتنہ اور عذاب قبر
سے۔

۵۳۵۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور عاجزی اور بوڑھا ہونے
کنجوسی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر اور زندگی اور
موت سے۔

باب: رنج و غم سے پناہ مانگنا

۵۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ السَّجِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعِيدُ ابْنُ سَلَمَةَ شَيْخٌ ضَعِيفٌ وَإِنَّمَا أَخْرَجَاهُ لِلزِّيَادَةِ فِي الْحَدِيثِ.

۵۳۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دُعا مانگتے تھے تو فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے فساد سے۔ امام نسائی بیحد نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں سعید بن سلم ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو تحریر کیا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے۔

۲۴۱۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ
۵۳۶۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَطِيَّةٍ وَكَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّهُ مِنْ غَرَمٍ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ.

باب: تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں
۵۳۶۰: حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ میں سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرض داری اور گناہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض داری (یعنی مقروض ہونے سے) بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مقروض ہوگا تو وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

۲۴۲۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ

وَالْبَصَرِ

۵۳۶۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَلَالُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ شُبَيْرَ بْنَ شَكْلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوَّذًا اتَّعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا

باب: کان اور آنکھ کی برائی سے

پناہ مانگنا

۵۳۶۱: حضرت شکیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی تعوذ بتلا میں کہ جس کو میں پڑھ لیا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں کان کی برائی اور نطقہ کی برائی سے (یعنی زنا کاری میں مبتلا ہونے سے)۔

قَالَ سَعْدٌ وَالْمِثْنِيُّ مَاؤُهُ خَالَفَهُ وَكَبِعٌ فِي لَفِظِهِ۔

۲۴۲۱: باب الاستعاذۃ من شر البصير

۵۴۶۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ يَلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ شَكْلٍ بْنِ حَمِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي الدُّعَاءَ أَنْفَعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّ بَعْنِي ذَكَرْتُ۔

۲۴۲۲: باب الاستعاذۃ من الكسل

۵۴۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعَ أَنَسَ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدُّجَالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُعْلِ وَبِئْسَ الدُّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۴۲۳: باب الاستعاذۃ من العجز

۵۴۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَعْلَمُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُعْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَاةَا أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ زَكَاةَا أَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۵۴۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ

باب: آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۲: حضرت شکر بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دُعا سکھلائیں کہ اس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! یہی مجھ کو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور منی کی برائی (یعنی شرمگاہ کی برائی) سے۔

باب: سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۳: حضرت حمید سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا عذاب قبر اور دجال کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی بڑھاپے نامردی کنجوسی اور دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

باب: عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں تم کو نہیں سکھاتا مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور کنجوسی سے اور نامردی سے اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک و مختار ہے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس ول سے کہ جس میں درد نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ میرا ہو اور اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۴۶۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی

اور کجی اور نامردی اور بد چاہی اور عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

بِسْمِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْخُلِّ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: ذلت و رسوائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

۲۴۲۳: باب الاستعاذۃ من الذلۃ

۵۴۶۶: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ مِنَ الْغَلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ۔

مظلوم بننے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں کی سے پناہ مانگنے سے مراد ہے دین کی ضروریات میں کمی واقع ہونے سے اور مذکورہ حدیث میں ظالم بننے سے جس طریقہ سے پناہ مانگی گئی ہے اسی طرح سے مظلوم بننے سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایسا موقع نہیں دینا چاہیے کہ انسان مظلوم بنے یعنی کوئی اس پر ظلم کرے۔

۵۴۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۷: قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

۵۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور رسوائی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَنَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ

اُظْلَمَ۔

باب ۲۳۲۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَأَنْ تُظْلَمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

باب ۲۳۲۶: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۳۷۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تُظْلَمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

۵۳۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ يَعْنَى الشَّعَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهُ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ أَدْعُو بِهِمْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي عَلِمْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا أَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُو بِهِمْ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ فَأَخَذْتُهُمْ عَنْكَ قَالَ فَأَلَزَمْتُهُمْ يَا بُنَيَّ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ

باب ۲۳۲۷: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ قِنَةِ الْقَبْرِ

۵۳۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

باب: (بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا

۵۳۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

باب: فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۵۳۷۱: حضرت مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ نماز کے بعد فرماتے تھے: یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقیری سے اور عذاب قبر سے تو میں بھی یہی دعا مانگنے لگا۔ ان کے والد نے بیان کیا: بیٹا تم نے کیسے یہ دعا سیکھی؟ انہوں نے کہا: اے میرے والد! میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہر ایک نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی۔ ان کے والد نے کہا: اس دعا کو اپنے ذمہ لازم قرار دے لو کیونکہ فیصلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے بعد یہ دعا مانگتے۔

باب: قنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۳۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

أَسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَشَرِّ
فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ
بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِذْ بَيْنِي وَ
بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ
الْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ
وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ-

۲۳۲۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

۵۴۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّبْتُ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عُبَادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْحِ
مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَحْتَنُ وَمِنْ نَفْسٍ
لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ-

۲۳۲۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُوعِ

۵۴۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَبَانُ بْنُ
إِذْرِيسَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْمُسَوِّدِيِّ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَنْسِي الصَّحْبُ
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَيَاةِ فَإِنَّهَا يَنْسِي الْبَطَانَةَ-

۲۳۳۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخِيَانَةِ

۵۴۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

التدعليہ وسلم اکثر مرتبہ یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری
دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور
عذاب قبر سے اور دجال کے فساد سے اور جنگ دنی کے فتنہ اور مال
داری کے فتنہ سے اسے خدا میری غلطیاں برف اور اولے کے پانی
سے دھو دے اور میرے دل کے گناہ کو صاف کر دے جیسے تو نے
صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے
اس قدر دور کر دے کہ جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے اسے خدا
میں پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور مقروض ہونے
سے۔

باب: جو نفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار اشیاء سے (۱) اس علم
سے کہ جو نفع نہ بخشنے اور اس دل سے کہ جس میں خوف خداوندی نہ ہو
اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

باب: بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے اور برے ساتھی
سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اور بری بات سے جو آپس
ہوتی ہو یعنی پوشیدہ ہو۔

باب: خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ میری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ ایک بری عادت ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ وَذَكَرَ
آخَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَبْسُ الصَّغِيرُ وَ مِنَ الْحَيَاةِ فَإِنَّهَا
يُنْسَبُ الْبَطَانَةُ.

باب: دشمنی، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ

سے متعلق

۲۴۳۱ باب: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

۵۴۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس صدمے جو کہ دل سے اور اس دل سے جس میں کہ خوف نہ ہو اور اس صدمے جو کہ قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ یہ نہ ہو چر فدا ہے۔ یا اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَلَفٌ عَنْ حَفْصِ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا
يَسْمَعُ وَ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَسْمَعُ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلَاءِ الْأَرْبَعِ.

۵۴۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں دشمنی، نفاق اور برے اخلاق و عادات سے۔

۵۴۷۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ عَنْ ذُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو
صَالِحٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
النِّفَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ.

باب: تاوان سے پناہ

۲۴۳۲ باب: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

۵۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تنہا اور قرض داری سے کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۵۴۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا بَقِيعَةُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ
الْحِمَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ ابْنُ
الرُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّدَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ
فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَكْثِرُ التَّعَوُّدَ مِنَ
الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ فَقَالَ إِنْ الرَّجُلُ إِذَا عَرِمَ حَدَّثَ
فَكَذَبَ وَرَعَدَ فَأَحْلَفَ.

باب ۲۴۳۳: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدِّينِ

۵۴۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ وَ ذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ السَّجِسِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ذَرَّاجًا أَبَا السَّمْعِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّذِينَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعِدْ لِلَّذِينَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ.

قرض کا گناہ:

باب: قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے کفر عند اللہ ناقابل معافی جرم ہے اسی طرح قرض بندوں کا حق ہے وہ بھی ناقابل معافی ہے کیونکہ دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن قرض توبہ سے معاف نہیں ہوگا۔

۵۴۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ عَنْ ذَرَّاجِ أَبِي السَّمْعِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَاللَّذِينَ فَقَالَ رَجُلٌ تَعِدُ لِلَّذِينَ بِالْكَفْرِ قَالَ نَعَمْ.

۵۴۸۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

باب ۲۴۳۴: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ

۵۴۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حَبِوَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلْبَةِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الْعَدُوِّ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

باب: مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے۔

باب ۲۴۳۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدِّينِ

۵۴۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

باب: قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

مُتَلَبِّسًا فَرَمَاتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم اور کاہلی اور نامردی اور کنجوسی اور قرض داری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ سے (یعنی لوگوں کے فتنہ فساد چھانے سے)

وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْهَزَنِ وَالْجُبْنِ وَصَلَحِ الدِّينِ وَعَلَبَةِ الرِّجَالِ-

باب: مال داری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۳: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے یا اللہ! میرے گناہ دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے قلب کو برائیوں سے صاف کر دے جس طریقہ سے کہ تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کاہلی بڑھاپے اور مقروض ہونے اور گناہ سے۔

۲۴۳۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى
۵۴۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْتَمِ-

باب: فتنہ دنیا سے پناہ مانگنا

۵۴۸۴: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یہ دُعا سکھلاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں رسوا کرنے والی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

۲۴۳۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا
۵۴۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِلَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَتَرْوِيهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ-

۵۴۸۵: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ دُعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور

۵۴۸۵: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْقَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ

الْأَوْدِي قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُ بِنَيْهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ
كَمَا يَعْلَمُ الْمُكْتَبُ الْعِلْمَانِ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ أَعُوذُكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَأَعُوذُكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۸۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ
أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۸۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلَّحِيُّ هُوَ أَبُو
دَاوُدَ الْمُصَاحِفِيُّ قَالَ أَنبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنبَأَنَا
يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۸۸: أَخْبَرَنِي هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشَّحِّ وَ الْجُبْنِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۳۸۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٍ۔

بیان کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ پناہ مانگتے
تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ
مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل ہر تک زندہ
رہنے سے اور اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر
سے۔

۵۳۸۶: حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
مانگتے تھے نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر
سے۔

۵۳۸۷: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر
بن خطاب سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اشیاء سے پناہ
مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی اور کنجوسی اور بری عمر
اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۳۸۸: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقل
فرمایا آپ پناہ مانگتے تھے کنجوسی اور نامردی اور سینہ کے فتنے اور عذاب
قبر سے۔

۵۳۸۹: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ جو اوپر کے مطابق
ہے۔

باب: ۲۴۳۸: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

۵۴۹۰: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَكَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُتَبَرِّ بْنِ شَكْلٍ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِيٍّ يَعْنِي ذَكَرَهُ۔

باب: ۲۴۳۹: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

۵۴۹۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ ذَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَبَعْدَ لَنْ قَالَ نَعَمْ۔

باب: ۲۴۴۰: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

۵۴۹۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَرِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظِلَّ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَهْلَ أَوْ يُهْلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

باب: ۲۴۴۱: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

۵۴۹۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُثَيْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْقَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

باب: شرم گاہ کی برائی سے پناہ

۵۴۹۰: حضرت عکرم بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی دعا سکھلائیں کہ جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! مجھ کو کان آنکھ اور زبان کی اور دل کی برائی سے بچا۔

باب: کفر کے شر سے پناہ

۵۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے اور ایک شخص نے کہا دونوں برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

باب: گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں پناہ مانگتا ہوں تیری اے پروردگار بھول جانے سے (بلکہ ارادہ گناہ کرنے سے یا چلنے میں پاؤں کے بھول جانے سے) یا راستہ بھول جانے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

باب: دشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا

۵۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

غَلَبَةِ الدِّينِ وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

۲۴۴۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

۵۴۹۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حُصَيْنٌ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ وَ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

۲۴۴۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَرَمِ

۵۴۹۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ طَرُوقِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْقَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْجُبْنِ وَ الْعَجْزِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ الْمَمَاتِ۔

۵۴۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الثَّيْبِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَ الْهَرَمِ وَ الْمَغْرَمِ وَ الْمَائِمِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

۲۴۴۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ

۵۴۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ شَاءَ اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ قَوْلِهِ

باب: دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

باب: بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کابلی بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کابلی اور بڑھاپے اور مقروض ہونے سے اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے۔

باب: بری قضاء سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے: بد بختی آنے سے دشمنوں کی ملامت سے بری قضاء سے سخت بلا اور آفت سے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ

حدیث میں تین اشیاء تھیں لیکن میں نے چار نقل دیوں تاکہ مجھ کو یاد نہیں رہا کہ کون سی اس میں نہیں تھی۔

الشَّقَاءُ وَشَمَاتَةُ الْأَعْدَاءِ وَسُوءُ الْقَضَاءِ وَجَهْدُ
الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَلَذَكَرْتُ أَرْبَعَةً لِأَتَى لَا
أَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ۔

باب: نصیبی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۴۳۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ

۵۴۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَمَى
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِذُّ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ
وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ۔

باب: جنون سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون، جذام، برص
اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔

۲۴۳۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُنُونِ

۵۴۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُنُونِ وَالْجُدَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

باب: جنات کے نظر لگانے سے پناہ

۵۵۰۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ
مانگتے تھے جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر (لگانے) سے اور پھر
جس وقت قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی تو
آپ نے ان کو لے لیا اور تمام کو چھوڑ دیا۔

۲۴۳۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ

۵۵۰۰: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْقَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعِيذُ
بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَادُ بْنُ الْجَرَّيْطِيِّ عَنْ
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْإِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ
الْمُعَوَّذَاتُ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ۔

باب: غرور کی برائی سے پناہ

۵۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ
مانگتے تھے سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور کججوشی اور غرور کی برائی سے
اور فتنہ و جال اور عذاب قبر سے۔

۲۴۳۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْكِبَرِ

۵۵۰۱: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهَؤُلَاءِ
الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَ
فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۳۴۹: الاستعاذۃ من اَرذل العمر

۵۵۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۳۵۰: الاستعاذۃ من سوء العمر

۵۵۰۳: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يَعْنِي أَبَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَبَّبْتُ مَعَ عُمَرَ لَمَسِمَعْتُهُ يَقُولُ بِحَمِيٍّ إِلَّا إِنْ الشَّيْءَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَالْحُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۳۵۱: الاستعاذۃ من الحور بعد الكور

۵۵۰۴: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْحَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَأَلَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَغَاءِ السَّفَرِ وَكَأَيَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَذَعْوَةِ الْمَطْلُومِ وَسُوءِ السَّطْرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

۵۵۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْحَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

باب ۲۳۵۲: تیری عمر سے پناہ مانگنا

۵۵۰۲: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اپنے والد سے وہ ہم کو سکھاتے تھے پانچ باتیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں مذاب قبر سے۔

باب ۲۳۵۳: عمر کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۳: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ساتھ حج ادا کیا وہ مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے خود سنا کہ باختم ہو جاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان پانچ اشیاء سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینہ کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں مذاب قبر سے۔

باب ۲۳۵۴: نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۴: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دوست میں۔

۵۵۰۵: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا

كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ
الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

۲۳۵۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۵۵۰۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُبُ بْنُ مَنصُورٍ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا
سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ
وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ۔

۲۳۵۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ كَاِبَةِ الْمُنْقَلَبِ

۵۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَشْرِ
الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِأُصْبِعِهِ
وَمَقَدَّ شُعْبَةَ بِأُصْبِعِهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي
السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

خليفة بنائے کا مفہوم:

ہوں سفر کی سختی سے اور اونے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان
سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے ہر اور دولت
میں اور اولاد میں۔

باب: مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سرجس سے روایت ہے
کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے
آخر تک جس طرح اوپر گزرا۔

باب: سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ

۵۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
جس وقت سفر شروع فرماتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تواشر فرماتے
انگلی سے (یہ روایت نقل کرتے وقت شعبہ ہیسیہ راوی نے انکی واپس
کیا) پھر فرماتے: یا اللہ! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے حد اور
مال میں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے واپس
آنے کی مصیبت سے۔

خليفة بنائے کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اب سفر میں روانہ ہو رہا ہوں میرے متعلقین کی تو ہی حفاظت کرنے والا ہے اور سفر
سے واپسی کی مصیبت کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں سفر میں بھی آرام سے رہوں اور جب واپس آؤں تو خیر و عافیت سے واپس آؤں۔

باب: برے پڑوسی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی خراب پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی
جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو بہت جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوس اس
قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوس ہے کیونکہ وہ اپنی
جگہ قائم رہتا ہے)

۲۳۵۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ جَاءِ السُّوءِ

۵۵۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي
دَارِ الْمَقَامِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

باب ۲۳۵۵: اِلِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلِيَةِ الرِّجَالِ

۵۵۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَزْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْ طَلْحَةَ النَّبِيُّ لِيْ غُلَامًا مِنْ غُلَامَانِكَم يَخْدُمُنِيْ فَيُخْرِجَ بِيْ أَبُو طَلْحَةَ يَرُدُّ كُنِي وَرَأَاهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكَبِّرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّهْنِ وَغَلِيَةِ الرِّجَالِ۔

باب ۲۳۵۶: اِلِسْتِعَاذَةُ مِنْ قِتْنَةِ الدِّجَالِ

۵۵۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيْذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ قِتْنَةِ الدِّجَالِ قَالَ وَرَأَيْتُكُمْ تَسْتَعِيْذُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

باب ۲۳۵۷: اِلِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ

شَرِّ الْمَسِيْحِ الدِّجَالِ

۵۵۰۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ أَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدِّجَالِ وَأَعُوْذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ قِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۰۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ ذَرَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا

باب: لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق

۵۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا میرے واسطے میری خدمت کرنے کے لئے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ مجھے لے کر روانہ ہوئے اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے سواری پر اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جس وقت آپ نیچے اترتے تو میں سنتا آپ اکثر و بیشتر فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور رنج اور عاجزی اور کابلی اور کنجوسی اور نامردی اور مقروض ہونے کے بوجھ سے اور لوگوں کے فساد سے۔

باب: فتنہ و دجال سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اور فرماتے تھے کہ تم کو قبروں میں فتنہ ہوگا (یعنی قبور میں تم لوگ آزمائے جاؤ گے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح)

باب: عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے

متعلق

۵۵۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ

کی عذاب قبر سے اور آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

أَسَمَاءُ حَدَّثَتْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول کریم ﷺ وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو ذر! تم پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جنات کے شیاطین سے اور انسانوں کے شیاطین سے۔ میں نے عرض کیا کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (بالکل)۔

۲۳۵۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ ۵۵۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلَمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خُشَيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ فَجِئْتُ فَبَجَلْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْبَحْرِ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوْ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينٌ قَالَ نَعَمْ۔

باب: زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۳۵۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا ۵۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ اشیاء سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: پناہ مانگو اللہ کی عذاب سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۵۵۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَاوُذٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلَقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے

۵۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلَقَمَةَ الْقَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ

اور عذاب دوزخ سے اور زندوں اور مردوں کے فتنے اور فتنہ دجال سے۔

عَصَابِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پناہ مانگو پانچ اشیاء سے (۱) عذاب دوزخ سے، (۲) عذاب قبر سے، (۳) زندگی اور (۴) موت کے فتنے سے (۵) فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُلْقَمَةَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى قَالٍ وَقَالَ يَحْيَى النَّبِيُّ ﷺ اسْتَعِذُّوا بِاللَّهِ مِنْ حُمُسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۲۲۶۰: باب الاستعاذۃ من فتنۃ الممات

۵۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو یا اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۵۵۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنے اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوْذُوا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوْذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۲۲۶۱: باب الاستعاذۃ من عذاب القبر

۵۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ زندگی اور فتنہ موت سے۔

۵۵۲۰: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۴۶۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا غَطًّا وَالصَّوَابُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ۔

۲۴۶۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

۵۵۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۲۴۶۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

۵۵۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدْبُلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۲۴۶۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

۵۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْرُوعٍ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

بَاب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ دعا میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ حضرت امام نسائی ہیثمی نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے حضرت سلیمان بن یسار کے بجائے سلیمان بن شان صحیح ہے۔

باب: اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

باب: عذاب دوزخ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اللہ عیہ وسلم پناہ مانگتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ دجال سے۔

باب آگ کے عذاب سے پناہ

۵۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی فتنہ سے۔

تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۲۲۶۶: باب الاستعاذۃ من حر النار

۵۵۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ
حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي
حَسَّانَ عَنْ حَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ ﷺ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَرَبَّ
إِسْرَافِيلَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔
۵۵۲۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُرِّيِّ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ
يَقُولُ لِي صَلَّيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ
وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ
خَرَجَتِهِمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ۔

۵۵۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مُرَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ
اللَّهُمَّ ادْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۲۶۷: باب الاستعاذۃ من شر ما صنع

۵۵۲۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَ
هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمَعْلَمِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ
ابْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّ سَيِّدَ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ
يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

باب: دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ فخریہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! حضرت جبرئیل علیہ السلام،
میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری
دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے۔

۵۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں
نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے تھے: یا اللہ!
میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ
اور دوزخ کی گرمی سے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت
ٹھیک ہے۔

۵۵۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہے تین مرتبہ تو اس
سے جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ
سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اس کو دوزخ سے
محفوظ فرما۔

باب: (ہر قسم کے) کاموں کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۸: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: یا اللہ! تو میرا پروردگار
ہے علاوہ تیرے کوئی اور معبود برحق نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا میں
تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ مجھ
سے ہو سکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اپنے کاموں میں اور

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر۔
بخش دے مجھ کو کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کے
وقت پڑھے اس پر یقین کر کے اور مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا اور
شام کے وقت پڑھے اس کو یقین کر کے تو جب بھی جنت میں داخل
ہوگا۔

خَلَقْتَنِي وَآتَاكَ عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا
اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ
بِدُنْيِي وَآبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ فَأَعِزَّنِي فَإِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ إِنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ مَوْفِقًا
بِهَا لَمَمَاتٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي
مَوْفِقًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَالَفَهُ الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ

۲۳۶۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ

وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى هِلَالٍ

۵۵۲۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ
عَنْ عَبْدِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ ابْنَ يَسَافٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ
سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْعُو
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ
قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۰: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْمُهَيَّرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ
قَالِ حَدَّثَنِي ابْنُ يَسَافٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ
أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ
دُعَائِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ قُرَّةِ ابْنِ نَوْفَلٍ
قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو قَالَتْ كَانَ يَقُولُ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۲: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ

باب: اعمال کی برائی سے پناہ مانگنے

سے متعلق

۵۵۲۹: حضرت عبدہ بن ابی لہبہ سے روایت ہے کہ ابن بساف نے
ان سے دریافت فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل
اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنے عمل کی برائی سے جو
میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۰: حضرت ابن یساف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور ﷺ کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے
تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:
اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا
اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۱: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کیا دعا
مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ دعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں
میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں
کیے۔

۵۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا کثرت

سے مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

باب: جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ
۵۵۳۳: فروہ بن نوفل کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور ﷺ کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

باب: زمین میں دھنس جانے سے متعلق

۵۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری برائی کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی برے کام سے میں پناہ مانگتا ہوں) کہ پھنس جاؤں آفت میں نیچے (زمین) کی جانب سے یہ حدیث مختصر ہے حضرت جبیر بن یزید نے کہا نیچے کی برائی سے مراوزمین دھنس جاتا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا میں واقف نہیں کہ یہ رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے یا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا؟

۵۵۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا دعا مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اَعُوذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۲۳۶۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ
۵۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔
۵۵۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيَالَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَخْبِرْنِي بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۲۳۷۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخَسْفِ

۵۵۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقُضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا أَدْرِي قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَوْلَ جُبَيْرٍ۔

۵۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَرَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ

اللَّهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ أَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يُعْنِي بِذَلِكَ الْخُسْفَ.

۲۴۷: باب الاستعاذۃ من التردی والہدم

۵۵۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
التَّرْدِي وَالْهَدْمِ وَالْفَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْعًا.

۵۵۳۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي
أَتَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ
عَنْ أَبِي الْيَسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو لِيَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرْدِي وَالْهَدْمِ
وَالْفَقْمِ وَالْحَرِيقِ وَالْفَرَقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي
الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَنْ أَقْلَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْعًا.

۵۵۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي صَيْفِيُّ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ السَّلَمِيِّ هَكَذَا قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدِي
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَرَقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
لِدَيْعًا.

باب: گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ

۵۵۳۷: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بندی یا
پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب
جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا
ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۸: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے:
یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رذیل عمر سے اوپر سے گرنے سے اور مکان
گرنے سے اور اس میں دب جانے سے اور غم سے اور جل جانے سے
اور پانی میں غرق ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے
بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے
سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے
سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۹: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے:
یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بندی یا
پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب
جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا
ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

باب: ۲۴۷۲: الْإِسْتِعَاذَةُ بِرِضَاءِ اللَّهِ مِنْ

سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى

۵۵۳۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِيُفَرِّشَ لِي فِرَاشِي فَلَمْ أَصِبْهُ فَصُرْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِغَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ۔

باب: ۲۴۷۳: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۵۳۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَهُ وَحَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ يَقَالُ لَهُ الْيَحْرَازِيُّ شَامِيٌّ غَزِيرُ الْحَدِيثِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ كَانَ بِكَبِيرٍ عَشْرًا وَبُسْبُحٍ عَشْرًا وَبِاسْتِغْفَارٍ عَشْرًا وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَالِنِي وَ يَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: ۲۴۷۴: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ

۵۵۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي

باب: اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق، اُسکی

رضا کے ساتھ

۵۵۳۰: سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بستر پر تلاش کیا تو آپ کو نہیں پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیرا میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اس جگہ پر جو کہ چلتے وقت زمین سے اٹھا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں ہیں۔ آپ فرما رہے تھے: (اے اللہ!) پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضا مندی کی تیری غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے۔

باب: قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ

سے متعلق

۵۵۳۱: حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کا کس دُعا سے آغاز فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات دریافت کی جو کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر فرماتے تھے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ اور استغفار فرماتے تھے دس مرتبہ اور فرماتے تھے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور ہدایت فرما مجھ کو اور مجھ کو رزق عطا فرما اور مجھ کو تندرست رکھ اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن۔

باب: اُس دُعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جائے

۵۵۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخشنے اور اس دل سے کہ جس میں خوف

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعِيدٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَلْ
سَمِعَهُ مِنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۵۵۴۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثَّالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عُبَادِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۲۲۷۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْتَجَابُ
۵۵۴۴: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ
فَضْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَارِثِ قَالَ كَانَ إِذَا قِيلَ لِرَزِيدِ بْنِ أَرْقَمَ حَدَّثَنَا مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا أُخَذْتُكُمْ إِلَّا مَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا بِهِ وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُهْلِ وَالْجُبْنِ
وَالْمَهْرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ ابْنِ نَفْسِي تَقَوَّاهَا
وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدُعْوَةٍ لَا تَسْتَجَابُ۔

۵۵۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أَمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ
مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ
أُضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

خداوندی نہ ہو اور اس دل سے جو نہ بھرے اور اس دعا سے جو نہ سنی
جائے۔

۵۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں باقی ترجمہ سابق کے مطابق
ہے۔

باب: ایسی دعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو

۵۵۴۴: حضرت عبد اللہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید
بن ارقم رضی اللہ عنہ جس وقت یہ کہتے تم نقل کرو جو تم نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے۔ وہ فرماتے تھے میں نہیں بیان کروں گا تم سے مگر جو رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا: اے اللہ!
میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور سستی اور کجخوی اور نامردی اور ضعیفی اور
عذاب قبر سے۔ یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کو
پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو مالک اور مختار ہے اس
کا اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس
دل سے جس میں کہ خوف خداوندی نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ
ہو۔

۵۵۴۵: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان سے نکلتے تو فرماتے: لکھتا ہوں اللہ کا
نام لے کر اے میرے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے
سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا
جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

(۵۱)

کتاب الاشریہ

شرابوں کی (حرمت کی بابت) احادیث مبارکہ

باب: شراب کی حرمت سے متعلق

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”اے اہل ایمان! شراب اور
جوا اور بت اور پانے (کے تیر) یہ تمام کے تمام ناپاک ہیں شیطان
کے کام ہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں دشمنی اور
لڑائی پیدا کر دے شراب پلا اور جوا کھلا کر اور روک دے تمہیں اللہ کی
یاد سے اور نماز سے تو تم لوگ چھوڑتے ہو یا نہیں۔“

۵۵۴۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت شراب کے
حرام ہونے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے دعا فرمائی: اے
اللہ! شراب کے متعلق ہم لوگوں کے لیے کوئی واضح حکم ارشاد فرمادیں تو
وہ آیت کریمہ جو سورہ بقرہ میں ہے یعنی: یَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ آخِر
تک نازل ہوئی۔ یعنی: لوگ تم سے شراب اور جوئے سے متعلق سوال
کرتے ہیں آپ فرمادیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی
ہے لیکن (ان کا) گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ کو طلب کیا گیا اور ان کو وہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے
فرمایا: اے اللہ! ہم کو صاف صاف ارشاد فرمادے پھر وہ آیت کریمہ
نازل ہوئی جو کہ سورہ نساء میں ہے۔ اے ایمان والو! تم نماز کے پاس
نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) ایسی حالت میں کہ جب تم نشہ میں ہو تو

۳۴۷۶: باب تحریم الخمر

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ
رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ
تَفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقَعَ بَيْنَكُمْ
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۔

۵۵۴۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ
إِسْحَاقَ الشَّيْبِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا
الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ
رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مُسْرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيْنَ
لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي
الْبَقَرَةِ فَذَعِيَ عُمَرُ فَقَرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ
بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي
النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ

سُكَارَى) فَكَانَ مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الصَّلَاةُ نَادَى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى لَدُعِيَ عُمَرُ فَقَرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيْنَانًا شَافِيًا فَتَزَلَّتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ لَدُعِيَ عُمَرُ فَقَرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ قَهْلُ أَنْتُمْ مُتَهَوِّنُونَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا۔

۲۴۷: باب: ذِكْرُ الشَّرَابِ الَّذِي أَهْرِيقُ

بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۵۵۴۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ الْقُشَيْرِيِّ أَنَّ أَسْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَأَنَا أَصْرُهُمْ يَسًا عَلَى عُمُومِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا كَذُ حُرْمَتِ الْخَمْرِ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْفِيهِمْ مِنْ لَبِخٍ لَهُمْ فَقَالُوا اكْفَاهَا فَكَفَّاهَا فَقُلْتُ لَا نَسِي مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالْعَمْرُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ۔

فَضِيحُ كَيْسٍ؟

رسول کریم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا جس وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ آواز دیتا کہ نہ نماز پڑھو جس وقت نشہ میں ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم کو شراب کے متعلق صاف صاف بیان فرمادے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورہ مائدہ میں ہے پھر (تیسری مرتبہ) عمر کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی جس وقت قہل انتہ متہونون پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے چھوڑا ہم نے چھوڑا۔

باب: جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی

شراب بہائی گئی

۵۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلہ میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس اور میں سب سے زیادہ کم عمر تھا اس دوران ایک آدمی آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہو گئی اور میں کھڑا ہوا ان کو فصیح پلارہا تھا انہوں نے کہا تم اس کو پلٹ دو۔ میں نے وہ الٹ دی۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گدڑی کھجور اور خشک کھجور کی۔ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ان دنوں لوگ وہی شراب پیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور اس کا انکار نہیں فرمایا۔

مندرجہ بالا حدیث میں مذکور فصیح شراب کی ایک قسم ہے جو کہ گدڑی کھجور کو توڑ تیار کی جاتی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حدیث نمبر ۵۴۳۵ میں اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت سے متعلق واضح حکم ارشاد فرمادیا کہ شراب ناپاک اور حرام ہے اور وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو زیر نظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خمر کھجور کی شراب کو شامل ہے جو کہ قطعی حرام ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔ (قاسمی)

۵۵۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطالب ابی بن کعب ابو جہلہ انصاری کی ایک جماعت میں شراب پلارہا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا ایک نئی خبر ہے کہ شراب

۵۵۴۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْفِي أَبَا طَلْحَةَ وَابْنَ

بَنَ كَعْبٍ وَ أَبَا دُجَانَةَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَ غَيْرُ نَزَلٍ تَحْرِيمُ
الْخَمْرِ فَكُفْنَا قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الْقَصِيبُ
خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ حُرِّمَتْ
الْخَمْرُ وَإِنَّ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْقَصِيبُ

۵۵۴۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتْ
الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَانَّهُ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ
وَالْتَمَرُ

۲۴۷۸: بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ
وَالْتَمَرِ

۵۵۵۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ
أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالْتَمَرُ خَمْرٌ

۵۵۵۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالْتَمَرُ خَمْرٌ وَكَفَّهُ
الْأَعْمَشُ

۵۵۵۲: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ أَتَانَا
عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ
دِنَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الزَّبِيبُ وَالْتَمَرُ
هُوَ الْخَمْرُ

۲۴۷۹: بَابُ نَهْيِ الْبَيَّانِ عَنْ شُرْبِ نَبِيذِ

الْخَلِيطَيْنِ الرَّاجِعَةِ إِلَى بَيَّانِ الْبَلَدِ وَالْتَمَرِ
۵۵۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَتَانَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي

حرام ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر ہم نے شراب کا برتن پلٹ دیا۔ ان
دونوں میں فیصح (نامی شراب عام) تھی۔ (تشریح گذر چکی) یعنی گدڑی
اور خشک کھجور کی شراب یا صرف گدڑی کھجور کی شراب۔ اس نے کہا
شراب تو حرام ہوگئی ہے اس وقت لوگ عام طور پر فیصح (نامی شراب)
پیا کرتے تھے۔

۵۵۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب حرام
ہوئی جس وقت کہ حرام ہوئی اور اس وقت ان کی شراب تر اور خشک
کھجور کا آمیزہ تھی۔

باب: گدڑی اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا

جاتا ہے

۵۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: گدڑی (تر) اور خشک کھجور کو
ملا کر جو آمیزہ بنایا جائے وہ شراب ہے۔

۵۵۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گدڑی اور کھجور کی
شراب خمر ہے۔

۵۵۵۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور اور کھجور کی شراب خمر
ہے۔

باب: خلیطین کی نبیذ پینے کی ممانعت سے متعلق حدیث

مبارکہ کا بیان

۵۵۵۳: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت
فرمائی گدڑی کھجور انگور اور کھجور سے۔

لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُلْعِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

انگور اور کھجور سے تیار کی گئی نبیذ:

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نبیذ سے منع فرمایا جو کہ انگور اور کھجور سے تیار کی جائے۔

باب: کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونانا

۲۲۸۰: بَابُ خَلِيطِ الْبَلْعِ وَالزَّهْوِ

۵۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کدو کے توہنے اور) لاکھی برتن اور روغن والے برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے منع فرمایا پختہ کھجور اور کچی کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۴: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَلَّتِ وَالتَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلْعُ وَالزَّهْوُ.

۵۵۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توہنے سے منع فرمایا اور روغن والے برتن کے ہاسن سے اور روایت میں دوسری مرتبہ یہ اضافہ فرمایا اور چوٹی ہاسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے۔

۵۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّبَائِ وَالْمُزَلَّتِ وَزَادَ مَرَّةً أُخْرَى وَالتَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّبِيبِ وَالزَّهْوُ بِالتَّمْرِ.

۵۵۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّقِيرِ.

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۲۲۸۱: بَابُ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ

۵۵۵۷: حضرت ابوقنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع کرو کھجور اور انگور کو اور نہ ہی کچی کھجور اور نہ تر کھجور کو۔

۵۵۵۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَنَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطْبِ.

۵۵۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ وَهَبٍ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْذُرُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا
تَبْذُرُوا الزَّرْبَبَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا۔

۲۴۸۲: بَابُ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ

۵۵۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرَ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُطَ التَّمْرُ وَالزَّرْبَبُ وَأَنْ
يَخْلُطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ الْبُسْرُ۔

۲۴۸۳: بَابُ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالرُّطْبِ

۵۵۶۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ
جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّرْبَبِ
وَالْبُسْرِ وَالرُّطْبِ۔

۵۵۶۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
حَدَّثَنَا بَسْطَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ
التَّمْرِ وَالزَّرْبَبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطْبِ۔

۲۴۸۴: خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۵۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبْذَرَ
الزَّرْبَبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُبْذَرَ الْبُسْرُ
وَالتَّمْرُ جَمِيعًا۔

۵۵۵۸: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ ہی انگور اور کھجور کو
ایک ساتھ بھگوؤ۔

باب: کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ

۵۵۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
منع فرمایا کھجور اور کشمش اور کچی اور تر کھجور اور کچی اور خشک کھجور ملا کر
بھگونے سے۔

باب: گدیری اور خشک کھجور ملا کر بھگونا

۵۵۶۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدیری اور تر کھجور کو
ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے
ارشاد فرمایا: کھجور اور انگور اور گدیری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر
مت بھگوؤ۔

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدیری اور تر کھجور کو
ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ دو کے تو بنے لا کھی برتن اور روغنی برتن سے اور گدڑی اور خشک کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور آپ نے (مقام) ہجر کے لوگوں کو تحریر فرمایا: نہ ملاؤ انگور اور کھجور کو۔

۵۵۶۳: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَائِ وَالْحَتَمِ وَالْمَزَلَةِ وَالنَّقِيرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يَخْلَطَ وَعَنِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يَخْلَطَا وَكَتَبَ إِلَى أَهْلِ هَجْرَ أَنْ لَا تَخْلَطُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا۔

شراب کے قدیم برتنوں کے استعمال کی ممانعت:

اہل عرب مذکورہ بالا برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے۔ آپ نے مذکورہ برتنوں کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کیونکہ ان برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب استعمال کرنے کے زمانہ کی یاد تازہ ہو جائے گی اور ہجر ایک علاقہ کا نام ہے آپ نے اہل ہجر کو انگور اور کھجور کو نہ ملانے کے بارے میں حکم تحریر فرمایا۔

۵۵۶۳: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۵۵۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ يَبْدِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يَبْدَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا۔

باب: کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت

۵۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو اور خشک کھجور اور گدڑی کھجور کو ملانے سے۔

۲۳۸۵: بَابُ خَلِطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ

۵۵۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَلِطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ۔

۵۵۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور سے اور آپ نے ممنوع فرمایا گدڑی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے (یعنی ان کی نبید بنانے سے)۔

۵۵۶۶: أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَارِدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَتَانَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَنَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يَبْدَا جَمِيعًا۔

باب: گدري کھجور اور انگور ملانا

۵۵۶۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور نہ بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر۔

باب: گدري کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت

۵۵۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی انگور اور گدري کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

باب: دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور

اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے

۵۵۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دو اشیاء کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایک دوسری پر قوت بڑھائے اور میں نے دریافت کیا فصیح (شراب سے متعلق) آپ نے منع فرمایا: اس سے اور آپ برا سمجھتے تھے اس گدري کھجور کو جو کہ ایک جانب سے فروخت ہونا شروع ہو گئی اس اندیشہ سے کہ وہ دو کھجور ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوئے تو اس جانب سے کاٹ دیتے جو کہ پک جاتی۔

۵۵۷۰: حضرت ابو ادريس سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گدري کھجور آئی جو کہ ایک جانب سے پکنے لگی تھی وہ اس کو کاٹنے لگے۔

باب: ۲۴۸۶: خَلِيطُ الرُّطْبِ وَالزَّيْبِ

۵۵۶۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبْذُرُوا الرُّهُوَ وَالرُّطْبَ وَلَا تَبْذُرُوا الرُّطْبَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا۔

باب: ۲۴۸۷: خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالزَّيْبِ

۵۵۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُبَذَّ الزَّيْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَلَهُنَّ أَنْ يُبَذَّ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا۔

باب: ۲۴۸۸: ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ

۵۵۶۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ وَلَدِهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفَلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجْمَعَ شَيْئَتَيْنِ نَبِيذًا يَتَّبَعِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْقَصِيبِ فَتَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُذْتَبَّ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ۔

۵۵۷۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّهُ يَبْسُرُ مُذْتَبًّا فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ۔

۵۵۷۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبِئْنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ قَدَّادَةُ كَانَتْ أَسَى يَأْمُرُنَا بِالتَّذَنُّوبِ فَيَقْرَأُ.

۵۵۷۱: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے ہم کو اس کجور کے کترنے کا جو کہ ایک جانب سے پک جاتی تھی۔

۵۵۷۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبِئْنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ لَا يَدْعُ شَيْئًا قَدْ أَرُكِبَ إِلَّا غَزَلَهُ عَنْ لُصِيخِهِ.

۵۵۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کجور جس قدر پختہ ہوتی تو اسی قدر کجور نکال دیتے اس فصیح (شراب کی ایک قسم) میں سے واضح رہے کہ یہ گدڑی کجور کی نبیذ کو بھی کہتے ہیں۔

۲۳۸۹: بَابُ التَّرَخُّصِ فِي انْتِهَاكِ الْبُسْرِ وَحَدِّهِ وَشُرْبِهِ قَبْلَ تَغْيِيرِهِ

باب: صرف گدڑی کجور کو بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فصیح میں تیزی اور جوش پیدا

فِي فَصِيخِهِ

۵۵۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَدَّادَةَ عَنْ أَبِي قَدَّادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّعْبَ جَمِيعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَانْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَذْبِهِ.

۵۵۷۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کجور کو ایک ساتھ ملا کر اور نہ ہی گدڑی کجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو الگ الگ بھگوؤ۔

ممانعت کی وجہ:

کیونکہ اس طرح ملا کر بھگونے سے نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے اس وجہ سے احتیاطاً کچی کجور اور تر کجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۲۳۹۰: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِنْتِهَاكِ فِي الْأَسْمَاكِ الَّتِي يُلَاقُ عَلَى أَفْوَاهِهَا

باب: مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے منہ بندھے ہوئے ہوں

۵۵۷۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرَّسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَدَّادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيطِ الْبُسْرِ وَقَالَ لِيَنْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى

۵۵۷۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کجور ملا کر بھگونے سے گدڑی اور خشک کجور ملا کر بھگونے سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ان مشکوں میں کہ جن کے منہ باندھ دیئے جائیں تاکہ اس میں کیڑا اور مکھی داخل نہ

ہو۔

حَدَّثَنِي فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يَلَاتُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

باب: صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق

۲۳۹۱: بَابُ التَّرْخُصِ فِي اتِّبَاذِ التَّمْرِ وَحَدَّثَهُ

۵۵۷۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا

أَبُو الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَخْلُطَ بُسْرٌ

بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ

شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ قُرْءًا تَمْرًا

قُرْءًا أَوْ بُسْرًا قُرْءًا أَوْ زَبِيبًا قُرْءًا۔

۵۵۷۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ

بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ

الْخُدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ

يَخْلُطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَ

قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ

قُرْءًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ

عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ۔

۲۳۹۲: بَابُ اتِّبَاذِ الزَّبِيبِ وَحَدَّثَهُ

۵۵۷۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ

يَخْلُطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَ قَالَ

ابْدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِّهِ۔

۲۳۹۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اتِّبَاذِ الْبُسْرِ

وَحَدَّثَهُ

۵۵۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

۵۵۷۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے کھجور کو علیحدہ اور انگور کو علیحدہ۔

۵۵۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے

باب: صرف انگور بھگونا

۵۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور اور انگور یا گدڑی اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

باب: گدڑی کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت

سے متعلق

۵۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا الْمُعَالِي يَعْنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ
يُسَدَّ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ وَالنَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ
انْبِذُوا الزَّيْبَ قَرْدًا وَالتَّمْرَ قَرْدًا وَالْبُسْرَ قَرْدًا
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو كَثِيرٍ سَمِعَهُ يَزِيدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ -

۲۴۹۴: باب تاویل قول اللہ تعالیٰ وَمِنْ

ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا

۵۵۷۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَعْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ
الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ ح وَأُنَبِّئُكَ حَمِيدُ بْنُ
مُسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ وَهَاتَيْنِ وَ قَالَ سُؤَيْدُ
بْنِ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعَبَّةُ -

شراب کی حرمت اور حلت:

واضح رہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ نَازِل ہوئی تو اس وقت شراب کا استعمال طلال تھا اس کے بعد شراب حرام قرار
 دے دی گئی۔ اس لیے یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور شراب حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل
 ہوئی اور اس آیت کریمہ میں لفظ سکر سے مراد خمر یعنی شراب ہے جو کہ کھجور اور انگور دونوں سے تیار کی جاتی ہے اور جس آیت کریمہ
 سے ہمیشہ کے لیے شراب حرام قرار دی گئی وہ یہ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ جَمِيعًا زَهْرُ الْبَلَىٰ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَوْلُهُ
 رُل بِنَزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ الْآيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْإِسْرَافِ وَ آيَةِ الْعَائِدَةِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ
 وَالْمَيْسِرُ حَاشِيَةُ سَائِلٍ ص: ۸۲۱ مطبوعہ نظامی کراچی۔

۵۵۸۰: أَخْبَرَنَا رِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيَّةَ
 قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
 ۵۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور
 فرمایا: انگور کو علیحدہ بھگوؤ اور کھجور کو علیحدہ بھگوؤ اور گدڑی کھجور کو علیحدہ
 بھگوؤ۔

باب: آیت کریمہ:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ
 سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا کی تفسیر

۵۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

اور انگور۔

كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَةِ

۵۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۵۵۸۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السُّكَّرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکر شراب ہے۔

۵۵۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكَّرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۳: ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ سکر خمر یعنی شراب ہے۔

۵۵۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكَّرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: سکر حرام ہے اور اچھی روزی حلال ہے۔

۵۵۸۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السُّكَّرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ۔

باب: جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کون سی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟

۲۴۹۵: بَابُ ذِكْرِ الْأَوَائِرِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِينَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا

۵۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا: اے لوگو! دیکھو جس روز شراب حرام ہوئی تو پانچ اشیاء سے شراب تیار کی جاتی تھی انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور عو اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو کہ عقل و حانپ لے۔

۵۵۸۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعِنَبِ وَالْتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا حَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے تھے کہ حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو وہ پانچ

۵۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَابْنِ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

چیزوں سے تیار کی جاتی تھی انگور، گیہوں اور ۹ سے اور کھجور و شہد
-

اللَّهُ عَنْهُ عَلَىٰ مِنْبَرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا
وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعَنْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ
وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ۔

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب پانچ
اشیاء سے بنتی ہے کھجور، گیہوں اور ۹ اور شہد اور انگور سے۔

۵۵۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عَامِرٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ التَّمْرِ
وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْعَنْبِ۔

باب: جو شراب غلہ یا پھلوں سے تیار ہوا اگرچہ وہ
کسی قسم کا ہوا اگر

۲۴۹۶: بَابُ تَحْرِيمِ الْأَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ
الْأَثْمَارِ وَالْحَبُوبِ كَانَتْ عَلَى اخْتِلَافٍ

اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے

أَجْنَابِهَا لِشَارِبِهَا

۵۵۸۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی حضرت
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارے لوگ
ہمارے واسطے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم لوگ اس کو
پیتے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں نشہ لانے والی
شے سے (یعنی ہر ایک نشہ آور شے سے روکتا ہوں) کم ہو یا زیادہ اور
میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانے سے کم ہو یا
زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ خیر کے لوگ فلاں فلاں
اشیاء سے شراب تیار کرتے ہیں اور وہ لوگ اس کا نام یہ اور یہ رکھتے
ہیں حالانکہ وہ خمر (شراب) ہے اور فذک کے لوگ فلاں فلاں اشیاء کی
شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے
اسی طرح چار قسم کی شرابوں کو بیان کیا ان میں ایک شہد کی شراب تھی۔

۵۵۸۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُونَ
لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَإِذَا أَصْبَحْنَا شَرَبْنَاهُ قَالَ أَنَهَاكَ
عَنِ الْمُسْكِرِ لَيْلِيهِ وَكَثِيرِهِ وَأَشْهَدُ اللَّهَ عَلَيْكَ
أَنَهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ لَيْلِيهِ وَكَثِيرِهِ وَأَشْهَدُ اللَّهَ
عَلَيْكَ إِنَّ أَهْلَ نَحْبَرٍ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا
وَكَذَا وَيُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَإِنَّ
أَهْلَ لَذَكٍ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا
يُسَمُّونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتَّىٰ عَدَّ
أَشْرِبَةً أَرْبَعَةً أَخَذَهَا الْعَسَلُ۔

نام بدلنے سے حرمت ختم نہیں ہوتی:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور شے کا نام تبدیل کرنے سے اس شے کی حرمت ختم نہیں ہو جاتی جس
شے میں نشہ ہو اس کا معمولی حصہ بھی پینا حرام ہے۔ لقولہ علیہ السلام ((کل مسکرو حرام.....)) واضح رہے کہ دیگر احادیث میں
فرمایا گیا کہ قیامت سے قبل لوگ شراب کا نام تبدیل کر دیں گے اور نام بدل کر اس کو پئیں گے ایسے لوگوں پر سخت لعنت فرمائی گئی۔

۲۴۹۷: بَابُ اثْبَاتِ اسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ

مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ

۵۵۸۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

۵۵۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَحْمَدُ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۵۹۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

۵۵۹۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۵۵۹۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

۲۴۹۸: بَابُ تَحْرِيمِ كُلِّ شَرَابٍ أَسْكَرَ

۵۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَسْعَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

باب: جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور سے

تیار نہ کی گئی ہو

۵۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے خمر ہے۔

۵۵۹۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) حضرت حسین بن منصور نے نقل کیا کہ حضرت امام احمد بن حنبل ہیبتیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۹۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ لیکن زیر نظر حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے۔

۵۵۹۲: ترجمہ سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نشہ آور شراب حرام ہے۔ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔

باب: ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے

۵۵۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تو نبی لا کھی اور روغنی باسن میں نمید تیار کرنے سے اور ارشاد فرمایا: جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبْذَلَ فِي الدَّبَائِ وَالْمُرَقَاتِ وَالْيَقِيرِ وَالْحَمْتِمْ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ بیہمنہ سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے لیکن اس میں روغنی برتن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۵۹۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُبَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُبْذَلُوا فِي الدَّبَائِ وَالْمُرَقَاتِ وَالْيَقِيرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ بیہمنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَفَتِيَّةٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ فَتِيَّةٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۵۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ بیہمنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۹: أَخْبَرَنَا فَتِيَّةٌ عَنْ مَالِكٍ ح وَ أَبَانَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ اللَّفْظُ لِسُؤَيْدٍ۔

۵۶۰۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نثر لائے وہ حرام ہے۔ بیع شہد سے تیار کی ہوئی نمید کو کہتے ہیں۔

۵۶۰۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ

شَرَابٌ أَسْكَرُ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبَتُّ مِنَ الْقَسْلِ۔

۵۶۰۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ

السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سئلَ عَنِ الْبَتِّ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ
أَسْكَرُ حَرَامٌ وَالْبَتُّ هُوَ نَبَذُ الْقَسْلِ۔

۵۶۰۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنُ
سُوَيْدٍ بْنُ مَجْزُوفٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
مجھ کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب بھیجی حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں کہ جہاں پر لوگ شراب
بہت زیادہ پیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم بھی پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ
نشہ کرے۔

۵۶۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذُ
إِنَّكَ تَبْعُنَا إِلَى أَرْضٍ عَجِيزٍ شَرَابُ أَهْلِهَا لَمَّا
أَشْرَبُ قَالَ أَشْرَبُ وَلَا تَشْرَبُ مُسْكِرًا۔

غیر نشہ آور مشروب:

مذکورہ حدیث شریف سے شراب کا جواز مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ مشروب ہے کہ جس میں نشہ نہ ہو اور اس طرح
کی نبیذ استعمال کرنا کہ جس میں نشہ نہ ہو چاہے وہ کھجور کا مشروب ہو یا انگور کا یا دونوں کا وہ پی لینا درست ہے جب تک اس میں نشہ
پیدا کرنے کی کیفیت نہ ہو حدیث سے یہی مراد ہے۔

۵۶۰۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْأَيْمِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ۔

۵۶۰۵: حضرت اسود بن شبان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

۵۶۰۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَبْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا

الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ
سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرَكِبُ أَصْفَارًا فَتَبَرَّزُ
لَنَا الْأَشْرَبَةُ فِي الْأَسْوَاقِ لَا نَدْرِي مَا أَوْعَيْتُهَا
فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَلَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَلَذَهَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ
لَكَ۔

۵۶۰۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
طُرُوقِ ابْنِ إِهْوَاهِمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا
عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاءِ حَتَّى
يَذْهَبَ لُثْغَاهُ وَيَبْقَى لُثْغُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

حضرت عطاء سے عرض کیا ہم لوگ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور ہم لوگ
بازاروں میں شراب فروخت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن ہم لوگوں کو
اس کا علم نہیں کہ وہ شراب کن برتنوں میں تیار ہوئی تھی؟ حضرت عطاء
نے فرمایا: جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے پھر وہ آدمی کچھ فاصد پر سیا
حضرت عطاء نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں وہ اسی طرح ہے اور
نشہ پیدا کرنے والی ہر شے حرام ہے۔

۵۶۰۶: حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شراب
حرام ہے۔

۵۶۰۷: حضرت عبدالملک بن طفیل نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن
عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو تحریر فرمایا تم نوک طلاؤں نہ پیو
جس وقت تک اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ
جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے خلفاء میں سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاؤں کی
تشریح یہ ہے کہ طلاؤں اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن
اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: حضرت صق بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن
عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت عدی بن ادرط سے روایت کیا کہ ہر ایک نشہ
کرنے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ کرنے (لانے)
والی شراب حرام ہے۔

۵۶۰۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
الصَّقْفِيِّ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ
إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْطَاةٍ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ
قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ
مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۲۳۹۹: بَابُ تَفْسِيرِ الْمُبْتَعِ وَالْمِزْرِ

۵۶۱۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
الْأَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ
أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیع اور مزر کوئی شراب کو کہا جاتا ہے؟

۵۶۱۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
وہاں پر شراب ہوتی ہیں تو میں کون سی شراب پیوں اور کون سی

إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِهَا أَشْرَبَةٌ لَمَّا
أَشْرَبْتُ وَمَا أَدْعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ
قَالَ وَمَا الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِنْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ
وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الدَّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَلَيْتِي حَرَّمْتُ
كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْعَانَ عَنِ ابْنِ
فَضْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِهَا أَشْرَبَةٌ يَقَالُ لَهَا
الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِنْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ شَرَابٌ
يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۲: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُلَيْيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ
بْنُ عُلَيْيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَدُوٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ
خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
آيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ
قَالَ وَمَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ فَقَالَ تَسْكِرُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
الْجَوْرِِيَّةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَيْلَ فَقِيلَ لَهُ
أَفَيْسَ فِي الْبَاقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبَاقِ وَمَا تَسْكِرُ فَهُوَ حَرَامٌ۔

باقی کیا ہے؟

شراب نہ پیوں؟ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: وہاں پر کون سی
شراب ہوتی ہے؟ میں نے کہا: تیج اور حرر۔ آپ نے فرمایا: تیج
اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیج تو شہد سے بنی ہوئی شراب
ہے اور مزر جو کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز نشہ پیدا
کرے اس کو نہ پیو اس لیے کہ میں ہر ایک نشہ والی شراب کو حرام
قرار دے چکا ہوں۔

۵۶۱۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھ کو ملک یمن کی جانب بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہاں پر
شراب ہوتی ہیں جس کو تیج اور مزر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیج کیا
ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک شراب شہد سے تیار ہوتی ہے اور مزر نامی
شراب جو سے تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ
حرام ہے۔

۵۶۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
خطبہ دیا پھر آیت خمر کو نقل فرمایا ایک شخص نے دریافت
کیا: یا رسول اللہ! حرر کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے
فرمایا: مزر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ایک دانہ ہے جو کہ ملک
یمن میں تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں نشہ ہوتا
ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ
حرام ہے۔

۵۶۱۳: ابوالجوریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی
نے دریافت کیا باذن کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں انہوں نے کہا
باذن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہیں تھا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام
ہے۔

واضح رہے کہ حدیث میں مذکور لفظ باذن ایک فارسی لفظ ہے یہ ایک ایسی شراب ہوتی ہے کہ جس کو کچھ پکایا جائے اور

باقی شراب سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ شروحات حدیث میں اسکی تفصیلی بحث ہے۔

۲۵۰۰: باب تَحْرِيمُ كُلِّ شَرَابٍ

اَسْكُرَ كَثِيرًا

۵۶۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسَى بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَسْكُرَ كَثِيرًا فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

۵۶۱۵: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الطَّعْنَاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنْهَاكُمْ عَنْ لَيْلٍ مَا أَسْكُرَ كَثِيرًا۔

۵۶۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الطَّعْنَاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ لَيْلٍ مَا أَسْكُرَ كَثِيرًا۔

۵۶۱۷: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ فَتَحَنَّنْتُ فِطْرَهُ يَنْبِيذُ صَنْعَتَهُ لِي فِي دُبَابٍ فَجَعَلْتُ بِهِ لِقَالَ آذِيَهُ فَأَذْنَيْتُهُ مِنْهُ فَإِذَا هُوَ يَشْرُ فَقَالَ اضْرِبْ بِهَذَا الْحَاظِ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَفِي هَذَا دَلِيلٌ عَلَى تَحْرِيمِ السَّكْرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَلَمْ يَسَّ كَمَا يَقُولُ الْمُخَادِعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ يَتَحَرِّمُهُمْ آخِرَ الشَّرْبَةِ وَتَحْلِيلُهُمْ مَا

باب: جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا کچھ

حصہ بھی پینا حرام ہے

۵۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شراب کا بہت پینا نشہ پیدا کرے اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے۔

۵۶۱۵: حضرت سعد بن جنت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں شراب کے کچھ حصہ کے بھی پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۶: حضرت سعد بن جنت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب کے کچھ حصہ پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں چنانچہ میں آپ کے روزہ افطار کرنے کے وقت نمید لے کر حاضر ہوا جس کو کہ میں نے کدو کے توبے میں بنایا تھا۔ جس وقت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اس کو نزدیک لاؤ میں نزدیک لے گیا اس میں اس وقت جوش آ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دیوار پر پھینک دو۔ یہ تو وہ شخص ہے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین نہیں۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نشہ لانے والی شراب حرام ہے کم ہو یا زیادہ اور ویسا نہیں ہے کہ جیسے حیلہ کرنے والے لوگ اپنے واسطے حیلہ پیدا کرتے ہیں کہ آخر گھونٹ کہ جس کے بعد نشہ

تَقَدَّمَهَا الَّذِي يُشْرَبُ فِي الْفَرْقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ
بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ السُّكْرَ يَكْتَلِبُهُ لَا يُحْدِثُ عَلَى
الشَّرْبَةِ الْآخِرَةِ دُونَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَهَا وَبِاللَّهِ
التَّوْفِيقُ۔

۲۵۰۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَعَةِ وَهُوَ

شَرَابٌ يَتَّخَذُ مِنَ الشَّعِيرِ

۵۶۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ
رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ
عَنْ عَلِيِّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَيْسِي
وَالْمَيْثَرَةِ وَالْجَعَةِ۔

۵۶۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ
عَمْرِ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَهَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَنَمِ۔

۲۵۰۲: بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

۵۶۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۲۵۰۳: بَابُ ذِكْرِ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نَهَى عَنِ

الِاتِّبَادِ فِيهَا دُونَ مَا سَرَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ

پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ تمام حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا
تھا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بالکل نشہ آخری گھونٹ سے پیدا
نہیں ہوتا بلکہ اس کے پہلے گھونٹ جو پئے ان سے بھی نشہ ہوتا
ہے۔

باب: جو کی شراب کی ممانعت

سے متعلق

۵۶۱۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھ کو منع فرمایا
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے
سے اور سرخ رنگ کے زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کی شراب پینے
سے۔

۵۶۱۹: حضرت صعدہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اسے
امیر المؤمنین! ہم کو ان اشیاء سے منع کرو جن اشیاء سے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع فرمایا اس پر انہوں نے کہا ہم کو منع فرمایا رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے اور لاکھ کے برتن سے اور جو کی شراب کا
تذکرہ نہیں فرمایا۔

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی

جاتی تھی؟

۵۶۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے
نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کے کوٹھے میں۔

باب: ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا

ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن (اس میں تیزی جلدی آتی

اَشْرَبْتُهَا كَأَشْتِدَادِهِ فِيهَا

النَّهْيُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ مَقْرُورًا

۵۶۲۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ

۵۶۲۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الزَّرَّاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَابِرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ رَأَى ابِرَاهِيمَ فِي حَدِيثِهِ وَالدُّبَاءِ

۵۶۲۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عِيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ

۵۶۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أُمِّةٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَخْلَمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيذَ الْجَرِّ

ایک خاص شراب کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ اس میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور جر سے مراد مٹی کا وہ برتن ہے کہ جس پر لاکھ چڑھی ہو۔

۵۶۲۵: حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا جر کی نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سَيْدٍ الطَّاحِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ہے) میں نبیذ تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

حدیث کا بیان

۵۶۲۱: حضرت طاووس حبشیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاووس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۵۶۲۲: حضرت طاووس حبشیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاووس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور تو بے کی نبیذ سے بھی منع فرمایا۔

۵۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ (یعنی مٹی کے گھرے میں) بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا صتم سے میں نے عرض کیا:

۵۶۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَجْزُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَيْبِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجَبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَيْبِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَذْرُوعٍ.

۵۶۲۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَّازَةَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَحْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ نَيْبِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقَّ عَلَى لَعْنَا سَمِعْتُهُ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَجَعَلْتُ أُعْطِمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سُئِلَ عَنْ نَيْبِ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ حَرَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ صُنِعَ مِنْ مَذْرُوعٍ.

۲۵۰۴: الْجَرُّ الْأَخْضَرُ

۵۶۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ذَرَّادَةَ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَيْبِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ فَلَا يَبْطُلُ قَالَ لَا أَذَرِي.

۵۶۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْزُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ

۵۶۲۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا جر کی نبید کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے کہ جس کو سن کر تعجب ہوا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جر کی نبید کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حرام قرار دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سچ کہا۔ میں نے کہا: جر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو برتن مٹی کا ہو۔

۵۶۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت سعید بن جبیر نے کہا جس وقت میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا تو مجھ پر گراں ہوا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بات دریافت کی گئی مجھ کو وہ بات بہت بڑی (مجیب) لگی آخر تک۔

باب: ہرے رنگ کے لاکھی برتن

۵۶۲۸: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ کے لاکھی کے برتن کے نبید سے۔ میں نے عرض کیا: اور سفید برتن سے۔ انہوں نے فرمایا: میں واقف نہیں ہوں۔

۵۶۲۹: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ اور سفید رنگ کی جر سے (اس لفظ کے معنی گذر چکے ہیں)۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ
وَالْأَبْيَضِ۔

۵۶۳۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ
الْحَسَنَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ
حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ يَكْذِبْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ
نَبِيذِ الْحَنْثَمِ وَالذُّبَاءِ وَالْمَرْقَاتِ وَالْقَيْْرِ۔

۲۵۰۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الذُّبَاءِ

۵۶۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَسْرُورَةَ عَنْ
طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ
الذُّبَاءِ۔

۵۶۳۲: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَاهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ جَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذُّبَاءِ۔

۲۵۰۶: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الذُّبَاءِ

وَالْمَرْقَاتِ

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي
يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَ
حَمَّادٍ وَ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذُّبَاءِ
وَالْمَرْقَاتِ۔

۵۶۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ
الْحَرِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ

۵۶۳۰: حضرت ابو رجاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا جو کی نبیذ حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حرام ہے۔ مجھ سے اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کیا جو کہ جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی کے برتن اور تو بنے اور روغنی برتن سے اور چوبلی برتن سے۔

باب: کدو کے تو بنے کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تو بنے کی نبیذ سے۔

۵۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تو بنے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

باب: تو بنے اور روغنی برتن کی نبیذ

کی ممانعت

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کدو کے تو بنے اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔

۵۶۳۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور مضمون کے مطابق روایت مذکور ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ۔

۵۶۳۵: حضرت عبدالرحمن بن عوف بن عمر سے بھی اسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

۵۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ۔

۵۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ أَنْ يُبَدَّ فِيهِمَا۔

۵۶۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمُرْقَاتِ أَنْ يُبَدَّ فِيهِمَا۔

۵۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغن برتن اور کدو کے باسن میں (نبید بنانے سے)۔

۵۶۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُرْقَاتِ وَالْقُرْعِ۔

باب: کدو کے توبے اور لاکھی اور چوہی برتن میں نبید پینے کی ممانعت

۲۵۰۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيدِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ

۵۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے توبے اور لاکھی کے برتن اور چوہی برتن یعنی نقیر سے۔

۵۶۳۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ ابْنُ هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَهُ ابْنُ كُرَيْبٍ بَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ خَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ۔

نقیر کیا ہے؟

نقیر کھجور کی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے دو درجہ جالیٹ میں لوگ ان برتنوں میں شراب بنا کر پیا کرتے تھے جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو کچھ دن تک ان برتنوں میں نبید بھی پینے کی ممانعت فرمادی گئی ایسا نہ ہو کہ ان برتنوں میں نبید پینے سے شراب کی

یاد تازہ ہو جائے اور ابتداء اسلام میں بھی لوگ مذکورہ برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے بہر حال شراب پی لینے کے اندیشہ سے بچانے کے لیے مذکورہ ممانعت فرمائی گئی۔ جیسا کہ صاحب مرقاة شارح مشکوٰۃ کا قول علامہ نووی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: قوله نهى قال النووي كان الانتبا في الدباء والحنتم والمزفت والنقير منهيًا عنه في بدء الاسلام خوفا من ان يصير مسكرا فيها في بدء الاسلام خوفا من ان يصير مسكرا فيها (حاشیہ نسائی ص: ۸۲۵ مطبوعہ نظامی کان پور۔

۵۶۳۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی اور (کدو کے) تو بے اور چوبی ہاسن میں (نبیذ) پینے کی۔

۵۶۳۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمَوْتَجِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالْذَّبَاءِ وَالنَّقِيرِ۔

باب: تو بے لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۲۵۰۸: بَابُ النَّهْيِ نَبِيذِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزْفَتِ

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تو بے اور لاکھی برتن اور روغنی برتن سے (یعنی ان برتنوں میں نبیذ تک پینے سے منع فرمایا)۔

۵۶۳۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزْفَتِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مشکوں سے اور کدو کے تو بے سے اور ان برتنوں سے منع فرمایا: جن پر رال بھری ہوئی ہو۔

۵۶۳۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجِرَارِ وَالْذَّبَاءِ وَالظُّرُوفِ الْمَزْفَتِ۔

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ منع فرماتے تھے اس شراب سے جو تیار کی جائے (کدو کے) تو بے یا لاکھی یا روغنی برتن میں (نبیذ پینے سے) علاوہ زیتون کے تیل یا سرکہ کے۔

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحٍ الْبَارِقِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نَصْرٍ وَجُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ أَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ شَرَابِ صَنِيعٍ فِي دُبَاءٍ أَوْ حَنْتَمٍ أَوْ مَزْفَتٍ لَا يَكُونُ زَيْتًا أَوْ خَلًّا۔

باب: کدو کے تو بے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی

۲۵۰۹: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الذَّبَاءِ

وَالنَّقِيرُ وَالْقَمِيرُ وَالْحَتَمُ

۵۶۴۳: أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رِبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَبِ.

۵۶۴۵: أَخْبَرَنَا سُورِدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُسَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيدِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ فِيمَا يَنْبِذُونَ فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْبِذُوا فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقِيرِ وَالْحَتَمِ.

۵۶۴۶: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ بِذَابَةِ.

۵۶۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نَبِيدِ النَّقِيرِ وَالْمُقِيرِ وَالِدُّبَاءِ وَالْحَتَمِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ إِسْحَقُ وَذَكَرْتُ هُنَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذَةَ وَاسْمُ الْجَرَارِ قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ أَنْتَ سَمِعْتِهَا سَمِ الْجَرَارِ قَالَتْ نَعَمْ.

۵۶۴۸: أَخْبَرَنَا سُورِدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ طَوْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ بَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيكٍ بِنِ ابْنِ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ بِالْحَرَبَةِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعَمْرِ فَهَتَّتِي عَنْهُ

کے برتن کی نبید کے ممنوع ہونے سے متعلق

۵۶۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو بنے اور لاکھی کے اور چوبی اور روغنی برتن سے۔

۵۶۴۵: حضرت ثمامہ بن حزن حبشیہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا (کہ قبیلہ) عبد القیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور تو نے آپ سے دریافت کیا پوچھا؟ کہا: (پوچھا) کہ ہم لوگ کون سے برتن میں نبید تیار کریں؟ آپ نے منع فرمایا (کدو کے) تو بنے چوبیس اور روغنی لاکھی کے برتن میں نبید بنانے سے۔

۵۶۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کدو کے تو بنے (میں نبید بنانے) سے منع فرمایا گیا ہے۔

۵۶۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چوبی اور روغنی اور تو بنے اور لاکھی کے برتن کی نبید سے یہ روایت حضرت ابن علیہ کی ہے حضرت اسحق راوی نے حضرت بیدہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دوسرے گھڑوں کا بھی تذکرہ کیا میں نے بیدہ سے کہا: تو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

۵۶۴۸: حضرت بیدہ بنت شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی خریہ میں اور میں نے ان سے دریافت کیا شراب کی تلچھٹ سے متعلق تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا: تم نبید کو شام کے وقت بھگوؤ اور تم اس کو

وَقَالَتْ ابْنُذَى عَشِيَّةً وَاشْرَبِيهِ غُدُوَّةً وَ أَوْكِي
عَلَيْهِ وَنَهَيْتُ عَنِ الذَّبَاءِ وَ النَّقِيرِ وَ الْمَزَقَةِ
وَالْحَتَمِ۔
صبح کے وقت پی لو اور اس کو تم ڈاٹ لگا دو (یعنی اُروہ مشک وغیرہ
میں ہو) اور مجھ کو منع فرمایا (کدو کے) تو بنے چوبیس روغنی اور لاکھی
برتن سے۔

ممنوع برتن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جن برتنوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے یہ برتن شراب کے لیے استعمال کیے جاتے
تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت قائم ہو گئی تو مذکورہ برتن اور آگے آنے والے برتنوں کے استعمال کی
ممانعت ختم فرمادی گئی جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: قِيلَ هَذِهِ الظُّرُوفُ كَانَتْ مَخْتَصَّةً بِالْخَمْرِ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ
حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الظُّرُوفِ أَمَّا لَانِ فِي اسْتِعْمَالِهَا تَشْبِيهَا بِشَرْبِ
الْخَمْرِ وَ أَمَّا لَانِ هَذِهِ الظُّرُوفُ كَانَتْ فِيهَا اثر الْخَمْرِ فَلَمَّا مَضَتْ مَدَّةُ إِبَاحِ النَّبِيِّ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الظُّرُوفِ
مِنْ ۸۳۳ حاشیہ نسائی بحوالہ مرقاة شرح مشکوٰۃ۔

۲۵۱۰: الْمَزَقَةُ

باب: روغنی برتنوں کا بیان

۵۶۳۹: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخَعَّارَ بْنَ قُلْفَلٍ عَنْ أَبِي
قَالَنَّهُ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ الْمَزَقَةِ۔
۵۶۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے منع
فرمایا۔

۲۵۱۱: بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى النَّهْيِ

باب: مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت

ضروری تھی

لِلْمَوْصُوفِ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي تَقْدَمُ ذِكْرُهَا

نہ کہ بطور ادب کے

كَانَ حَتْمًا لَا زَمَّ لَهَا عَلَى تَأْدِيبٍ

۵۶۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
بَرْزَخُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعَ
سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَ ابْنَ
عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ وَ الْحَتَمِ وَ الْمَزَقَةِ
وَ النَّقِيرِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُوْلُ فَعُدُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ
عَنْهُ فَانْتَهُوا۔
۵۶۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ
آپ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تو بنے لاکھی روغنی اور چوبیس
برتن سے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: "تم کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو (نہ کہ
جاؤ)۔"

۵۶۵۱. أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ سَلِيمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ أَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مَوْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفِيرِ وَالْمَقْبَرِ وَالذَّبَابِ وَالْحَنَبِ.

۵۶۵۱: حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا کے لڑکے سے سنا جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول کریم ﷺ اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جس وقت اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے چوہیں اور روغنی اور (کدو کے) تو بے اور لاکھی کے برتن سے۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ کے باب کی ابتداء کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث میں شراب کے مستعمل برتنوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استعمال اور ان میں فیض بنانے کی ممانعت کا جو حکم ہے دراصل بطور ادب کے نہیں تھا بلکہ ان برتنوں کا استعمال کرنا بھی حرام ہو گیا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ہر فرمان تمام اہل اسلام کے لئے انتہائی فائدہ کا حامل ہوتا ہے اور شراب تو چونکہ ایک خبیث چیز بن جاتی ہے جس کے پینے سے اچھا خاصا بندہ ایسی لایعنی باتیں کرتا ہے جو کہ صاحب ایمان سے صرف بعید نہیں بلکہ بعید تر ہیں۔

۲۵۱۲: تَفْسِيرُ الْأَوْعِيَةِ

۵۶۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ زَادَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمَرَ قُلْتُ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَفَيْسَرُهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَتَمِ وَهُوَ الَّذِي تُسَمُّونَهُ أَنْتُمْ الْجَرَّةَ وَنَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَهُوَ الَّذِي تُسَمُّونَهُ أَنْتُمْ الْقَرْعَ وَنَهَى عَنِ النَّفِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُونَهَا وَنَهَى عَنِ الْمَرْقَبِ وَهُوَ الْمُقْبَرُ.

باب: ان برتنوں کا بیان

۵۶۵۲: حضرت زاذان موصی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھ سے تم کچھ نقل کرو جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے متعلق ان کی تفسیر کے ساتھ۔ اس پر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاتم سے منع فرمایا جس کو تم جر کہتے ہو (اس لفظ کی تشریح گزرجلی) جس کو تم قرع کہتے ہو اور آپ نے منع فرمایا نفیر سے۔

خلاصۃ الباب ☆ جرہ اس سے مراد شراب کے لیے استعمال ہونے والے مٹی اور لاکھی کے برتن ہیں اور قرع سے مراد کدو کے تو بنے ہیں کہ جن میں ابتداء اسلام میں لوگ شراب استعمال کرتے تھے اور تقیر سے مراد کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں وہ مراد ہے اور ظرف سے مراد رال اور روغن چڑھے ہوئے برتن ہیں۔

۲۵۱۳: باب الْإِذَانُ فِي الْإِئْتِبَادِ الَّذِي خَصَّهَا

بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِي اتَّيْنَا عَلَى ذِكْرِهَا

الْإِذْنُ فِيمَا كَانَ فِي الْأَسْعِيَةِ مِنْهَا

باب: کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق

احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث مبارکہ کا بیان

۵۶۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبد القیس کے لوگوں کو منع فرمایا جس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (کدو کے) تو بنے تقیر اور روغنی برتن (وغیرہ) لے کر اور کہا کہ اپنے مشکیزہ میں نبیذ تیار کرو پھر اس پر تم ڈال لگا لو اور اس کو میٹھی میٹھی پی لو (یعنی خوب ڈالنے کے بعد اس کو پی لو) بعض نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ اس کو ایسا کر لو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا بیان کرنے کے لیے اُس کی تیزی اور شدت کو۔

۵۶۵۳: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ جِئْنَا قَدِمُوا عَلَيْهِ عَنِ الدُّبَاءِ وَعَنِ النَّفِيرِ وَعَنِ الْمُرْقَتِ وَالْمَزَادَةِ وَالْمَحْجُوبَةِ وَقَالَ اتَّبِعْ لِي بِقَالِكَ أَوْكِهَ وَأَشْرَبْهُ حُلُوا قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّكَ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي مِثْلِ هَذَا قَالَ إِذَا تَجَعَلَهَا مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ بِصِفِّ ذَلِكَ۔

۵۶۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور (کدو کے) تو بنے اور چوبی برتن کے استعمال اور آپ کے پاس جس وقت مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کے لیے تو پھر کے برتن میں نبیذ تیار کیا جاتا۔

۵۶۵۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَبْرِ الْمُرْقَتِ وَالِدُّبَاءِ وَالنَّفِيرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُبْنِذُ لَهُ فِيهِ يُبْنِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ تیار کی جاتی پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پھر کے برتن میں (تیار کرتے) اور ممانعت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تو بنے اور روغنی برتن سے۔

۵۶۵۵: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْأَزْرَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبْنِذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سِقَاءٌ يُبْنِذُ لَهُ فِي تَوْرٍ يَرَامُ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّبَاءِ وَالنَّفِيرِ وَالْمُرْقَتِ۔

۵۶۵۶ أَحَبُّنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ وَالْبَقْرِ وَالْجَعْرِ وَالْمُرْقَبِ۔

۵۶۵۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تو بے اور چوہی اور اچھی اور روغنی بدین سے۔

ممنوع برتن:

یہ تمام برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے کیونکہ ان کے استعمال سے شراب کے زمام کی یاد تازہ ہوتی تھی اس وجہ سے بعد میں ان کے استعمال کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔

٢٥١٣: بَابُ الْإِدْنِ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً

٥٦٥٤: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَوْرِ غَيْرَ مَرْقَبٍ -

باب: مٹی کے برتن کی اجازت

۵۶۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی مٹی کے برتن میں فیض تیار کرنے کی کہ جس پر لاکھ نہ لگی ہو۔

٢٥١٥: بَابُ الْإِذْنِ فِي شَيْءٍ مِنْهَا

٥٦٥٨: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنْ
الْأَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ أَنَّهُ
حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ
ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي
كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاخِي فَتَرَوُهَا
وَأَذْخِرُوهَا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ
الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مَسْكِرٍ.

باب: ہر ایک برتن کی اجازت

۵۶۵۸۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم لوگ ہر ایک (قسم کی) شراب پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس سے بچو۔

خلاصة الباب

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ چاہے جس برتن میں بیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی شے سے بچو قورہ عیدہ ((اکل مسکر حرام)) واضح رہے کہ یہ حدیث بعد میں ارشاد فرمائی گئی۔ جس وقت کہ لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت خوب جم گئی تھی اور مندرجہ بالا حدیث شریفہ میں مذکور برتن کے استعمال سے شراب دوبارہ پی لینے کا اندیشہ ختم ہو گیا تھا اور شراب سے مراد مشروب یعنی مینے کی چیز ہے۔

۵۶۵۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي ۵۶۵۹: حضرت یزیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

فَصَلِّ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ دِقَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

۵۶۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى ابْنِ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُعَارِبِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلَعَزْدُكُمْ زِيَارَتَهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَأَشْرَبُوا فِي آتِي رِغَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے کے لیے لیکن اب جس وقت تک تمہارا دل چاہے تم اس کو رکھ لا اور میں نے تم کو منع نہیں بنانے کی ممانعت کی تھی لیکن مشک میں۔ اب تمام برتنوں میں نبید بناؤ لیکن اس شراب سے بچو (یعنی بالکل دور رہو) جو نشہ پیدا کرے۔

۵۶۶۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو تین اشیاء سے منع کیا تھا ایک تو زیارت قبور سے لیکن تم لوگ اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے خیر حاصل ہوگی اور میں نے منع کیا تھا تم لوگوں کو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اب جس وقت تک دل چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب پینے سے اب جس برتن میں چاہو پو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس کو نہ پو۔

خلاصہ الباب ☆ اس زمانہ میں کیونکہ غرباء فقراء زیادہ تھے اور عام طور پر لوگوں میں غربت تھی اس وجہ سے قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا بہتر قرار دیا گیا اور اب قربانی کے گوشت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء فقراء میں تقسیم کرے اور جو شخص کثیر العیال ہو تو وہ خود بھی تمام گوشت رکھ سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو سارا تقسیم بھی کر سکتا ہے۔

۵۶۶۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو لوگوں کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبید تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

۵۶۶۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُجَّاجِ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَأَتْبَذُوا لِمَا بَدَا لَكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَكُلُّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۶۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو لوگوں کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبید تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

۵۶۶۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ مَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ

قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ
الْخَرَّاسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ خَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَفْظًا
فَقَالَ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَهُوَ
شَرَابٌ يَشْرَبُونَهُ كَبَعَتْ إِلَى الْقَوْمِ قَدْ غَاثَهُمْ
فَقَالَ فِي شَيْءٍ تَنْتَبِذُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ فِي النَّفِيرِ
وَالذَّبَاءِ وَلَيْسَ لَنَا ظُرُوفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا إِلَّا
فِيمَا أَوْكَيْنَا عَلَيْهِ قَالَ قَلْبٌ بِذَلِكَ مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَلْبَسَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ
أَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَصُفْرَةٌ قَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ
هَلَكَكُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرْضُنَا وَبَيْنَتَا وَ
عَرَّمْتَ عَلَيْنَا إِلَّا مَا أَوْكَيْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَشْرَبُوا
وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ڈاٹ لگے برتن سے مراد:

مذکورہ حدیث میں ڈاٹ لگے ہوئے برتن سے مراد مشک اور چھانگل اور لوٹہ وغیرہ ہے کہ اہل عرب ان میں شراب پیا کرتے تھے اور مذکورہ بالا لوگوں کو استقاء کی بیماری ہو گئی تھی اور دبائی زمین سے مراد ایسی زمین ہے کہ جہاں پر اکثر و بیشتر وہاں رہتی ہے آب و ہوا کی گندگی کی وجہ سے۔

۵۶۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَابُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
لَمَّا نَهَى عَنِ الطُّرُوفِ خَفَّتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا وَغَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا إِذَا۔

۲۵۱۶: بَابُ مِزْلَةِ الْخَمْرِ

۵۶۶۳: أَخْبَرَنَا سُورِدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

سنى۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک طرح کی شراب پیا کرتے ہیں اس کو پی رہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ان کی جانب روانہ کیا اور بلایا پھر فرمایا تم لوگ ان برتنوں میں قیید تیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم فقیر اور دباہ میں تیار کرتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہ پوچھیں اس برتن سے کہ جس میں ڈاٹ لگی ہوئی ہو پھر آپ کچھ روز تک ٹھہرے رہے جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھی اس طرف پھر آئے آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک دباہ (شدید بیماری) سے پیلے ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ تباہ ہو گئے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی زمین دبائی ہے اور آپ نے ہم لوگوں پر ایک شراب کو حرام قرار دے دیا ہے مگر جس شراب پر ہم لوگ ڈاٹ لگا دیں۔ آپ نے فرمایا: پوچھو ہر ایک شراب کو لیکن اس شراب سے بچو جو نشہ پیدا کرے۔

۵۶۶۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت برتنوں سے ممانعت فرمائی تو قبیلہ انصار کے لوگوں نے شکایت کی اور فرمایا: ہم لوگوں کے پاس دوسرے قسم کے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ممانعت بھی نہیں کرتا۔

باب: شراب کیسی شے ہے؟

۵۶۶۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدمت میں شب معراج میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ میں

شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبریل امین علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس نے تم لوگوں کو فطرت کے مطابق ہدایت سے نوازا اگر تم شراب کا پیالہ لے لیتے تو تمہاری امت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ يَقْدَحُ حَيْنَ مِنْ خَمْرٍ وَلَتِي فَظَنَرُ إِلَيْهِمَا فَآخَذَ اللَّيْلُ لَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ عَوْتَ أُمْتُكَ۔

فطرت کے موافق غذا:

دودھ کیونکہ فطرت کے مطابق ہر دلی عزیز اور بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیلئے خاص غذا ہے اس لیے خاص طور پر اس کو بیان فرمایا گیا ہے اور دودھ سے ہی انسان کے جسمانی اعضاء خاص قوت حاصل کرتے ہیں اور یہ انسان کی فطری غذا ہے اور اس کے برعکس شراب انسان کے عقل و شعور اور جسمانی نظام کے لیے مہلک شے ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ اس وجہ سے شب معراج میں آپ نے بجائے شراب کے دودھ کے پیالہ کو منتخب فرمایا۔

۵۶۶۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی رسول کریم ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیا کریں گے لیکن اس کا نام کوئی دوسرا رکھیں گے (تو ان لوگوں کو دودھ برا کتنا ہوگا)۔

۵۶۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ خَفْصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مُعَرِّزٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

قیامت کی ایک نشانی:

حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ لوگ شراب کا نام بدل دیں گے اس کو طاقت کی چیز (وغیرہ) قرار دیں گے ان کی اس حرکت سے وہ دوسرے جرم کے مرتکب ہوں گے ایک تو حرام کے ارتکاب کا اور دوسرے حرام کو حلال قرار دینے کا سابق میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔

باب: شراب پینے کی مذمت سے متعلق

باب ۲۵۱۷: ذِکْرُ الرِّوَايَاتِ الْمُغْلِظَاتِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

۵۶۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا

۵۶۶۶: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ خَمَادٍ قَالَ أُنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ

ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی شے کی لوٹ مار کرے آیا ہو تو وہ مؤمن نہیں رہتا بلکہ اس قسم کے گناہوں کے ارتکاب کے وقت اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۵۶۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

۵۶۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۵۶۶۸: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام حضرات نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر شراب پئے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر پئے تو اس کو قتل کر دو۔

۵۶۶۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَأَجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَأَجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَأَقْتُلُوهُ۔

شرابی کے قتل سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ایسا بد نصیب شخص جو ہر گز شراب چھوڑنے والا نہیں ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث ایک دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور شراب کے جرم میں قتل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو حد مقررہ لگائی جائے گی۔

۵۶۶۹: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی شخص نشہ میں ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر نشہ نہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ نہ کرے تو پچھلی مرتبہ اس کو قتل کرو۔

۵۶۷۰: منہ ت ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا میں پرہیزگار نہیں کرتا کہ شراب پیوں یا اللہ عزوجل کے بارہواں ستون کی پوجا کروں۔ (مطلب یہ ہے کہ شراب پینا بت پرستی جیسا ہے)

باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۵۶۷۱: حضرت عمرو بن عبسہؓ بن رویم سے روایت ہے کہ ابن دیمہ سوار ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ جیسو کو تلاش کرنے کے لئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص اگر میری امت میں شراب نوشی کرے گا تو اللہ عزوجل اس کی چالیس روز نماز قبول نہیں کرے گا۔

۵۶۷۲: حضرت مسروقؓ بنیہ نے کہا کہ جس وقت کسی قاضی نے ہدیہ قبول کیا (اور اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد ہدیہ قاضی کو پیش کرنے لگا) تو اس نے حرام خوری کی اور جس وقت رشوت لی تو وہ کفر کے قریب پہنچ گیا اور مسروقؓ بنیہ نے کہا جس نے شراب پی وہ شخص کافر ہو گیا اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

۵۶۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ۔

۵۶۷۰: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي فَصِيلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ أَبِي بُرَّةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبَالِي شَرِبْتُ الْحَمْرَ أَوْ عَذْتُ هَذِهِ الشَّارِبَةَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۵۱۸: باب ذکر الرواية المبنية عن

صلوات شارب الخمر

۵۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَبَانَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنِ بْنِ عَلَاقٍ وَمَشْقِي قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْحٍ أَنَّ ابْنَ الدَّبَلِيِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّبَلِيِّ لَقَدْ خَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ شَأْنَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَشْرِبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي لِيَقْبَلَ اللَّهُ مِنْهُ صَلَوةً بَعْدَ بَعْدٍ۔

۵۶۷۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَلَفُ بْنُ يَعْنَى ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ابْنِ زَادَانَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عَتَبَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ الْقَاصِي إِذَا أَكَلَ الْهَدِيَّةَ فَقَدْ أَكَلَ السُّحْتَ وَإِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَ كُفْرُهُ أَنْ لَيْسَ

لَهُ صَلَافٌ۔

۲۵۱۹: باب ذِكْرُ الْأَثَامِ الْمُتَوَلَّدَةِ عَنْ شُرْبِ
الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمِنْ وَقُوعٍ عَلَى الْمُحَارَمِ
۵۶۷۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اجْتَنِبُوا
الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْفَحَائِشِ إِنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ
خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَدَ لِعَلْفَتِهِ امْرَأَةً غَوِيَّةً فَأَرْسَلَتْ
إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ
فَانْطَلِقْ مَعَ جَارِيَتِنَا لَعَلْفَتُ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا
أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتَّى أَتَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ
عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِلَةٌ خَمْرٍ فَقَالَتْ إِنِّي وَاللَّهِ
مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِنَقَعٍ
عَلَى أَوْ تَشْرَبُ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرَةِ كَأَمَّا أَوْ
تَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِينِي مِنْ هَذَا الْخَمْرِ
كَأَسًا فَسَقَتْهُ كَأَسًا قَالَ زَهْدُونِي فَلَمْ يَرَمْ حَتَّى
وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ
فَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَالْأَمَانُ وَالْخَمْرُ
إِلَّا لِيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ۔

۵۶۷۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ
الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ
بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ
عُثْمَانَ يَقُولُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْفَحَائِشِ فَإِنَّهُ
كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ

باب: شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا
ہے نماز چھوڑ دینا ناحق خون کرنا جس کو اللہ عز و جل نے
حرام فرمایا ہے

۵۶۷۳: حضرت عثمان غنی نے فرمایا: بچو خمر سے (یعنی شراب سے) وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اگلے دور میں ایک شخص تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا اس کو ایک زنا کار عورت نے پھنسانا چاہا چنانچہ (سازش کر کے) اس کے پاس ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہو یا کہ میں تجھ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہوں چنانچہ وہ شخص چل دیا۔ اس باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل ہوتا بند کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ (عبادت گزار شخص) ایک عورت کے پاس پہنچا جو کہ حسین و جمیل عورت تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شراب کا برتن تھا۔ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! میں نے تجھ کو شہادت کے لئے نہیں بلایا لیکن اس واسطے بلایا ہے کہ تو مجھ سے ہم بستری کرے یا اس شراب کا ایک جام پی لے چنانچہ اس عورت نے اس شخص کو ایک گلاس شراب کا پلا دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھ کو اور (زیادہ شراب) دے (یہ بات شراب کے مزہ کی وجہ سے اس نے کہی) پھر وہ شخص وہاں سے نہیں بنا یہاں تک کہ اس عورت سے محبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو (بالکل دور رہو) اس لیے کہ وہ (تمام) برائیوں کی جڑ ہے تم لوگوں سے قبل پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا پھر وہ ہی واقعہ نقل کیا اور فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم شراب اور ایمان

فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ
وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا بِرُشْكٍ أَخْلَعُمَا أَنْ يُخْرِجَ
صَاحِبَهُ۔

۵۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ
بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ
الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْمَسِيَّبِ عَنْ فَضِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَتَّشِ لَمْ
تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَادَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرْوَةٍ مِنْهَا شَيْءٌ
وَأَنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِنْ انْتَشَى لَمْ تَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا۔ خَالَفَهُ
يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْنَادٍ۔

۵۶۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ مُلَيْمَانَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ يَزِيدَ ح وَ ابْنَاتَا وَاصِلُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
شَرِبَ الْخَمْرَ لَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ
صَلَاةٌ سَبْعًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ أَدَمَ فِيهِنَّ
مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ
الْفَرَائِضِ وَقَالَ ابْنُ أَدَمَ الْقُرْآنُ لَمْ تَقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ أَدَمَ فِيهِنَّ
مَاتَ كَافِرًا۔

۲۵۲۰: بَابُ تَوْبَةِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۵۶۷۷: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ
حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ قَالَ
حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ ح

ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرے
گا۔

۵۶۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس کسی نے شراب پی
پھر اس کو نشہ نہیں ہوا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جس وقت تک کہ وہ
شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر وہ شخص اس حال میں
مر جائے تو وہ کافر مرے گا اور اگر وہ شخص نشہ میں مست ہو گیا (یعنی
شراب کے نشہ میں جھومنے لگا) تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول
نہیں ہوگی اور اگر اس حالت میں وہ شخص مرے گا تو وہ شخص کافر
مرے گا۔

۵۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کسی نے شراب پی اور اس کو پیٹ میں اُتار
تو اس کی اللہ عز و جل سات دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ شخص
اس زمانہ میں مر جائے تو وہ شخص کافر مرے گا (یعنی اس کا خاتمہ کفر پر
ہوگا)۔

باب: شراب پینے والے کی توبہ

۵۶۷۷: حضرت عبداللہ بن ولیم بن یزید سے روایت ہے کہ میں حضرت
عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس
وقت اپنے باغ میں (علاقہ) طائف میں تھے جس کو وہ بھٹ کہتے تھے اور

وَأَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ أَبِي عَسْرٍ وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِي حَائِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الرَّهْطُ وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يُزَنُّ ذَلِكَ الْفَتَى بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ تَوْبَةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّعْظُ لِعُمَرَ -

۵۶۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَالْحَارِثِ بْنِ سُبَيْكِ بْنِ قِرَاءَةَ عَلَيْهِ وَآثَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ فِي الْآخِرَةِ -

۲۵۲۱: الرَّوَايَةُ فِي الْمُدْمِئِينَ فِي

الْخَمْرِ

۵۶۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ بَيْطِ عَنْ جَاهَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّسِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ مَنْشَرٌ وَلَا عَاقٍ وَلَا مُدْمِئٌ حَمْرٍ -

۵۶۸۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ النَّسِيِّ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمَمَاتٍ وَ

قبیلہ قریش کے ایک جوان ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے کہ جس پر کہ لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی شراب کا ایک گھونٹ پئے گا تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اس کو اللہ عزوجل معاف فرمادے گا پھر اگر وہ شخص شراب پئے تو اس کی چالیس دن کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے گا۔ پھر اگر شراب پئے تو چالیس دن تک کی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرمادے گا پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اللہ عزوجل اس کو لازمی طور سے دوزخیوں کی شراب پلائے گا۔

۵۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پئے گا پھر وہ شخص اس سے توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

باب: جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان

سے متعلق

۵۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احسان کر کے جتنا نے والا شخص بخت میں داخل نہیں ہوگا۔

۵۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں

ملے گی۔

هُوَ يَذُّ مِنْهَا لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۶۵۸۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتَ وَهُوَ يَذُّ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۶۸۲: حضرت ضحاک رسیہ (تابعی) نے کہا: جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر وہ شخص مر جائے تو دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اس کے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا لاجائے گا۔

۵۶۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْبِنًا لِلْخَمْرِ نُصَحَ فِي وَجْهِهِ بِالْحَمِيمِ حِينَ يَقَارِقُ الدُّنْيَا۔

خلاصہ الباب ۴۴: اس حدیث کا مطلب علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ اس دوسرے سے پہلے ہی اس چیز کا احساس دلا دیا جائے گا کہ اس کا ٹھکانہ دوزخ کا گرم ابلتا ہوا پانی ہے واللہ اعلم۔

باب: شرابی کو جلاوطن کرنے کا بیان

۵۶۸۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ بن امیہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی جانب نکال دیا۔ وہ (روم) کے بادشاہ برقل کے پاس پہنچا اور عیسائی بن گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اب میں کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔

۶۵۲۲: بَابُ تَغْرِيبِ شَارِبِ الْخَمْرِ
۵۶۸۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْتَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةٍ فِي الْخَمْرِ إِلَى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِ قُلٌّ فَتَضَرَّ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُغْرِبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا۔

باب: اُن احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل

لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے

۵۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ برتنوں میں پیو اور نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی بیہید نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث میں راوی ابو الاحوص سلام بن سلیم نے غلطی کی ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ تاک کے اصحاب میں سے اور تاک راوی خود قوی نہیں ہیں اور وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔ امام احمد بیہید نے فرمایا ابو

۲۵۲۳: بَابُ ذِكْرِ الْأَخْبَارِ الَّتِي أُعْتَلَّ بِهَا مَنْ أَبَا شَرَابِ الْمُسْكِرِ
۵۶۸۴: أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ سُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ يَسْمَكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ يَنْبَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوا فِي الطُّرُوفِ وَلَا تَسْكُرُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ غَلَطَ فِيهِ أَبُو الْأَخْوَصِ سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا تَعْلَمُ أَنَّ

الاحوص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا۔ شریک نے اس حدیث کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور الفاظ حدیث میں بھی مخالفت کی ہے۔

۵۶۸۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تو بے اور روغن برتن سے لیکن ابو عوانہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۵۶۸۶: سیدہ عائشہ صدیقہ جیہ نے بیان کیا کہ شراب پیو لیکن شراب کے نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ قرصافہ نے اس کو سیدہ عائشہ جیہ سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور روایات عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے خلاف ہیں۔

۵۶۸۷: سیدہ عائشہ صدیقہ جیہ سے لوگوں نے نبی سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہم لوگ صبح کے وقت کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو اس کو پی لیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ جیہ نے فرمایا: میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والی شراب کو اگرچہ روٹی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

۵۶۸۸: سیدہ عائشہ صدیقہ جیہ نے فرمایا: تم کو منع ہے (کدو کے) تو بے سے۔ تم کو منع ہے لاکھ کے برتن سے۔ تم کو ممانعت ہے روغن برتن سے پھر خواتین کی طرف چہرہ کیا (یعنی متوجہ ہوئیں) اور فرمایا بچو تم لوگ ہرے رنگ کے گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگ جائے تو تم لوگ اس کو نہ پیو۔

أَخَذَ تَابَعُهُ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَبِسْمَاكِ لَيْسَ بِالْقَوِيٍّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِينَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يُعْطِي فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ شَرِيكٌ فِي إِسْنَادِهِ وَفِي لَفْظِهِ۔

۵۶۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَائِ وَالْحَتَمِ وَالْقَبْرِ وَالْمَرْقَةِ خَالَفَهُ أَبُو عَوَانَةَ۔

۵۶۸۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَاكِ عَنْ قُرْصَاةٍ أَمْرَأَةٍ مِنْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْرَبُوا وَلَا تَسْكُرُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَبْصَحُ غَيْرُ ثَابِتٍ وَقُرْصَاةٌ هَذِهِ لَا تَذَرِي مَنْ هِيَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافَ مَا رَوَتْ عَنْهَا قُرْصَاةٌ۔

۵۶۸۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قُدَامَةَ الْغَامِرِيِّ أَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دِجَاجَةَ الْغَامِرِيَّةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَهَا أَنَسُ كُلُّهُمْ يَسْأَلُ عَنِ النَّبِيدِ يَقُولُ نَبِيدُ التَّمْرِ غُدُوَّةٌ وَنَشْرَبُهُ غَيْثًا وَنَبِيدُهُ غَيْثًا وَنَشْرَبُهُ غُدُوَّةً قَالَتْ لَا أَحَلَّ مُسْكِرًا وَإِنْ كَانَ خُبْرًا وَإِنْ كَانَتْ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۵۶۸۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا كَرِيمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ نَهَيْتُمُ عَنِ الذَّبَائِ نَهَيْتُمُ عَنِ الْحَتَمِ نَهَيْتُمُ عَنِ الْمَرْقَةِ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ إِيَّاكُمْ

وَالْجَرَّ الْأَخْضَرَ وَإِنْ أَسْكَرَ كُنَّ مَاءً حَبْكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ۔

۵۶۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وَالِدَتِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُلِّتَ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَاعْتَلَوْا بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۸۹: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ جریجہ سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہر نشہ والی چیز سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ان حضرات نے یہ دلیل پکڑی ہے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور وہ یہ ہے۔

۵۶۹۰: حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: خمر تو کم و بیش تمام حرام ہے اور باقی اور قسم کی شراب اس قدر حرام ہے کہ جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرَمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ابْنُ شُبْرَمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَادٍ۔

۵۶۹۱: حضرت ابن شبرمہ نے کہا: مجھ سے ایک ثقہ نے نقل کیا حضرت عبد اللہ بن شداد سے اُس نے سنا حضرت ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بکسر حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِقَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ خَالَفَهُ أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ۔

۵۶۹۲: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بکسر حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَائِلٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِقَلِيلِهَا وَكَثِيرِهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا۔

۵۶۹۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَتَّوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَمَا اسْكُرَ مِنْ كَيْلٍ شَرَابٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي بِالشُّوَابِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ شُبْرَمَةَ وَهَشِيمِ بْنِ بُشَيْرٍ كَانَ يُدْلِسُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ السَّعَاعِ مِنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ وَرَوَايَةُ أَبِي عَوْنٍ أَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ الثَّقَاتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَوْهَرِيَّةِ الْجَرَمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسَيِّدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكُعْبَةِ عَنِ الْبَاقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقِ وَمَا اسْكُرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ۔

باق کیا ہے؟

باق ایک قسم کی شراب کو کہا جاتا ہے جو کہ انگور کے شیرے کو کچھ دیر تک جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

۵۶۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا أَبُو عَامِرٍ وَالنَّضْرُ بْنُ شُعْبَلٍ وَوَهْبُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ يُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُحَرَّمَ إِنْ كَانَ مُحَرَّمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيُّ۔

خلاصہ الباب واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں وہ غیذ مراد ہے جس میں تیزی اور شدت پیدا ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

۵۶۹۶: حَدَّثَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أَتَانَا ۵۶۹۶: حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت

۵۶۹۳: حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر مدلیس کرتا تھا اور اس میں تذکرہ بھی نہیں ہے کہ اس نے ابن شبرمہ سے سنا اور روایت ابو عون کے بہت مشابہ ہے ثقات کی روایت کے (یعنی ثقہ راویوں کے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ بہر حال یہ روایت موقوفہ صحیح قرار پائی۔

۵۶۹۴: حضرت ابوالجوزیہ جرمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا اور وہ اپنی پشت کعبہ شریف کی جانب کیے ہوئے تھے۔ باذن (شراب) سے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ باذن نکلنے سے قبل گزر گئے جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلے جس عرب نے باذن سے متعلق دریافت کیا وہ میں تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِيَسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَمْرٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَإِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا نَشْرَبُهُ مِنَ الزَّبِيبِ وَالْعَسْبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ أَشْكَلُ عَلَى قَدْ كَرَّ لِي صُرُوبًا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَأَكْثَرَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَمْ يَفْهَمْهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَى اجْتِيبَ مَا أَسْكَرَ مِنْ تَمْرِ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ۔

۵۶۹۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَادِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِذَ الْبُسْرَ سَحْتٌ لَا يَحِلُّ۔

۵۶۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْرَجُمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِذِ الْجَوْرِ فَتَنَاهَى عَنْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي أَتَيْتُ فِي خَرَّةٍ خَضِرَاءَ نَبِذًا حُلُوا فَاشْرَبُوا مِنْهُ فَيَقْرُ فَرُبَّمَا قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ أَحْلَى مِنَ الْقَسَلِ۔

۵۶۹۹: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ وَهُوَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِأَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ جَدَّةً لِي نَبِذَ بَيْنًا فِي جَرٍّ أَشْرَبُهُ حُلُوا إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَبِثْتُ أَنْ أَقْضِصَ فَقَالَ قَدِمَ وَقَدْ عُبِدَ الْقَيْسُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَائِيَا وَلَا النَّادِمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ يَتَنَا وَبَيْنَكَ

ابن عباس سے ہے۔ عرض کیا کہ میں خراسان کا باشندہ ہوں اور ہم لوگوں کا ملک بہت سرد ہے۔ ہم لوگ ایک قسم کی شراب پیتے۔ اس سے سردی ہوتی ہے۔ پھر اس نے کئی طرح کی شراب کی اقسام بیان کیں اور بہت زیادہ قسمیں بیان کیں۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ حضرت ابن عباس پر جو نے ان کو نہیں سمجھا۔ آخر حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم اس شراب سے بچو جو کہ نشہ پیدا کرے چاہے کھجور کی ہو انگور کی ہو یا اور کسی بھی چیز سے تیار کی ہوئی۔

۵۶۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ گدیری کھجور کی فیذ برگز حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

۵۶۹۸: حضرت ابو جمرہ بیہیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباسؓ سے ملا اور دیگر لوگوں کے درمیان ترجمہ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون ان کے پاس آئی اور وہ لاٹھی گھڑے کے فیذ کے بارے میں دریافت کرنے لگی۔ انہوں نے اس سے منع کیا۔ میں نے کہا کہ ابن عباس! میں بڑے رنگ کے گھڑے میں فیذ بھگوتا ہوں میٹھی میٹھی پھر میں اس کو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں ہلچل (ریح) سی ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم اس کو نہ پیا اگرچہ شہد سے زیادہ میٹھی ہو۔

۵۶۹۹: حضرت ابو جمرہ بیہیہ سے روایت ہے جن کا نام نصر تھا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ میری داوی فیذ تیار کرتی ہیں اور وہ میٹھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس کو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھ جاؤں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ذلیل و خوار ہو جاؤں (یعنی بھکی بھکی باتیں کر کے کیونکہ اگر نشہ ہوگا تو انسان ضرور بہک جائے گا) تو انہوں نے فرمایا: مرحبا! ان لوگوں کو یہ نہ رسوا ہوئے اور نہ ہی شرمندہ ہوئے۔ پھر ان لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور آپؐ کے درمیان شریعتیں ہیں ایک جماعت ہے (جو کہ ہم

الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّا لَأَنْصِلُ إِلَيْكَ فِي أَشْهُرِ الْحَرَمِ
فَعِدَّتُنَا بِأَمْرٍ أَنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو بِهِ
مِنْ وَرَاءِ مَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَأَنَّهَا كُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَذَرُونَ مَا
الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِلَافُ الصَّلَاةِ وَإِتَاءُ الزَّكَاةِ
وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغَارِمِ الْخُمْسَ وَأَنَّهَا كُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّفِيرِ وَالْحَتَمِ
وَالْمَرْقَبِ۔

لوگوں کو نہیں آنے دیتی) اور آپ کے پاس ہم لوگ نہیں آ سکتے ہیں
حرام مہینوں میں۔ تو آپ ہم کو فرمادیں ایک ایسی بات کہ اگر ہم لوگ
وہ کام کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم لوگوں کو اسی بات کی
جانب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں
اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تم کو حکم کرتا ہوں اللہ پر ایمان
لانے کا اور تم لوگ واقف ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ اور
اُس کا رسول (ﷺ) خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بات پر
یقین کرو دل اور زبان سے اقرار کرو کہ علاوہ اللہ کے کوئی عبادت کے
لائق نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال
کفار سے جہاد کر کے حاصل کرو اُس میں سے پانچواں حصہ داخل کرو
اور میں تم کو منع کرتا ہوں چار اشیاء سے: (۱) کدو کے توبے سے
(۲) چوبین (۳) لاکھی اور (۴) روغنی برتنوں کی نبیذ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ کفار حرام مہینوں میں لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرتے تھے اور ان مہینوں میں امن وامان رہتا تھا۔ اس وجہ
سے ان لوگوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ میں حاضر نہیں ہو سکتے اور حدیث کے
اختتام پر جن برتنوں کا تذکرہ ہے اُن سے مراد عرب میں شراب کے استعمال ہونے والے برتن ہیں۔

۵۷۰۰: أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَبِيصِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّ لِي جُرْمِيَّةً أَتَعْبُدُ فِيهَا
حَتَّى إِذَا عَلَى وَسْكَنَ شَرِبْتُه قَالَ مُذْكُمْ هَذَا
شَرَابُكَ قُلْتُ مُذْ عَشْرُونَ سَنَةً أَوْ قَالَ مُذْ
أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ طَالَمَا تَرَوْتِ عُرْوَةَكَ مِنَ
النَّخْبِ۔

۵۷۰۰: حضرت قیس بن وہبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھڑا
ہے۔ میں اُس میں نبیذ تیار کرتا ہوں۔ جس وقت وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا
ہے تو میں اُس کو پیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: کتنے دنوں سے تم یہ پی
رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: بیس سال یا چالیس سال سے۔ اُس پر
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کافی بن تک تیری زگیں ناپاکی سے
سیراب ہوتی رہیں (یعنی تمہارے جسم میں ناپاک خون دوڑتا رہا)۔

باب: جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں اُن کی دلیل

حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے

مروی حدیث بھی ہے

۵۷۰۱: حضرت عبدالملک بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن

۲۵۲۳: باب وَمِمَّا اعْتَلَوْا بِهِ حَدِيثُ

عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ

۵۷۰۱: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

قَالَ أَبَانَا الْعَوَّامُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَوَجَدَهُ حَبِيبًا فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَى الرَّجُلِ فَأَتَى بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيهِ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ آيْضًا فَصَبَّهُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمْتُ عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْأَوْعِيَةُ فَانْكَسِرُوا مُوْنَهَا بِالْمَاءِ۔

عمرؓ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا کہ وہ شخص نبیذ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پیالہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کو منہ لگایا تو وہ تیز لگا۔ آپ نے وہ پیالہ اُس شخص کو واپس دے دیا۔ اسی دوران ایک دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پیالہ لے کر آیا تھا اُس کو بلاؤ۔ پھر وہ شخص حاضر ہوا۔ آپ نے پیالہ اُس شخص سے لے لیا اور پانی منگا کر اس میں پانی ملا دیا۔ پھر اس کو منہ سے لگایا (اسکی شدت کی وجہ سے ذائقہ اب بھی کڑوا محسوس ہوا) اور پانی منگوایا اور اس میں ملایا پھر فرمایا: جس وقت ان برتنوں میں شراب تیز ہو جائے تو تم اس کی تیزی پانی سے ہٹا (کم کر) دو۔

اگر نبیذ تیز ہو جائے؟

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نبیذ میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اُس کو پی لینا درست ہے اور

حرم کی علت دراصل نشہ پیدا ہونا ہے۔

۵۷۰۲: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَالْمَشْهُورُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافٌ حِكْمِيَّةٌ۔

۵۷۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ امام نسائی بیسیب نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں عبد الملک بن نافع سے جو کہ مشہور ہیں اور اس کی روایت دلیل پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ حضرت ابن عمرؓ سے اس کے خلاف مشہور ہے۔

۵۷۰۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنْشُرُ۔

۵۷۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک آدمی نے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَبَانَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَشْرِيَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنْشُرُ۔

۵۷۰۴: حضرت زید بن جبیرؓ نے فرمایا: میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو مشروب نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۵: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۵۷۰۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے وہ خمر (شراب ہے) اور جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۷۰۶: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا
أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے خمر کو اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْبًا وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ
يَقُولُ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور نشہ لانے والی شے خمر ہے۔ امام نسائی بیسیبی نے فرمایا: یہ لوگ معتبر اور عادل ہیں اور مشہور ہیں صحت کے ساتھ (یعنی ان کی شہرت صحیح روایات نقل کرنے کی ہے) اور عبد الملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے بھی برابر نہیں اگرچہ عبد الملک کی تائید اسی جیسے دیگر لوگوں نے بھی کی۔

۵۷۰۸: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ
جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ
أَبْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهْرَلَاءُ أَهْلُ الثَّبِتِ وَالْعَدَالَةِ
مَشْهُورُونَ بِصِحَّةِ النُّقْلِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَقُومُ
مَقَامَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلَوْ غَاظَدَهُ مِنْ أَشْكَالِهِ جَمَاعَةٌ
وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ۔

۵۷۰۹: حضرت رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو کی گود میں تھی ان کے لئے خشک انگور بھگوئے جاتے تھے پھر وہ اس کو دوسرے روز پیتے تھے پھر انگور خشک کر بیج جاتے تھے پھر وہ اس کو اگلے دن پیتے تھے پھر اس کو پھینک دیتے تھے اور ان لوگوں نے دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف (۵۷۱۰) سے حاصل کی ہے۔

۵۷۰۹: أَخْبَرَنَا مُوَيْدٌ قَالَ أَبْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ السَّعِيدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رُقِيَّةُ بِنْتُ
عَمْرِو ابْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي حَجَرِ ابْنِ عُمَرَ
لَمَّا كَانَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَبَشَّرَهُ مِنَ الْعَدِ ثُمَّ يُجَفِّفُ
الزَّبِيبَ وَيُلْقِي عَلَيْهِ زَبِيبَ آخَرَ وَيَجْعَلُ فِيهِ مَاءً
فَبَشَّرَهُ مِنَ الْعَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْعَدِ طَرَحَهُ
وَاجْتَبَرُوا بِحَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ ابْنِ عَمْرِو۔

۵۷۱۰: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَلِيمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عَطَشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكُفَّةِ لَمْ يَسْتَسْقِ لَأَنَّهُ يَنْبِذُ مِنَ السَّقَايَةِ فَشَعَثَهُ لَقَطَبٌ فَقَالَ عَلَى بَذْنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَهَذَا خَبَرٌ ضَعِيفٌ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانَ انْفَرَدَ بِهِ دُونَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ وَ يَحْيَى بْنُ يَمَانَ لَا يُحْتَجُّ بِعَدِيدِهِ لِسُوءِ حِفْظِهِ وَ كَثْرَةِ غَطِيهِ.

۵۷۱۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاكِلٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَ يَصُومُهَا فَتَحِثُّ بِطَرَفِهِ يَنْبِذُ صَنْعَتُهُ فِي دُبَاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جَنَّتُهُ أَحْمِلُهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَفَدُ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَصُومُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَتَحِثُّ بِطَرَفِكَ بِهَذَا النَّبِيلِ فَقَالَ أَذِيهِ يَتَى يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ يَنْشُ لَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَاصْزُبْ بِهَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مِنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمِمَّا احْتَجُّوا بِهِ فَعَلَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

۵۷۱۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ إِمَامُنَا وَكَانَ مِنْ أَتْسَانِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا خَشِيتُمْ مِنْ نَبِيلٍ بَدَنَتُهُ

۵۷۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے نزدیک پیاس محسوس کی۔ آپ نے پانی منگوایا۔ لوگ مشک میں نبید لاتے گئے۔ آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا: میرے پاس آپ زحرم کا ایک ڈول لے کر آؤ۔ آپ نے اس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے کہا تھا اس کو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہے اس لیے کہ اس کا حافظہ نہ اچھا ہے اور وہ بہت غلطی کرتا ہے۔

۵۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھتے ہیں (اور کسی دن نہیں رکھتے)۔ ایک مرتبہ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے نبید تیار رکھی جس کو میں نے تو بنے میں (یعنی کدو کے تو بنے میں) بنایا تھا۔ جس وقت شام ہو گئی تو میں اس کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو علم تھا کہ آج آپ روزہ دار ہیں تو میں آج آپ کی افطاری کے وقت یہ نبید لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس لاؤ! اے ابو ہریرہ! چنانچہ میں اٹھا کر آپ کے پاس لایا تو وہ جوش مار رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: لے جاؤ اور اسے دیوار پر مار دو۔ اس کو تو وہ شخص نے پئے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی ہے۔ (جو کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے)۔

۵۷۱۲: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جس وقت تم لوگ نبید کی شدت سے ڈرو تو تم اس کی تیزی توڑ ڈالو پانی سے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا: یعنی تیزی سے قبل۔

لَا تُكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْتَدَّ۔

۵۷۱۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ تَلَقَّيْتُ

ثَقِيفَ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهِ فَلَمَّا قَرَّبَهُ إِلَيَّ فِيهِ

كِرْهَةٌ فَدَعَا بِهِ فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ قَالَ هَكَذَا فَلَفَعَلُوا۔

۵۷۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَالِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

خُثَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

جُعَادَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ

أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ قُرْقِدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ الَّذِي

بَشَّرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَمَّا خَلَّلَ رِمَاحًا يَدُلُّ عَلَى

صِحَّةِ هَذَا حَدِيثِ السَّائِبِ۔

۵۷۱۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِنٍ قَرَأْتُ عَنْ عَالِيَةَ

وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي

وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ شَرَابٍ فَرَعَمَ أَنَّهُ شَرَابُ

الْطَّلَاءِ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا

جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّثَ نَامًا۔

۵۷۱۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے

کہ (قبیلہ) ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

سامنے شراب رکھی۔ انہوں نے شراب منگائی جس وقت اُس کو منہ

سے لگایا تو برا لگا پھر پانی منگا کر اُس کی تیزی توڑ دی اور کہا: اس طریقہ

سے کرلو۔

۵۷۱۴: حضرت عقبہ بن فرقدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی

اللہ تعالیٰ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ سرکہ ہوتا تھا۔ امام نسائی بیہیہ نے

فرمایا: اس کی صحت پہ یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۷۱۵: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور

فرمایا: میں نے فلاں شخص کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے

وہ عبد اللہ تھے (اُن کے لڑکے) پھر ان سے کہا: یہ طلاء شراب ہے

لیکن تحقیق کروں گا اُس نے کیا پیا ہے؟ اگر نشہ لانے والی شراب

ہوئی تو میں اُس کو حد لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پوری حد

لگائی۔

شرابی پر حد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جس شخص کے منہ میں شراب کی بو پانے کا تذکرہ ہے وہ شخص عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھے یعنی عمر رضی اللہ عنہ

کے اپنے لڑکے اور جس شراب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اُس سے مراد طلاء ہے جو کہ پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث

شریف سے معلوم ہوا کہ شراب کم ہو یا زیادہ وہ بہر حال حرام ہے اور اس کے پینے والے شخص پر حد لگائی جائے گی۔ مزید تفصیل کے

لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۲۵: باب ذِکْرُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ عَذَابًا

لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الدَّلِّ وَالْهَوَانِ وَالْيَمْرِ

الْعَذَابِ

۵۷۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانَ مِنَ الْيَمَنِ قَدِمَ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْيَزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدَ لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْفِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَفَى أَهْلُ النَّارِ أَوْ قَالَ عَصَاةُ أَهْلِ النَّارِ۔

۲۵۲۶: الْخَبْتُ عَلَى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۵۷۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَةً وَسَاطِرُ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمَى حَمَى وَإِنَّ حَمَى اللَّهِ مَا حَرَّمَ وَآثَهُ مَنْ يَرَعَ حَوْلَ الْحَمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَ الْحَمَى وَرُبَّمَا قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ وَإِنَّ مَنْ خَالِطَ الرَّبِّيَّةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ۔

۵۷۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

باب: اُس ذلیل کر دینے والے عذاب کا بیان

جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے

تیار کر رکھا ہے

۵۷۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (قبیلہ) جیشان کا حاضر ہوا اور جیشان (ملک) یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ شراب کے متعلق کہ جو اس کے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ شراب جو اس سے تیار ہوتی ہے اس کو مضر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور اللہ عزوجل نے یہ بات مقرر فرمادی ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا ان کے جسم کی پیپ ہے۔

باب: جس شے میں شبہ ہو اس کو چھوڑ دینا

۵۷۱۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ فرماتے تھے: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں کہ جن میں شبہ ہو کہ وہ حلال ہیں یا حرام اور میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک بازہ مقرر فرمائی ہے اور اس کی بازہ حرام ہے تو جو شخص بازہ کے نزدیک اپنے جانوروں کو گھاس چرائے وہ کبھی بازہ کو بھی پار کر جائیں گے۔ اسی طرح جو شخص شبہ کے کام کرتا رہے وہ جرأت کرے گا اور حرام کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ اس لیے شبہ و شک کے کاموں سے باز رہنا چاہیے۔

۵۷۱۸: حضرت ابوالحوراء سیدہ فرماتے ہیں کہ سعدی نے حسن رضی اللہ عنہ

بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ أَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي الْحَوَرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ دَعَا مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ۔

۲۵۲۷: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ فِي بَيْعِ الزَّبِيبِ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا

۵۷۱۹: أَخْبَرَنَا الْحَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ بِأَوْرَدَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ أَنْ يَبِيعَ الزَّبِيبَ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا۔

۲۵۲۸: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ فِي بَيْعِ الْعَصِيرِ

۵۷۲۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُومٌ وَأَعْنَابٌ كَثِيرَةٌ وَكَانَ لَهُ فِيهَا أَمِينٌ فَحَمَلْتُ عِنَبًا كَثِيرًا فَكَتَبَ إِلَيَّ ابْنِي أَخَافُ عَلَى الْأَعْنَابِ الضَّبْعَةَ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ أَعْصُرَهُ عَصْرْتُهُ فَكَتَبَ إِلَيَّ سَعْدٌ إِذَا جَاءَ لَكَ يَكْتَابِي هَذَا فَأَعْتَزِلْ ضَبْعَتِي قَوْلَ اللَّهِ لَا اتَّخِمْكَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهُ أَبَدًا فَعَزَلْتُ عَنْ ضَبْعَتِهِ۔

نبیذ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں نبیذ یہ ہے کہ پانی میں کھجور چھوارے، کشمش وغیرہ کو اس قدر دیر تک بھلویا جائے کہ جس سے پانی رنگدار اور میٹھا ہو جائے تو جب تک اس میں نشہ نہ پیدا ہو اس کا استعمال جائز ہے اور جب نشہ پیدا ہو جائے اور وہ گازی ہو جائے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ نبایہ میں ہے: "النبیذ ما يعمل من الاشرية من التمر والزبيب والعسل وغير ذلك" (نہایہ ابن اثیر) (منقول از حاشیہ نسائی ص ۸۲۵ نظامی کانیپور)

سے دریافت کیا کہ تم نے کوئی بات رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ بات یاد رکھی کہ آپ نے فرمایا: جو چیز تم کو شک و شبہ میں ڈالے اس کو چھوڑ دو اور غیر مشکوک کو اختیار کرو۔

باب: جو شخص شراب تیار کرے اس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۱۹: حضرت طاووس رضی اللہ عنہ جو کہ تابعین میں سے ہیں اس شخص کو جو شراب تیار کرتا ہوں انگور فروخت کرنا مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں گناہ پر مدد ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: "ایک دوسرے کی گناہ کی بات پر اور ظلم پر مدد نہ کرو۔"

باب: انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۲۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی جانب سے باغ میں ایک شخص داروغہ تھا۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ انگور لگے تو داروغہ (باغ کے نگران) نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھ کو اندیشہ ہے انگور کے ضائع ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اس کا شربت نکال لو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: جس وقت میرا یہ خط تم کو پہنچے تو تم باغ چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میں آج سے کسی بات پر تمہارا اعتبار نہیں کروں گا۔ پھر اس کو باغ سے معطل کر دیا۔

۵۷۲۱: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: (انگور کا) شیرہ اُس کے ہاتھ فروخت کرو جو کہ طلاء تیار کرے لیکن شراب نہ تیار کرے۔

باب: کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا

نا جائز؟

۵۷۲۲: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عاملین کو تحریر کیا: مسلمانوں کو وہ طلاء پینے دو جس کے دو حصہ جل گئے ہوں اور ایک حصہ قی کیا ہو۔

۵۷۲۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هُرُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ بَعَثَ عَصِيرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُ طَلَاءً وَلَا يَتَّخِذُ خَمْرًا۔

۲۵۲۹: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الطَّلَاءِ

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَصِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنْ أَرْزُقِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الطَّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثَلَاثًا وَبَقِيَ ثَلَاثًا۔

طلاء کیا ہے؟

طلاء اُس شراب کو کہتے ہیں جس میں انگور کا شیرہ لے کر اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ اس کے دو حصے جل جاتے ہیں اور اس کا ایک حصہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اسی شراب کو طلاء کہا جاتا ہے۔ "الطلاء هو العصير العنبی الذي قد طبخ فذهب ثلثا وصائر غليظا مالم يسكر" (حاشیہ نسائی ص: ۸۳۳ بحوالہ عقود جواہر المصنفة فی مناقب ابی حنیفہ رحمہ اللہ مطبوعہ نظامی کان پور)

۵۷۲۳: حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) پڑھی جو کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو تحریر کی تھی (جس کا مضمون یہ تھا): "حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ میرے پاس ایک قافلہ ملک شام سے آیا۔ اُس کے پاس ایک شراب تھی گاڑھی اور سیاہ رنگ کی۔ اُس کا رنگ ایسا تھا جیسے اونٹ ولگانے کا طلاء ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم اس کو کتن پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا: دو حصہ تک دونوں ناپاک حصے اس کے جل گئے ایک شرارت کا اور دوسرا بد بو کا تو تم اپنے ملک کے باشندوں کو اس کے پینے کا حکم دو۔

۵۷۲۳: حضرت عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ شراب کو پکانا اس قدر

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَى عِيْرِ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيظًا أَسْوَدَ كَطَلَاءِ الْإِبِلِ وَإِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَلَى كَمْ يَطْبُخُونَهُ فَأَجَبُونَنِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُونَهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ ذَهَبَ ثَلَاثًا الْأَخْبَتَانِ ثَلَاثَ بَعِيهِ وَثَلَاثَ بَرِيحِهِ فَمَرَّ مِنْ قِبَلِكَ يَشْرَبُونَهُ۔

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ

ہے کہ اُس میں سے شیطان کے دو حصے چلے جائیں اس لیے کہ دو حصے اُس کے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔

۵۷۲۵: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو طلاء پلایا کرتے تھے اور وہ اس قدر گاڑھی ہوتی تھی کہ اگر اس میں کبھی پڑ جاتی تو پھر (دوبارہ) نہیں نکل سکتی تھی۔

۵۷۲۶: حضرت داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیسی شراب کو طلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو دو حصہ جلائی جائے اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۷: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب پیا کرتے تھے جس کے دو حصے جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طلا نامی شراب پیا کرتے تھے کہ جس کے دو حصے جل جاتے تھے اور ایک حصہ (باقی) رہ جاتا۔

۵۷۲۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے دریافت کیا کہ جس شراب میں سے آدھا حصہ جل جائے اُس کا پینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ بچ جائے۔

۵۷۳۰: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو اُس کو پی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

الْخَطِيمِي قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوا شَرَابَكُمْ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدًا۔

۵۷۲۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَوْرِ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْزُقُ النَّاسَ الطَّلَاءَ يَقَعُ فِيهِ الذُّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ۔

۵۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِي أَحَلَّهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الَّذِي يُطْبَخُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلَاثُهُ وَيَبْقَى ثُلَاثُهُ۔

۵۷۲۷: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَشْرَبُ مَا ذَهَبَ ثُلَاثُهُ وَيَبْقَى ثُلَاثُهُ۔

۵۷۲۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هُثَيْمٍ قَالَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَبِيصِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطَّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلَاثُهُ وَيَبْقَى ثُلَاثُهُ۔

۵۷۲۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَأَلَهُ أَغْرَابِيُّ عَنْ شَرَابٍ يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذْهَبَ ثُلَاثُهُ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا طَبَخَ الطَّلَاءُ عَلَى الثُّلُثِ فَلَا يَأْسَ

۴۰۰

۵۷۳۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطَّلَاءِ الْمُنْصَفِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُهُ.

۵۷۳۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَحُ مِنَ الْعَصِيرِ قَالَ مَا تَطْبُحُهُ حَتَّى يَذْهَبَ الثَّلَاثَانِ وَيَبْقَى الثَّلَاثُ.

۵۷۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَعَهُ الشَّيْطَانُ فِي عَوْدِ الْكُرْمِ فَقَالَ هَذَا لِي وَقَالَ هَذَا لِي فَاصْطَلَحَا عَلَى أَنْ لِنُوحٍ ثَلَاثُهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثَلَاثُهَا.

۵۷۳۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طَفِيلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثَلَاثَاهُ وَيَبْقَى ثَلَاثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۵۷۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۲۵۳۰: بَابُ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْعَصِيرِ

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۳۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ التَّعَلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ أَشْرَبُهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ إِنِّي طَبَخْتُ شَرَابًا

۵۷۳۱: حضرت ابو رجاء نے فرمایا: میں نے حسن سے دریافت کیا کہ وہ طلاء پی لیا جائے کہ جس کا نصف حصہ جلا ہوا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ (یعنی حضرت حسن جیٹو نے طلاء پینے سے منع فرمایا)۔

۵۷۳۲: حضرت بشیر بن مہاجر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت حسن جیٹو سے دریافت کیا: کیا وہ طلاء پیا جائے کہ جس کا آدھا حصہ جلا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۵۷۳۳: حضرت انس بن مالک جیٹو سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام اور شیطان کا انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ وہ (شیطان) کہنے لگا: یہ میرا ہے یہ میرا ہے۔ آخر کار اس بات پر صلح ہوئی کہ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ نوح علیہ السلام کا ہے۔

۵۷۳۴: حضرت عبدالملک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء نہ پیو۔ جس وقت تک کہ اُس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۳۵: حضرت مکحول نے فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شراب حرام ہے۔

باب: کوئی طلاء پینا درست ہے اور

کوئی نہیں؟

۵۷۳۶: حضرت ابو ثابت ثعلبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص شیرے سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا: جس وقت تک وہ تازہ ہو تم اس کو پی لو۔ اس پر اس شخص نے

وَفِي نَفْسِي مِنْهُ قَالَ اَكُنْتَ شَارِبًا قَبْلَ اَنْ تَطْبَحَهُ
قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حُرِّمَ

کہا: میں نے شراب کو پکایا ہے لیکن میرے دل میں اندیشہ ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کو پکانے سے قبل پی سکتے
تھے۔ اُس شخص نے عرض کیا: جی نہیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: پھر آگ تو اُس شے کو حلال نہیں کر سکتی جو شے حرام ہے۔

طلاء کی حرمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طلاء نامی شراب بھی حرام ہے اور جو لوگ اُس کو جائز کہتے ہیں ان کی رائے
غلط ہے اور آگ میں پک جانے کی وجہ سے اس میں حلت پیدا نہیں ہوتی۔ جو شے حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی۔

۵۷۳۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ
جُرَيْجٍ قِرَاءَةً أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهُ
قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِي قَوْلَهُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا يَقُولُهُمْ فِي
الطَّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهُ۔
۵۷۳۷: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! آگ کسی شے کو حلال نہیں کر سکتی
اور نہ وہ کسی شے کو حرام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حلال نہ کر
سکنے کی تشریح بیان فرمائی کہ لوگ کہتے ہیں طلاء حلال ہے حالانکہ وہ
حرام تھا اس کو پکانے سے قبل پھر اس کو آگ حلال نہ کر سکے گی۔

فقہاء مسیئہ کا تدبیر: فقہاء نے یہاں سے ایک بڑا باریک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ لوگوں نے نشے وغیرہ کی چیزوں کو مختلف
قسم کی دوائیوں بنا کر (یا نام دے کر) ان کو نشے کی تسکین کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی تو (لہذا وہ دارالعلوم دیوبند)
میں اس بابت فتویٰ ہے کہ ایسی دوائی جو محض طاقت وغیرہ کے لئے ہو اور اس کی کوئی افادیت نہ ہو اگر وہ نشہ پیدا کرتی ہو
(یا اس میں نشے کے اجزاء پائے جائیں) تو ان کا پینا حرام ہے۔

۵۷۳۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
خَبْرَةَ بِنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ أَبِي
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ أَشْرَبَ
الْعَصِيرَ مَا لَهُ يَرْبِدُ۔
۵۷۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شیرہ پو جس وقت
تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو۔

۵۷۳۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
حَسَّاءِ بِنِ عَائِدِ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْعَصِيرِ قَالَ أَشْرَبُهُ حَتَّى يَغْلِي مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ۔
۵۷۳۹: حضرت ہشام بن عائد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو اُس وقت
تک پی لو جس وقت تک وہ نہ بگڑے (یعنی شدت و تیزی پیدا نہ ہو)۔

۵۷۴۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
عَنْ عَطَاءٍ فِي الْعَصِيرِ قَالَ أَشْرَبُهُ حَتَّى يَغْلِي۔
۵۷۴۰: حضرت عطاء نے بیان فرمایا کہ جس وقت تک اُس میں
جھاگ نہ پیدا ہو جائے۔

۵۷۴۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَمَّادٍ
۵۷۴۱: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم شیرہ تین روز تک پیو لیکن

ابن سلمة عن داود عن الشعبي قال أشربة ثلاثة أيام إلا أن يغلي.

جس وقت اس میں جوش (شدت) آنے لگ جائے تو اس کو نہ پو۔

۲۵۳۱: باب ذکر ما يجوز شربه من الألبنة وما لا يجوز

باب: حلال نمید اور حرام

نمید کا بیان

۵۷۴۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْوَزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قِيْرُورٌ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ حَرَمٍ وَ لَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ فَمَاذَ انْصَنَعُ قَالَ تَتَعَذُّوْنَ رَبِّهَا قُلْتُ فَتَصْنَعُ بِالزَّيْبِ مَاذَا قَالَ تَتَقَعُّوْنَ عَلَى عَذَابِكُمْ وَ تَشْرَبُوْنَ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَتَقَعُّوْنَ عَلَى عَشَائِكُمْ وَ تَشْرَبُوْنَ عَلَى عَذَابِكُمْ قُلْتُ أَفَلَا نُوَيِّعُهُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوْهُ فِي الْقَلْبِ وَاجْعَلُوْهُ فِي السِّنَانِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا.

۵۷۴۲: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ انگور والے ہیں اور اللہ عزوجل نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر ہم لوگ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ صبح کے وقت ان کو بھگوؤ اور شام کے وقت اس کو پی لو اور شام کو بھگوؤ تو صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اہل کو رہنے نہ دیں یہاں تک کہ تیزی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو گھڑوں میں نہ رکھو (بلکہ) مشکوں میں رکھو اور وہ دیر تک رہے گا تو وہ سرکہ ہو جائے گا۔

۵۷۴۳: أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عُمَيْرٍ ابْنُ النَّعَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَنَا أَعْنَابٌ فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَيِّبُوهَا قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّيْبِ قَالَ يَغِيْبُ الْبَذْرُ عَلَى عَذَابِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَابْذُرُوْهُ عَلَى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوْهُ عَلَى عَذَابِكُمْ وَابْذُرُوْهُ فِي السِّنَانِ وَلَا تَبْذُرُوْهُ فِي الْقَلَالِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا.

۵۷۴۳: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری انگوروں کی بلیں ہیں ہم ان کا کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کشمش بنا لو۔ ہم نے کہا: ہم اس کشمش کا کیا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صبح کو نمید بناؤ اور شام کو پی لو اور شام کو بھگوؤ اور صبح پی لو اور اس کی نمید مشکوں میں رکھو گھڑوں میں نہ رکھو کیونکہ ان میں دیر تک رہے گی تو سرکہ بن جائے گی۔

۵۷۴۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ

۵۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نمید بھگوایا جاتا تھا۔ آپ اس کو نوش فرماتے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن شام کو اگر کچھ بچ جاتا تو اس کو بہا

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُشْرَبُهُ مِنْ
الْعَدِّ وَمِنْ بَعْدِ الْعَدِّ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ فَإِنْ بَقِيَ
فِي الْإِنَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوهُ أَهْرَاقَهُ۔

۵۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے انگور بھگوئے جاتے پھر آپ اس کو اُس دن پیتے اور دوسرے
اور تیسرے روز تک پیتے رہتے۔

۵۷۴۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الْبَهْرَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيُشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْعَدِّ وَ
بَعْدَ الْعَدِّ۔

۵۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے رات میں سوکھے ہوئے انگور بھگوئے جاتے تھے۔ پھر آپ
اُس کو ایک مشک میں بھرتے اور صبح کے وقت تمام دن نوش فرماتے پھر
دوسرے روز پیتے پھر تیسرے روز پیتے۔ جس وقت تیسرا دن ختم ہوتا تو
آپ دوسرے لوگوں کو پلاتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو (چوتھے
روز) بہا دیتے۔

۵۷۴۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ
لُصَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبَذُ لَهُ زَبِيبُ
الزَّبِيبِ مِنَ اللَّيْلِ لِيَجْعَلَهُ فِي سَقَاءٍ فَيُشْرَبُهُ يَوْمَهُ
ذَلِكَ وَالْعَدِّ وَبَعْدَ الْعَدِّ فَإِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الثَّالِثَةِ
سَقَاءٌ أَوْ شَرِبَهُ فَإِنْ أَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو سوکھے ہوئے انگور بھگو دیئے جاتے اور اچھے خاصے پانی میں بھگوئے جاتے تھے۔ اس کو
آگ پر نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ مشک میں بھر لیتے اور تمام دن اس پانی کا استعمال جاری رہتا گویا کہ جیسے میٹھا پانی ہوتا ہے دوسرے اور
تیسرے روز بھی پیتے رہتے اور چوتھے دن اگر بچ جاتا تو اسے ضائع کر دیا جاتا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرماتے تھے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
کو اس کی اجازت مرحمت فرماتے۔

مطلب یہ ہے کہ چوتھے دن صبح ہی کے وقت اسے بہا دیا جاتا تھا چونکہ زیادہ دیر رکھنے سے اس میں شدت آنے کا اندیشہ
ہوتا تھا گویا کہ نبیذ نمبذ نہیں رہتا اگر اس میں تیزی اور شدت آنے لگ جائے کیوں کہ نشہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس لئے تین دن
استعمال کے بعد اسے ضائع کر دیا جاتا تھا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو دین الہی کے بہت بڑے امین ہیں وہ تو جس چیز میں تھوڑا بھی
شبہ ہوتا اس سے پرہیز کرتے تھے اور یہ معاملہ تو پھر نازک تھا کہ نبیذ میں شراب کی تیزی آنا شروع ہو جائے۔

حاصل کلام ☆ میرے تمام مسلمان بھائی مذکورہ بالا حدیث سے خوب سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی کا معاملہ کس
قدر ناپسندیدہ ہے اور کتنا زیادہ قابل نفرت و حقارت ہے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور شراب بھی گن گنت پیتے ہیں تجدید
ایمان کر کے (تَوْبَةٌ نَصُوحًا) کریں حتیٰ تو بہ و گرنہ ممکن ہے کہ شاید انہیں موت بھی ایمان پر نصیب نہ ہو اور وقت موت سے ہی
عذاب شروع ہوگا اور تا قیامت قبر میں جاری رہے گا اور پھر یوم حشر میں تو جو ہوگا وہ کون بیان کر سکتا ہے اہل اسلام آج ہی سے اس
عمل خبیث سے توبہ کریں اور اعمال صالحہ کی طرف ہمدن مصروف ہو جائیں۔ (جامی)

۵۷۴۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُبَدُّ لَهُ فِي سَقَاةِ الزَّبِيبِ غَدُوَّةٌ فَيَشْرَبُ مِنَ اللَّيْلِ وَيُبَدُّ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُ غَدُوَّةً وَكَانَ يَغْسِلُ الْأَسْقِيَّةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ لَكُنَّا نَشْرَبُ بِمِثْلِ الْعَصَلِ.

۵۷۴۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَسَامٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيدِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُبَدُّ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُ غَدُوَّةً وَيُبَدُّ لَهُ غَدُوَّةً فَيَشْرَبُ مِنَ اللَّيْلِ.

۵۷۴۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سَيْلَ عَنِ النَّبِيدِ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيدَ عَشِيًّا وَاشْرَبْتُ غَدُوَّةً.

۵۷۵۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَكَيْسٍ بِالنَّهْدِيِّ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ أَرْسَلَتْ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيدٍ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهِ أَنَّهُ كَانَ يُبَدُّ فِي جَرِّ نَبِيدٍ غَدُوَّةً وَيَشْرَبُ عَشِيَّةً.

۵۷۵۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ نَظْلَ النَّبِيدِ فِي النَّبِيدِ لِشِدَّةِ النَّظْلِ.

۵۷۵۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ لِي النَّبِيدُ خَمْرٌ دُرْدِيَّةٌ.

۵۸۵۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُ الْخَمْرَ لِأَنَّهَا تَرَكَّتْ حَتَّى مَضَى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدْرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُبَدُّ عَلَى عَكْرِ.

۵۷۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے لئے مشک میں صبح کو انگور بھگوئے جاتے۔ وہ رات کے وقت اس کو پی لیتے اور شام کو انگور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو دھویا کرتے اور اس میں وہ تلچھٹ نہیں ملاتے تھے۔ حضرت نافعؓ بیسہ نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبید پیا ہے وہ نبید شہد جیسا ہوتا ہے۔

۵۷۴۸: حضرت بسامؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفرؓ سے دریافت کیا نبید کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبید بھگویا جاتا۔ وہ صبح کو اس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اس کو پی لیتے۔

۵۷۴۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیانؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبید) بھگوؤ اور صبح کو پی لو۔

۵۷۵۰: حضرت ابو عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام فضلؓ نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گھرے (میں بنا کی گئی نبید) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے کے نظر سے کہ وہ ایک مکان میں نبید بھگویا کرتے تھے۔ صبح کے وقت اور پھر اس کو شام کے وقت پیا کرتے۔

۵۷۵۱: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ وہ نبید میں تلچھٹ ملانے کو مکروہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبید میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے۔

۵۷۵۲: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: نبید میں تلچھٹ ملانے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے۔

۵۷۵۳: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبید کو مکروہ خیال فرماتے جس میں تلچھٹ شامل کی جائے۔

۲۵۲۳: باب ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ

فِي النَّبِيذِ

۵۷۵۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فَضْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا لَسِيكَرٍ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهُ أَنْ يَعُوذَ بِهِ۔

۵۷۵۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُقْبِرَةَ عَنْ أَبِي مَعْظَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِنَبِيذِ الْبُخْتِجِ۔

۵۷۵۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مُسْكِينٍ قَالَ سَأَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ إِنَّا نَأْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ أَوْ الْإِطْلَاءَ فَتَنْطَلِقُ ثُمَّ نَنْقَعُ فِيهِ الزَّيْبَ ثَلَاثًا ثُمَّ نَصْفِيهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتَّى يَمْلُغَ لَتَشْرَبُهُ قَالَ بَكْرًا۔

باب: نبیذ سے متعلق ابراہیم پر روایت

کا اختلاف

۵۷۵۴: حضرت ابراہیم نے فرمایا: لوگ اس طرح سے خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کی شراب پئے پھر وہ اس شراب کے نشہ سے جھوٹے لگ جائے تو اس کو دوسری مرتبہ نہ پئے۔

۵۷۵۵: حضرت ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: نبیذ یعنی شیرہ پینے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۵۷۵۶: حضرت ابومسکین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ شراب یا طلاء کا تلمچٹ پی لیتے ہیں۔ پھر ہم لوگ اس کو صاف کر کے تین دن اگور کو اس میں بھگوئے رکھتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد اس کو صاف کر کے رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حد کو پہنچ جائے (یعنی اس میں شدت اور تیزی پیدا ہو جائے)۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

نبیذ کے استعمال سے متعلق:

نبیذ کے بارے میں حکم یہی ہے کہ جب تک اس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہو اس کا استعمال درست ہے لیکن تیزی اور شدت پیدا ہونے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم نے اسی کو مکروہ فرمایا ہے۔

۵۷۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ شُرْمَةَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ اِبْرَاهِيْمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيذِ وَرَخَّصَ فِيهِ۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ أَحَدٍ صَحِيحًا إِلَّا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

۵۷۵۷: حضرت ابن شرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم فرمائے۔ لوگ نبیذ کے بارے میں شدت سے کام لیتے تھے اور وہ اجازت دے دیتے تھے۔

۵۷۵۸: حضرت ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی شخص کو نشہ میں جھوم جانے والی شراب کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا صحت کے ساتھ لیکن ابراہیم سے سنا۔

حضرت ابراہیم (تالعی علیہ السلام) کا قول:

واضح رہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تابعین علیہ السلام میں سے ہیں اور وہ حضرت حماد علیہ السلام کے اساتذہ میں سے ہیں اور حضرت حماد علیہ السلام حضرت امام ابو حنیفہ علیہ السلام کے اساتذہ کرام میں سے ہیں۔

۵۷۵۹: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَسَامَةَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامِ وَمِصْرَ وَالْيَمَنَ وَالْحِجَازَ۔
۵۷۵۹: حضرت ابو اسامہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو حضرت عبد اللہ بن مبارک سے زیادہ علم کا طلبگار نہیں دیکھا۔ ملک شام، مصر اور عرب میں۔

۲۵۳۳: بَابُ ذِكْرِ الْأَشْرِيَةِ الْمُبَاحَةِ

باب: کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟
۵۷۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی، شہد، دودھ اور غنیمہ۔

۵۷۶۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ خَلَقْنَا لَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ خَلَقْنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ فَلَقَّتْ مَقَبَّتُ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءِ وَالْعَسَلِ وَاللَبَنَ وَالنَّبِيذَ۔
۵۷۶۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنِي كُهَيْلٍ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ أَشْرَبَ الْمَاءَ وَالْأَشْرَبَ الْعَسَلُ وَالْأَشْرَبَ السُّوَيْقَ وَالْأَشْرَبَ اللَّبَنَ الَّذِي نَجَعَتْ بِهِ لَعَاوِدَتُهُ فَقَالَ الْخَمْرُ تُرِيدُ الْخَمْرَ تُرِيدُ۔

۵۷۶۱: حضرت عبد الرحمن بن ابی زئی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے غنیمہ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو، شہد پی لو اور دودھ پی لو جس سے تم نے پرورش پائی ہے۔ میں نے ان سے پھر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم شراب چاہتے ہو کہ میں تمہیں اس کی اجازت دے دوں؟

۵۷۶۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی اور نہ معلوم انہوں نے کیا کیا؟ لیکن میری شراب تو میں یا چالیس سال سے کچھ نہیں ہے۔ علاوہ پانی اور ستو کے اور انہوں نے (روایت میں) نبیذ کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۵۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَخَذَتِ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَذْرِي مَا هِيَ قَمَالِي شَرَابٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَالسُّوَيْقَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيذَ۔

۵۷۶۳: حضرت عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی نہ معلوم انہوں نے کیا کیا لیکن میری شراب تو میں سال سے یہی ہے: پانی، دودھ اور شہد۔

۵۷۶۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ أَخَذَتِ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَذْرِي مَا هِيَ وَمَا لِي شَرَابٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَاللَبَنَ وَالْعَسَلَ۔

۵۷۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ شَبْرَمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي النَّبِيذِ لِحْنَةٌ يَرُبُّو فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَهْرَمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَ زَيْنَةُ يَسْفِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ لِقِيلٍ لَطْلَحَةَ إِلَّا تَسْقِيهِمُ النَّبِيذَ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْكُرَ مُسْلِمٌ فِي مَسِيٍّ

۵۷۶۴: حضرت ابن شبرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل کوفہ نبیذ کے سلسلہ میں ایک فتنہ میں مبتلا ہو گئے جس میں چھوٹا شخص بڑا ہو گیا اور بڑا آدمی اب بوڑھا بن گیا اور ابن شبرمہ نے فرمایا: جس وقت کوئی شادی ہوتی تھی تو طلحہ اور زینہ لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے طلحہ سے کہا: تم لوگوں کو نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو یاد آگیا ہے کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو۔

اہل کوفہ کے لیے ایک فتنہ: حاصل حدیث یہ ہے کہ کوفہ کے لوگ نبیذ کے استعمال کی وجہ سے عظیم فتنہ میں پڑ گئے ہیں اور ہر خاص و عام نبیذ استعمال کرنے لگا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ چھوٹے کے بڑا ہونے اور بڑے آدمی کے بوڑھا ہو جانے کا مطلب یہی ہے۔ کہ عام طور پر جوان اور بوڑھا سب ہی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن واضح رہے کہ حدیث بالا کے راوی حضرت شبرمہ رحمہ اللہ کے عظیم فقہاء رحمہم اللہ میں سے ہیں۔ فقہ کی تاریخ سے متعلق کتب میں ان کے تفصیلی حالات معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

۵۷۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا جَرِيرٌ قَالَ كَانَ ابْنُ شَبْرَمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ

۵۷۶۵: جریر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن شبرمہ رحمہ اللہ نبیذ نہیں پیتے تھے (بوجہ تقویٰ) بلکہ پانی اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ رحمہ اللہ کا کامل درجہ کا تقویٰ:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت ابن شبرمہ رحمہ اللہ جو کہ کوفہ کے عظیم فقہاء کرام رحمہم اللہ میں سے ہیں ان کے تقویٰ کا تذکرہ ہے یعنی وہ کمال احتیاط اور غایت درجہ کے تقویٰ کی وجہ سے صرف دودھ اور پانی سے پیار کرتے تھے اور نبیذ وغیرہ کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ واضح رہے کہ از روئے فتویٰ ایسی نبیذ کہ جس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہوئی ہو چاہے وہ صرف کھجور کی ہو یا انگور کی ہو یا دونوں سے ملا کر تیار کی گئی ہو اس کا استعمال درست ہے بشرطیکہ نشہ کا احتمال نہ ہو۔ بہر حال اس کو شربت یا مشروب کے طور پر پی لینا درست ہے اور نبیذ کے استعمال اور جواز اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے معمول کے مطابق حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے خاتمہ کتاب میں حاشیہ نسائی شریف پر متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے: عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ يَا نَعْمَانُ أَشْرَبَ النَّبِيذَ وَ إِنْ كَانَ فِي تَسْفِينَةٍ مَقْبِرَةٍ ذَكَرَهُ الْعَلَامَةُ الْإِمَامُ الْهَمَامُ شَيْخٌ وَالسَّلَامُ الشَّيْخُ مَرْتَضَى حُسَيْنِي حَاشِيَةُ نَسَائِي شَرِيفٍ ص: ۸۳۷ مطبوعہ نظامی کراچی

بمحلہ الفضل "سنن نسائی شریف" مترجم کا ترجمہ مکمل ہوا مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۱۸/ فروری ۲۰۱۲ء بروز جمعرات

آج مورخہ ۲۳/۳/۰۶ء کو بندہ عاجز (عبدالرحمن جاتی رحمہ اللہ) کتاب سنن نسائی شریف کی نظر ثانی سے فراغت حاصل کر پایا۔ اللہ عزوجل اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے بندہ نے اس ایڈیشن میں ہر ممکن صحیح (ترجمہ) و شرح کا اہتمام کیا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع عوام و خواص بنائے۔ حلقہ دیوبند میں تو اس کو پندیرائی حاصل ہو ہی چکی ہے لیکن میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ تمام حلقوں میں پندیرائی حاصل کر پائے گی۔ ان شاء اللہ